

Posted on Kitab Nagri

شدتِ طلب

کتاب نگری اسپیشل

از۔ سُنہارِ وُف

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

"یہ لگائی تم نے میری قیمت دریدیزدانی....؟"

یہ قیمت....؟ اس نے ہزیراتی کیفیت میں چلاتے کہا۔

"نکاح جیسے رشتے کی تولاج رکھ لیتے..... حوس تو پوری کر لی تھی دنیا داری کے لیے ہی سہی چار دیواری فراہم کر دیتے" اس نے اپنے بال نوچتے کہا۔

"ہو گیا ڈرامہ....؟ تو نکلو.... یہ رقم دیکھ رہی ہو تمہاری اوقات سے زیادہ ہے یار....." اس نے جھنجھلا کر کہا۔

اس نے ان نوٹوں کو دیکھا اور اس شخص کو جو وقت کافر عون ثابت ہوا تھا اس کے لیے۔

"میں کچھ نہیں مانگوں گی تم سے.... بس اس چار دیواری میں رہنے دو....." اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"پاگل ہو؟"

Posted on Kitab Nagri

یہ ر سق نہیں لے سکتا..... میرا باپ جان سے مار دے گا مجھے "وہ جو تب سے ریلیکس انداز میں صوفے پر بیٹھا تھا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں کہاں جاؤں گی اس وقت.....؟"

کوئی ٹھکانہ نہیں ہے میرا اب کہ اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا جہاں کوئی ندامت ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملی تھی اسے۔

"رُبانِ شہ حق یہ میرا مسئلہ نہیں ہے..... جہاں مرضی جاؤ میری بلا سے ".....

"انہوں نے تمہیں پہچاننے میں غلطی کر دی۔۔۔۔۔ مجھے لگا ہی نہیں تھا کہ یہاں خود کی قیمت لگوا بیٹھوں گی.... اس نے خود پر گرے ان نوٹوں کو دیکھ کر کہا۔

تم محافظ نہیں ہو لٹیئرے ہو میں یہ بات سب کو چیخ چیخ کر بتاؤ گی یزدانی ".....

"خبردار! ایک لفظ نہیں بولو گی تم..... آج سے تمہارے میرے راستے الگ.... میں تمہیں نہیں جانتا تم مجھے نہیں..... یہ سمجھو کہ ہم کبھی ملے ہی نہیں" اس نے قدم اس کی طرف بڑھاتے کہا۔

وہ کئی لمحے اسے دیکھتی رہی تھی..... وہ شخص تو انسانیت کے درجے سے بھی گر گیا تھا۔

میں نہیں جاؤں گی..... یہاں سے اس نے ٹرانس کی سی کیفیت میں کہا۔

www.kitabnagri.com

"کتنی رقم اور لوگی پیچھا چھوڑنے کی اب کے اس نے اس کا دوپٹہ اس پر پھینکتے نخوت سے کہا"۔۔۔۔۔

درید یزدانی نے اس بار عورت کو غلط طریقے سے جانچا تھا اور یہ کفارہ اسے مرتے دم تک ادا کرنا تھا اب۔

مجھے جانا بھی ہے اس نے گھڑی کو دیکھتے کہا۔

"اور کتنی قیمت لگاؤ گے اپنے ہی نکاح کی اپنی ہی بیوی کی" وہ قریب آ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔

نکاح، بیوی...؟

واٹ رہش.... یہ سب تمہارے کہنے پر ہوا تھا تمہیں یاد تو ہو گا... میں نے نہیں بولا تھا آؤ نکاح کریں اس نے تمسخر سے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"کسی کے کہنے پر بھی ہوا ہو میں بیوی ہوں تمہاری اب دریدیز دانی مان لو اس بات کو".....

اُف.....! میں نہیں مانتا کسی رشتے کو..... اور قیمت دے دی ہے نکلوا اب فوراً اس سے پہلے کہ مجھے گارڈز کو بلوانا پڑے اس نے اسے جھٹکے سے خود سے دور کرتے کہا۔

"اور چاہیے تو بتاؤ...؟" اس نے بیزارگی سے کہا۔

وہ وہیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی یہ تھا اس کا نصیب..... ہاں شاید ان لڑکیوں کا یہی نصیب ہوتا ہے جن کے سر پر ماں باپ کا سایہ نہیں ہوتا۔

"ایک دن..... ایک دن دریدزدانی..... خدامیرا بھی ہے یاد رکھنا!".....

.....

اُسے وہ دن یاد آیا جو اس سے اس کا سب چھین گیا تھا۔

وہ دیوار سے چپکی کھڑی تھی سامنے کا منظر واضح تھا جہاں اس کا باپ اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔

اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اپنے باپ کے قریب جاتی.... وہ دیکھتی رہی تھی اس مجسمے کو آخری پہنچ تک۔

سب سامت هو گيا تھا.... سب کچھ، کچھ نہیں تھا ارد گرد۔

اس کی ماں لبوں پر شاطرانہ مسکراہٹ لیے کھڑی تھی اس نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔

بیشک وہ عورت کبھی اچھی نہیں رہی تھی ان کے ساتھ.... لیکن اتنا کون گر سکتا ہے اپنے ہی رشتوں کے ساتھ۔

اس کا تایا بھی وہیں موجود تھا..... جس کا بھائی چلا گیا تھا لیکن وہ وہیں بیٹھا شراب پی رہا تھا۔

اسے لگا اپنے باپ کے ساتھ آخری ہچکی اس نے بھی لی ہے..... ہاں سب ہی تو ختم ہو گیا تھا۔

زندگی آسان کبھی نہیں رہی تھی..... لیکن ایسی تو اس نے تصور بھی نہیں کی تھی..... اچھی زندگی کی خواہش شاید اس کی

خواہش ہی رہ جانی تھی۔

چل بانو..... اب میرا انعام بھی میرے حوالے کر اس کا تایا بھی جھومتا اٹھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کی نظریں صرف اپنے باپ کی لاش پر تھیں لیکن کانوں می مختلف آوازیں بھی پر رہیں تھی۔

ہاں ہاں! رشیدے..... یہ تیری ہی ہے..... جب چاہے تو لے جا... اس کی ماں نے کہا تو اس نے جھٹکے سے سراٹھایا۔

اسے سمجھ نہ آیا کہ زیر بحث کس کی ذات ہے؟

وہ اور اس کی ماں کے علاوہ تھا کون وہاں اس وقت۔

آدھی قیمت تجھے بعد میں مل جائے گی جب اس بلبل پر ہاتھ صاف کر چکا ہوں گا..... پھر سالہ بیچ کر اسے پیسہ آدھا آدھا۔

اس عورت نے قہقہہ لگایا..... رشید بڑا کام کا بندہ ہے تو.... میں نہ کہتی تھی میرے ساتھ رہے گا تو سب سیکھ جائے گا۔

قیمت میں کمی نہیں آئی گی یہ یاد رکھنا..... بھی اپنے ہیرے جیسی بیٹی دے رہیں ہوں تجھے.....

سب باتیں اس کے کانوں میں پر رہیں تھی لیکن مفہوم نہیں سمجھ آیا تھا اسے یا شاید وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی.....

اس کا زہن یہ سب قبول نہیں کر پا رہا تھا۔

ماما..... آپ یہ کیسے کر سکتی ہیں...؟ اس کے لب ہولے سے پھر پھر ائے.....

.....

سر آپ کی جائے ٹھنڈی ہو گئی ہے دوبارہ گرم کر لاؤ؟

ہمم۔۔۔ سگریٹ آج پھر ہلکا سا اس کی انگلی کو جلا گئی تو اسے احساس ہوا۔۔۔

www.kitabnagri.com

سرچائے ٹھنڈی ہو گئی۔۔۔۔۔ ملازم نے دوبارہ سے اپنا جملہ دہرایا۔

نہیں۔۔۔۔۔ ایسے ہی بی لوں گا اب عادت ہو گئی ہے تم جاؤ۔۔۔۔۔ اس نے کہتے ایک نمبر ڈائل کیا۔

کہاں تک پہنچی تمہاری دو ٹکے کی ٹیم جس کا بہت بھرم مارا تھا تم نے۔۔۔۔؟

شناہو۔۔۔۔۔ وہ کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔ مل جائے گی وہ۔۔۔۔۔

"کس دن۔۔۔۔۔ دن، تاریخ اور مہینہ بتاؤ اب کی بار تو یقین کروں گا تمہارے ان جھوٹے بہکاوں پر؟؟"

ہم پتہ لگوار ہے ہیں۔۔۔۔۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کی شادی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"اس سے آگے کی بکو اس نہیں سنی مجھے۔۔۔۔۔ تم سے نہیں ہو پائے گا۔۔۔۔۔ واپس آؤ اور یہاں آکر کام دیکھو اب کی بار اسے میں خود ڈھونڈو گا۔۔۔۔۔"

شاہو۔۔۔۔۔ تو کیسے۔۔۔۔۔ تو وقت ضائع کر رہا ہے بس یار۔۔۔۔۔ اس پر۔۔۔۔۔ ایسا کیا ہے اس عام سی لڑکی میں۔۔۔۔۔؟
"وہ عام سی لڑکی تبریز شاہ کا بہت نقصان کر گئی ہے جو اسے سود سمیت لوٹانا ہے۔۔۔۔۔ اور جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔" اور لائن کاٹ دی گئی تھی۔

چائے کو حلق میں اندھیلے اس کے زہن میں ماضی کا ایک منظر گھوما۔

"تبریز شاہ۔۔۔۔۔ اتنا حسن ہونے کے بعد بھی تم اپنی زندگی میں اس عام سی منت شاہ کو ڈھونڈتے رہ جاؤ گے۔۔۔۔۔"
"تمہاری خوش فہمی اور غلط فہمی دونوں ہیں یہ" اس نے اس کا بیگ زمین پر الٹاتے کہا۔۔۔۔۔
منت کی چیزیں زمین پر بکھر گئی۔۔۔۔۔ منت نے جلدی سے بکھری چیزیں سبز ہالی۔۔۔۔۔ کوریڈور میں کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔ اس وقت۔

اس کے بیگ سے نکلی تصویر کو دیکھ کر اس نے لب بھیچے۔۔۔۔۔

"کون ہے یہ؟؟"

"آپ سے مطلب۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

منت نے انگلی سے اپنا چشمہ ٹھیک کرتے کہا اور اگلے لمحے اس تصویر کے کئی ٹکڑے ہو چکے تھے تبریز شاہ کے ہاتھوں۔
"مجھے اس دنیا میں صرف ایک ہی شخص سے نفرت ہے بے انتہا نفرت اور وہ ہیں آپ مسٹر تبریز شاہ" وہ کہتی بھاگ گئی۔
اس کا کہا جملہ اس کے کانوں میں گونجا۔

"منت تبریز شاہ۔۔۔۔۔ کچھ دن اور۔۔۔۔۔ جس دن تم مجھے مل گئی میں جینا حرام کر دوں گا تمہارا۔۔۔۔۔"

ایک پل تمہیں سکون کا نہیں لینے دوں گا۔"

Posted on Kitab Nagri

تم جانتی ہو میں کس کی بات کر رہی ہوں!

نہ۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ یہ روح اسی ایک وجہ کی بنا پر میرے جسم کا ساتھ دیے ہوئی ہے کہ میرا نام اس شخص سے منسلک ہے میں اس سے کبھی نہیں ملنا چاہتی اگر میں اس کے سامنے آگئی تو وہ میرے جینے کی آخری وجہ بھی مجھ سے چھین لے گا۔

تم پاگل ہو منت۔۔۔۔۔ تم محبت اور نفرت دونوں کا دعویٰ ایک ہی شخص سے کیسے کر سکتی ہو؟

مجھے نفرت ہے اس سے۔۔۔۔۔ لیکن اس کی یاد جب بھی آتی ہے میرا جسم منجمد ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ میری روح اس شخص کا دیدار طلب کرتی ہے چیخ چیخ کر۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں لڑیوں کی مانند نکل رہے تھے۔

دعا کرو میں مر جاؤ رابی۔۔۔۔۔ یہ سب مجھے اندر سے دن بدن ختم کر رہا ہے۔۔۔۔۔ میں تکلیف میں ہوں بے حد۔۔۔۔۔ اس نے اس کی گود میں سر رکھتے کہا۔

منت منت۔۔۔۔۔! تمہیں خوف نہیں آتا موت سے؟

موت کا خوف ہر زنی نفس کی طرح مجھے بھی ہے لیکن اس بات کا خوف مجھ میں اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہے کہ اگر کسی روز اس نے مجھے ڈھونڈ نکالا اور مجھ سے اپنا نام لے لیا تو۔۔۔۔۔ یہ سوچ اور یہ خوف زیادہ سوہان روح ہے۔

شش۔۔۔۔۔ منت خود کو اتنی تکلیف مت دو۔۔۔۔۔ اس کا سانس پھولتے دیکھ وہ بے بسی سے بولی۔

رابی اگر میں مر گئی تو مجھ جیسی تمام لڑکیوں کو چیخ چیخ کر بتانا کہ اس شخص سے کبھی محبت نہ کرو جو تمہاری پہنچ سے بہت دور ہو، تمہاری دسترس سے باہر۔

ایک آخری آنسو اس کی آنکھ سے لڑکھ کر اس کے دامن پر گرا تھا اور پھر اس کا سانس مدھم پڑنے لگا۔

منت۔۔۔۔۔ منت۔۔۔۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔

اس نے ایمبولینس کو فون کیا اور بروقت اسے ہسپتال پہنچایا گیا۔

آپ کو بار بار بول چکا ہوں کہ ایسے نروس بریک ڈاؤن سے کسی دن ان کی جان جاسکتی ہے۔۔۔۔۔ ڈپریشن کی مریض ہی

آپ کی بہن۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

[illegible]

بیل جا رہی تھی اس کی ہتھیلیوں پر پسینہ جمع ہونے لگا۔۔۔۔۔ کیا وہ سہی کر رہی تھی۔۔۔۔۔؟

شاید ہاں۔۔۔۔۔ اپنی بہن کو اس ازیت سے نکالنے کا ایک وہی حال تھا۔۔۔۔۔ جس کے ایک دیدار کے لیے اس کی بہن

مرا کرتی تھی اور خود کو اس سے چھپایا ہوا تھا آج وہ اسی شخص پر اس کی بہن کو آشکار کرنے والی تھی۔

"اس کے ساتھ جو ہو اس کے بارے میں مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں لیکن باسط ضیاء تم میرے ساتھ یہ سب نہیں کر سکتے" اس نے آنکھوں کی سرخی کو کم کرنے کی کوشش کی۔

"تمہارے بھائی نے میری معصوم بہن۔۔۔۔۔ جو لاڈلی تھی میری بے حد اس کے ساتھ ایسا کیا ہے رباب یزدانی۔"

"توان سب میں کیوں گھسیٹی جا رہی ہوں وہ خود آئی تھی میں نے تو نہیں۔۔۔۔۔"

آہ۔۔۔اپنے ہاتھ پر ہلکی سی جلن محسوس کرتے اس نے اسے دیکھا جس نے سگریٹ ہلکا سا اس کے ہاتھ پر رکھا تھا اور پھر اسی سگریٹ کا دھواں ہوا میں معتل کیا تھا۔

"بکو اس نہیں۔۔۔۔۔!"

وہ کہتے ہیں نا انسان اپنے گناہوں کی سزا اپنے قریبی لوگوں کو تکلیف میں دیکھ کر چکاتا ہے تو بس یہی سمجھ لو۔"

"وہ تمہاری سگی بہن تو نہیں تھی۔۔۔ اس نے ہچکی لیتے کہا۔۔۔" اس انجانے وجود سے اسے نفرت سے محسوس ہو رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"وہ اولاد جیسی تھی میری۔۔۔ میری چھوٹی بہن۔۔۔ میں نے اس کا ہر لاڈ اٹھایا ہے صرف اس لیے کہ وہ محرومیوں میں زندگی گزارتی آئی ہے کہیں زندگی سے ہار نہ مان لے اور۔۔۔۔۔"

دیکھو تمہارے بھائی نے اسے ایسا ہرایا ہے کہ اب وہ اٹھ نہیں پارہی۔"

خبر

"ایک آخری بار رشتہ بھیج رہا ہوں۔۔۔ اب کی بار نہ نہیں ہونی چاہئے رباب ضیاء۔۔ نہیں تو۔۔۔"

"نہیں تو کیا۔۔۔؟؟؟"

"نہیں تو کیا نام تھا تمہارے اس بوائے فرینڈ کا۔۔۔۔۔ امم۔۔۔۔۔ فادی ہاں اس کی بہن کو اٹھوانے، اس کے باپ کے شیراز کو خریدنے اور اس کی ماں کا این جی او بند کروانے اور ہاں اسے اس یونیورسٹی جہاں صاحب زادے سکارلر شپ پر پڑھ رہے ہیں کیونکہ یہاں کی فیس ادا کرنا ان کے بس کا روگ نہیں اسے یہاں سے سسپینڈ کروانے میں مجھے زرا وقت نہیں لگے گا۔"

"تم ایسا نہیں کرو گے ضیاء" اس نے اس کا کار لر تھا متے پیختے کہا۔

باسط ضیاء نے ایک نظر اس پر ڈالی اور اس کے چھوٹے ہاتھوں پر جو اس کا کار لر تھا مے ہوئے تھے۔ ان آنکھوں کی سرخی اور دماغ کی رگیں دیکھتے رباب نے اس کا کار لر چھوڑتے ایک قدم پیچھے لیا تھا۔

وہ گرتی کہ اس شخص نے اس کی کلائی تھامی اور اسے گرنے سے بچایا۔۔۔۔

اس کا لمس محسوس کرتے وہ جی جان سے کانپی تھی۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کی سرخی اسے کانپنے پر مجبور کر دیتی تھیں کجا کے لمس۔۔۔ اسے کھڑا کرتے وہ عجیب سے انداز میں مسکرایا تھا اور اسے جانے کا اشارہ کرتے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ جیسے ایک مالک اپنے قید کیے پر ندے کو رہا ہونے کی نوید سنارہا ہو۔

وہ مڑی اور ایک قدم ہی آگے بڑھایا تھا کہ اس شخص نے اپنایاؤں آگے کرتے اسے زمین بوس کیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"باسط ضیاء کے کار لرتک جانے کی ہمت کا ایک چھوٹا سا انجام۔۔۔۔۔" اس نے اپنے کار لر سے نامعلوم گرد کو جھاڑتے کہا۔ مستقبل ترین میں ہونے والی بیوی صاحبہ اب کی بار رشتہ ٹھکرانے کا مزاق نہ کیجیے گا نہیں تو باسط ضیاء اب کی بار ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھے گا۔۔ زمین پر اس کے پاس جھکتے اس کے گال کی طرف ہاتھ بڑھائے لیکن کچھ سوچتے ہٹا لیے اور پراسرار مسکراہٹ اسے دیتا چلا گیا۔

وہ وہیں پڑی کافی دیر تک روتی رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ شخص ایسا تو نہیں ہوا کرتا تھا۔
وہ اس سے ایسے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ وہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ کبھی اس کا یہ راز منظر عام پر آئے کہ باسط ضیاء
اس کے کیے کیا اہمیت رکھتا ہے۔ وہ وہیں پڑی سسکتی رہی تھی۔۔۔۔۔ اور وہ شخص جو اسے بے حد پیار سے بچوں کی طرح
ٹریٹ کیا کرتا تھا آج بے حد سفاک اور ظالم بن گیا تھا۔
وہ روتے روتے سو گئی تھی یہ جانے بغیر کہ یہ اس کی زندگی کی آخری سکون کی رات ہونے والی ہے۔
صبح اس کا دروازہ کھٹکھٹایا نہیں توڑا ہی جا رہا تھا۔۔۔ اس نے کسلمندی سے آنکھیں کھولیں اور فریش ہونے واش روم چلی گئی۔
اس نے قدم نیچے کی طرف بڑھائے جہاں ناشتے کا میز لگ چکا تھا۔
چلتا ہوں میں خدا حافظ درید بزدانی نے اٹھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور باپ کو دیکھتا باہر نکل گیا۔
باب بیٹا ایک بار پھر آپ کا رشتہ آیا ہے ضیاء کے لیے۔۔۔ کیا یہ آپ کا آخری فیصلہ ہے؟
بابا۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔

کوئی دباؤ نہیں ہے۔۔۔۔ آپ وہیں کریں جو آپ کا دل چاہتا ہے مجھے اور درید کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں
----- ضیاء دیکھا بھالا بچہ ہے اور درید کا کتنا اچھا دوست ہے آپ کو پتا ہے۔۔۔۔
جیسے آپ کو ٹھیک لگے بابا۔۔۔۔ اس نے آنسوؤں کو پیٹتے سراسر اقرار میں ہلاتے کہا۔
شما بش میرا بیٹا۔۔۔۔ انہوں نے اٹھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

Posted on Kitab Nagri

اس جمعے کے نکاح کا بولا ہے انہوں نے۔۔۔ کہ اگر آپ مان جاتی ہیں تو ضیاء کی مرحوم والدین کی اینیورسی کے دن وہ نکاح کرنا چاہتا ہے۔

پر بابا اتنی جلدی۔۔۔۔۔

آپ نہیں چاہتی؟

ہاں۔۔۔ مطلب۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں یہ بہت جلدی ہے۔۔۔

اوکے کوئی پریشر نہیں ہے۔۔۔ آپ سوچ لو اور اچھے سے وقت لو میری جان کوئی مسئلہ نہیں انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا۔ اس نے بے دلی سے ناشتے کی پلیٹ اپنے آگے سے کھسکھائی اور اٹھ گئی۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔۔ اسے تو آگے پڑھنا تھا ابھی اور یہ سب۔۔۔۔۔

وہ کیسے سہے گی اپنی نازک جان پر اس ظالم کا غصہ اور شدت۔۔۔ سوچ کر ہی اس کی روح کانپ گئی۔

صوفے پر وہ پڑا ہلکا ہلکا اب جھوم رہا تھا۔۔۔۔۔ دنیا کی رنگینیوں میں کھوئے وہ اپنے وجود سے بے نیاز وہاں پڑا تھا۔

یزدانی۔۔۔۔ اٹھ۔۔۔۔ تیرے باپ کا فون ہے۔۔۔۔ اس کے دوست نے اسے ہلایا تو وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

جی یا یا۔۔۔ اس نے اپنے لہجے کو حتیٰ الامکان نارمل کرنے کی کوشش کی۔

کہاں ہو۔۔۔؟

دوست کے گھر۔۔۔ اس نے اپنی بیسڑ پر ہاتھ پھیرا۔

اسی دوست کے گھر ریڈ پڑی توکل کی سرخیوں میں ہو گا کہ ریٹائرڈی ایس پی شوکت یزدانی کا اکلوتا بیٹا ایس ایچ اودرید یزدانی بار میں موجود آخری صوفے پر جھومتے پائے گئے فون سے بھاری آواز گونجی۔

اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

یایا۔۔۔ ان سب کی عادت ڈال لیں۔۔۔ آپ کو میں یہیں ملوں گا اس نے دھیرے سے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

کوئی فضول بکواس نہیں۔۔۔ ڈرائیور پہنچ رہا ہے۔۔۔ سیدھا گھر پہنچو۔۔۔ انہوں نے کہہ کر اسکی بات سنے بغیر فون کاٹ دیا۔ اس نے آخری نظر اسٹیج پر جھومتے لوگوں پر ڈالتے باہر کی طرف قدم بڑھائے، اپنے باپ کی بات کو مر کر بھی رد نہیں کر سکتا تھا۔ گھر پہنچا تو گھر ہمیشہ کی طرح اندھیرے میں ڈوبا تھا۔۔۔ اس نے گہری سانس بھری اور اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔ صاحب آپ کو بڑے صاب نے اپنے کمرے میں بلایا ہے ملازمہ کی آواز سنتے اس نے اپنے قدم ان کے کمرے کی طرف موڑے۔

دروازہ کھول کر اس نے سامنے دیکھا جہاں وہ اپنے بیڈ پر بیٹھے کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔
آپ نے بلایا۔۔؟

بیٹھو۔۔۔ انہوں نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے سر جھکا کر بیٹھ گیا۔
درید کب چھوڑو گے یہ سب۔۔۔۔؟

اپنی نوکری پر دھیان دو۔۔۔ تمہیں عوام کی بھلائی کے لیے چنا گیا ہے اور تم یہ سب۔۔۔۔۔
نہیں نبھانا مجھے کوئی عہد اس قانون سے۔۔۔۔ جو میری ماں کو انصاف نہ دلوا پایا۔۔۔ اس نے درشتی سے ان کی بات کاٹتے کہا۔ تو ڈھونڈو۔۔۔۔ اس شخص کو۔۔۔ اس وردی کو کام میں لاؤ۔۔۔۔ اسے اپنا پٹیشن بناؤ۔۔۔۔ نہیں تو یہ کرسی تم سے جلد لے لوں گا میں۔۔۔ انہوں نے اسے تنبیہ کرتے کہا۔
جاؤ سو جاؤ۔۔۔ انہوں نے کہا تو وہ شکستہ قدم لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

صبح کے چار بجے اس کا فون مسلسل رنگ ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے فائیل سے نظر اٹھا کر دیکھا وہ اس وقت کہاں سوتا تھا۔
ہلے اس نے انگور ہی کیا تھا لیکن مسلسل تیسری بیل پر اس نے فون اٹھایا۔
ہیلو۔۔۔ اس کے گھمبیر آواز فون پر گونجی۔۔۔۔
ہی۔۔۔ ہیلو۔۔۔ اس۔۔۔ اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

جی بولیں کس سے بات کرنی ہے؟؟ اس نے جھنجھلا کر پوچھا۔۔۔

میں۔۔۔ راہی۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ تبریز شاہ سے بات ہو سکتی ہے؟

تبریز شاہ ہمیر۔۔۔ بولیں کیا بات کرنی ہے۔۔۔؟؟

اس نے آنکھوں سے نظر کا چشمہ ہٹاتے کہا۔۔۔ کسی لڑکی کا فون اسے وہ بھی صبح کے چار بجے یہ عام بات تھی۔

لڑکیاں اس سے شادی، ملاقات اور ناجانے کس کس چیز کی خواہش مند تھیں اس لیے اس کا نمبر کہیں نا کہیں سے ڈھونڈ کر ملا دیا کرتی تھی۔

جلدی بولو !

اس کی سخت آواز سنتے رابی نے تھوک نگلا۔۔۔ کیا وہ ٹھیک کر رہی تھی۔۔

مجھے۔۔۔ آپ کو کچھ۔۔۔ بتانا ہے وہ دھیمے سے بولی۔۔۔۔

دیکھو لڑکی جو بولنا ہے جلدی بولو۔۔۔ تم میرے وقت کا ضیاع کر رہی ہو۔۔۔

ایکسیوزمی!۔۔۔ منت وقار کے ساتھ آپ ہیں؟ نرس کی آواز سنسان کوریڈور میں گونجی۔

جی؟۔۔۔ فون پر پکڑ ڈھیلی پڑی تھی۔

ان کو بلڈ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ فوراً انتظام کریں نہیں تو ان کی جان بھی جاسکتی ہے۔؟۔۔ وہ کہہ کر جا چکی تھی۔۔۔۔۔ رانی

کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑے۔

اس کا دھیان اس فون کال کی جانب سے ہٹ چکا تھا۔۔۔۔۔ یہی اس کی غلطی ہونے والی تھی۔

تبریز شاہ بستر سے فوراً کھڑا ہوا تھا۔

طاہر ایک نمبر بھیج رہا ہوں۔۔۔۔۔ لوکیشن فوراً ٹریس کرو۔۔۔۔۔ پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔۔۔

راشدهـــــــــــــــــــــراشده

جی جی صاب۔۔۔ وہ کھلی بند آنکھوں سے بھاگی چلی آئی۔

Posted on Kitab Nagri

سلمان پیک کر دو میرا۔۔۔ اور زاہد کو بولو گاڑی نکالے۔۔۔۔۔
ہم آج ہی اس کے شہر جائیں گے اس نے کہتے ایک اور فون نمبر ملایا۔۔۔۔۔
بلڈ کا نظام کرو فوراً۔۔۔۔۔ ہری آپ وہ چیخا۔۔۔
اتنی جلدی نہیں۔۔۔۔۔ منت وقار۔۔۔۔۔ تبریز شاہ تمہیں ایسے تو نہیں مرنے دے گا۔۔۔۔۔ بہت سے حساب نکلتے ہیں
تمہاری طرف۔۔۔۔۔

یہ خبر ضیاء تک بھی پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔ وہ سمجھانے کے بعد بھی تاخیر کا کہہ رہی تھی۔۔۔ اس نے مٹھی بھینچی۔
گھڑی پر وقت دیکھا جو رات کے ساڑھے بارہ بج رہی تھی۔۔۔ اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی۔
ٹیڑھی کھیر ہو تم رباب یزدانی۔۔۔ ایسے نہیں مانو گی۔۔۔
اسے دیکھتے واچ مین نے اندر آنے دیا تھا انہیں پتا تھا وہ درید کا دوست تھا۔
سر درید سر گھر نہیں ہیں۔۔۔ وہ بھاگا آیا تھا اسے اطلاع دینے۔

ہاں میں جانتا ہوں کاکا۔۔۔ اس کے کمرے سے ایک فائیل لینے آیا ہوں اس نے جھوٹ بولتے قدم اندر کی طرف بڑھائے۔ وہ چاہتا تو چھپ کر آسکتا تھا۔۔۔۔ لیکن وہ ڈرتا نہ تھا کسی سے اور درید سے اب وہ دوری بڑھائے ہوئے تھا۔ جب تک وہ اپنی چال میں کامیاب نہ ہو جاتا وہ کچھ بھی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

گھر سارا اندھیرے میں ڈوبا تھا وہ اس کے کمرے میں آیا جو لاک نہ تھا اندر قدم رکھا تو اسے لگا وہ کسی بچے کے کمرے میں آیا ہے۔ سکائی بلو کلر کافر نیچر، پینٹ سب دیوار کے ساتھ پڑے دو اس کے وجود سے بڑے ٹیڈی بیئر۔۔۔۔۔

اس کے وجود پر نظر پڑتے ہی اس کا غصہ پھر سے عود آیا تھا۔

اس کے پاس آتے اسے دیکھا جو بے ڈھنگے طریقے سے پورے بیڈ پر آڑھی ترچھی پری تھی۔۔۔۔۔ کمفرٹر آدھا بیڈ پر آدھا زمین پر تھا۔۔۔ اس کے اپنے بال بھی آدھے اس کے وجود کے نیچے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے ایک نظر ان سب کو دیکھا ان کی نظر بھی اس کے بکھرے حلیے پر گئی تھی ہمیشہ اسے ان سب نے اچھی حالت میں دیکھا تھا آج وہ بکھرے حلیے میں کھڑی تھی۔

ربائشہ بٹیا کیا ہوا...؟

ان میں سے ایک عورت جو دروازے پر کھڑی تھی بولی۔

اس نے خالی نظروں سے اسے دیکھا اس کی ایسی حالت ہر سب باہر نکل آئیں تھیں۔

ابو..... اس نے کہنے کے ساتھ اپنے گھر کے چھوٹے سے دروازے کو دیکھا سب اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

کیا ہو ایٹا بتائیں تو..... ان کی گلی کا آخری گھر جہاں وہ عمر رسیدہ عورت رہتی تھی وہ بولی جو کہیں سے ابھی واپس آئی تھی۔

اس نے مار دیا میرے ابو کو..... وہ دروازے کی طرف انگلی کرتی جذبات سے عاری لہجے میں بولی۔

کس نے.....؟ کون... کیا کہہ رہی ہو..؟

سب نے قدم اس کے گھر کے دروازے کی طرف بڑھائے، ساتھ کھینچ کر اسے بھی لائے تھے۔

اندر کا منظر دیکھتے سب کی آنکھیں پھٹی۔۔۔ اس کی ماں جو اندر تھی اب وہ بھی باہر نکل آئی۔۔۔

اتنے لوگوں کو دیکھ کر اس نے تھوک نگلا اور سوچنے لگی۔

یہ۔۔۔ اس لڑکی نے دیکھو۔۔۔ کیا کیا۔۔۔!!

اپنے ہی باپ کو مار دیا۔۔۔ وہ جھٹ سے اس کے باپ کے یاس بیٹھتی بین کرنے کے انداز میں چیخی۔

ماحول میں سکتہ چھا گیا۔۔۔ رہائشہ نے اس عورت کو دیکھا جو گرتی چلی جا رہی تھی۔

لوگوں میں اب چہ گویاں ہونے لگی۔۔۔۔۔ کچھ مرد حضرات بھی جمع ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ وہ جس کا سر کبھی ننگا نہیں ہوا تھا

آج بکھرے بالوں کے ساتھ وہاں بے حال کھڑی تھی۔

اس دنیا میں اس کا ایک باپ ہی تھا جو اس پر نظر ثانی کیا کرتا تھا۔۔۔ وہ اکلوتا سہارا بھی نہ بچا تھا اس کے پاس۔

پولیس کو فون کرو۔۔۔۔۔ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔؟

Posted on Kitab Nagri

وہ چلا کر بولی۔۔۔۔۔ اس نے میرے شوہر کی جان لے لی۔۔۔۔۔ وہ اونچی چھتی پاگل لگ رہی تھی۔
 پروین بیگم بس کرو۔۔۔۔۔ تمہاری بیٹی ہے وہ۔۔۔ اور کوئی اپنے ہی باپ کو کیوں مارے گا۔۔۔؟
 ایک ہمسائی عورت نے کہا۔

کیوں نہیں مارے گی۔۔۔۔۔ یہ لڑکی اپنے عاشق کے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس کا باپ نہیں مان رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کی شادی میرے بھتیجے سے ہو۔۔۔۔۔ لیکن نہیں اسے امیر آدمی چاہیے تھا۔۔۔۔۔ اس کے باپ نے منع کیا اور دیکھو اس نے نفرت اور اپنے دو ٹکے کی محبت کے زعم میں اپنے باپ کو ہی مار ڈالا۔

اب پورا محلہ کھڑا اس کی سوتیلی ماں کو اس کی کردار کشی کرتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ کچھ کی آنکھوں میں اس بیس سالہ لڑکی کے لیے تاسف تھا، کچھ کی نظر میں ہمدردی اور کچھ کی نظر میں شک۔

وہ کچھ گھنٹوں میں ملتان تھا۔۔۔۔۔ لوکیشن ٹریس کر لی گئی تھی اس لیے وہ وہاں تھا۔
سر لوکیشن اب شو نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔
ڈیٹیمم۔۔۔۔۔

اس نے سامنے پڑا کافی کاگ اٹھا کر پھینک دیا۔۔۔۔۔ کافی اس کے ہاتھ پر بھی جھلکی تھی لیکن پرواہ کسے تھی۔
اس بار نہیں۔۔۔۔۔!

اس نے آنکھیں بند کر کے کھولی جن کی سرخی وقت کے ساتھ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔
وہ لڑکی اسے زلیل کر رہی تھی۔۔۔۔۔ اپنے پیچھے اب سے نہیں ڈیڑھ سال سے۔۔۔۔۔ وہ جب تک اس تک پہنچتا تھا وہ
وہاں سے غائب ہو جاتی تھی۔
وہ کیوں بھاگ رہی تھی اس سے۔۔۔۔۔

کیوں منت تبریز شاہ۔۔۔ کیوں۔۔۔؟ بھاگنا کیوں جب جانتی ہو کہ میری ہی دسترس میں آنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اب کی بار تمہیں ڈھونڈ لوں گا۔۔۔ اس نے خود کو باور کروایا۔۔۔۔۔
اسٹیشنز اور ایئر پورٹس دونوں پر وہ لڑکی نظر آئے تو تم لوگ بہتر طریقے سے جانتے ہو کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔
جس سر۔۔۔۔۔ اس کے لوگ پھیل گئے تھے۔۔۔ اس بار وہ خود آیا تھا سے ڈھونڈنے اب کی بار ممکن نہ تھا اس کا بچ پانا۔
لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اب خود اس کے سامنے آجائے گی۔
اس نے فون نکالتے ایک فون ملایا۔۔۔۔۔

یزدانی۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔

تو جانتا ہے نا ان دونوں کی لوکیشن۔۔۔۔۔؟

نہیں۔۔۔۔۔

تو جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔۔ تیری بیوی ہے وہ۔۔۔۔۔ مت بھول۔۔۔۔۔ اور تو تو اس کے ہر رات اور صبح کی خبر رکھتا ہے۔
تبریز شاہ کو اندازہ ہوا گیا تھا کہ وہ لڑکی جس نے فون کیا تھا وہ درید کی بیوی تھی۔

لیکن کیا بتانا تھا اسے؟؟

پر یہ غلط ہے شاہ۔۔۔۔۔

کیا غلط ہے۔۔۔؟

میری بیوی ہے وہ۔۔۔ اور تو نے بھی تو اپنی بیوی کی حفاظت کے لیے لاگ ہائیر کیے ہیں۔۔۔۔۔ یہ جانتے ہوئے کہ اسے یہ
سب نہیں چاہیے۔۔۔۔۔

شاہ میری بات سن۔۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔۔۔ لوکیشن بتا ہسپتال کی نہیں تو مجھے سارے ہسپتال چھاننے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔۔ تو چھان
لے۔۔۔۔۔ میرے کندھے پر بندوق رکھ کر مت چلا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تجھے اس دوستی کی قسم درید۔۔۔۔۔ جگہ کا نام بتا۔۔۔ اس کی آواز کی تھکاوٹ محسوس کرتے اس نے فوراً اسے جگہ بتادی تھی۔
بھیج رہا ہوں لوکیشن۔۔۔۔۔ لیکن اس کے بعد جو ہوا اس کا زمیڈار تو ہو گا۔۔۔۔۔ یزدانی نے تھک کر کہا۔۔۔ اب اپنے دوست کو ٹڑپتا بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اس کے لوکیشن بھیجئے ہی اس نے گاڑی دوڑائی تھی۔
ہسپتال پہنچتے ہی اس نے ریسپشن سے پتا کیا تھا۔۔۔

منت تبریز شاہ یہاں ایڈمٹ ہیں؟

ویٹ کریں سر میں چیک کر کے آپ کو بتاتی ہوں۔۔

جلدی کریں وقت نہیں ہے میرے پاس اس نے کہا تو نرس نے اس سنجیدہ سے بارعب شخص کو دیکھ کر ہاتھوں کی انگلیاں تیزی سے دوڑائی کی بوڈیر۔

نہیں سر۔۔۔

یہ ممکن نہیں۔۔۔ دوبارہ چیک کرو۔۔۔

سرمنت تبریز شاہ نہیں مگر منت وقار نام کی۔۔۔۔

کہاں۔۔۔۔۔ روم نمبر۔۔۔۔۔؟ وہ فوراً حرکت میں آیا تھا۔

روم نمبر ای سیون۔۔۔۔۔ نرس کے کہنے سے پہلے وہ بھاگ گیا تھا۔

پورا ای بلاک چیک کیا تھا اس نے۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اس کمرے میں جہاں ڈاکٹروں نے اس کے ہونے کی تصدیق کی تھی وہ وہاں بھی نہیں تھی۔

ویم _____ منتنت _____

اس نے جا کر کیمراز کی فوٹج چیک کی تھی جس سے پتا لگا تھا کہ کچھ لمحے پہلے چادر میں موجود دو عورتیں پیچھے کے گیٹ سے روانہ ہو گئیں تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

دونوں کے چہرے واضح نہ تھے لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ وہیں ہیں۔
اس نے سامنے لگی سکرین پر ہاتھ مارتے زمین پر گرائی۔۔۔۔۔ وہ پاگل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
ایک ایک لمحے کا بدلہ لوں گا میں تم سے منت۔۔۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔۔۔

آب آب آب

وقت چاہیے تمہیں کافی۔۔۔۔۔ وجہ پوچھ سکتا ہوں کیوں؟

اس نے اپنی سرخ نگاہیں اس کی آدھ کھلی آنکھوں میں گاڑتے کہا۔

وہ۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔ابھی۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔سب۔۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے اسے کھینچ کر زمین پر کھڑا کیا۔۔۔۔ ایسا کرنے سے وہ اس پر گرتے گرتے بچی تھی۔

سے پولومی----

رباب نے ڈر کر آنکھیں میچی۔۔۔

سے اٹ

باب۔۔۔ باسط۔۔۔ س۔۔۔ سمر۔۔۔

سے ڈیٹ یو لومی رباب ضیاء۔۔۔۔۔ رباب کو لگا اس کے جزبات سے پردہ اٹھ چکا ہے۔۔۔ جو اس نے خود سے اب تک چھپا

رکھاتھا۔

_____ میں

اچھا چھوڑو۔۔۔۔۔! محبت کی خرافات پر مجھے بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہیل میں لہجہ بدلتا اسے پراسر الگا۔

نکاح یرسوں ہو گا ہمارا۔۔۔۔۔ اس بات کو ذہن میں بٹھالو۔۔۔ انکار کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔۔۔

ابھی۔۔۔ نہی۔۔۔ نہیں۔۔۔ پلیر۔۔۔ مجھے۔۔۔ وقت۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

باسط ضیاء نے جھٹکے سے اسے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔ تو اس کے منہ سے سسکی برآمد ہوئی۔۔۔۔۔۔
رباب ضیاء مجھے سختی پر مجبور مت کرو۔۔۔ اس نازک جان پر تم کچھ برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔۔ اس کے بازو پر دباؤ
بڑھاتے اس نے کہا۔

میں بھائی۔۔۔ کو۔۔۔ بتاؤ۔۔۔۔۔۔

باسط ضیاء نے اس کے جڑے کو پکڑ میں لیا تو اس کی آنکھ سے آنسو گرا۔۔۔ درد اب حد سے بڑھ رہا تھا۔۔۔ اس نازک جان
سے کب کوئی ایسے پیش آیا تھا۔
تو تم نہیں مانو گی۔۔۔۔۔۔؟؟

اس نے کچھ سوچتے اسے جھٹکے سے چھوڑا اور جیب سے فون نکالا۔
ہیلو۔۔۔۔۔۔! فادر ریاض کا کل صبح یونیورسٹی جاتے ہوئے ایک خطرناک ایکسیڈنٹ ہونا چاہیے۔۔۔ اور فوراً ہسپتال منتقل کیا
جائے اور اس کے گھر والوں کو انفارم بھی اور۔۔۔۔۔۔
رباب کو لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔۔۔ اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھ سے فون کھینچتے کہا اور منہ پر ہاتھ رکھے ہچکیوں سے رونے لگی۔
باسط ضیاء کے چہرے پر قاتلانہ مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔۔۔۔ لیکن اسے دیکھتے دل ایک لمحے کے ڈگمگایا تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن پھر
سنجھل گیا۔ پرسوں ملاقات ہوگی ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔ مجھے امید ہے وہ ملاقات یادگار رہے گی۔۔۔۔۔۔ اس نے گھٹنوں کے بل
اس کے پاس نیچے بیٹھتے کہا۔ وہ اب بھی چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔ باسط ضیاء کے ماتھے پر سلوٹیں پڑی وہ
کیسے اس شخص کے لیے رو رہی تھی۔

اٹھو۔۔۔۔۔۔

باسط ضیاء نے اسے کہا تو اس نے چہرہ اٹھایا۔۔۔۔۔۔ آنکھوں کا زبردست تصادم ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اٹھو اور جگہ پر جاؤ۔۔۔ اور ایک بھی آنسو نکالنا رہا باب یزدانی تو اس کی سزا بہت بڑی ہوگی۔۔۔ اس نے کہتے اسے ایک بار پھر کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔

آپ نے جیسا بولا ہے ویسا ہو جائے گا۔۔۔ اب آپ پلیز جائیں یہاں سے وہ چیختی۔۔۔۔۔
درید گھر نہیں تھا اور شوکت یزدانی کا کمرہ نیچے والے فلور پر تھا اس لیے اسے کوئی فکر نہ تھی۔
رباب یزدانی اس لہجے کی سزا بہت جلد ملے گی تمہیں اس نے جھٹکے سے اسے اٹھایا اور بیڈ پر دھکا دیتا باہر نکل گیا۔

دودن ناجانے کیسے گزر گئے تھے۔۔۔ اس کی رضامندی ملتے ہی نکاح کی تیاری کی گئی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر ہنسی تو کیا مسکراہٹ کا نام و نشان تک نہ تھا۔

میشک وہ شخص اس کی بچپن کی پسند تھا۔۔۔ دل نے اسے ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو الگ جزبے سے روشناس کروایا تھا۔
اور پھر اس شخص کا یہ روپ۔۔۔۔۔ وہ سہم گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ یہ سب کیسے جھیلے گی۔۔۔۔۔

انیس سال ہی تو اس کی عمر تھی۔۔۔ ابھی اس کے خواب تھے بہت۔۔۔۔۔ وہ اپنے بھائی اور باپ کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی۔ وہ بھی اس کی اتنی جلدی شادی نہیں چاہتے تھے۔۔۔ لیکن ضیاء نے کہا تھا کہ اسے کسی ضروری کام سے جانا ہے اور وہ نکاح ابھی ہی کرنا چاہتا۔ درید اپنے دوست سے واقف تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنی بہن کے کیے وہ شخص بہترین لگا تھا اس لیے منع نہیں کیا۔ اس کی اداسی نوٹ کرتے ہی درید نے باسط ضیاء کو ابھی صرف نکاح کی رضامندی دی تھی رخصتی کی نہیں جس سے وہ اندر ہی اندر طیش کھا رہا تھا۔

کب اس کا نام اس شخص سے جڑا اسے اندازہ نہ ہوا۔۔۔ اس کے بھائی نے اس کا ماتھا چوما تو وہ اس کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ دو آنکھوں نے یہ منظر کافی نفرت سے دیکھا تھا۔

دریدیزدانی نے اس کے بعد باسط ضیاء کو گلے لگایا۔۔۔۔۔ وہ اس کا بہترین دوست تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ مان گیا تھا نکاح کے لیے۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

پلیر-----

اس کی چیخوں کے ساتھ ہچکیاں سنتے اس نے گاڑی جھٹکے سے اپنے فلیٹ کے پاس روکی اور اتر کر اس کی طرف آیا۔ اسے باہر نکالتا کھینچ کر اپنے ساتھ اپنے فلیٹ میں لے کر گیا اور کمرے میں لاتے دھکا دیا۔

پروین بیگم۔۔۔۔۔ خدا کے خوف سے ڈرو۔۔۔۔۔ اولاد ہے تمہاری وہ۔۔۔ سگی نہ سہی لیکن ماں تو کہتی ہے ناتمہیں کوئی اپنی اولاد کے بارے میں کیسے گندبک سکتا ہے؟؟

۔ وہ عمر رسیدگی عورت غصے سے بولی۔۔۔۔ وہ وہاں پہلی عورت تھی جس نے اس کے لیے آواز اٹھائی تھی۔۔۔ اور پھر ہمسائی عورتیں جو اسے جانتی تھی وہ بھی بول پڑیں۔

سب جانتی تھی کہ وہ کتنی نازک، حساس اور دھیمے مزاج کی لڑکی تھی۔۔۔۔۔

پروین بیگم ان سب کو اس کے حق میں بولتا دیکھ ڈری تھی۔۔۔۔ انہیں لگ رہا تھا کہ سب بگڑ رہا ہے۔۔۔۔

بکواس بند کرو سب۔۔۔۔۔ اسی نے میرے شوہر کی جان لی ہے۔۔۔۔۔ پولیس کو بلاؤ۔۔۔۔۔

میں چیخ چیخ کرتاؤں گی انہیں کہ یہیں زلیل ہے وہ روتی بلکتی اس پر جھپٹی اور تھپڑوں اور اپنے ناخنوں سے اس کا سفید مائل چہرہ

گلابی کرڈالا۔ عورتوں نے اسے علیحدہ کیا۔۔۔۔۔ رہائشہ نے اپنے لیے کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

پولیس کے سائرن کی آواز گونجنے لگی تو رہائشہ کا دل کانپا۔۔۔۔۔ کیا یہ جھوٹا سچ بن کر اس کی زندگی کا ناسور بن جائے

گا۔۔۔ لوگوں میں افراتفری پھیل گئی۔۔۔ اصل مجرم کا کس کو پتا تھا۔۔۔

اس عمر رسیدہ عورت نے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کے سر پر چادر دی۔۔۔۔

می۔۔۔می۔۔۔میں۔۔۔ن۔۔۔نے۔۔۔کچ۔۔۔کچھ۔۔۔نہ۔۔۔نہیں۔۔۔کی۔۔۔کیا۔۔۔آ۔۔۔آپا۔۔۔اس کے سہاکت

وجود میں ان کا لمس یا تے ہی حرکت ہوئی تھی۔

مجھے یقین ہے میری جان۔۔۔ انہوں نے شائستگی سے اس کا ماتھا چوما۔۔۔ میں تمہیں بچالوں گی میری جان۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اور پھر پولیس نے جان پڑتال شروع کی۔۔۔ اور وہاں سے کسی کو بھی ہلنے سے منع کیا۔۔۔۔۔

اس کی ماں اس کی کردار کشی اب پولیس والوں کے سامنے کر رہی تھی۔۔ پولیس والوں نے اب لوگوں سے جان پڑتال کی۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا اصل وجہ سوان کے گھر موجود تینوں لوگوں کو گرفتار کیا گیا یعنی۔۔۔ اس کا تایا، اس کی ماں اور وہ خود۔۔۔۔۔

اس نے خالی نظروں سے ایک آخری بار اپنے باپ کی لاش کو دیکھا۔۔۔ جن کو اٹھایا جا رہا تھا۔
بابا۔۔۔۔۔ وہ چیختی ان کے قریب آئی اور ان کے چہرے پر جھک کر بوسے دینے لگی۔۔۔۔۔
وہاں موجود سب لوگوں کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔۔۔ یہ سب۔۔۔۔۔ جھوٹ بول۔۔۔۔۔ رہے ہیں۔۔۔۔۔
ربانثہ میرے ساتھ تھی میرے گھر۔۔۔۔۔ اس عمر رسیدہ عورت نے پولیس والوں کی طرف دیکھ کر کہا۔
کیا ثبوت ہے آپ کے پاس۔۔۔۔۔؟ انہوں نے ان کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔
میرے گھر کا وائچ مین اور وہاں کھیلنے بچے سب نے اس کو دیکھا ہے۔۔۔۔۔ میں نے اسے صبح ہی بلوایا تھا۔۔۔۔۔ اور تب سے یہ
میرے پاس ہی تھی۔۔۔۔۔ انہوں نے شائستگی سے کہا۔

پولیس والوں نے ان کا اور ان کے واپس مین اور وہاں کھلتے لڑکوں سے تصدیق کے بعد اسے وہیں چھوڑ دیا تھا۔
جس کی وجہ سے اس کی ماں حلق کے بل چلا رہی تھی۔۔۔۔۔ تجھے نہیں چھوڑوں گی میں۔۔۔۔۔ کیس کروں گی تجھ پر۔۔۔۔۔ تو وہیں جیل میں سڑے گی ساری عمر۔۔۔۔۔

اس نے ان کا ہاتھ تھامتے ہچکی بھری۔۔۔۔۔ اپنے باپ کے پاس بیٹھتے اب وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔
اپنے باپ کا جنازہ اٹھتے اسے محسوس ہوا تھا کہ وہ خدا کی بنائی اس دنیا میں تنہا رہ گئی ہے۔
جنازہ روانہ ہوتے ہی آپا نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے گئی لوگوں سے چھپا کر۔

Posted on Kitab Nagri

تم ایسا کیسے کر سکتی ہو رابی۔۔۔۔۔ اس کو بلڈ مل چکا تھا اب وہ ہوش میں آتے ہی اسٹیبیل ہو چکی تھی۔
بہت ہو گیا منت۔۔۔ اس کھیل کو بند کرو۔۔۔۔۔ یہ بچپن نہیں ہے۔۔۔ تم اس شخص کو پاگل بنا رہی ہو۔
رابی جلدی کرو۔۔۔ مجھے یہاں سے نکلنا ہے۔۔۔۔۔

وااٹ۔۔۔۔۔

وہ پہنچ جائے گا کچھ لمحوں میں۔۔۔۔۔ میں چاہتی ہوں اب کی بار تم سامنا کرو حالات کا۔۔۔ ہو سکتا ہے جیسا تم سوچ رہی ہو
ویسا کچھ نہ ہو۔۔۔

مجھے یہاں سے نکلنا ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنی ڈرپ کی سوئی اپنے ہاتھ سے الگ کرتی اجلت میں اٹھی۔
نہیں۔۔۔۔۔

تمہیں تمہاری اولاد کی قسم رابی۔۔۔۔۔ پلیز اس نے ہاتھ جوڑ ڈالے۔

رابی کی آنکھیں ساکت ہوئیں۔۔۔۔۔ وہ اسے سب سے بڑی قسم سے گئی تھی۔

اوکے۔۔۔۔۔ لیکن اس کے بعد تم مجھ سے کسی اور مدد کی امید مت رکھنا وہ کہتی باہر نکل گئی۔

منت نے آنکھیں موند لیں کیونکہ رہائشہ پر وہ خود سے زیادہ یقین رکھتی تھی۔

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ پیچھے کے دروازے سے اس ہسپتال سے نکل چکی تھی جس کی لوکیشن تبریز شاہ کو ملی تھی۔

اس نے باہر نکلتے ہوئے گھر اسانس بھرا اور ساتھ بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا جو اس کی کسی بات کو نہیں ٹالتی تھی۔

وہ لڑکی اپنی اس حالت کے باوجود اس کے پیچھے زلیل ہوتی پھر رہی تھی اس کی آنکھ سے تکلیف کی شدت سے آنسو نکل کر

گالوں پر بہہ گیا۔

کب ختم ہوں گی یہ آزمائشیں۔۔۔۔۔؟

کیا شاہ آپ مجھے کبھی میسر نہیں ہوں گے۔۔۔۔۔ اس نے سوچا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ایک طرف وہ بھاگتی تھی اس سے۔۔۔۔۔۔ اسے لگتا تھا کہ اس سے ملتے ہی تبریز شاہ اسے موت کا پروانہ تھما دے گا اور دوسری طرف وہ اس کی ایک نظر الفت کے لیے تڑپ رہی تھی۔
وہ گھر پہنچ چکی تھیں۔۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی یہاں انہیں کوئی نہیں ڈھونڈ سکتا۔۔۔۔۔۔ اور نہ پہنچ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔
رابی نے اسے آرام کرنے دیا تھا اور خود بھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔
کہ اس کے اعصاب برے طریقے سے تھک چکے تھے۔
اب شام کی چائے پر وہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔
منت ایک آخری بار میں سمجھا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔ آگے بڑھو زندگی میں۔۔۔۔۔۔!
کب تک خود کو بے مول کرو گی۔۔۔۔۔۔؟
رابی تم بھی تو۔۔۔۔۔۔!
شٹ اپ منت۔۔۔۔۔۔ میری زندگی تم سے بہت مختلف ہے بہت۔۔۔۔۔۔
اپنے باپ کا بزنس سنبھالو۔۔۔۔۔۔ بہت ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔ اس سے زیادہ میں تمہاری یہ حرکتیں برداشت نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔ خود کو اس قابل بناؤ کہ تبریز شاہ کو بھی تمہاری طلب رہے۔۔۔۔۔۔ مجھ سے امید چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔ اس سے زیادہ میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گی اس بزدلی میں۔۔۔۔۔۔ آج نہیں توکل تم اس کے سامنے ہو گی۔۔۔۔۔۔ پھر کس سے بھاگ رہی ہو؟
اس سے یا خود سے؟
میں بس تمہیں آگے بڑھتا دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔ منت وقار جس کے والدین اس کو ایک کامیاب عورت کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔ وہ منت جو تم میں کہیں چھپی بیٹھی ہے۔۔۔۔۔۔ اور کب تک مجھے خود کے ساتھ گھسیٹو گی۔۔۔۔۔۔ اس حالت میں مجھ پر رحم کھاؤ۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

منت نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔ وہ سچ میں بیمار لگی اسے۔۔۔۔۔۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے بڑھتے جارہے تھے۔۔۔۔۔۔ اس کی بڑھتی جسامت۔۔۔۔۔۔ اس کے سوجی پاؤں دیکھتے اسے رحم آیا اس پر اور خود سے نفرت ہوئی۔۔۔۔۔۔ وہی تو اس کی اپنی تھی۔۔۔۔۔۔ اس کی ماں بھی، بہن بھی دوست بھی۔۔۔۔۔۔ اس کا سب کچھ۔۔۔۔۔۔ اور اس کی وجہ سے وہ کیسی کمزور اور پیلی پڑ رہی تھی۔

میں وعدہ کرتی ہوں رابی۔۔۔۔۔۔ اب سے وہی ہو گا جو تم کہوں گی۔۔۔۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہو بدل لوں گی خود کو۔۔۔۔۔۔ آگے بڑھوں گی۔۔۔۔۔۔ اس نے رابی کے پاس گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتے کہا۔
رابی نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔۔

ناصر۔۔۔۔۔۔ ناصر۔۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں جا کر چیخ کر اس نے ملازم کو آواز دی۔۔۔۔۔۔
جی جی صاب۔۔۔۔۔۔؟

یہ۔۔۔۔۔۔ میرے کمرے کی صفائی کس نے کی ہے۔۔۔۔۔۔؟ کس سے پوچھ کر میرے کمرے میں قدم رکھا ہے تم لوگوں نے۔۔۔۔۔۔؟

صاب وہ بڑے صاب نے۔۔۔۔۔۔

دفعہ ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔ یہاں سے۔۔۔۔۔۔ آئندہ میرے کمرے میں قدم نہ رکھنا اور خبردار جو میری چیزوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔۔۔۔ اس نے دروازے کو ٹھوکر مار کر بند کیا اور جا کر اوندھے منہ لیٹ گیا۔


ستائیس سالہ وہ نوجوان اس وقت اوندھے منہ پڑا تھا، جسے کسی بھی چیز کی فکر نہ تھی یا وہ خود پر کسی چیز کو بھی حاوی نہیں ہونے دیتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ایس ایچ او دریدیزدانی۔۔۔۔۔ لیکن لاابالی اس کی طبیعت کا خاصہ تھی۔۔۔۔۔ اسے لوگوں سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔۔ یہ اس کا باپ ہی تھا جس کا ڈر تھا اس کے دل میں۔۔۔ نہیں تو وہ لوگوں کو کہاں کچھ سمجھتا تھا۔

آج صبح ناشتے کی میز پر بھی اس نے ہنگامہ برپا کر دیا تھا۔۔۔۔۔ جب ملازم ٹرے کو بھول کر اس کا گلاس اپنے ہاتھوں میں ہی اٹھائی لا رہا تھا۔ اس نے وہ گلاس کھینچ کر دے مارا تھا۔۔۔۔۔ جاہل عقل نہیں ہے۔۔۔۔۔ ٹرے کہاں ہے۔۔ ہاتھ دیکھے ہیں اپنے گندے ہیں وہ چیخا تو ملازم سب سہم گئے تھے۔

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔ شوکت یزدانی نے آتے اس بپھرے شیر کو دیکھتے کہا۔
یا یا۔۔۔ ان غریبوں کو عقل سکھائیں تھوڑی۔۔۔۔۔



زبان سنبھال کر درید۔۔۔۔۔ اور جاؤ۔۔۔۔۔

آج ناشتہ نہیں ملے گا تمہیں۔۔۔ پہلے اپنے سے بڑوں سے بات کرنے کی تمیز سیکھ کر آؤ!

وہ سامنے کر سی کوٹھو کر مارتا باہر نکل گیا تھا اور اب تھوڑی دیر پہلے لوٹا تھا۔۔۔۔۔ وہ ایسا تھا نہیں ایسا بنا دیا گیا تھا۔

میں معافی چاہتا ہوں آپ سے افضل بابا۔۔۔ ابھی بچہ ہے وہ سنبھل جائے گا۔۔۔ انہوں نے اس کی پریشانی میں ماتھا مسلتے کہا۔ کوئی بات نہیں صاب ہم جانتے ہیں وہ دل سے بڑا نہیں ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا کیونکہ ابھی پچھلے دنوں اپنی سیلری دریدزدانی نے انہیں دی تھی ان کی بیٹی کی شادی کے لیے۔

دس بجے ڈرائیور کے ہاتھ اس کا کھانا بھجوا دیں بھوکا ہو گا۔۔۔ وہ کہتے اپنے کمرے میں چلے گئے۔ اور وہاں اس نے تھانے میں آج سب کا جینا دو بھر کیا تھا۔۔۔ سارے کسیر کی فائیز نکلو کر۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے پاس آتے ہی باسط ضیاء نے اسے کھینچا جس سے وہ اس کی گود میں آگری۔۔۔ اس نے آنکھیں میچی۔۔۔ باسط ضیاء کو وہ اس وقت ڈرپوک ہر نی لگی۔

آنکھیں کھولو۔۔۔ اس کی آواز سنتے اس نے آنکھیں کھولیں تو نظریں اس کے چہرے سے جا ٹکرائی۔۔۔ رباب نے اسے پہلی بار اتنا نزدیک سے دیکھا تھا۔

گہری بولتی آنکھیں، مغرور ناک جسے زعم تھا اس خوبصورت چہرے کا، عنابی لب جو مونچھوں تلے چھپے تھے، ہلکی بیئر ڈ اور حرکت تاثرات، اس کی پلکیں لرزی۔

باسط ضیاء نے اس کی کمر پر ہاتھ باندھے اور جھٹکے سے اسے مزید قریب کیا۔
رباب نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے خود کو روکا نہیں تو اس کا چہرہ اس کے چہرے پر بجتا۔
رخصتی چاہتا ہوں میں۔۔۔۔۔ اس نے اس کے کان کے پاس لب کرتے سر دلچے میں کہا۔
اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پاتے اس نے اسے دیکھا جس نے اسے سانس روک رکھا تھا۔۔۔۔۔
ڈارلنگ سانس چھوڑو۔۔۔۔۔

نہیں تو میں نے بند کیا تو تم ترسوگی اسی سانس کے لیے اس کے زو معنی لہجے میں کہتے اس کے کان پر اپنی مونچھیں پھیری۔
اس نے سانس چھوڑتے اسے دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا اس نے اٹھنا چاہا تو باسط نے اس کی کمر پر پکڑ سخت کی۔
رخصتی چاہتا ہوں میں اور مجھے امید ہے تمہاری طرف سے ہنگامہ نہیں ہوگا۔
میں۔۔۔ ایسا۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ چاہتی۔۔۔ اس نے نظریں جھکاتے کہا۔

تمہارے چاہنے ناچاہنے سے کچھ نہیں ہوتا بے بی وہی ہو گا جو میں کہوں اور سوچوں گا سو بی ریڈی اینڈ پریسیر فور اٹ۔
 باسط ضیاء نے اسے دیکھا جو ہونٹ کا ٹٹی اپنے آنسو روک رہی تھی۔۔۔ اس کی باہوں میں اس کا نازک وجود ہلکا ہلکا لرز رہا تھا۔
 تمہارے تو ابھی سے حالات نازک ہے میرے بے بی میری جان کو خود پر کیسے برداشت کرو گی؟
 باسط ضیاء نے اس کی گردن کے پاس سگریٹ کا آخری کش چھوڑتے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے باپ نے اسے بہت سنبھال کر رکھا تھا۔۔۔۔۔ اپنے باپ کے علاوہ کوئی دوست رہا ہی نہیں تھا اس کا۔
یہی وجہ تھی کہ کالج اور سکول میں اس کا ایک بھی دوست نہ تھا۔۔۔۔۔ اس نے اس لڑکے کو دیکھا جس نے اس کے سامنے
ہاتھ کیا تھا۔

وہ شکل سے ہی اسے کوئی آوار الگا۔۔۔ اس کا سانس سوکھا۔۔۔

قاسم دلاور۔۔۔ اس نے ہاتھ آگے کرتے اپنا نام بتایا اور اس کا دریافت کرنا چاہا۔

لیکن اس نے جواب نہ دیا۔۔۔۔۔ ہمت ہی نہ ہوئی۔۔۔ اس کی آنکھوں کی معصومیت پر وہ لڑکا مسکرایا جیسے شکاری شکار کو دیکھ کر مسکراتا ہو۔

کس ڈیپارٹمنٹ جانا ہے۔۔۔ کیوں؟۔۔۔!

اس نے ہاتھ پیچھے ہٹاتے چہرے پر مسکراہٹ لیے پھر سے دریافت کیا۔

بز۔۔۔۔۔ بز نس۔۔۔۔۔ اس نے کہتے نظریں جھکائی۔۔۔۔۔ اس کی اس ادا پر دور دور کھڑے کافی لوگوں کے چہرے حمکے۔

اوو۔۔۔ سامنے دیکھ رہی ہو وہ بلڈنگ۔۔۔ اس میں ایف سیون روم تمہاری کلاس ہے۔۔۔ اور پہلا لیکچر شروع ہو چکا ہے جاؤ فوراً۔۔۔

اس نے کہتے اسے ڈرایا۔۔۔ تو وہ بنا اس کی طرف دیکھے تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھی۔

آیا اسے لے کر وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔ اب کیا کرنا تھا انہیں وہ نہیں جانتی تھی۔

وہ اسے گھر لے آئیں۔۔۔۔۔ کھانا کھلایا اور آرام کرنے کی تلقین کی۔۔۔۔۔ لیکن اس کا دماغ آج ہوئے سانحہ کو یاد کرتے

مفلوج ہو گیا تھا۔ اب کوئی نہیں ہے میرا۔۔۔۔ میں کہاں جاؤ گی۔۔۔۔ اس نے سوچتے آنکھیں بند کیں۔

یہ اس کی اصل زندگی تھی۔۔۔ کوئی کہانی یا افسانہ نہیں جہاں وہ آدھی رات کو نکلتی بھی تو وہ محفوظ رہتی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس دنیا میں رات کی سیاہی میں کوئی بھی محفوظ نہیں۔۔۔۔۔ جن کے سر پر چھت نہ ہوں ان ڈھکے ہوؤں کو بھی دنیا چھیڑ پھاڑ دیتی ہے۔ وہ حقیقت پسند بن رہی تھی۔۔۔ آپا اس کی ماں کی بچپن کی سہیلی تھی۔۔ لیکن وہ جانتی تھی اسے یہاں سے بھی جانا ہے۔

ساری رات اس کی آنکھوں میں کٹی تھی۔۔۔۔۔ کب آنکھ لگی اسے اندازہ نہ ہوا۔۔۔۔۔

آنکھ شور کی آواز سے کھلی۔۔۔ جب اندازہ ہوا کہ باہر کوئی بحث چل رہی ہے۔۔۔

اور اس بحث کا موضوع اسی کی ذات تھی۔۔۔۔۔ اسے اندازہ ہوا کہ پولیس ایک بار پھر اس کے دروازے پر ہے۔

تو کیا آگے کی ساری زندگی اس کا لکھو ٹھہری میں گزرنی تھی۔

اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہوتا نظر آیا۔۔۔۔۔ بحث اب بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے آیا کی آواز کے ساتھ اب عورت کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔۔۔ اسے باتوں سے اندازہ ہوا۔۔۔

نکالو اس لڑکی کو باہر۔۔۔۔

میں کل بھی بتا چکی ہوں وہ بے گناہ ہے۔۔۔ کل وہ اس وقت میرے ساتھ تھی۔۔۔ میرے گھر۔۔۔ آپا نے جواب دیا۔

ہمیں جانچ پڑتال تو کرنی ہے نامیڈیم۔۔۔۔۔ مہربانی کر کے تعاون کریں۔۔۔۔۔ انسپیکٹر بولا۔

جوان جہاں بچی ہے۔۔۔۔۔ تھانے میں کہاں رلے گی۔۔۔۔۔ اس کی عزت۔۔۔۔۔

عزت کی پرواہ اسے ایسی حرکت کرنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی۔۔۔ لیڈی کانسیٹبل نے جواب دیا۔

اس کی نجانے کیا ہی دشمنی تھی۔۔۔۔۔ یا شاید اس کی ماں نے پیسہ دیا تھا۔۔۔۔۔ جو اس کی زبان اتنی چل رہی تھی۔

دیکھو بی۔۔۔۔ وارنٹ ساتھ لائیں ہیں لڑکی نکالو۔۔۔۔ فوراً وقت ضائع مت کرو ہمارا۔۔۔۔

وہ سب سنتی کمرے کے کونے میں صوفے کے پیچھے دبک کر بیٹھ گئی جیسے یہاں کوئی اسے ڈھونڈ نہیں پائے گا۔

اس نے حقیقت سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔ اگلے لمحے اس کا دروازہ زور زور سے کھٹکھٹایا جا رہا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار بھی تیز پڑنے لگی۔۔۔۔۔ آنسو لگاتا رہا تھا۔۔۔۔۔ لب زکرا الہی میں مصروف تھے۔

وہ درید سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔۔ دو سال پہلے ہی ان کی ملاقات سکول میں ہوئی تھی اور اس کے بعد یہ ملاقات دوستی میں بدل گئی۔

وہ اکثر اب اس کے گھر چلا آتا تھا کہ تکلفی کی دیوار اب گر چکی تھی۔
وہ اب بھی بیٹھک میں ہمیشہ کی طرح بیٹھے تھے کہ یک دم بتی کافیز اڑنے کی وجہ سے بتی گل ہو گئی۔
باہر لان میں بیٹھتے ہیں درید نے کہا تو اس نے سر ہلایا اور پیچھے والے لان کی طرف وہ دونوں آگئے کہ آگے والے لان میں مالی بابا کام کر رہے تھے۔

ابھی وہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ چھوٹی سی بچی پھولے گالوں کے ساتھ بھاگتی آئی۔
بھیو۔۔۔۔۔ بھیسو۔۔۔۔۔ بچی نے درید کی آکر قمیض کی آستین کھینچی۔

جی میری جان کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟ اس نے اپنے بہن کے پھولے گالوں پر لگی چاکلیٹ صاف کرتے کہا۔

بھیو ساتھ والے زکی نے آج پھر مجھے مارا ہے۔۔۔۔۔ اس نے شکایت لگاتے آنکھیں فوراً نم کی۔

کیوں مارا ہے اس نے آپ کو۔۔۔۔۔ درید کے ساتھ اب وہ بھی اس بچی کی طرف متوجہ تھا۔

کیونکہ۔۔۔۔۔ بھیسو میں نے کہا تھا جس کے ٹیسٹ میں زیادہ نمبر آئیں گے وہ دوسرے والے کو مکہ مارے گا۔۔۔۔۔

تو اس کا ایک نمبر زیادہ تھا۔۔۔۔۔ لیکن بھیسو اس نے تو نقل کی تھی۔۔۔۔۔

تو آپ نے ایسی شرط کیوں رکھی تھی۔۔۔۔۔؟

درید نے اپنے کاندھے پر پڑی شال کا ایک کونا اٹھاتے اس کے چہرے پر آیا پسینہ صاف کیا۔

Posted on Kitab Nagri

باسط مسکرایا۔۔۔۔۔ اسے کتنی محبت تھی اپنی بہن سے۔۔۔۔۔ اسے بھی کوئی یاد آیا۔۔۔۔۔ مسکراہٹ کے ساتھ اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔ پر بھیو۔۔۔۔۔ گریز کو تو نہیں مارتے نا۔۔۔۔۔ اس نے اپنی طرف سے بہت پتے کی بات کی تھی۔۔۔۔۔ ہاں بالکل۔۔۔۔۔ لیکن آپ آئندہ سے ایسی باتیں نہیں کریں گی۔۔۔۔۔ اور زکی کو میں ڈانٹوں گا اس نے کیوں میری روبی کو مارا ہے۔۔۔۔۔ پکانا بھیو۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں چھوٹی کرتی اس سے استفسار کرنی لگی۔۔۔۔۔ آیا وہ اس کو صرف دلا سے تو نہیں دے رہا۔ پکا میری ماں۔۔۔۔۔ چلو اب جا کر کپڑے بدل لو۔۔۔۔۔ دیکھو مٹی لگی ہے ساری۔۔۔۔۔ درید نے اس نے بال ماتھے سے ہٹاتے اسے جانے کا کہا۔

او کے بھیو۔۔۔۔ وہ کہتے بھاگ گئی۔۔۔
 باسط نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔ لگتا ہے بڑی محبت ہے تجھے اپنی چھوٹی بہن سے۔۔۔
 ہاں سب سے زیادہ۔۔۔۔ وہ میری بیٹی جیسی لگتی ہے مجھے۔۔۔۔۔ اس نے جذب کے عالم میں کہا۔

اس لڑکے کی بتائی کلاس کے سامنے رک کر اس نے ہوا میں لہراتا آنچل سنبھالا اور دروازے پر کھڑی ہو گئی۔
مے آئی کم ان سر۔۔۔۔ اس کی دھیمی آواز پر سب متوجہ ہوئے تھے۔
تمام لڑکوں نے اسے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا۔۔۔۔ لیکن کوئی تھا جس کی نظر کتاب پر تھی۔
پروفیسر نے اس معصوم چہرے کو اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔۔ تو وہ قدم اٹھاتی اندر آئی اور ارد گرد نظر اٹھائی۔
حال کھچا کھچ لڑکے اور لڑکیوں سے بھرا تھا۔۔۔۔۔ اس کی پلکیں لرزی۔۔۔۔۔
جی بیٹا کوئی پریشانی ہے۔۔۔۔؟

وہ جو بیٹھنے کے لیے جگہ دیکھ رہی تھی پروفیسر کی طرف متوجہ ہوئی۔
یڑھنے آئی ہوں۔۔۔۔۔

اس نے دھیمے سے کہا تو آدھی کلاس کے سٹوڈنٹس کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری۔

Posted on Kitab Nagri

بیٹا یہ پڑھنے کی ہی جگہ ہے آپ بتائیں کس ڈیپارٹمنٹ میں پڑھنے آئیں ہیں انہوں نے شائستگی سے کہا۔
بزنس۔۔۔ آنکھیں پھر جھک گئیں۔

فرسٹ سیمسٹر؟؟ سر نے دریافت کیا تو اس نے تیزی سے سر ہلایا۔
بیٹا یہ بزنس ڈیپارٹمنٹ ہے۔۔۔ لیکن آپ غلط کلاس میں آئی ہیں۔۔۔ یہ لاسٹ سیمسٹر کی کلاس ہے۔۔۔
ہا ہا ہا۔۔۔ کئی لڑکوں کا قہقہہ بلند ہوا تو اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔ سر نے ایک سخت نگاہ سب پر ڈالی۔
کیا نام ہے آپ کا۔۔۔؟ سر کو وہ بچی نہایت معصوم اور پیاری لگی۔
منت۔۔۔ من۔۔۔ منت وقار۔۔۔
بہت پیارا نام ہے آپ کا آپ کی طرح۔۔۔

کیا کرتے ہیں آپ کے والد۔۔۔ پروفیسر نے دریافت کیا۔۔۔ کیونکہ اس یونیورسٹی میں آدھے لوگ سفارشات پر آتے
تھے۔۔۔ کیونکہ ان کا تعلق اونچے خاندانوں سے ہوتا تھا۔ بزنس مین ہے وقار حسین۔۔۔ اس نے نظریں اٹھاتے کہا۔
اب کی بار آخری بیسٹ پر بیٹھے اس شخص کے کانوں نے بھی یہ نام سنا تھا۔۔۔ اس نے جھٹ سے سر اٹھا کر سامنے موجود ہستی
کو دیکھنا چاہا جس کا رخ سر کی طرف تھا۔ پر میں یہاں اپنی قابلیت پر آئیں ہوں اس نے سر کی غلط فہمی کو دور کرتے
کہا۔۔۔ ناجانے کیوں لیکن وہ نہیں چاہتی کہ سب سمجھے کہ وہ یہاں اپنے بابا کے دم پر آئی ہے۔
یہ بات بھی اس کے باپ نے اسے سکھائی تھی۔۔۔ کہ وہ زندگی میں اپنے بل بوتے اپنے دم پر آگے بڑھے گی۔
ڈیس گریٹ سر ایک بار پھر اس کی معصومیت پر مسکرائے اور پھر اسے اپنے ساتھ آنے کا کہتے باہر نکلے۔

وہ سامنے والی کلاس آپ کی ہے۔۔۔ کچھ دیر میں ملاقات ہوگی بیٹا۔۔۔ کیونکہ آپ کا دوسرا لیکچر میرے ساتھ ہے۔
انہوں نے کہتے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ اس دور میں اتنی معصومیت کہاں دیکھنے کو ملتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے وہاں جا کر بھی اوپر نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اس تلخ حقیقت کو پینا بہت مشکل تھا کہ وہ ایک مجرم کی حیثیت سے تھانے لائی گئی ہے۔

اسے لاک اپ میں بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

وہ ایک کونے میں دبک کر بیٹھ گئی۔۔۔ اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔ آنکھوں نے بند ہوتے ہی اس کی روح کو سکون پہنچایا جیسے کسی سفر سے تھک کر آئیں ہوں۔

مددیارب۔۔۔۔۔ اس کے دل سے یکراٹھی۔۔۔۔۔

رات کے آٹھ بجے اسے اپنے نام کی پکار سنائی دی۔۔۔۔۔ اس کا دل ایک بار پھر سے دھڑکا۔۔۔ اس کی قسمت کا فیصلہ ہونے والا تھا۔

کیا نام ہے اس کا۔۔۔؟ اس مرد کی آواز گونجی۔

ربا نشہ حق۔۔۔

اوکے۔۔۔ میرے کین میں بھیجو اسے۔۔۔ اس نے آخری آواز اس کی سنی اور پھر اسے اس شخص کے کین میں پہنچایا گیا۔

www.kitabnagri.com

باسط اور درید کی دوستی دن بدن گہری ہوتی چلی گئی۔۔ ایک دوسرے کے گھر آنا باب عام سی بات تھی۔

لیکن باسط کی طبیعت کافی ریزورسی تھی۔۔۔ وہ زیادہ لوگوں کے ہجوم اور ان میں اٹھنا بیٹھنا پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس کے دوست بے حد کم تھے۔۔۔۔۔

ابھی وہ ان کے گھر داخل ہوا تو ملازم نے اسے بتایا کہ درید اپنے کمرے میں ہے۔۔۔۔۔

باسط نے درید کو بلوانے کا کہا کیونکہ درید نے ہی اسے بلایا تھا آج ساتھ پڑھنے کے لیے۔۔۔۔۔ ان کے دسویں جماعت کے امتحانات نزدیک تھے۔

Posted on Kitab Nagri

درید نے اسے کمرے میں ہی بلوایا۔۔۔۔۔ وہ جو اس کے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ پچھلے لان سے رونے کی آواز سننا ٹھٹکا۔۔۔ کون رو رہا تھا۔۔۔ آواز سے کوئی بچہ معلوم ہوا اسے۔۔۔۔۔ وہ جانا نہیں چاہتا تھا لیکن انسانیت اڑے آگئی۔

درید کی بہن وہاں سیڑھیوں میں بیٹھی اپنی آنکھیں رگڑتی آنسو صاف کر رہی تھی۔

کیا ہوا لٹل بٹر کپ۔۔۔؟؟

اس نے اس کے پھولے گالوں کو دیکھتے اسے نیا لقب دیا۔

رابی نے پیچھے مڑ کے دیکھا اور واپس چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔

باسط کو حیرانی ہوئی۔۔۔ اس کے اس طرح منہ موڑنے سے۔۔۔ لیکن شاید وہ اسے جانتی نہ تھی۔

وہ کچھ قدم دور وہیں اس کے پاس بیٹھا۔۔۔۔۔ وہ چھوٹی سی بچی پیلا فراک پہنے بھورے بالوں کو آگے سے کلپ لگائے۔۔۔۔۔ پھولے گال لیے کیوٹ تھی لے حد۔

کیا ہوا بڑکپ۔۔۔۔ میں آپ کے بھوکا دوست ہوں آپ مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔۔۔ باسٹ نے اسے کریدا۔۔۔۔

میں نہیں بتاؤ۔۔۔ بتاؤں گی۔۔۔ اس نے سو سو کرتے کہا۔

کیوں۔۔۔؟

کیونکہ میں سب سے ناراض ہوں۔۔۔ اس نے کہتے اپنے فراک کو اٹھاتے اس نے ناک صاف کیا تو وہ مسکرایا۔
 ہو سکتا ہے میں آپ کی ناراضگی دور کر سکوں۔۔۔۔ اسے وہ کیوٹ سے لڑکی پسند آئی تھی۔

نہیں بڑے لڑکے اچھے نہیں ہوتے۔۔۔ اس نے باسط کو دیکھ کر ایک بار پھر آنکھیں رگڑ ڈالی جو اب سرخ ہو گئیں تھیں
 بار بار رگڑنے سے۔

اچھا۔۔۔ اور وہ کیوں۔۔۔؟

کیونکہ وہ اچھی باتیں نہیں کرتے۔۔۔۔۔ وہ ہرٹ کر دیتے ہیں اس نے کہتے آنکھیں رگڑنے چاہیں کہ اس نے اس کا ہاتھ تھاما۔

Posted on Kitab Nagri

قاسم دلاور نے پیچھے چہرہ کرتے کچھ دور کھڑے اپنے دوستوں کو دیکھتے خباثت سے آنکھ دبائی۔
اب وہ اسے لیے بیسمنٹ والی طرف آیا تھا۔۔۔۔۔ وہاں آتے ہی منت کا دل کچھ غلط ہونے کے احساس سے دھڑکا تھا۔

تو تم نے اپنے باپ کا قتل کیوں کیا۔۔۔۔۔ وہ جو کچھ اور سننے کی امید وار تھی جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔
ہلکے آسمانی رنگ کے لان کے سادہ سے سوٹ میں۔۔۔۔۔ شفون کا دوپٹہ کندھے پر پھینکے، بکھرے بال لیے۔۔۔۔۔ بنا
میک اپ کے۔۔۔۔۔ چہرے پر آنسوؤں کے نشان لیے۔۔۔۔۔ گلابی ہونٹ وہ بنا میک اپ کے ہی کوئی اپسرا معلوم ہوتی
تھی۔

سفید دودھ جیسی رنگت۔۔۔ جیسے ہاتھ لگاؤ تو میلی ہو جائے گی۔۔۔ مناسب سراپا۔۔۔ درمیانہ قد۔۔۔ تیکھے نقوش۔۔۔ اس نے پل میں سامنے موجود لڑکی کا جائزہ لیا۔

پہلی بار اس کا دل دھڑکا تھا۔۔۔ یہ اس کی ستائس سالہ زندگی کا پہلا واقعہ تھا۔
میں نے نہیں کیا۔۔۔۔ اس نے درید زدانی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا۔

دلچسپ۔۔۔۔۔ وہ مکسر آیا۔۔۔۔۔ پر اسرار مسکراہٹ۔
آپا کا فون آیا تھا۔۔۔۔۔ تمہارے بارے میں۔۔۔۔۔ خیر اب بتاؤ کیا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ وہ مدعے پر آیا۔
یہاں سے رہائی۔۔۔۔۔ اس نے خود کو پیر سکوں کرتے کہا۔

اور اگر اصل مجرم تم ہی ہوئی تو۔۔۔؟ اس نے کریدا۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ مجرم نہیں ہے۔۔۔ اس شعبے میں آتے اسے لوگوں کی اتنی تو پہچان ہو ہی گئی تھی۔

تو سزا مجھے کسی ناکسی طریقے سے مل جائے گی۔۔۔ آج نہیں تو کل۔۔۔ کل نہیں تو پر سو۔۔۔ اس نے اعتماد سے کہا۔
دلچسپ۔۔۔۔ بے حد دلچسپ۔۔۔ وہ پھر مسکرایا۔

سوربانہ حق آج رات میں تمہیں یہاں سے نکلوا دوں تو مجھے کیا ملے گا۔۔۔۔۔؟

Posted on Kitab Nagri

تو وہ تھک کر اٹھ گیا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے مڑ کر واپس جاتا۔۔۔ مظرسیدھا اس کے بازوؤں سے ٹکرائی تھی جو سیلیولیس تھے۔ یہ کہاں سے چوٹ لگی۔۔۔ کیا آپ نے اپنے بھیسو کو بتایا ہے۔۔۔؟

اس کے بازو پر لال نشان دیکھ کر وہ رکا اور اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

اس نے یہاں وہاں دیکھا اور پھر اسے اشارے سے بیٹھنے کا کہا تو وہ حیران ہوتا واپس بیٹھ گیا پہلے وہ کچھ بول نہیں رہی تھی اور اب اسے بیٹھنے کا کہہ رہی تھی۔

یہ مجھے میرے سر نے ہرٹ کیا ہے۔۔۔ لیکن کسی کو بتانا امت۔۔۔ انہوں نے کہا ہے تھا وہ مجھے مارے گئیں۔۔۔۔۔ اس نے رازداری سے اس کے قریب ہوتے کہا۔

کیوں مارا ہے۔۔؟ کیا آپ کو سبق نہیں یاد تھا۔۔؟ اب کہ باسط نے دلچسپی لی۔

ام ہم۔۔۔ اس نے گردن کوناں میں ہلایا۔۔۔ وہ ناکہ رہے تھے کہ میں انہیں کسی دوں گال پر۔۔۔۔۔

لیکن میں بھیو کے علاوہ کسی سے پیار نہیں کرتی تو کسی کیوں دوں۔۔۔ تو انہوں نے مجھے یہاں سے زور سے پکڑا اور یہ ہو گیا۔۔۔ اس نے معصومیت سے کہتے آنکھیں پٹپٹائیں۔

وہ جو دلچسپی سے سن رہا تھا۔۔۔ اب ٹھٹکا۔۔۔

وہ کیوں کسی مانگ رہے گھے۔۔۔؟ دسویں کلاس کا بیچہ تھا وہ۔۔۔ سب سمجھتا تھا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔ وہ تو روز کہتے ہیں۔۔۔ اور پتا ہے ایک دن انہوں نے زبردستی میرے گال پر ہلکا سا کاٹا بھی تھا۔۔۔

باسط کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔۔ وہ کون گھٹیا شخص تھا جو یہ سب کر رہا تھا۔

روبی۔۔۔ میری جان۔۔۔ یہ کب ہوا۔۔۔؟؟

درید باسط کا انتظار کرتا نیچے آیا تھا لیکن یہاں آکر وہ اس کی آخری دو باتیں سن چکا تھا۔

باسط بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

بھیو۔۔۔ ایسا تو روز ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اب آپ کسی کو مت بتانا۔۔۔ انہوں نے منع کیا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر خوف کے آثار واضح تھے۔ دریدیزدانی کے چہرے پر سخت تاثرات چھا گئے۔۔۔ اس نے مٹھیاں بھینچی۔۔۔ یہ پہلی بار تھا کہ اسے غصہ آیا تھا۔

اس دو ٹوکے کے ملازم کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔؟؟ وہ چلایا تو روبرو ہی سکم گئی۔
درید۔۔۔۔۔ باسٹ نے بولتے اسے رابی کی طرف دیکھنے کا کہا جو اتنی سی آواز پر سہم گئی تھی۔

قاسم نے اسے دیکھا جواب یہاں وہاں دیکھ رہی تھی۔

یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے اس نے اب قاسم کو دیکھتے کہا تو وہ عجیب سے انداز میں مسکرایا۔
ہماری یونیورسٹی کا رول ہے کہ ہم ہر فریشر کو سیسمنٹ دکھاتے ہیں یہاں بیک ڈور ہے کوئی مسئلہ ہو تو یہاں سے نکلنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ اس نے بنا سوچے اپنی فضول سی ہانکی تھی۔

اس نے سگریٹ سلگانے اسے دیکھا جو حسین تھی۔۔۔ اس نے دوپٹے نے خود کو ڈھانپا ہوا تھا سارا۔

مجھے واپس جانا ہے۔۔۔ منت نے ڈرتے کہا۔۔۔

او کے چلتے ہیں لیکن ایک شرط پر۔۔۔ قاسم دلاور نے ہنستے کہا۔

کی۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ منت کو اب خوف آ رہا تھا یہی وجہ تھی کہ اس کے جسم میں ایک لرز اٹاری ہو چکا تھا۔

یہ پیو۔۔۔ اس نے اپنے لبوں میں دبایا سگریٹ اس کی طرف بڑھایا۔۔۔ آخر یہی سب تو کرتا تھا وہ۔

نوجوان نسل کو ان سب پر لگانا۔۔۔۔ ابھی اس نے اپنا پہلا شکاری ڈھونڈتے یہی کیا تھا۔

میں نہیں پتی۔۔۔۔۔ اس نے سیڑھیوں پر کافی لڑکیوں کو سگریٹ سلگاتے دیکھا تھا۔

تو اب بی لو۔۔۔ اچھی ہوتی ہے یہ۔۔۔ دلاور نے سگریٹ کا ایک کش اس پر چھوڑتے کہا تو وہ کھانستی دور ہٹی۔

سیڑھیوں پر کسی کا سایہ دیکھتے وہ سگریٹ اس کے ہاتھ میں پکراتا فوراً بیک ڈور سے نکلا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اور منت وقار وہ تو اس سگریٹ اور اس کے دھوئیں کے ساتھ وہیں کھڑی رہ گئی تھی۔

سامنے اسی شخص کو کھڑا دیکھ اس میں امید جاگی۔۔۔

یہاں پر نسیل آفس نہیں ہے۔۔۔۔۔ مجھ۔۔۔۔۔ نہیں۔ مل۔۔۔۔۔

تم سگریٹ پیتی ہو۔۔۔۔۔اف۔۔۔۔۔ اس نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

نہیں تو۔۔۔۔۔ نص۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔ میرا۔۔ نہیں ہے۔۔۔

تمہیں یونیورسٹی کے رولز نہیں پتا۔۔۔ یہ سب کرنا منع ہے یہاں۔۔۔ اس نے سنجیدگی سے کہا اور اس کے نزدیک ہوا۔

منت تو کچھ سمجھ ہی نہیں یار ہی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

وہ اسے گھسیٹتا اور لے جانے لگا۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ سے سگریٹ وہ تھام چکا تھا۔

حقیقت اسے نہیں پتا تھی۔۔۔ لیکن وہ جانتا تھا یہ حرکت اس ڈریوک لڑکی کی نہیں۔۔۔ لیکن اسے کیا فرق پڑتا تھا جس

کی بھی ہو۔۔۔ اسے تو پہلا موقع مل چکا تھا۔

اس نے اسے پرنسپل کے آفس کے باہر لاتے باہر کھڑے گارڈ کو دیکھتے اندر جانے کی اجازت مانگی۔

وہ گارڈ اس کی پہنچ سے واقف تھا اس نے اسے جانے دیا۔۔۔ وہ اندر داخل ہوا تو پرنسپل نے ان دونوں کو دیکھا۔

سہریہ لڑکی بیسمنٹ میں سگریٹ نوشی کرتی پائی گئی ہے۔۔۔

منت جو کب سے یہ سب سمجھنے کی کوششوں میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ چونکتے فوراً سر اٹھایا۔

فریشر۔۔۔؟ پرنسپل نے استفسار کیا۔۔۔

جی سر۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتا لگا کہ یہ بیسمنٹ میں ہیں۔۔۔؟

سر مجھے کچھ غلط لگاتو میں نے ان کا پیچھا کیا اور یہ۔۔۔۔۔ اس نے سگریٹ ان کے سامنے کیا۔

او کے جائیں آپ۔۔۔۔ انہوں نے کہتے اسے باہر بھیجا تو وہ بھی ایک نظر اس کے سفید پڑتے چہرے پر ڈال کر نکل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

یورنیم۔۔۔۔

سر میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ تب سے آنکھ میں اٹکے آنسو اب بھل بھل نکلے تھے۔

یورنیم۔۔۔۔؟

من۔۔۔۔ منت۔۔۔۔

فل نیم۔۔۔۔؟

منت وقار۔۔۔۔

وقار حسین؟؟ انہوں نے کچھ سوچتے پوچھا۔۔۔۔ کیونکہ دو دن پہلے ہی انہیں وقار حسین کی طرف سے کال موصول ہوئی تھی۔

جی۔۔۔۔!! اس نے آنسو چہرے سے رگڑتے کہا۔

یہ سب۔۔۔۔۔۔ انہیں اس کے ڈر اور آنسوؤں سے کہیں سے نہیں لگا کہ وہ معصوم لڑکی یہ حرکت کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔ اور وقار حسین نے انہیں خاص طور پر اس کی حفاظت کرنے کی تنبیہ کی تھی۔

اوکے منت۔۔۔۔ تو بتائیں کیا ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے ڈرتے انہیں سب بتا دیا۔۔۔۔۔۔ تو انہوں نے سر ہلایا۔

www.kitabnagri.com

کیا نام تھا اس لڑکے کا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔۔

اوکے کوئی بات نہیں۔۔۔۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ آپ کو کوئی بھی مسئلہ ہو آپ مجھے انفارم کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔ یوے گوناؤ۔۔۔۔

انہوں نے کہا تو اس نے نم آنکھوں سے سراٹھایا۔۔۔۔ اگر یہ بات اس کے بابا کو۔۔۔۔۔۔ نہیں۔

وہ باہر نکلی تو وہ کچھ دور کھڑا شاید اسی کا منتظر تھا۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ پاس سے گزری اور رکی اور اپنی نم معصوم جھیل جیسی آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔
"آئی ہیٹ یو" یہ تین لفظ ادا کرتے اس کی آواز رندھ گئی وہ دوڑتے وہاں سے نکل گئی۔
یہ پہلی بار اس نے سنا تھا خود کے لیے۔۔۔ اور اب ناجانے کتنی بار سننے والا تھا۔۔۔۔۔

اس نے پونے بارہ کا انتظار ناجانے کیسے کیا تھا۔۔ اور پھر وقت آن پہنچا تھا۔۔۔
وہ خاموشی سے اس شخص کے ساتھ باہر نکل گئی۔۔۔ کسی نے بھی ان سے نہیں پوچھا تھا کچھ۔۔۔ شاید درید زدانی کا خوف تھا۔

وہ باہر گئی تو وہ اپنی گاڑی میں موجود تھا۔۔۔ وہ پیچھے بیٹھی تو اس نے گاڑی زن سے بھگائی اور مین روڈ پر ڈالی۔
تمہیں پتا ہے ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔ اس نے سامنے والا آئینہ اس پر سیٹ کرتے کہا۔
ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ اس نے کہتے کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔۔۔۔

میرے فلیٹ۔۔۔۔ اس نے کہتے کچھ جانچنا چاہا۔۔۔ لیکن اس لڑکی کے چہرے کے تاثرات ہنوز تھے۔
اس نے سر جھٹکا۔۔۔۔ سب ایک جیسی ہوتی ہیں۔۔۔ اس نے دل میں سوچا اور گاڑی کی اسپید بڑھائی۔
آج اسے آپا کا فون آیا تھا۔۔۔ وہ اس محلے دار لڑکی کو بچانا چاہتی تھی جو ان کی دوست کی بیٹی بھی تھی۔
اس نے ویسا ہی کیا تھا۔۔۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اسے منظر عام سے سال دو سال کے لیے غائب کر دے۔
اس کی سوتیلی ماں اور تایا کی ضمانت کل ہونے والی تھی جس سے وہ انجان تھی۔۔۔۔ اس کے باپ کو انصاف نہیں ملا تھا۔
وہ ایس ایچ او کیسے اسے وہاں سے نکلوا لیا تھا۔۔۔ اس اندھے قانون کو دیکھتی وہ من ہی من میں مسکرائی۔
وہ تمام لوگ جو اونچے عہدوں پر فائز ہیں ان سے کبھی نہیں پوچھا جاتا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔
اس کے چہرے کی تلخ مسکراہٹ۔۔۔ آگے بیٹھے درید زارنی نے بھی دیکھی تھی۔
اس نے گاڑی جھٹکے سے روکی تو وہ اس کے پیچھے اتری اور اس کے ساتھ اس کے پیچھے چلنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

تیسری بلڈنگ کے روم نمبر چھپالیس میں آئے تھے وہ۔۔۔۔۔ وہ فلیٹ اچھا خاصا وسیع تھا۔

اس نے اسے دیکھا جو جوتے اتارتا اب وہیں سامنے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

بیٹھ جاؤ لڑکی۔۔۔ اس نے کہا تو وہ بھی بیٹھ گئی۔

اس ایک سال میں کیا کرو گی۔۔۔۔۔ ظاہر سی بات ہے اپنے آپ کو پالنے کے لیے کام تو کرنا پڑے گا۔

اس نے سراٹھا کر اس شخص کو دیکھا۔۔۔

ایسے مت دیکھو۔۔۔۔۔ تم سارے کام میرے کرو گی۔۔۔۔۔ بنا معاوضے کے۔۔۔۔۔ بھی تمہیں اس جیل سے نکلوا کے لایا

ہوں اتنا تو بنتا ہے۔۔۔ اس نے سر ہلایا۔۔۔ آگے کیا ہمارے والا تھا وہ انجان تھی لیکن تھوڑی سی پرسکون کے زندگی

اس کا لکھو ٹھہری میں تو نہیں گزرنے والی تھی۔

کہیں بھی کام کر لوں گی۔۔۔ آپ کوئی جگہ۔۔۔ اتنے احسان میں ایک ساتھ نہیں کرتا۔۔۔ ایک آج کر دیا

ہے۔۔۔ وقت کیساتھ ہو سکتا ہے آگے بھی کروں اس نے جمائی لیتے بیزاری سے کہا۔

یہاں میرے کمرے کے علاوہ ایک گیسٹ روم ہے۔۔۔ اب وہ تو تمہیں نہیں دے سکتا۔۔۔ یہ باہر لاؤنج ہے اور ایک

سٹور جہاں رہنا ہے دیکھ لو۔۔۔ وہ کہتا اٹھا کر چلا گیا تو اس نے اس فلیٹ میں موجود آخری دروازے کی طرف

دیکھا۔۔۔ اور اس کی طرف چلی گئی۔۔۔ وہ ایک چھوٹا سٹور روم تھا لیکن زیادہ سامان نہ تھا۔۔۔ وہ صفائی کو کلیر ڈالتی چادر

وہیں رکھتی وہاں موجود گدے پر لیٹ گئی جو وہیں پڑا تھا۔

کہ اس کے اعصاب اس قدر تھک چکے تھے کہ وہ بس نیند لینا چاہتی تھی۔

اور پھر وہ کل کی فکر سے آزاد آنکھیں موند گئیں یہ جانے بنا کہ زندگی اس سے کیسے کیسے امتحان لینے والی ہے۔

درید تم بلواؤ اسے فون کر کے۔۔۔۔۔ باسط نے اسے آنکھوں سے ٹھنڈا رہنے کی تلقین کی۔

درید نے بھیجے جبروں سے ملازم کو آواز دیتے فون لانے کو کہا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

پاپا کو وہ ابھی بعد میں بتاتا یا شاید بتاتا ہی نا۔۔۔ اس کی بہن کا معاملہ تھا باپ کے گھر آنے کا انتظار نہیں کر سکتا تھا وہ۔
وہ طیش سے یہاں وہاں چکر لگانے لگا۔۔۔ جو ان خون تھا جو جوش مار رہا تھا۔
ر باب بیٹھ جائیں۔۔۔ اسے ڈرتا دیکھ باسٹ نے کہا تو وہ بیٹھ گئی۔۔۔
درید بیٹھ جاؤ۔۔۔ باسٹ نے درید کو بھی خاموشی سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
یہ کب سے ہو رہا ہے۔۔۔؟ باسٹ نے پوچھا۔۔۔

سر ایسے ہی کرتے ہیں۔۔۔ اس نے سادگی سے جواب دیا۔۔۔ تو درید کا غصہ مزید بڑھا۔۔۔
آپ کو پتا ہے اسے کیا کہتے ہیں۔۔۔؟ باسٹ نے کہا تو اس کے ساتھ درید نے بھی سر اٹھا کر اسے دیکھا۔
ام ہم۔۔۔ اس نے ناں میں سر ہلایا۔۔۔

درید کو تو وہ اب دیکھ بھی نہیں رہی تھی کیونکہ وہ چلایا تھا۔۔۔
اسے بیڈ ٹچ بولتے ہیں۔۔۔ جب کوئی آپ کو ہاتھ لگائے اور چھونے کی کوشش کرے تو سمجھیں کہ یہ اچھا نہیں
ہے۔۔۔ آپ کو فوراً اپنے بابا اور بھینو کو بتانا ہے باسٹ نے اسے سمجھایا۔

وہ غور سے اسے سن رہی تھی۔۔۔ درید نے اسے دیکھا۔۔۔ جو اس کی بہن کو سمجھا رہا تھا۔
جب بھی آپ کو لگے کہ کوئی آپ سے ایسی بات کر رہا ہے جو آپ کو سمجھ میں نہیں آرہی اور اچھی نہ لگے
تو فوراً وہ جگہ چھوڑ دیں۔۔۔

کسی بھی انجان شخص سے ناہی بات کرنی ہے۔۔۔ نا اس کی بات سننی ہے۔۔۔ اور ٹچ تو کسی کو نہیں کرنے دینا۔۔۔
اووو۔۔۔ وہ اسے دھیان سے سنتی سر تیزی سے ہاں میں ہلا رہی تھی۔

اب آپ کو پتا چل گیا ہے کہ بیڈ ٹچ کیا ہوتا ہے۔۔۔ باسٹ نے اسے دیکھتے کہا تو اس نے سر ہاں میں ہلایا۔
اوکے۔۔۔!

Posted on Kitab Nagri

گڈ گرل۔۔۔۔۔ بابا اور بھو کے علاوہ کسی کی بات نہیں مانی اوکے۔۔۔۔۔ چلو جاؤ بھاگ کر دیکھ کر آؤ آپ کے بابا آگئے ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔ اس نے اسے بھیجنے کی خاطر کہا۔

اس نے درید کو دیکھا جو تشکر بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

شکریہ کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ اپنی بہن کو بھی میں یہ سب سمجھا چکا ہوں۔۔۔۔۔ مجھے یہ آسان لگا تو بتا دیا۔۔۔۔۔ باسط نے کہا۔
تیری بہن۔۔۔۔۔؟ درید نے حیرانی سے پوچھا۔

لمبی کہانی ہے پھر کبھی۔۔۔۔۔ درید نے اس کے قریب آتے اسے گلے لگایا۔۔۔۔۔ اور نم آنکھوں سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔ اسے ہیرے جیسا دوست ملا تھا۔۔۔۔۔ شاید وہ اتنے اچھے سے رباب کو یہ سب نہ بتا پاتا۔۔۔۔۔ یہ سب باتیں اس کی ماں کی بتانے والی تھی لیکن وہ تو نہیں تھی نا۔۔۔۔۔ تو یہ سب اب اس کا فرض بنتا تھا۔

اس کے بعد اس نے کوئی کلاس لی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔ پہلے ہی دن یہ سب۔۔۔۔۔ اس کا ننھا دماغ سہہ نہیں پار رہا تھا۔
وہ باہر نکلی۔۔۔۔۔ اس کے باپ نے ڈرائیور کو وہیں رکنے کا کہا تھا سو وہ انہیں کے ساتھ یہ کہتی باہر آگئی کہ آج پہلے دن ایک ہی کلاس تھی۔ وہ گھر چلی گئی اور سارا دن اپنے کمرے میں بند رہی۔۔۔۔۔ اسے نہیں جانا تھا وہاں واپس۔۔۔۔۔ اس جگہ جہاں اتنے گندے لوگ تھے۔ تبریز شاہ نے اسے جاتا دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اس کا دل خالی تھا ان سب کے بعد وہ کندھے اچکا تا آگے بڑھ گیا۔ پھر پورا دن وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔ شاید جا چکی تھی۔

ڈرپوک ہرنی۔۔۔۔۔ اس نے پہلا خطاب دے دیا تھا اسے۔

آج پہلی ملاقات ان دونوں کی اچھی تو ہر گز نہ تھی۔۔۔۔۔ شاید آگے بھی نہیں ہونے والی تھی۔
اس نے کبھی یہ فضول کی حرکتیں اس سے پہلے نہ کی تھیں۔۔۔۔۔ لیکن اب کر رہا تھا ایک خاص مقصد کے تحت۔
وہ گھر آکر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔ کہ گھر میں بھی اس کی کہاں کسی سے زیادہ بنتی تھی۔
شام کے کھانے کی میز پر اس کی ماں اور سوتیلے باپ موجود تھے۔

Posted on Kitab Nagri

کب ختم ہو رہا ہے تمہارا آخری سمسٹر۔۔۔۔ اس کے باپ نے منہ میں نوالہ ڈالتے پوچھا۔

چار مہینوں میں اس نے بنانا کی طرف دیکھتے جواب دیا۔

اس کی ماں فون پر مصروف تھی کھانے کے ساتھ۔۔۔۔۔ ویسے بھی انہیں کہاں کسی چیز میں دلچسپی ہوا کرتی تھی۔

اس کے بعد بزنس میں آؤ۔۔ بہت پیسا لگایا ہے تم پر میں نے۔۔۔ زرا مجھے بھی فائدہ پہنچاؤ کوئی۔

جی ڈیڈ جلد ہی۔۔۔ اس کا سوتیلّا باپ اس کا آئیڈیل رہا تھا ہمیشہ سے۔۔۔۔۔ وہ انہیں کی طرح کامیاب بننا چاہتا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ وہ ان کی ہر تلخ بات کو بنا کچھ کہے سہہ جاتا تھا۔۔۔۔۔

میں جلد ہی آپ کو فائدہ پہنچاؤ گا ڈیڈ۔۔۔۔ اس نے دل میں سوچتے فیصلہ کیا تھا جس پر اسے انہیں چار مہینوں میں کام کرنا تھا۔

صبح وہ اٹھی تو وہ جاچکا ہے۔۔۔ اس نے دوپٹہ باندھا اور کام میں جٹ گئی۔۔۔ وہ فلیٹ بظاہر تو صاف دکھا تھا لیکن تھا

نہیں۔ سارا سامان گھر کے درازوں، الماریوں میں چھپایا گیا تھا۔۔۔۔۔ کہ گھر صاف دیکھے۔

اس نے سب نکال کر کوڑے کا ایک تھیلا بنا ڈالا تھا۔۔۔ اور اب اس کی قمر کی حالت نازک تھی۔۔۔۔۔ شام کے سات بجے

اس نے سارا فلیٹ سوائے اس کے کمرے کے چمکا ڈالا تھا۔

اس نے اسکے کمرے میں جانا مناسب نہ سمجھا تھا۔۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے دروازے کے پاس بھی وہ نہیں گئی تھی۔

صبح اس نے کچن میں موجود ڈبل روٹی کے دو پیس کھائے تھے اب اس کی بھوک سے جان نکل رہی تھی لیکن گھر میں کھانے

کو کچھ نہ تھا۔

وہ بار بار یانی بی کر خود کو تسلی دیتی کہ شاید وہ آتا سامان لے آئے۔

شام ساڑھے آٹھ اس کی واپسی ہوئی تھی۔۔۔۔ صاف گھر کو دیکھتے اس کے دل پر اچھا تاثر پڑا تھا۔

اس نے کھانے کا شیر کچن میں رکھا تو اس کی بھوک پھر سے چمک اٹھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ فوراً کچن میں اس کی پلیٹ لے کر آئی اور ٹشو اور ہڈیاں نکالتے وہیں سٹول پر بیٹھی اس کا بچا ہوا کھانے لگی۔۔۔ کہ اب نہ کچھ کھاتی تو بیہوش ہو جاتی۔

اس چھ سات نوالوں سے اسے کچھ تو آسرا ہو جاتا۔۔۔ وہ جلدی جلدی کھاتی دو گلاس پانی کے ساتھ انڈیل چکی تھی۔
وہ جو اسے چائے کا کہنے آیا تھا اسے دیکھ کر چو نکا جو۔۔۔۔۔ اس کا جو ٹھاتیزی سے کھا رہی تھی۔
اس نے پہلی بار کسی کو جو ٹھا کھاتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

لڑکی۔۔۔۔۔ اس نے پکارا تو وہ چونکی اور جھٹ سے پہلے رکی۔

سوری۔۔۔۔۔ وہ میں۔۔۔۔۔

لسٹ بنا دو کل گھر کا سامان آجائے گا۔۔۔ وہ کہتا بنا چائے کا کہے نکل گیا کہ شاید چائے کا سامان بھی نہ ہو تو اس شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ وہاں وہ شرمندگی کے سمندر میں گر گئی۔۔۔۔۔۔ اس نے پلیٹ دھو کر رکھی اور واپس اپنی جائے پناہ کی طرف چلی گئی۔۔۔۔ کہ اب کھانا کھاتے تھکاوٹ سے اسے فوراً نیند آ جاتی۔

اس نے آنکھیں موندے خود کو زندگی میں آنے والی نئی جنگوں کے لیے تیار کیا۔

اس ٹیچر کے ساتھ جو ہوا وہ الگ کہانی تھی۔۔۔ درید نے بنا شوکت یزدانی کو بتائے اس کا حال بگاڑا تھا۔۔۔

لیکن اب رباب کی پڑھائی کو وقت نہیں دیا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ پڑھائی میں اتنی اچھی نہ تھی لیکن اسے پڑھنے کا بے حد شوق تھا۔ درید اسے پڑھاتا تھا لیکن اپنے مصروف دن سے اس کے لیے بمشکل وقت نکال پاتا کہ اب وہ اپنے باپ کے ساتھ کام سیکھنے جاتا تھا سب۔

اس کے باپ کا کہنا تھا کہ ابھی سے وہ بہتر طریقے سے سمجھ جائے گا۔

یہ زمیاداریاں اسے مزید سنجیدہ بنا رہیں تھیں، اس کا باپ ایک ایماندار پولیس افسر تھا لیکن اس شعبے میں کہاں ایماندار لوگوں کی ضرورت تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کچھ وجوہات کی بنا پر انہوں نے یہ شعبہ چھوڑ دیا اور اپنے باپ کا بچا ہوا بزنس سنبھالا اور اسے آگے بڑھایا۔
لیکن درید اسی شعبے میں جانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن شوکت یزدانی کو یہ منظور نہ تھا۔
ان کا کہنا تھا کہ ان کی طرح وہ بھی ٹک نہیں پائے گا۔۔۔ ان کرپٹ اداروں اور لوگوں پر ہاتھ ڈالنا ناممکن سی بات تھی۔
یہی وجہ تھی کہ وہ اسے زبردستی اپنی بزنس سائیڈ پر لے کر جاتے۔
لیکن درید پر تو جنون سوار تھا۔۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ان سے مختلف کیسز کے متعلق پوچھا کرتا تھا۔
رات کے ڈنر پر وہ بیٹھے کھانے میں مصروف تھے کہ شوکت یزدانی نے رباب کا اتر اچہرہ دیکھا۔
روبی کیا ہوا۔۔۔؟ انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کہا۔
اس نے نم آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔ درید اور شوکت یزدانی کو پریشانی لاحق ہوئی وہ ایسے رویا نہیں کرتی تھی۔
درید نے فوراً کھانا چھوڑا۔۔۔۔۔ اور اس کے پاس اٹھ کر آیا۔
آج میرا ٹیسٹ تھا۔۔۔ اور ٹین میں سے آئی گیٹ فائو مار کس اس نے سوں سوں کرتے کہا۔
درید مجھے تو سمجھ نہیں آتی بیٹھے بیٹھے کیا سوچ آئی کہ تم نے ٹیوٹر نکال دیا اب کہ وہ ناراض ہوئے۔
بس بابا! باہر کے لوگوں پر اعتبار نہیں کر سکتا میں اسی لیے نکال دیا۔۔۔ اس کا حل ہے میرے پاس۔۔۔۔۔ باسٹ پڑھایا
کرے گا اب سے روبی کو۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com
اس نے منٹ میں کچھ سوچتے کہا۔۔۔ کہ اپنے باپ کو وہ اصل وجہ نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔۔ کیا بتاتا کہ وہ اپنی بہن کی
حفاظت کرنے میں چوک گیا تھا جو اس کے لیے باعثِ ندامت تھا۔
اچھا اچھا۔۔۔۔۔ باسٹ پڑھائے گا۔۔۔۔۔ پھر تو اچھا ہے۔۔۔۔۔ کافی زہین اور سلجھا ہوا بچا ہے۔۔۔۔۔ تو بیٹا کل سے ہی بلوالو
اسے۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا۔
جی ہاں۔۔۔۔۔ کل سے آجائے گا اس نے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے کہا۔۔۔ کہ ابھی اسے باسٹ سے بھی پوچھنا تھا۔
روبی نے پرسکون ہوتے نوالہ توڑا۔۔۔۔۔ اسے باسٹ بہت اچھا لگا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اگلے دن اس نے یونیورسٹی آتے ہی اپنے ٹائم ٹیبل کا پتا کر کے اسے نوٹ کیا تھا کہ پھر کسی سے مدد نہ لینی پڑے۔ اسے وہ دونوں شکلیں دوبارہ نہیں دیکھنی تھی اور پھر اس نے ایسے ہی کیا جہاں کہیں اسے وہ دونوں نظر آتے وہ راستہ بدل لیتی۔ قاسم نے تو نوٹ نہ کیا تھا کیونکہ وہ آج کل کسی نئے شکار کی تلاش میں تھا لیکن تبریز شاہ نے ضرور کیا تھا۔ ابھی بھی وہ کیفے میں ایک کونے میں بیٹھا تھا کہ وہ اسے اندر آتی دکھائی دی۔ اس نے تبریز شاہ کو نہیں دیکھا تھا اس لیے سامنے والی میز پر جا کر بیٹھ گئی۔ اس نے فون نکالتے اگلی جماعت کا وقت دیکھا جو گھنٹے بعد ہونی تھی کیونکہ یہ والا لیکچر فری تھا۔

آج صبح ناشتہ نہیں کر کے آئی تھی وہ اس لیے سینڈوچ لینے کے لیے اٹھی۔ تبریز شاہ کے دماغ نے تیزی سے کام کرنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس سے پہلے وہ کچھ سوچتا اس کی توجہ کامرکز کوئی اور بنا۔

ہائے آئیم سارہ۔۔۔۔۔ سارہ بھٹ۔۔۔۔۔ اس موڑن لڑکی نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔۔۔ وہ بھی منت کے سیشن میں آئی تھی۔ کسی سیاسی جماعت سے منسلک چیئر مین کی بیٹی تھی۔۔۔۔۔ یہاں آتے اس نے ایک ہی نام لڑکیوں کے منہ سے سنا تھا اور وہ تھا "تبریز شاہ"۔

تبریز شاہ کو دیکھتے اس نے مانا تھا کہ مرد کتنے خوبصورت ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ پہلی نظر میں اس نے تبریز شاہ کو پانے کا سوچا تھا۔ کیا میں آپ کو جانتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔ آئبر و اچکاتے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

نہیں۔۔۔ لیکن جان جاؤ گے۔۔۔ وہ چہکی۔۔۔ جائیں گے۔۔۔ تمیز سے۔۔۔۔۔ تو ترا کے بات نہ میں کرتا ہوں نہ پسند کرتا ہوں۔۔۔۔۔ اس نے کہتے ایک نظر سامنے ڈالی۔

جہاں وہ لائن میں کھڑی چشمہ ٹھیک کر رہی تھی۔ اس نے نا سہی لیکن تبریز شاہ کی تیز نظر نے کچھ محسوس ضرور کر لیا تھا۔ اووو۔۔۔ سوری۔۔۔ آئندہ دھیان رکھوں گی۔۔۔ اس لڑکی نے آگے کے کرل کو انگلی پر لپیٹے کہا۔ اس نے بنا اس کی طرف دیکھے سامنے کے منظر پر نظر ڈالتے میز کھسکایا۔۔۔ اور کروفر سے کھڑے ہوتے چادر کا ندھے پر پھینکی۔

Posted on Kitab Nagri

سارہ نے دل تھاما۔۔۔۔۔۔ اپنی اتنی بے عزتی کو اس نے انکسور ہی کیا تھا۔۔۔۔۔۔ جو عام بات نہیں تھی۔۔۔۔۔۔ لیکن سامنے والا شخص بھی تو عام نہ تھا۔

وہ وہیں بیٹھی فون پر کسی کو یہ سب بتانے لگی۔۔۔۔۔۔ تب تک وہ جاچکا تھا۔

وہ جو لائن میں کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔ اسے اپنی قمر پر ہلکی سے ہلچل محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

حال:

وہ نماز پڑھ کر واپس اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔۔۔۔ دوا لیتے اس نے بستر پر لیٹتے آنکھیں موندی۔

زندگی نے کیسے امتحان لیے تھے اس سے۔۔۔۔۔۔ اس نے تھک کر آنکھیں موندی۔۔۔۔۔۔

نیند کی وادیاں اس پر جلد مہربان ہو جایا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔ کیونکہ ریگور دوا کے ساتھ وہ اب نیند کی گولیاں بھی لیتی تھی۔ اگر وہ

نیند کی گولی نہ لیتی تو پہروں اس کی آنکھیں نیند کے لیے ترستی سرخ ہو جاتی۔۔۔۔۔۔ اس کا سر پھٹنے لگتا تھا۔

آج بھی اس نے ایسا ہی کیا تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن رات کے ڈیڑھ بجے اس کی طبیعت اچانک سے بگڑی تھی۔

اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو اندھیرے کو پایا۔۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ اندھیرا کر کے سونے کی

عادی تھی۔

لیکن اس وقت اسے یہ اندھیرا قبر کا اندھیرا لگا۔۔۔۔۔۔ عام انسان کی طرح اسے بھی موت سے ڈرا لگتا تھا۔۔۔۔۔۔ اس نے

گہری سانسیں لیتے خود کو نارمل کرنا چاہا۔۔۔۔۔۔ لیکن اس کا سانس پھول رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اس نے اٹھنا چاہا لیکن سر بری طرح

Posted on Kitab Nagri

گھوم رہا تھا۔ ابھی دو سال ہی تو ہوئے تھے اس سے علیحدگی کو۔۔۔۔۔ اپنا دردناک ماضی یاد کرتے اس کی آنکھ سے آنسو گرے۔۔۔۔۔ اس نے منت کو آواز دینا چاہی لیکن اس کی زبان ہلنے سے انکاری تھی۔

اسے لگا وہ بے موت مر جائے گی۔۔۔ اس نے تکیے کو زور سے مٹھیوں میں بھینچا۔۔۔۔

یارب العالمین میں مرنا نہیں چاہتی۔۔۔ اس کے لب ہلے۔۔۔۔

دور بیٹھا وہ شخص جو اس کے پل پل کی خبر رکھتا تھا۔۔۔ اس بار چوک گیا تھا۔۔۔۔ وہ لیپ ٹاپ پر تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا۔ کام مکمل ہوتے ہی اس نے گھڑی پر وقت دیکھا جو پونے تین بج رہی تھی۔۔۔ اس نے اپنے آپ کو زندگی میں بے حد مصروف کر لیا تھا۔ کوئی بھی تو نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔۔ یہ محل جیسا گھر۔۔۔ جس میں چند ایک ملازم تھے۔۔۔۔ باپ سال پہلے اس کی حرکت کو جاننے منوں مٹی تلے جاسویا تھا۔ بہن اپنے گھر تھی۔۔۔ اور جسے ہونا چاہیے تھا وہ۔۔۔۔۔ اس کا خیال آتے ہی اس نے اپنے فون سے کنکٹ اس کے کمرے کے کمرے کی فونج کھولی۔۔۔۔

اگلا منظر دیکھتے اس نے کفر ٹر ہٹایا تھا۔۔۔ اس کا لیپ ٹاپ فرش پر گرا تھا۔۔۔۔ جس کی سکرین بھی سلامت نہ بچی تھی۔ وہ سیلپرز پہنتا بھاگا تھا۔۔۔۔ گاڑی کی چابی لیے۔۔۔ اس کے گھر سے اس کا فلیٹ آدھے گھنٹے کی مسافت پر تھا جو اس نے دس منٹ میں پورا کیا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ اسے چھوڑنے واپس آیا تھا اس کے گھر سے کچھ دور گاڑی روکتے اسے دیکھا جو کانپتے ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑوڑ رہی تھی۔۔۔۔ شاید ڈر ختم کرنے کا ایک نیا طریقہ اس نے ایجاد کیا تھا۔

اب رخصتی کی بات پر تمہارا سر ہاں میں ہلنا چاہیے اوکے۔۔۔۔۔؟

Posted on Kitab Nagri

باسط نے اسے کہا لیکن وہ سن ہی کہاں رہی تھی۔

باسط نے اپنی بات کو نظر انداز ہوتے دیکھ اس کا چہرہ جھٹکے سے اپنی طرف گھمایا تھا۔۔۔۔۔ کہ اس کے منہ سے کراہ نکلی۔ میری بات کو اگلی بار نظر انداز کرنے کی غلطی ہرگز مت کرنا رہا باسٹ ضیاء۔۔۔۔۔

اور

ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ اس کی سائیڈ کاشیشہ کھٹکھٹایا گیا تھا۔۔۔ ایک بچہ پھولوں کے گجرے لیے کھڑا تھا۔

اس نے شیشہ نیچے کیا تو وہ بچہ اس سے گجرے خریدنے کی ضد کرنے لگا۔۔۔۔۔ اس نے اس بچے کو دیکھتے خرید لیے تھے۔ پیسے دیکھتے بچے کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔۔ بچہ جاچکا تھا لیکن رباب نے تب بھی سر نہ اٹھایا۔ گجروں کی خوشبو نتھوں میں جاتے ہی اس نے گہرا سانس بھرا اور اس کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ کیسے اچانک رشتہ بدل گیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن کیا یہ رشتہ زیادہ دیر چلتا۔۔۔۔۔ اس نے خود سے سوال کیا تو لرزی۔ تمہارے لیے نہیں ہیں یہ۔۔۔۔۔ اور نہ ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔ اُس کو دوں گا جو سچ میں اس کی حقدار ہے باسط ضیاء نے کہا تو اس نے جھٹکے سے سراٹھاتے اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں کی ماند پڑتی چمک کو وہ کیسے نہ محسوس کرتا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

ج۔۔۔۔۔جاؤ۔۔۔۔۔؟؟

میں نے کہا ہے۔۔۔۔؟ اس نے کہتے سیٹ سے ٹیک لگائی۔۔۔۔۔ کہ اسے زلیل کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑنا تھا اس نے۔ اور پھر وہ آدھا گھنٹہ ایسے ہی بیٹھے رہے تھے۔۔۔ اس کی تو نہیں لیکن رباب کی قمر ایسے شل بیٹھے رہنے سے اکڑ گئی تھی۔ وہ جو آنکھیں موندے سمجھ بیٹھا تھا کہ اپنے گھر کے کمرے میں بیٹھا ہے۔۔۔ اس کی سسکی سن کر آنکھیں کھولی۔

نظریں اس سے جا ٹکرائی۔۔۔ جس کی آنکھوں سے آنسو نکلتے اس کا چہرہ بھگور رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

کیا مصیبت پڑ گئی ہے۔۔۔۔؟ وہ بیزاری سے بولا۔۔۔۔۔

مجھے جانا ہے۔۔۔۔ اس نے ہچکیوں کے درمیان کہا۔۔۔۔

او کے لے جاتا ہوں۔۔۔۔ یہی منہ سے پھوٹ دیتی پہلے ایسے بچوں کی طرح رونا ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔ اتنی بات پہلے بولنے سے تو جیسے چھوڑ آئے تھے۔۔۔۔ اس نے دل میں سوچا۔۔۔۔۔ صرف سوچا ہی کیونکہ بولنے کی ہمت نہ رکھتی تھی وہ۔ باسط نے اس کے گھر کے گیٹ پر گاڑی روکی اور لاک کھولے۔۔۔۔۔ رباب نے فوراً دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تھا۔ مجھ سے اجازت لی ہے۔۔۔۔؟ رباب نے تھکی نظر سے اسے دیکھا تو وہ تھما۔۔۔۔۔ او کے جاؤ لیکن یہ لو۔۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھ تھامے تو رباب نے اس کی طرف دیکھا جو اس کے ہاتھوں میں گجرے پہنارہا تھا۔ پہلے تو اس نے۔۔۔۔!!

خیر۔۔۔۔ وہ شخص اس کی سمجھ میں تو نہیں آتا تھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ خالی دیکھ کر وہ چونکا۔۔۔۔۔ کچھ مسنگ تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ماضی

پہلی بار اس نے نظر انداز کیا تھا لیکن دوسری بار اس نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔ پیچھے والا لڑکا عام سے انداز پر فون میں لگا تھا۔ تیسری بار اس نے مڑتے پیچھے والے کو بنا دیکھے تھپڑ لگایا تھا۔۔۔۔۔ کہ وہ کسی کے ہاتھ کی حرکت اپنی پشت پر اچھے سے محسوس کر سکتی تھی۔ سامنے موجود شخص کو دیکھتے اس کا ہاتھ کانپا تھا۔۔۔۔۔۔۔ تبریز شاہ کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے اس نے

Posted on Kitab Nagri

ارد گرد دیکھا۔ جہاں سب انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔ تبریز شاہ کو دیکھتے بہت سے لوگوں نے تھوک نگلا تھا۔۔۔۔۔۔ اس لڑکی کی متوقع حالت کو سوچ کر۔۔۔۔۔۔

تبریز شاہ نے اس کا ہاتھ تھاما اور گھسیٹا ہوا اسے وہاں سے لے گیا۔۔۔۔۔۔

وہ جو حالات سمجھنے کی کوششوں میں ہلکان تھی اس کے ساتھ کھینچی چلی گئی۔

تبریز شاہ اسے گھسیٹا اسی بیسمنٹ میں لایا اور جھٹکے سے اسے چھوڑا کہ وہ گرتی گرتی پئی۔

ہاتھ کیسے اٹھایا تم نے۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ بولا نہیں دھاڑا تھا کہ وہ سہم گئی۔۔۔

بولو۔۔۔۔۔۔

وہ غلطی سے۔۔۔۔۔۔ آپ کو نہیں۔۔۔۔۔۔ اس نے کہتے ہاتھوں کی لرزش کو قابو کرنا چاہا۔

اپنی سزا خود بتاؤ لڑکی۔۔۔۔۔۔ کیونکہ جو میں سوچ رہا ہوں وہ تو شاید تم سن کر ہی بیہوش ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔

آیم سوری۔۔۔ دیکھیں۔۔۔ دیکھنا نہیں ہے کچھ مجھے۔۔۔۔۔۔ جلدی بکوا اپنے منہ سے اپنی سزا۔۔۔۔۔۔ وہ زخمی شیر کی طرح غرایا۔

میں سب کے سامنے معافی مانگ لوں گی۔۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔۔؟

اور کیا۔۔۔ کروں۔۔۔؟

Posted on Kitab Nagri

واپس جاؤ اس لڑکے کے منہ پر تھپڑ لگاؤ دونوں گالوں پر۔۔۔۔۔ اور آئینہ جب بھی میں بلاؤ گا تم فوراً آؤ گی۔۔۔۔۔ یہ سزا ہے تمہاری۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ تمہارے پاس دوسرا آپشن نہیں ہے مس منت وقار۔۔۔۔۔ نہیں تو ایک رات اکیلی اس بیسمنٹ میں گزارو۔۔۔۔۔ میں یہاں تمہیں کسی بھی کمرے میں بند کر جاؤ۔۔۔۔۔ تو جب تک میں نہ نکالو تم یہاں سے جا نہیں پاؤ گی۔۔۔۔۔ وہ بیزاری سے کہتا مسکرایا۔۔۔۔۔

اس کے ارادے سنتے وہ جی جان سے کانپی۔۔۔۔۔ اس کی ہمت کے نظارے وہ دیکھ چکی تھی۔

ویسے بھی غلطی اس کی تھی ایسے میں زخمی شیر کو لکارنا اپنی جان کو مشکل میں ڈالنے کے برابر تھا۔

جلدی بتاؤ۔۔۔۔۔ میرے پاس وقت نہیں ہے تم جیسوں کے لیے۔۔۔۔۔ اس نے جھٹکے سے اپنی شال کو کندھے پر درست کرتے کروفر سے کہا۔

مجھے من۔۔۔۔۔ منظور ہے۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔۔۔۔۔

چلو اب۔۔۔۔۔

حال:

Posted on Kitab Nagri

بھاگ کر جاتے اس نے گیٹ کھولا اس کے گھر کی چابی اس نے بنوار کھی تھی اور اس کے کمرے کی طرف گیا۔ منت بھی دوائیوں کے زیر اثر تھی۔۔۔۔ اس گھر میں دو عورتیں تھیں۔۔۔۔۔ دونوں الگ الگ دھوکوں کی ماری تھیں۔ اس نے اس کے کمرے کا دروازہ تیزی سے کھولا اور اس کے پاس گیا۔

وہ بیہوش تھی۔۔۔۔ اس نے خاور کو کوسا۔۔۔ جس نے اسے اس گھر کی ذمہ داری پر رکھا تھا۔

اس نے رہائش کو باہوں میں اٹھایا۔۔۔ اس کا چہرہ اور پورا جسم پسینے سے پھگے تھے۔۔۔ کیونکہ بتی نہیں تھی وہاں۔۔۔۔۔

اس نے اس کے چہرے سے پسینہ اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔۔۔۔۔

وہ جو اس سے دور تھا اس کی خاطر آج اسے اس حالت میں دیکھتے الٹے پاؤں دوڑا آیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے بال پسینے سے گلے پر چپکے تھے اس نے ہاتھ سے سب صاف کیا اور اسے گود میں اٹھاتے باہر لے کر نکلا۔

گاڑی ہسپتال جا کر روکی۔۔۔ اس کے چہرے کے تاثرات تھے۔۔۔ نائٹ ڈیوٹی پر موجود نرسز کی ٹانگیں کانپی۔۔۔

ڈاکٹر _____

ڈاکٹرز۔۔۔۔۔ کہاں ہیں۔۔۔۔۔

سرنائیٹ ڈیوٹی پر ایک ہی ڈاکٹر ہیں وہ اپنے کسبن میں آرام۔۔۔ نرس نے بتایا۔

بلا کر لاؤ سالے کو۔۔۔ یہاں آرام کرنے آئے ہیں۔۔۔ عوام مر جائے یہ اندر آرام ہی کرتے رہ جائیں گے۔۔۔۔ حکومت پیسہ کس لیے دے رہی ہے تم لوگوں کو وہ چیخا۔۔۔ وہاں کا عملہ بھی اب چوکنا ہو چکا تھا۔

دریدزدانی کو کون نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔ وہ سرکاری ہسپتال تھا۔۔۔۔۔ آدھے مریض نیچے بستر ڈالے کھانس رہے تھے تو آدھے بیچوں پر اوندھے بیڑے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

اسے یہی ہسپتال قریب لگا تھا لیکن یہاں کے حالات دیکھتے اسے نئے سرے سے غصہ آیا تھا۔

اس نے پرائیویٹ وارڈ میں اس کو لٹایا اور نمبر ملایا۔۔۔۔۔

میرے جانے کے دس منٹ کے بعد یہاں میڈیا آئی چاہیے۔۔۔۔۔ اس وقت کے تمام ڈاکٹرز پر پرچہ کرواؤ اور بھاری جرمانہ بھی۔۔۔۔۔ وارڈز کو صاف کرواؤ اور مریضوں کو وہاں منتقل کرو۔۔۔۔۔ اس نے فوراً حکم صادر کیا۔ پہلے وہ ایسا کہاں ہوا کرتا تھا۔۔۔۔۔ یہ سب اس شخصیت نے کیا تھا جو سامنے بے سدھ پڑی تھی۔ اپنے ڈاکٹر کو بولو اپنے سالوں کی ڈگری کو ضائع نہیں کرنا چاہتا تو دو سیکنڈ سے پہلے پہنچے۔۔۔۔۔ اس نے کہا تھا تو ڈاکٹر اگلے ہی منٹ وہاں موجود اس کا چیک اپ کر رہا تھا۔ یہ بھاری مقدار میں دوا لے رہی ہیں جو ان کے لیے کافی نقصان دہ ہے۔۔۔۔۔ کچھ دوائیں تو ان کو لینی ہی نہیں چاہیے جو یہ باقاعدگی سے کھا رہی ہیں۔۔۔۔۔

دوا کے اور ڈوز کی وجہ سے ان کی طبیعت خراب ہوئی ہے۔۔۔ اس نے ڈرتے سب باری باری بتایا۔

حل بتاؤ۔۔۔۔۔ ان کی دوا کو مختصر کریں۔۔۔۔۔ جو میں لکھ کے دے رہا صرف وہی اور ایک اوپر گولی بھی نہیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے اسے لکھ کر پرچی تھمائی۔

آج ساری رات میں یہ تمام مریض دیکھو۔۔۔۔۔ آج رات مطلب آج رات۔۔۔۔۔ نہیں تو صبح تمہاری ڈگری کے باوجود تمہیں کوئی ہسپتال نوکری نہیں دے گا۔۔۔۔۔

اسے حیرت تھی۔۔۔۔۔ سرکاری ہسپتال کے حالات دیکھ کر۔۔۔۔۔ وہ پاور رکھتا تھا اس لیے اس کی بیوی کو چیک گیا تھا نہیں تو وہ بھی یونہی سڑکوں پر رلتا یا پرائیویٹ ہسپتالوں کی فیس بھر تا عام عوام کی طرح۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے نکتے ہی میڈیا آچکی تھی۔۔۔۔۔ باقی کا کام کل پر ڈالتے وہ اسے اپنے گھر لے آیا تھا جانتا تھا اب وہ صبح سے پہلے نہیں جاگنے والی تھی۔ اور صبح ہونے سے پہلے اسے واپس اسے اس کے جاگنے سے پہلے چھوڑ کر آنا تھا۔ تب تک کے لیے اسے اپنے بستر پر لٹاتے وہ پاس بیٹھا۔۔۔۔۔ اسے دیکھا جس کا چہرہ مر جھا چکا تھا۔۔۔۔۔

ربانہ حق میں زندگی بھر اپنے گناہ پر پشیمان رہوں گا لیکن تم معافی نہیں دو گی۔۔۔۔۔ میرا وجود تمہاری روح کا خواہشمند ہے۔۔۔۔۔ سننے میں مضاحکہ خیز لگے گا لیکن یہی حقیقت ہے۔۔۔۔۔ جاگتے سوتے تمہیں خود سے قریب دیکھنے کی خواہش کی ہے دل نے۔۔۔۔۔ لیکن اب یہ ناممکن سا لگتا ہے۔۔۔۔۔ شاید جب یہ سانسیں اس جسم کا ساتھ چھوڑ دیں تو تم مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔ حقیقت جان جاؤ۔۔۔۔۔

وہ اس کے پاس بیٹھا۔۔۔۔۔ بال اس کی گردن سے ہٹائے جو پسینے سے چپکے تھے ہاتھ سے صاف کرتے اس نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔۔ اس کے قدموں کے پاس بیٹھتے اس کے پاؤں پر نشان دیکھا جو ابھی پر سوکانچ ٹوٹنے کی وجہ سے ہلکا سا لگا تھا۔

بینڈ تاج لگاتے اس نے اس کے پاؤں کو سہلا ہا۔۔۔

کسی شام میرے ہم نفس

بھولا کر سبھی رنجشیں

کچھ وقت ہمارے نام پر

ہمیں اس طرح سے عطا کر

از قلم خود-

Posted on Kitab Nagri

بناکپڑے تبدیل کیے وہ اس کے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔۔۔۔ دل ہمک رہا تھا اس کی قربت کو لیکن۔۔۔۔۔۔

دل پر بندھے سبھی پہرے ہٹاتے اس نے اس کا رخ خود کی طرف موڑا اور اسے حصار میں لیا۔۔۔۔۔۔

ایسا کرتے اس کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار دگنی ہو گئی تھی۔ آج پہلی بار اسے حصار میں لیا تھا۔۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں ہلکی نم ہوئیں۔۔۔۔۔۔ وہ رونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔ افسوس ہوتا ہے مجھے خود پر۔۔۔۔۔۔ بے حد افسوس کے میں سب ہوتے ہوئے بھی خالی ہاتھ ہوں۔۔۔۔۔۔ تمہارے پاس ہونے کا احساس میرے دل کو لرزا رہا ہے کہ آنکھ کھولوں گا تو تم نہیں ہو گی میرے پاس، میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔۔؟ میں ہی کیوں۔۔۔۔۔۔؟ میری زندگی کی آخری خواہش ہے تمہارا ساتھ رہائشہ درید یزدانی۔۔۔۔۔۔ آخری خواہش اس نے کہتے اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔۔ اس ایک بوسہ میں کیا کچھ نہ تھا۔۔۔۔۔۔ محبت، طلب، شدت، تشنگی، خوف، شرمندگی، ڈر۔۔۔۔۔۔

تمہیں قریب سے دیکھنے کی شدت روز بڑھتی جا رہی تھی اور دیکھو آج تم پاس ہو تو میرا دل میرے قابو میں نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ اس نے کہتے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھا۔

رابی۔۔۔۔۔۔ اس نے کہتے اسے پکارا۔۔۔۔۔۔ ایک آنسو آنکھ سے گرا تھا۔۔۔۔۔۔

اے میرے رب۔۔۔۔۔۔ تو کہتا ہے نا اپنی اوقات دیکھ کر نہیں تیری حیثیت دیکھ کر مانگوں۔۔۔۔۔۔

تو آج میں تجھ سے رہائشہ حق کو مانگتا ہوں۔۔۔۔۔۔ اس نے کہتے اسے ساتھ لگایا اور اس پر حصار تنگ کیا جیسے اس نے اسے چھوڑا تو وہ دور ہو جائے گی پھر سے۔ دعا تو کوئی بھی رد نہیں ہوتی لیکن اس پر کن کی مہر کب لگے یہ رب العالمین کے سوا کون جانتا ہے۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

مہندی کہاں ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔ باسط نے سختی سے استفسار کیا۔۔۔۔۔۔

مجھے الرجی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ اسی لیے نہیں لگوائی۔۔۔۔۔۔

تو اب لگو الو۔۔۔۔۔۔ کیونکہ مجھے پسند ہے۔۔۔۔۔۔ باسط نے اس کا دوسرا ہاتھ تھامتے کہا۔

دونوں میں لگوانی ہے۔۔۔۔۔۔ بلکہ پاؤں پر بھی لگوانی ہے۔۔۔۔۔۔ اس نے ایک اور آرڈر جاری کرتے کہا۔

رباب نے فوراً سر ہاں میں ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کی پسند کا سنتے ہی اس نے دل میں سوچ لیا تھا کہ وہ لگوالے گی۔۔۔۔۔۔

اب جاؤں۔۔۔۔۔۔؟ اس نے اس کے ہاتھوں سے ہاتھ نکالتے کہا۔۔۔۔۔۔ اس کے لمس سے اس کا سانس سینے میں ہی اٹکا

تھا۔ چلو۔۔۔۔۔۔ اس نے کچھ سوچتے ساتھ ہی گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔۔ اور باہر نکلا۔۔۔۔۔۔

اندر جاتے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی بنا اسے دیکھے تو وہ درید کے کمرے کی طرف گیا۔۔۔۔۔۔

اس سے بات کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔ اور آخر میں اس نے درید یزدانی کو رخصتی کے لیے منا ہی لیا تھا۔۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس کی پڑھائی۔۔۔۔۔۔؟

سب میں خود کروالوں گا۔۔۔۔۔۔ لیکن اب میں اکیلا نہیں جانا چاہتا۔۔۔۔۔۔

لیکن اسے کوئی کام نہیں آتا۔۔۔۔۔۔ ضیاء وہ کیسے مینیج کرے گی۔۔۔۔۔۔

میں کام کروانے نہیں لے جا رہا۔۔۔۔۔۔ صرف ساتھ لے کر جانا چاہتا۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔۔ مجھے اعتراض نہیں۔۔۔۔۔۔ لیکن بابا سے مشورہ باقی ہے اور روپی کی مرضی شامل ہوگی اس میں تو ہی۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اوکے اوکے۔۔۔۔۔۔ سب سے پوچھ کے کل بتادے مجھے۔۔۔۔۔۔ اس کا پاسپورٹ بھی بنوانا مجھے۔۔۔۔۔۔

اتنے دنوں میں کیسے۔۔۔؟ درید سچ میں ابھی شادی نہیں چاہتا تھا اپنی بہن کی لیکن ایک طرف دوست تھا۔۔۔۔۔۔ وہ دوست جو ہر مشکل وقت میں ساتھ کھڑا تھا اس کے۔

سب ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔ بھروسہ رکھ۔۔۔۔۔۔ اس نے درید کو گلے لگایا تو وہ کچھ ریلکس ہوا۔۔۔۔۔۔

واپسی پر گاڑی میں بیٹھے اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔ پر اسرار مسکراہٹ۔۔۔۔۔۔

میں تم سے تمہاری بہن کو بہت دور لے جاؤں گا۔۔۔۔۔۔ درید یزدانی۔۔۔۔۔۔ کہ وہ تمہیں اور تم اسے دیکھنے کو بھی ترسو گے۔

اگلے ہی روز اس کی پسند کا فیصلہ اسے سنا دیا تھا۔۔۔۔۔۔ شوکت یزدانی کو وہ منا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

اور رباب کیسے منع کرتی۔۔۔۔۔۔ جب اسے اتنا ڈرایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔ باسط اسے دوبارہ فون کر کے پکا کر چکا تھا کہ وہ ہاں ہی کرے گی۔ اور پھر اس نے پاسپورٹ بنوایا تھا۔۔۔۔۔۔ جو اس نے پہلے ہی بننے کے لیے دے دیا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ مکمل تیاری کے ساتھ سب کر رہا تھا۔ دوسری طرف رباب نے رورو کر گھر سر پر اٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔ اسے پہلے نہیں معلوم تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔۔۔۔۔ اس کے رونے کو دیکھتے شوکت یزدانی بھی اپنے فیصلے پر دوبارہ نظر ثانی کرنا چاہتے تھے لیکن درید زبان دے چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ اس کے پیچھے چلتی واپس اوپر آئی۔۔۔۔۔۔ ان کو دیکھتے گراؤنڈ میں موجود لڑکے لڑکیوں میں چہ گلیاں شروع ہو گئیں تھیں۔

وہ سامنے نیلی شرٹ۔۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

میں کیسے۔۔۔۔؟

جاؤ نہیں تو اپنی سزا کو یاد کر لو۔۔۔۔۔

منت نے تھوک نگلتے آگے قدم بڑھائے۔۔۔

رکو۔۔۔۔۔

اس نے مڑ کر اسے دیکھا تو وہ قدم قدم چلتا اس کے نزدیک آیا۔

یہ جان لو کہ تمہاری قمر پر ہاتھ پھیرنے والا وہی شخص تھا۔۔۔۔۔ اور تمہاری پچھلی زپ کو کھولنے کی کوشش بھی اسی نے کی تھی۔۔۔ اس نے کہا اور کندھے اچکا تا پیچھے ہو گیا۔

منت نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ اسے تو لگا تھا کہ بس کوئی پیچھے سے شرارت کر رہا۔۔۔۔۔

س کی آنکھیں سرخ اور نم بیک وقت ہوئی وہ تیزی سے چلتی آگے بڑھی۔

اس لڑکے کے پیچھے جا کر کھڑی ہوئی۔۔۔ اور اس کی قمیض کو کندھے سے تھامتے اسے جھٹکے سے کھینچا۔ شرٹ کندھے سے ہلکی سے پھٹ گئی۔۔۔۔۔ لڑکے نے پیچھے منہ کر کے اسے دیکھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔۔ اس کے دونوں گالوں پر منت وقار تماچے مار چکی تھی۔

اب تمام طلبہ رک کر اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

آئینہ اپنے ان ہاتھوں سے اپنی ماں بہن کو تنگ کرنا۔۔۔۔۔ اس نے اس کے ہاتھ پر تھوکتے کہا۔۔۔۔۔

اوائے۔۔۔۔۔ وہ لڑکا بلبلا اٹھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے ساری رات اس کو آنکھوں میں بساتے کاٹی تھی اور پھر ناجانے کیسی اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔
تمتم۔۔۔۔۔۔ اس نے محسوس کیا تھا کہ وہ مسلسل اس سے دور ہو رہی ہے۔۔۔ اس نے نیند میں ہی اس پر اپنا حصار
تنگ کیا۔
چھوڑو۔۔۔۔۔۔

اب اپنے بازو پر اس کے ناخن محسوس کرتے وہ جھٹ سے ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔
تم نے۔۔۔۔۔۔ میں یہاں۔۔۔۔۔۔ وہ ہوش میں آتے ہی یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔ اپنے آپ کو اپنے گھر کی چار دیواری
میں ناپاتے وہ پاگل ہونے کو تھی۔
میں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے حرکت میں آیا اور فوراً سے کھڑا ہوا۔۔۔
میں یہاں کیسے۔۔۔۔۔۔ تم لائے ہونا۔۔۔۔۔۔ وہ آپ سے باہر ہونے کو تھی۔
ہاں تمہاری طبیعت۔۔۔۔۔۔ اس نے اسے دیکھا جو تیزی سے بیڈ سے اترتی کھڑی ہوئی تھی۔
تم نے پھر کچھ۔۔۔۔۔۔ اے میرے خدا۔۔۔۔۔۔ وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتی ہزیرانی کیفیت میں بولی۔
ریکس رہو۔۔۔۔۔۔ رابی۔۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔۔
اپنی زبان سے میرا نام تک نہ لینا دریدریدانی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تم اس دنیا کے آخری شخص بھی نہیں ہو گے جس کو میں دیکھنا یا سننا چاہو گی۔۔۔ تمہاری۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے یہاں لانے کی۔۔۔

ہمت کر لی تھی اب چلو۔۔۔ اس نے فوراً آگے بڑھتے کہا۔

انسان کی فطرت کبھی نہیں بدلتی۔۔۔ اس نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔

رابی جانا ہے تو چھوڑ آتا ہوں۔۔۔ اس کے بعد نہیں جاؤ گا۔۔۔ اس نے تحمل سے کہا۔

ربا نشہ حق نام ہے میرا۔۔۔ تم سے بہتر کون جانتا ہے۔۔۔ نام لو۔۔۔ میں تمہاری کوئی لنگوٹیا یا ر نہیں ہوں جو اس طرح سے مجھ سے مخاطب ہو۔۔۔ اور۔۔۔ آگئے نا اپنی اوقات پر مجھے میرے گھر سے راتوں رات اٹھالائے۔۔۔ اور یہاں یہ سب۔۔۔ وہ غصے کی شدت سے پاگل ہوتی چلا رہی تھی۔

بکو اس نہیں کرو۔۔۔ رابی۔۔۔ چلو اس نے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔ اپنے ان ہاتھوں سے چھونا مت مجھے کبھی۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے بے انتہا نفرت۔۔۔ اس نے اسے دھکا دیتے کہا۔

نفرت ہے نا تو میں بتاتا ہوں تمہیں نفرت کرتے کس طرح ہیں۔۔۔ درید اسے گھسیٹا اپنے ساتھ سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔

چھوڑو۔۔۔ یزدانی۔۔۔ وہ چیخ رہی تھی لیکن کوئی سننے والا نہ تھا۔

وہ اس کے لیے جتنا بھی پاگل سہی۔۔۔ لیکن اس کی اتنی نفرت وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

ایک نا ایک دن وہ حقیقت جان جاتی۔۔۔ لیکن تب تک کیا۔۔۔ تب تک وہ اس کے جذبات کا قتل کر کے اسے زندہ درگور کر دے گی۔

Posted on Kitab Nagri

اسے بیسمنٹ میں لاتے اس نے اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔۔

ربائشہ نے یہاں وہاں دیکھا۔۔۔۔۔ آس پاس صرف اندھیرا تھا۔۔۔۔۔ ہلکی روشنی میں اسے صرف کچھ چیزیں دکھائی دی تھیں اور وہ اس کی اپنی تھیں۔۔۔۔۔

رباب کے رونے کا سنتے اس نے فون کیا تھا اسے۔۔۔۔۔ وہ جواب بھی رونے کا شغل کرتی اپنی پیکنگ کر رہی تھی بنا دیکھے فون اٹھایا۔

کس بات کا رونا آرہا ہے تمہیں۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے آواز سنتے اس نے فون کان سے ہٹاتے نمبر دیکھا۔

اس کا آدھا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا۔۔۔۔۔

بتاؤ۔۔۔۔۔ کیا تم وہ پہلی لڑکی ہو جو اپنے شوہر کے ساتھ جارہی ہو۔۔۔۔۔ اور ہم کون سا دوسرے ملک جارہے ہیں دوسرے شہر جارہے ہیں۔۔۔۔۔ اس نے کہا تو وہ وہیں بیٹھ گئی۔

www.kitabnagri.com

بولو اب۔۔۔۔۔

کیا بولوں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ سوں سوں کرتی بولی۔۔۔۔۔

مہندی لگوا لی ہے۔۔۔۔۔ باسٹ نے اس کے سوں سوں کو اگنور کرتے پوچھا۔۔۔۔۔

نہی۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

شوکت یزدانی اور درید اسے کافی بار بلا چکے تھے لیکن بھوک نہیں ہے کا کہہ کر اس نے ٹال دیا تھا۔

آج ان کی مہندی تھی جو اکٹھے ہونا قرار پائی تھی کیونکہ باسط کے زیادہ رشتہ دار نہ تھے اس لیے اس نے یہاں آنا تھا۔ رباب نے اپنی مرضی سے گھونگھٹ کپا تھا۔۔۔ جس سے اور کسی کو تو نہیں لیکن باسط ضیاء کو رہ کر غصہ آ رہا تھا۔

کھانا کھایا جا چکا تھا رسم ہوتے ہی اس نے درید کو بلا کر اپنے کمرے میں جانے کی فرمائش کی تھی۔

لڑکے اب سب ہلاک کر رہے تھے۔۔۔۔۔ مہمان زیادہ نہ تھے اس لیے رسم بھی ہو چکی تھی دونوں کو آمنے سامنے بٹھایا گیا تھا اور ہلدی لگائی گئی تھی۔۔۔۔۔ رہا باب نے ہلدی لگاتے گھونگھٹ ہٹا دیا تھا۔

باسط ضیاء سارے وقت سنجیدگی سے ہی بیٹھا رہا تھا۔۔۔ رباب کا درید کو بلا کر کچھ کہنا اور پھر اٹھ کر چلے جانا اس نے سب دیکھا تھا۔

دریدرباب کی تھکاوٹ کا اس کو بتا چکا تھا۔

وہ پچھلے دو گھنٹے سے لڑکوں کے درمیان بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ رات کے ایک بجے اس نے درید سے معذرت کی تھی اور جانے کے لیے اٹھا تھا کہ اب وہ بھی تھک گیا تھا۔

لیکن جانے سے پہلے وہ اس سے سے ایک بار ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ اس کا یا سپورٹ اسے دینا تھا۔

اور اب پر سورخصتی پر ہی ملاقات ہونی تھی۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کچھ تو ڈوز دینا بنتا تھا اس ڈرپوک ہرنی کو۔

وہ سب کو کاموں میں مصروف دیکھ کر اٹھا اور اندر اس کے کمرے کی طرف گیا۔۔۔

باہر رکا۔۔۔ تو اندر سے آواز آئی۔۔۔ مجھے بھوک لگی ہے مٹی۔۔۔۔۔ تمہیں تصویروں کی پڑی ہے۔۔۔۔۔ تو کھا لینا پہلے بنو الو ہمارے ساتھ تصاویر۔۔۔ ان لڑکیوں کو اپنی ہی پڑی تھی۔۔۔ لیکن اس کا روہانسی چہرہ اور نولفٹ کا بورڈ دیکھ

Posted on Kitab Nagri

کر سب اٹھ کر باہر نکلی۔ اس کے نکلتے ہی وہ دروازے سے ہٹ کر سائیڈ پر ہوا تھا جہاں اندھیرا تھا اس لیے کوئی اسے نادیکھ سکا تھا۔ وہ اندر گیا اور جا کر اندر سے دروازہ لاک کیا تھا اور اس کا انتظار کیا جو واش روم میں تھی۔

اس نے دیکھا اس دن کے دلوائے اس کے گجرے سامنے سنگھار میز پر پڑے تھے۔۔۔ جس کے پھول سوکھ چکے تھے۔

اس کا دل عجیب سا ہوا۔۔۔۔۔۔ تب تک وہ آچکی تھی اور اس کو دیکھا جو سامنے بیڈ پر آدھا لیٹا آدھا بیٹھا تھا۔ رباب نے اس کو دیکھا اور اپنے آپ کو۔۔۔۔۔۔ شرمندگی سے اس کا سر جھکا۔۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ دوپٹہ واش روم میں جانے سے پہلے وہیں رکھ کر گئی تھی۔ اس نے دیکھا دوپٹہ اب آدھا ان مہراج کے نیچے تھا۔۔۔ جو بیٹھے ایسے تھے جیسے کسی سلطنت کے بادشاہ ہوں۔

دلچسپ۔۔۔۔۔۔ تبریز شاہ مسکرایا۔۔۔۔۔۔

اس نے فون پر انگلیاں چلائی اور اس لڑکے کو دکھائی۔۔۔ ویڈیو میں صاف پتا چل رہا تھا کہ وہ واقعی وہ سب کر رہا تھا جو تبریر نے منت کو بتایا تھا۔

تبریز شاہ نے یہ ویڈیو صرف اسے دکھائی تھی۔۔۔ کہ اس میں منت وقار انو لو تھی۔

وہ پیچھے ہٹا اور مڑ کر واپس جا کر اپنی سابقہ پوزیشن میں کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے تھوک نگلتے منت کو دیکھا جو اب چہرہ گھمائے تبریز شاہ کو دیکھ رہی تھی۔

آئیم سوری۔۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔ منت نے بے خیالی میں کہا۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

آواز نہیں پہنچی لوگوں تک۔۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے ہانک لگائی۔۔۔۔۔

میں معافی مانگتا ہوں۔۔۔۔۔۔ اس لڑکے نے زرا اونچی آواز میں کہا تو منت مڑ کر واپس آگئی۔۔۔۔۔۔ اس سے زیادہ تماشے کی متحمل نہیں تھی وہ۔ اس سے پہلے کہ وہ پاس آتی تبریز شاہ جاچکا تھا۔۔۔۔۔۔ اس نے بھی آخری لیکچر کو مس کرتے ڈروائیور کو فون کیا اور گھر چلی گئی۔ اس دن کے بعد سے تبریز شاہ اسے کم ہی نظر آیا تھا لیکن جب بھی آیا تھا اس سے کوئی ناکام کہہ دیتا تھا۔ ابھی آج بھی وہ اس کی اسائنمنٹ بنا کر لائی تھی جو اس نے کل تھمائی تھی اسے۔۔۔۔۔

ساری رات نیند میں اونگنے کے باوجود اس نے اس کی اسائنمنٹ پوری کی تھی۔

اب بھی وہ جمائی لے رہی تھی کہ وہ سامنے سے آتا دکھا اسے اور پھر اس کے پاس آکر کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔ کام کر لیا۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔۔ اس نے اس کی فائیل آگے کی۔۔۔۔۔

تبریز شاہ نے کھولی اور ایک نظر دیکھتے واپس اسے دیکھا جس کی آنکھیں رات نیند پوری نہ ہونے کی گواہی دے رہی تھی۔
ظفر۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس نے اپنی کلاس کے لڑکے کو آواز دے کر بلایا۔

جی تبریز بھائی۔۔۔۔۔۔ وہ اس سے چھوٹا تھا اور اس کی کافی عزت کرتا تھا۔۔۔۔۔۔ منت سب خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔ اسائنمنٹ بنائی ہے سر خلیل کی۔۔۔۔۔۔ اس نے فائیل پر نظر دوڑاتے کہا۔

نہیں بھائی۔۔۔۔۔۔ آپ کو پتا تو ہے ہماری بہن کا نکاح تھا تو بس مصروفیات۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

یہ لو۔۔۔ اس نے اپنی فائیل آگے کی۔۔۔ منت جو کب سے عدم دلچسپی لیے بیٹھی انہیں سن رہی تھی چونکی۔

بھائی یہ تو آپ کی۔۔۔ نہیں تم رکھ کو۔۔۔ میں نے اپنی رات کو ہی بنائی ہے خود۔۔۔۔۔ اچھے سے پڑھ لینا کسی اناڑی سے بنوائی ہے یہ ناہو تمہارے نمبر کٹ جائیں۔۔۔۔۔

جی شکر یہ بھائی۔۔۔ وہ خوشی خوشی وہاں سے چلا گیا۔۔۔

تبریز شاہ نے مڑ کر اسے دیکھا جو اپنی جگہ پر نہیں تھی۔۔۔۔۔ وہ کچھ دور جاتی اسے دکھائی دی۔۔۔۔۔ اس کی پشت سے اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ وہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے آج پھر کوئی کلاس نہیں لی تھی۔۔۔۔۔ ہیں ریز شاہ کو اندازہ تھا کہ وہ اس کی پڑھائی خراب کر رہا ہے۔ کچھ سوچتے اس نے اپنی کلاس کی طرف قدم بڑھائے پھر کچھ سوچتے اپنے ڈرائیور کو فون کیا۔

جی سروہ جاچکی ہیں۔۔۔۔

او کے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

جس دن تم حقیقت جان گئی اس دن تم خود سے نظریں نہیں ملا پاؤ گی۔۔۔۔۔ جیسے میں نہیں ملا پاتا۔۔۔۔۔ وہ رات میں آج تک نہیں بھول پایا۔۔۔۔۔ اگر ان دوائوں کا سہارا تم نے لیا ہے تو میرا اندر بھی خالی ہے کہیں نا کہیں۔ ایک دن۔۔۔۔۔ ایک دن ربانثہ دریدیزدانی۔۔۔۔۔ وہ کہتا نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔۔ وہ بھی اندر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔ اس کی نظر اس کے ان کپڑوں پر پڑی جو اس نے اس رات پہن رکھے تھے۔۔۔۔۔

اس کے چلانے کی آوازیں دریدیزدانی نے باہر تک سنی تھی۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن اس کے لفظوں کی اتنی سزا تو بنتی تھی۔۔۔۔

اگر اس رات کی آگ اسے روز جلاتی تھی تو اس کا پورا حق تھا اس آگ میں خاک ہونے کا۔۔۔۔

گھٹے گزر گئے تھے۔۔۔۔۔ صبح سے شام ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ ان دو لوگوں نے اس دروازے کو سہارا بنایا تھا۔ دریدزدانی کو آج بھی یاد تھا۔۔۔۔۔ کیسے اس شخص نے اتنی ہمت کی تھی۔۔۔۔

اور اس کے بعد جو ہوا تھا وہ چنگاری تھی۔۔۔۔۔ جواب تک بجھی نہ تھی۔۔۔۔

اندر سے کچھ آواز محسوس کرتے اس نے تیزی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔

وہ سامنے دیوار کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ ساتھ پڑی کرسی پر سے کیل کو کھینچ کر نکالا تھا اس نے اور اب اسے عجیب سے اندر سے دیکھ رہی تھی۔

دریدزدانی کا سانس سوکھا تھا۔۔۔۔۔ وہ لڑکی پاگل تھی۔۔۔۔۔ اور عنقریب اسے بھی پاگل کرنے والی تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ سے وہ کیل کھینچنا چاہا۔۔۔۔۔ جو اس نے تیزی سے اس کے کاندھے میں گاڑا تھا۔ خون بھل کر باہر نکلنے لگا۔۔۔۔۔ تو اس نے صدمے کی سی کیفیت سے نظریں اٹھائیں اور اس شخص کو دیکھا جو ہونٹ بھیچے ہوئے تھا۔

www.kitabnagri.com

دریدزدانی نے اُف تک نہ کیا تھا۔۔۔۔۔

خون۔۔۔۔۔ خون۔۔۔۔۔

خون ہے یہ۔۔۔۔۔ اس نے اس کی توجہ اس کی طرف کروانی چاہی۔۔۔۔۔ لیکن وہ اس کے ڈرے سہمے روپ کو دیکھ رہا تھا۔ تمہاری پہنچائی ہر تکلیف کو ایسے ہی سہتا آیا ہوں میں رہا نشہ حق۔۔۔۔۔ یاد رکھو جس دن میں نے حساب لینے کا آغاز کیا

Posted on Kitab Nagri

تم کہیں کی نہیں رہو گی۔۔۔۔۔ اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے جھٹکے سے اس کے کان میں وہ پھنکارا۔ خون۔۔۔۔۔ اب اس کی ہچکی بندھ گئی۔۔۔۔۔ ان دونوں کا وجود پسینے میں نہا چکا تھا۔۔۔۔۔ چہرے پسینے اور آنسوؤں سے نم تھے۔

مجھے تم پسند نہیں۔۔۔۔۔ اس نے دھیمے سے کہا۔۔۔۔۔ تمہیں میں زہر بھی لگو نا۔۔۔۔۔ تو یہ زہر تمہیں کھانا پڑے گا رہائشہ درید زدانی۔۔۔۔۔ مجھے طلاق چاہیے۔۔۔۔۔ اس نے ٹرانس کی سی کیفیت میں کہا۔

وہ جو کب کا تکلیف لبوں کے کونے کو دانت میں دبائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔ حرکت میں آیا۔

میری موت بھی تمہیں میرے نام سے آزادی نہیں بخشے گی۔۔۔۔۔ کیونکہ تمہیں ساتھ لے کر مروں گا میں۔۔۔۔۔ اگلی باریہ الفاظ سننے میں نے تو گردن کاٹ کر یہیں کہیں دفن کر دوں گا کسی کو خبر بھی نا ہو گی۔۔۔۔۔ اس نے جھٹکے سے اس کی گردن میں پیچھے سے ہاتھ ڈالتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے کہا۔

چھوڑو۔۔۔۔۔ وہ خوفزدہ تھی۔۔۔۔۔ اس کے قریب آنے سے زیادہ اس کے خون کو دیکھتے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مجھے واپس چھوڑ کر آؤ۔۔۔۔۔

تم آج رات یہیں گزارو گی۔۔۔۔۔

یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔

میں ممکن بنا دوں گا۔۔۔۔۔

میری زندگی تم جہنم بنا چکے ہو۔۔۔۔۔ مزید مجھ پر زندگی حرام مت کرو۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

یہ جو گہرا گھاؤ تم نے دیا ہے اس کے ساتھ ڈرائیونگ نہیں کر پاؤں گا میں۔۔۔۔ اس نے اس کی ہر بات کو انگور کرتے باہر کی طرف قدم بڑھائے تو وہ تیزی سے پیچھے ہوئی۔

میں خود جاسکتی ہوں۔۔۔۔۔

کیا تم اپنی حفاظت کر سکتی ہو۔۔۔۔۔

نہیں جب تم سے ناخود کو بچا سکی تو باقیوں سے بھی اگر نہ بچا پاؤں تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔ اچھا مزاق تھا اس نے کہتے بٹن دباتے اوٹو میٹک لاک لگائے تھے گھر کو۔۔۔۔۔ جو وہ جان گئی تھی۔

دریدزدانی۔۔۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

میں کرچکا ہوں۔۔۔۔۔ اس نے واش روم میں جاتے شرٹ اتارتے شاور اون کیا تو وہیں تھم گئی۔

وہ کیسے زخم کو ٹھنڈے پانی سے ہی دھو رہا تھا لاپرواہی سے۔۔۔۔۔ اس کے دل میں پل کے لیے ہمدردی آئی جسے اس نے سلا دیا۔

وہ وہیں بیٹھ گئی کیونکہ وہ دروازے سارے بند کر چکا تھا۔۔۔ دروازوں پر محنت کرنا بیکار تھا اس لیے وہ تھک کر وہیں لیٹ گئی کہ کھانا اور دوا نہ لینے اب اس کا جسم تھک سا گیا تھا۔

اٹھو۔۔۔ کھانا کھاؤ۔۔۔ وہ باہر آیا تو وہ بے سدھ پڑی تھی۔

مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔۔ مجھے گھر چھوڑ کر آؤ وہ تیزی سے اٹھی لیکن اس کا سر تیزی سے گھوما تھا۔

Posted on Kitab Nagri

دوالے آیا تھارات میں ساری۔۔۔۔۔ بدلوئی ہیں اب سے وہیں کھاؤ گی۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ کھانے کی ہرگز کوشش مت کرنا۔۔۔ تم میرے باپ مت بنو۔۔۔ اس نے دکھتے سر کے ساتھ چیختے کہا تو وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا۔

باپ نہیں۔۔۔ لیکن شوہر ضرور بنوں گا۔۔۔۔۔ جو ہوں میں تمہارا۔

ہو لیکن زیادہ دیر نہیں رہو گے۔۔۔۔۔ میں خلا۔۔۔

اس نے اس کی کہنی کو مڑوڑے قمر کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔ ایک بار کی بات اپنے پلے باندھ لو مس ربانثہ دریدزدانی مجھ سے پیچھا کسی صورت نہیں چھڑوا سکتی تم۔۔۔۔۔ اس طرح کے الفاظ میں دوبارہ تمہارے منہ سے نا سنو۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ اسے گھسیٹا اپنے ساتھ وہ کچن میں لایا تھا وہ اس کے ساتھ کٹی ڈور کی مانند چلی آئی۔ اس نے فریج سے آتا نکالا اور اس کے لیے اور اپنے روٹی بنائی۔۔۔۔۔ وہ اکیلا رہتا یہ سب اچھے سے سیکھ گیا تھا۔۔۔ چائے بناتے اس کے آگے رکھی۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا انڈے سے اسے الرجی ہے۔۔۔۔۔ اس نے خاموشی سے بنا کچھ کہے کھایا کہ بھوک سے اب وہ نڈھال ہو رہی تھی۔ کھانا کھاتے اس نے وہیں میز پر سر رکھ دیا۔۔۔۔۔ تو اٹھا اور اس کی دوا لینے گیا واپس آیا تو اپنی جگہ پر نہیں تھی اس نے نظریں دوڑائیں تو وہ لاؤنج میں صوفے پر اوندھے منہ پڑی تھی۔

اس نے گہری سانس بھری۔۔۔۔۔ وہ مشکل امتحان تھی۔۔۔۔۔ اس کے پاس جاتے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔۔۔ وہ سو گئی تھی۔۔۔۔۔ اتنی جلدی اس کو نیند نہ آتی تھی۔۔۔۔۔ لیکن آج وہ سو گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ واپس گیا کفر ٹر لایا اور اس پر اوڑھا۔۔۔۔۔

اگر وہ دوا لیے بغیر سو گئی تھی تو اس سے اچھا کیا تھا۔۔۔۔۔ اسے دوائیوں کی لت سے ہی تو نجات دلوانی تھی۔

ربانثہ دریدزدانی تم میرا قیمتی اساسہ ہو۔۔۔۔۔ میرے جینے کی آخری اور واحد امنگ۔۔۔۔۔ اس کے ماتھے سے بال ہٹاتے اس نے لب رکھے اور سب لوک کرتا باہر نکل گیا۔

Page 89

Posted on Kitab Nagri

وہ ہلکے سے قدم اٹھاتی اس تک آئی اور اپنا دوپٹہ اٹھانے لگی۔۔۔۔۔۔ باسٹ کی آنکھوں کی چمک بڑھی تھی۔

اس نے فوراً دوپٹہ اٹھایا اور اپنے ہاتھ پیچھے قمر پر باندھے اپنے۔

رباب نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔ آنکھیں مزید شرمندگی کے بوجھ سے جھک گئیں۔

عادت ڈال لو۔۔۔۔۔۔ میں تو ویسے بھی مجازی خدا ہوں میرے سامنے ایسے ہی رہنے کی عادت ڈالو۔۔۔۔۔۔ باسٹ ضیاء کو کچھ تو مل گیا تھا اس کو تنگ کرنے کے لیے۔

مجھے عادت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ اس نے جھکی پلکوں سے کہا۔

تو اب ڈال لو۔۔۔۔۔۔ کیونکہ مجھے یہ لمبے لمبے چولے جیسی قمیضیں نہیں پسند۔۔۔۔۔۔ باہر پہن سکتی ہو۔۔۔۔۔۔ لیکن گھر میں جینز شرٹ۔۔۔۔۔۔ رباب نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔ اسے کب سے مشرقی لباس پسند آگیا۔۔۔۔۔۔

اسے یاد آیا۔۔۔۔۔۔ اسے بھی ایسے ٹوپس کا شوق ہوا کرتا تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن ایک بار اس نے درید اور اسے کسی ان کی ہم جماعت کے بارے میں بات کرتے سنا تھا۔

اس لڑکی کو باسٹ پسند تھا۔۔۔۔۔۔ اور درید اسے اسی بات پر چھیڑ رہا تھا۔۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اس کی ڈریسنگ دیکھی ہے۔۔۔۔۔۔ آدھے آدھے کپڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔ پھٹی جینز۔۔۔۔۔۔ مجھے ایسے لباس نہیں پسند جو آپ کو چھپانے کی بجائے اور عیاں کریں۔۔۔۔۔۔

درید کو ان سب سے کوئی مسئلہ نہیں تھا بلکہ اسے مورڈرن لڑکیاں ہی بھاتی تھی۔۔۔۔۔۔ اس نے رباب پر بھی کبھی روک ٹوک نہ کی تھی۔ اس دن کے بعد اس نے مشرقی لباس پہنا ہی نا تھا۔۔۔۔۔۔ اور اب اسے خود بھی پسند نہ تھا لیکن اب۔۔۔۔۔۔ اچانک۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن مجھے عادت نہیں۔۔۔۔۔

پھر وہی بات۔۔۔۔۔ عادت ڈل جاتی ہے۔۔۔۔۔ جب روز روز پہنوں گی تو۔۔۔۔۔

خیر یہ لو۔۔۔۔۔ اپنا پاسپورٹ۔۔۔۔۔ باسٹ نے جیب سے نکالتے اسے دیا جس کی آنکھیں پوری کھل چکی تھیں۔

لیکن یہ کیوں۔۔۔۔۔؟ ہماری فلائیٹ ہے دو دن بعد کی۔۔۔۔۔ اس نے اسے باور کروایا۔۔۔۔۔

لیکن ہم بائے روڈ بھی تو جاسکتے۔۔۔۔۔

ہاں لیکن بہت تھکاوٹ ہو جائے گی۔۔۔۔۔ باسٹ کو اس کی پریشانی کا سبب نہ سمجھ آیا۔

وہ پاسپورٹ کو دیکھتی یہ تک بھول گئی تھی کہ اس کے پاس اب بھی دوپٹہ نہیں ہے۔

اسے فلائیٹ سے بے حد ڈر لگتا تھا۔۔۔۔۔ وہ بائی ایئر جانے والے لوگوں پر بہت حیران ہوتی تھی۔۔۔۔۔ ہائٹ فوبیا تھا اس

کا۔۔۔۔۔ اس کا سانس اب ہی سے رکنے لگا تھا۔

ہم نہیں جائیں گے۔۔۔۔۔ ہم بھیو کو۔۔۔۔۔ وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں بولی۔

www.kitabnagri.com

باسٹ نے جھٹکے سے اسے کھینچا۔

کچھ کہا کیا۔۔۔۔۔؟

میں۔۔۔۔۔ نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔ اس نے آنکھیں نم کیے کہا۔۔۔۔۔

فضول کوئی بات کی گنجائش نہیں بچی اب رہا باب۔۔۔۔۔ بچوں جیسی حرکتیں نہ کرو۔۔۔۔۔ باسٹ نے اسے گھورتے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

مجھے پتا ہے آپ کبھی نہیں مانیں گے۔۔۔ میں بھوکو کہوں گی وہ میری بات نہیں ٹالتے۔۔۔

بھیو۔۔۔ اس نے کہتے قدم دروازے کی طرف بڑھائے تھے۔

باسط نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے دروازے کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

تمہیں ایک بار کی بات سمجھ میں نہیں آتی وہ غرلایا۔۔۔۔ رباب نے اسے دیکھا جو اس کے بے حد قریب تھا۔

آآ۔۔۔۔۔

بتی گل ہوتے ہی اس کے منہ سے ایک بار پھر چیخ برآمد ہوئی تھی جس کا گلہ گھونٹا تھا اس نے۔

بچوں جیسی حرکتوں سے باز آجاؤ اب شادی ہونے والی ہے۔۔۔۔ یہ سب چونچلے یہیں ختم کر کے جانا وہ زرا سخت لہجے میں کہتا مزید اس پر جھکا۔

ہلکی سی روشنی دونوں کے چہرے پر پڑ رہی تھی جو سامنے کھڑکی سے آرہی تھی۔

رباب کو اب احساس ہوا تھا۔۔۔۔ کہ وہ سچ میں اس گھر کو چھوڑ کر جا رہی ہے۔۔۔۔

اچانک اسے سب یاد آیا تھا۔۔۔ اس کے باپ کا اس کے پیچھے کھانا لے کر بھاگنا۔۔۔ درید کا اس کی چھوٹی سی چوٹ پر گھر سر پر اٹھالینا۔۔۔۔ لیکن سامنے کھڑا شخص اس کے احساسات کو چونچلے بول رہا تھا۔۔۔ اسے سچ میں احساس ہوا کہ یہ سب جو ہو رہا وہ صحیح نہیں ہے۔

میں آپ سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔ اس نے جھٹکے سے اسے دھکا دیتے کہا۔۔۔۔

واٹ ریش۔۔۔۔۔؟

Posted on Kitab Nagri

بابا۔۔۔۔ بھيو۔۔۔۔ اس نے آواز دینا چاہی وہ اس کے دھکا دینے پر کچھ دور ہوا تھا جھٹکے سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

آواز بند رکھو۔۔۔۔۔ رباب ضیاء۔۔۔۔۔ نہیں تو میں بہت برے طریقے سے کرواؤ گا۔۔۔ جس کے بعد شاید تم بیہوش ہی ہو جاؤ۔۔۔۔۔ رباب نے دم سادھے اسے دیکھا۔۔۔ آنسو اب بھی اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے جو باسط ضیاء کے ہاتھ کو بھگو رہے تھے۔ ہاتھ ہٹا رہا ہوں اب کی بار یہ غلطی مت دہرانا۔۔۔ بار بار معاف کرنے کا قائل نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔ اس نے کہتے ہاتھ ہٹایا۔ اس نے کچھ سوچتے واپس ہاتھ اس کی آنکھوں پر رکھا اور اس کے ہاتھ تھامتے ناک کے نتھنوں کے پاس کے جاکر گہرا سانس بھرا۔ اس کے احساسات پل میں بدلے تھے۔۔۔۔۔ سامنے کھڑی شخصیت اس کی منکوہ تھی اب اس کے نکاح میں۔۔۔۔۔ وہ ہر حق رکھتا تھا اس پر۔

اس نے گہرا سانس بھرتے اس کی آنکھ سے آنسو ہٹائے اور نیچے جھکا۔۔۔

رباب نے دم سادھا تھا۔۔۔ اندھیرے میں اسے دیکھا جو اس کے قدموں میں بیٹھا تھا۔

اس کا پاؤں اپنے گھٹنے پر رکھتے اس نے پازیب پہنائی تھی اسے اور پھر کھڑا ہوتے اسے قریب کرتے اس کی قمر کے گرد گھیرا بناتے اسے قریب کیا۔

وہ پھٹی آنکھیں اور ساکن وجود لے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

رباب باسط ضیاء میری ماں کی پسندیدہ یازیب تھی یہ۔۔۔۔۔ میری طرف سے پہلا تحفہ۔۔۔

تخفے تمہیں ملتے رہیں گیں اچھے یا برے یہ تم خود فیصلہ کرنا۔۔۔۔۔

کھانا کھاؤ۔۔۔۔۔ مہندی دھو رنگ گہرا آنا چاہیے۔۔۔۔۔ وہ جھکا اور اس کی گردن پر دھیرے سے لب رکھتا پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

باسط۔۔۔ وہ جو اسے ہٹا کر دروازہ کھول رہا تھا چونکا۔۔۔ اور اسے دیکھا۔۔۔

ہم۔۔۔ دروازہ بند کرتے اسے دیکھا جو قدم اٹھاتی اس کی طرف آئی تھی۔

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ اس نے سوچا تھا اس کا اچھا موڈ دیکھ کر اسے بائی روڈ جانے پر آمادہ کرے لیکن پھر اس کی تھکاوٹ کا سوچتی خاموش ہو گئی۔ باسط ضیاء نے چند لمحے اسے دیکھا اور واپس ایک بار اس پر جھکا۔۔۔۔۔ "اگلی بار میرا وقت ایسے برباد کرو گی تو سزا ملے گی"۔۔۔۔۔ اس کی کان کو لو کو چھوتا وہ باہر نکل گیا۔

وہ جو اس کے پہلے لمس پر سانس روک گئی تھی۔۔۔۔۔ اب کی بار وہ وہیں کھڑی رہ گئی۔۔۔۔۔ وہ کب کا جاچکا تھا۔۔۔۔۔

رات ساری ماضی کے خیالوں میں گزر جاتی تھی۔۔۔۔۔ سورج کب طلوع ہوتا اسے اندازہ نہیں ہوتا تھا۔ اس نے آفس کے لیے تیار ہونے سے پہلے کھڑکی سے پردے ہٹائے۔۔۔۔۔ آج کے سورج میں کچھ الگ تھا۔۔۔۔۔ اس نے گہری سانس بھری۔ اور تیار ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔ واپسی پر گھڑی دیکھی جو آٹھ پندرہ بج رہی تھی یعنی وہ آج پھر لیٹ ہو چکا تھا۔ اس نے گاڑی دوڑائی اور دس منٹ میں آفس پہنچا۔۔۔۔۔ ہر دن کی طرح ایک تھکا دینے والا دن اس کا منتظر تھا۔

اس کے جاتے ہی سب نے کھڑے ہو کر اسے سلام کیا تھا۔۔۔ ایسا نہیں تھا کہ یہ سب کرنے کو اس نے کہا تھا لیکن اس کا سٹاف اس کی بہت عزت کرتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا عزت کیسے دینی ہے۔

لیکن وہ کافی سنجیدہ طبیعت کا انسان تھا اور یہ اس کا سارا اسٹاف جانتا تھا۔۔۔ اسی لیے کبھی کسی کی ہمت نہ ہوئی تھی کہ کوئی فضول قسم کی بات اس سے کرے۔ اس نے یہ ایمپائر اپنے نام پر کھڑی کی تھی۔۔۔۔ لیکن عزت، دولت، شہرت سب ہونے کے بعد بھی اس کی زندگی میں سکون نہ تھا۔

Posted on Kitab Nagri

تھکا ہوا تھا۔۔۔ اس حالت کے ساتھ تناسب وہ برداشت کر رہی تھی یہ کافی تھا۔ اسے پریگنٹ ہوئے ابھی دو مہینے ہی ہوئے تھے۔۔۔ اور اس نے یہ خبر درید تک نہیں پہنچنے دی تھی۔

وہ جانتی تھی وہ اس کے دن رات کی خبر رکھتا ہے اسی لیے اس نے سب چھپ کر کیا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ اس کی دوائیں بھی منت لایا کرتی تھی۔ اس نے تھک کر دوبارہ آنکھیں بند کیں۔۔۔۔۔ وہ کیسے وہ رات بھول جاتی جب اس نے اپنا سب کھو دیا تھا ایک بار پھر۔

"یہ لگائی تم نے میری قیمت دریدزدانی....؟"

یہ قیمت....؟ اس نے ہر یاتی کیفیت میں چلاتے کہا۔

"نکاح جیسے رشتے کی تولاج رکھ لیتے..... حوس تو پوری کر لی تھی دنیا داری کے لیے ہی سہی چار دیواری فراہم کر دیتے" اس نے اپنے بال نوچتے کہا۔ یہ نکاح دبائشہ حق تمہارے کہنے پر ہوا تھا۔۔۔ اس نے اسے باور کروایا۔۔۔۔۔

مجھے تحفظ چاہیے تھا۔۔۔ وہ چیخی۔۔۔ آپا نے اسے کہا تھا کہ اسے صرف اس وقت تحفظ کی ضرورت ہے اور یہ تحفظ دریدزدانی ہی دے سکتا ہے۔

آپا درید کو فون کر کے اپنی قسم دے چکی تھی اس نکاح کے لیے لیکن ربائشہ نہیں جانتی تھی۔

"ہو گیا ڈرامہ....؟ تو نکلو.... یہ رقم دیکھ رہی ہو تمہاری اوقات سے زیادہ ہے یار"..... درید نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔۔

اس کے نکاح کے بعد جب وہ دوستوں اور گواہان کو رخصت کرنے گیا تھا تو اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے وہ شخص گھر میں داخل ہوا تھا اور ربائشہ حق پر حملہ کیا تھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے اس کے جاتے رکاسانس ہوا میں چھوڑا اور روشنی بحال ہوتے ہی اپنے پاؤں دیکھے۔

وہ بھاری پازیب بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔۔ اس نے ان پر ہاتھ پھیرتے وہ لمحہ زہن میں نقش کر لیا جب وہ جھک کر اسے پہنارہا تھا یہ۔ اس نے مہندی دھوئی مہندی کارنگ بہت گہرا آیا تھا اس کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ چھا گئی۔

بھوک دوبارہ محسوس ہونے پر اس نے کھانا کھایا اور باقی کی پیکنگ کرتی لیٹ گئی کہ رات اس کی رخصتی تھی۔ وہ جب سے اسے چھوڑ کر آیا تھا اپنی بے اختیاری پر۔۔۔۔۔ خود کو کوس رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ کیوں اس کے سامنے بے بس ہو جاتا تھا۔ اس سے محبت نہیں کرنی تھی اسے۔۔۔۔۔ اس نے دل کو ڈبٹا۔۔۔۔۔ محبت۔۔۔۔۔ باسط ضیاء کو محبت تو کیا وہ پسند بھی نہیں ہو سکتی اس نے کہتے خود کو باور کروایا۔ آگے سے اسے اس سے دوری برقرار رکھنی تھی۔۔۔۔۔ وہ جادوگر تھی شاید۔۔۔۔۔ اس نے آنکھیں گھمائیں۔

کل وہ پوری کی پوری اس کی ہوتی۔۔۔۔۔ پرسوں انہوں نے یہاں سے چلے جانا تھا۔۔۔۔۔

کھیل کا آغاز کرتے کافی مزا آئے گا مجھے درید۔۔۔۔۔ اس نے سوچتے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

رباب ضیاء کو وہ پڑھایا کرتا تھا۔۔۔۔۔ وہ شرارتی تھی اور پھر اس کی سنجیدہ طبیعت کو دیکھتی اس میں بھی سنجیدگی آگئی۔ لیکن اکثر باسط ضیاء نے محسوس کیا تھا کہ وہ اس کو دیکھتی رہتی تھی۔۔۔۔۔ اور اس کے دیکھنے پر وہ نظریں پھیر لیتی تھی۔۔۔۔۔ ایسا کیوں تھا وہ آج تک نہیں سمجھ پایا تھا۔۔۔۔۔ اب جب وہ قریب آنے والی تھی تو شاید اس راز سے بھی پردہ ہٹ جاتا۔ اس نے سب سوچتے آنکھیں موندیں۔۔۔۔۔ ربائشہ کا خیال آتے ہی اس نے اسے فون کیا لیکن فون سوچے اوف جا رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ جا کر اس سے ملنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ اس نے یہ راز کبھی بھی دریدزدانی پر افشاں نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ ربائشہ کا کیا لگتا ہے۔ اس نے ربائشہ کو بھی منع کیا تھا۔۔۔ ربائشہ کو پتا تھا وہ اچھے دوست ہیں اس لیے اس نے کوئی سوال نہ کیا تھا۔

اپنی بہن کی تکلیف یاد کرتے اس نے آنکھیں بند کی اسے ابھی بھی یاد تھا اس نے کتنی راتیں اس کے کمرے سے سسکیوں کی آوازیں سنیں تھیں جب وہ اسے یتیم خانے سے لایا تھا۔

میں اتنا کمزور نہیں ہوں دریدزدانی کہ تمہاری بہن کے ساتھ وہ سب کروں۔۔۔۔۔۔ لیکن تمہیں خون کے آنسو نہ رلائے تو میں اپنی بہن کے ساتھ انصاف نہ کر پاؤں گا۔۔۔۔۔۔

اس کا کام ہمیشہ کی طرح بہترین تھا۔۔۔۔۔۔ اور پورے چانس تھے کہ یہ ڈیل اس کو ہی ملتی۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدہ سا بیٹھا۔۔۔۔۔۔ اپنے فون پر لگا تھا۔۔۔۔۔۔ سامنے موجود کمپنی کا کام اس نے دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی تھی۔۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے سب مکمل ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔۔ تو کیوں نہ بتایا جائے کہ ہمیں کس سے یہ ڈیل دن کرنی ہیں۔۔۔۔۔۔ فارن کمنی کے ایک ممبر نے انگریزی میں کہا۔ عین وقت دروازہ کھلا تھا اور کوئی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ اس نے اندر آتے اونچی آواز میں اپنے دیر سے آنے پر معذرت کی تھی۔ معافی چاہتی ہوں آپ سے کہ مجھے آنے میں دیر ہو گئی۔۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے بنا اس آواز پر دھیان دیے ماتھے پر سلوٹیں ڈالے فون پر مزید سکرو لنگ کی تھی۔

ٹائم ختم ہو چکا ہے مس۔۔۔۔۔۔ اور تمام لوگ اپنا اپنا کام پریسینٹ کر چکے ہیں اور ہم فائنل کر چکے ہیں کہ یہ ڈیل کس کو دی جائے گی۔۔۔۔۔۔ فارن کمپنی کا ممبر اب کی بار پھر سے بولا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

سر دراصل میری بہن کی طبیعت کافی خراب ہے۔۔۔۔۔۔ وہ اس کنڈیشن میں نا تھی۔۔۔۔۔۔ میں یہاں نہ آتی صرف اس کے اسرار پر آئی ہوں۔۔۔۔۔۔ آپ ایک بار کام دیکھ لیں۔۔۔۔۔۔ پھر بیشک جس کو دینا ہو۔۔۔۔۔۔ لیکن ایک بار دیکھ لیں نہیں تو اسے کافی دکھ رہے گا کہ اس کی وجہ سے میرا کام میرا پہلا پروجیکٹ بنا دیکھے ریجکٹ ہو گیا۔۔۔۔۔۔

اوکے مس۔۔۔۔۔۔ یوہیو فائیو منٹس اونلی۔۔۔۔۔۔ اس کی تقریر پر تبریز شاہ نے گھڑی پر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔ جیسے وقت کا ضیاع ہو رہا ہو۔۔۔۔۔۔ لیکن یہ آواز جانی پہنچانی تھی شاید۔۔۔۔۔۔ لیکن مخالف کا گلہ خراب تھا اس کی اس کی پریزنٹیشن میں بھی کافی مشکل ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ ہر سلائیڈ کے بعد کھانستی تھی۔ اس کے آدھے کام کے بعد ماحول میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔۔ سب کی نظریں سکریں پر تھی اور اس کے انداز پر۔۔۔۔۔۔ تالیوں کی گونج پر اس نے بالآخر فون رکھتے سر اٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔ سامنے موجود لڑکی کی آنکھوں کو دیکھتے وہ ساکن ہوا تھا۔ گلابی شلوار قمیض پر گلابی دوپٹہ کندھے پر رکھے سفیر سٹرولر سے حجاب کیے۔۔۔۔۔۔ گلابی ماسل لگائے وہ پرکشش لگی تھی۔

اس کا چہرہ ماسک کے نیچے ڈھکا تھا لیکن آنکھیں۔۔۔۔۔۔

فارن کمپنی کے ممبران میں اب ڈسکشن چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔ اس نے دوسری طرف چہرہ کرتے پانی پیا تھا اور آکر کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ تبریز شاہ کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔۔۔۔ لیکن پھر اس نے سر جھٹکا۔۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کا رنگ بھورا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ بھی کیا سوچنے لگا تھا۔

وہ کہاں یہاں ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔۔؟؟؟

وہ تو ڈرپوک تھی بزدل جو سب چھوڑ کر کہیں جا چھپی تھی اور ایسا چھپی تھی کہ اس کے لاکھ ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

درید بروقت وہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔۔۔۔ رہائشہ کو لگا تھا کہ یہ سب درید نے کیا ہے۔۔۔۔۔۔ درید نے اس کی یہ غلط فہمی دور نہ کی تھی۔ درید صرف اس وقت اسے یہاں سے بھیجنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔ اس وقت اس لڑکی کے ساتھ اس کی اپنی بہن کی عزت کو خطرہ تھا۔ وہ شخص جسے انہوں نے بچپن میں زلیل کیا تھا۔۔۔۔۔۔ آج وہ شخص ڈرگ اور مافیا کے جانے مانے نام کارائٹ ہینڈ تھا۔ وہ اس وقت اسے یہاں سے نکالنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ کونے میں لگا وہ چھوٹا سا کیمرہ دیکھ چکا تھا۔

اسے اس لڑکی جو کل ہی اس کے نکاح میں آئی تھی محبت نہ تھی لیکن وہ اس کی عزت ضرور تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے سب سوچ سمجھ کر کیا تھا۔۔۔۔۔۔ کیمرے میں دوسری طرف یہ دکھایا تھا اس نے کہ اس نے اس لڑکی کے ساتھ کچھ غلط۔۔۔۔۔۔

"میں کچھ نہیں مانگوں گی تم سے.... بس اس چار دیواری میں رہنے دو"..... اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔
رہائشہ حق بضد تھی۔

وہ بے بس ہوا۔۔۔۔۔۔ اس لمحے وہ کچھ بھی خراب کرنے کی پوزیشن میں نہ تھا۔۔۔۔۔۔

"پاگل ہو؟ یہ رسق نہیں لے سکتا..... میرا باپ جان سے مار دے گا مجھے" وہ جوتب سے ریلیکس انداز میں صوفے پر بیٹھا تھا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے پیسے پھینکتے اسے یہاں سے جانے کا کہا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ ایک بار اس منظر سے نکل جاتی اس کے بعد وہ اس سے سب کلیر کر لیتا۔۔۔۔۔۔

"میں کہاں جاؤں گی اس وقت.....؟" وہ جانے کو تیار نہ تھی یہی چیز اسے فکر اور طیش دلارہی تھی۔

کوئی ٹھکانہ نہیں ہے میرا اب کہ اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا جہاں کوئی ندامت ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملی تھی اسے۔

Posted on Kitab Nagri

"رُبانشہ حق یہ میرا مسئلہ نہیں ہے..... جہاں مرضی جاؤ میری بلا سے....." وہ چیخا۔

"انہوں نے تمہیں پہچاننے میں غلطی کر دی۔۔۔ مجھے لگا ہی نہیں تھا کہ یہاں خود کی قیمت لگوا بیٹھوں گی.... اس نے خود پر گرے ان نوٹوں کو دیکھ کر کہا۔

اس کا اشارہ آپاکی کہی باتوں پر تھا۔۔۔ وہ سمجھ کر بھی نا سمجھ بن گیا۔

وہ رخصتی کے وقت بہت روئی تھی۔۔۔۔۔۔ باسط ضیاء نے پہلی بار درید کی آنکھیں نم دیکھیں تھی جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ اسے اپنی بہن کتنی عزیز ہے۔

وہ اسے اپنے گھر لایا تھا وہ گھر جو ہمیشہ سے ویران رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اس نے گہری سانس بھری۔

وہ سارے راستے بھی روتی آئی تھی۔۔۔۔۔۔ یہ سچ تھا کہ باسط ضیاء کو رباب میں کبھی انٹر سٹ نہ رہا تھا۔

کہ اس نے ہمیشہ اسے ایک شاگرد کی اور دوست کی بہن کی حیثیت سے دیکھا تھا۔

لیکن اپنی بہن کی حالت دیکھتے اس نے فوراً یہ فیصلہ لیا تھا۔۔۔۔۔۔ اسے محبت جیسی خرافات پر یقین نہیں تھا۔ وہ صرف درید یزدانی کو ٹوٹا ہوا دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔ اور یہ تبھی ممکن تھا جب اس کی بہن کو تکلیف پہنچتی۔۔۔۔۔۔ کیا وہ یہ سب کر پاتا۔۔۔۔۔۔ اس نے سب پلین کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔ اب نا جانے وہ اس کی کامیاب ہوتا یا نہیں۔

اتر و۔۔۔۔۔۔ اس نے گاڑی روکتے کہا تو وہ بھی آہستگی سے اتر گئی۔

رباب نے نم آنکھوں سے اس گھر کو دیکھا جہاں ناروشنیاں تھی اور نہ کوئی خوش آمدید کہنے والا۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے اندر قدم رکھے تو سارے احساسات پر اوس پری۔۔۔ گھر کی ساری بتیاں گل تھی جو باسط نے چلائی نہ کوئی سجاوٹ تھی نہ کچھ۔ شاید ان کا کمرہ ایسا ناہو۔۔۔ اس کے دل سے آواز آئی۔۔۔ لیکن باسط کے پیچھے اس کمرے میں جا کر اس کا دل بھاری ہوا۔

تو کیا اس شخص کے کوئی جزبات نہ تھے اس شادی کے لیے۔۔۔۔!

چینج کر لو۔۔۔ مجھے کچھ کام ہے میں تھوڑی دیر تک آجاؤں گا۔۔۔ گیٹ باہر سے لاک کر کے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ رباب نے جھٹکے سے سراٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ آج کے دن اسے کیا کام ہو سکتا تھا۔۔۔ لیکن کہنے کی ہمت وہ کہاں رکھتی تھی۔ وہ نکل گیا تو وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ کمرہ صاف ستھرا تھا۔۔۔ اتنا سامان نہ تھا۔۔۔۔۔ اسے وہ کمرہ کچھ خاص پسند نہ آیا تھا۔ لیکن وہ جانتی تھی انہیں کل یہاں سے چلے جانا ہے۔۔۔ شاید باسٹونے اسی لیے یہ گھر سجایا نہ ہو۔۔۔۔۔ دل نے خود کو ہی تسلی دی تھی۔ اس نے اٹھ کر چینج کیا اور وہیں صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ ہزاروں سوچوں نے اس کے دماغ پر غلبہ کیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن کھڑکی ہر ہوتی دستک پر وہ چونکی۔

بارش ہو رہی تھی شاید۔۔۔۔۔ اس نے گھڑی پر نظر ڈالی جو ڈیڑھ بج رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے گہری سانس بھری۔

www.kitabnagri.com

حال میں پھر سے خاموشی چھا گئی کیونکہ اب فیصلہ سنایا جانا تھا۔۔۔

سب کے چہرے فکر سے لال تھے۔۔۔۔۔ صرف ایک تبریز شاہ تھا جو پرسکون بیٹھا تھا۔۔۔ جیسے جانتا ہو کہ کامیابی اسی کا مقدر ہے۔ اس کی نظر سب سے ہوتی اس لڑکی پر پڑی تھی جو سختی سے آنکھیں میچے منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی شاید کچھ پڑھ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

سومس وقار کے آنے سے پہلے ہم فیصلہ کر چکے تھے کہ یہ ٹینڈر کس کو دینا ہے۔۔۔۔۔ لیکن مس وقار کا کام اتنا اچھا تھا کہ ہم فیصلہ بدلنے پر مجبور ہو گئے۔ تبریز شاہ کی نظر اب بھی اس لڑکی پر تھی جس نے اپنا نام سنتے فوراً آنکھیں کھولیں تھی۔۔۔۔۔ آنکھوں میں یک دم چمک در آئی تھی۔

یہ ٹینڈر تبریز شاہ کا ہے۔۔۔۔۔ لیکن آدھا کام اب مس وقار کو سونپا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ یعنی آپ کو یہ ٹینڈر تین ماہ میں اکٹھے کر کے دینا ہو گا۔۔۔ اس کے کہنے کی دیر تھی کہ ان دونوں کی آنکھیں ملی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اسے دیکھتے فوراً نظریں بدلی تھی۔۔۔۔۔ وہ یہاں کیسے۔۔۔۔۔ اور کیوں۔۔۔۔۔ نہیں اتنی جلدی نہیں۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی بزنس کی دنیا میں اس کا سامنا تبریز شاہ سے ہو گا لیکن اتنی جلدی۔۔۔۔۔

اس کی سانسیں حلق میں اٹکی تھی۔۔۔۔۔ دل خوف سے لرز اٹھا۔۔۔۔۔

اتنی جلدی یا خدا۔۔۔ اس نے یہاں وہاں دیکھتے اپنی بے چینی کو ختم کرنا چاہا تھا اور پھر گہری سانس لی۔۔۔۔

کل ہی کیوں آج کیوں نہیں۔۔۔۔ اس نے ہمت کرنی تھی۔۔۔۔

اب ان دونوں کا نام پکارا گیا تو دونوں نے باری باری ان سے مصافحہ کیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

مس۔۔۔۔۔فارن کمپنی کے مینیجر نے اس کا نام پوچھنا چاہا۔۔۔۔۔

مائی سیلف۔۔۔۔۔منت۔۔۔۔۔منت وقار۔۔۔۔۔

اس نے کہتے ماسک نیچے کیا اور مسکرائی۔۔۔

اور یہ دھپ دھپ آسمان تبریز شاہ کے سر پر گرا تھا۔۔۔۔۔ دو سال۔۔۔ ڈیڑھ سال اس عورت نے اسے اپنے پیچھے زلیل کروا رہا تھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا اس نے اسے۔۔۔ اور وہ یہاں اسے اپنے مقابل ملی تھی۔۔۔ اس نے اس پر سے نظریں ہٹائیں۔ اس کی پیشانی پر بلوں کا اضافہ ہوا تھا۔۔۔ اس شخص کے اس کے سامنے ہاتھ کرنے سے اس نے مٹھیاں بھینچی۔۔۔ اور پھر حیرت کا دوسرا جھٹکا اسے تب لگا جب سامنے موجود لڑکی اس کا بڑھا ہاتھ تھام چکی تھی۔۔۔۔ اس نے مٹھیاں بھینچی۔۔۔

ان سب کے دوران منت نے غلطی سے بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اب سب الوداع کہتے نکل رہے تھے۔۔۔۔۔ اس نے اپنے مینیجر کو کچھ کہا اور باہر نکل گیا۔
اس کے جاتے ہی منت کو لگا ہوا میں آکسیجن برابر ہوا ہے جو اس کی موجودگی میں کم ہو گیا تھا۔
اس کا مینیجر اس کے پاس آیا۔۔۔

میم آپ ساتھ چلیں سب ڈسکس کر لیں گے۔۔۔

آج نہیں۔۔۔ آج کچھ کام ہیں۔۔۔۔۔ مینیجر حیران ہوا اس کے پاس نے کہا تھا وہ یہی جواب دے تو آگے سے کہنا۔۔۔؟ نہیں میم۔۔۔۔۔ کام بہت زیادہ ہے اور وقت بہت کم۔۔۔۔۔ سر کو کل دوسرے شہر کے لیے نکلنا ہے اس لیے سب آج ہی ڈسکس کرنا ضروری ہے۔۔۔۔۔ اس نے وہی کہا جو اس کو کہنے کے لیے کہا گیا تھا۔۔۔۔۔

حالانکہ وہ جانتا تھا اس کے بوس کو کل کیا آنے والے ہفتے میں بھی کسی شہر نہیں جانا تھا۔۔۔

او کے۔۔۔۔۔ اڈریس سینڈ کر دیں میرے مینیجر کو وہ پہنچ جائے گا۔۔۔۔۔ وہ اتنی جلدی اس کے روبرو نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

مینجر پھر حیران ہوا۔۔ کیونکہ اس کے پاس نے یہ جواب بھی بتایا تھا۔۔۔

نہیں میم۔۔۔ سر مینینجرز سے سب ڈسکس نہیں کرتے۔۔۔ کمپنی اونر سے ہی کرتے ہیں اس نے رٹہ رٹایا جملہ کہا۔۔۔

اگر آپ نہیں آتیں ہیں تو یہ کنٹریکٹ ہماری طرف سے توڑ دیا جائے گا۔۔۔ ہمیں زیادہ نقصان نہیں ہو گا آپ کا ہمیں اندازہ نہیں وہ ایک بار پھر بولا۔۔۔

او کے چلیں۔۔۔ ہم اپنی گاڑی میں آپ کو فلو کرتے ہیں۔۔۔ اس نے گہری سانس بھری۔۔۔

تو آج پہلی ملاقات روبرو پارہونے والی تھی۔۔۔۔۔ اس کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔

اس نے سارے راستے یہ دعا کی تھی کہ کچھ ایسا ہو جائے کہ اسے تبریز شاہ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔۔

وہ یہ کنٹریکٹ توڑ دیتی اگر اس کے بابا کی اسٹیٹ اس پوزیشن میں ہوتی۔۔۔ اس نے اس ڈیل کے لیے دن رات محنت کی تھی۔ یہ اس کی پہلی ڈیل تھی جس سے تبریز شاہ کو پتا نہیں لیکن اس کو کافی پروفٹ ملتا۔۔۔ یہی سب سوچتے وہ مان گئی تھی۔ اس کے نا جانے پر کیا معلوم وہ اپنا کہا کر ڈالتا۔۔۔۔۔ تبریز شاہ کے ہنر کو وہ اچھے سے جانتی تھی۔

گاڑی اس کی کمپنی کے باہر جھٹکے سے رکی تو اس نے آنکھ میں اٹکا آنسو صاف کیا اور اندر داخل ہوئی۔۔۔

لفٹ سے جاتی اب وہ اس کے کمرے کے سامنے موجود تھی۔۔۔۔

اس نے بنا نوک کیے دروزہ کھولا تو دونوں کی نظریں ٹکرائیں۔۔۔

شاید ایک کمپنی اونر ہونے کی حیثیت سے آپ کو اندازہ ہو کہ دروازہ نوک کیا جاتا ہے اور اجازت طلب کی جاتی ہے۔۔۔۔۔ آتے ساتھ اس کی اتنی بے عزتی پر اس کے گلے میں اٹکے آنسو پھر سے آنکھ کے راستے پر گامزن ہوئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے دوبارہ دروازہ بند کیا اور نوک کیا۔۔۔۔۔ اس کا مینیجر باہر ہی رکا تھا۔۔۔۔۔

کم ان۔۔۔۔۔ اس نے کہا تو وہ اندر داخل ہوئی نظریں جھکی ہوئیں تھیں۔

اب وہ ایک دوسرے کے سامنے تھے۔

اس انجان گھر میں اب اسے ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔۔۔ جہاں کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔ بارش کی آواز بھی اب زور پکڑ رہی تھی۔ اس نے ہونٹ کاٹتے آنسو روکے۔۔۔۔۔ یہ کیسی رات تھی۔۔۔۔۔ ایسا کچھ تو نا اس نے کبھی سنا تھا اور نہ سوچا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سوچتی باہر سے گیٹ کھلنے کی آواز آئی تھی اور پھر جب وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تو بھاگ کر اس کے سینے سے لگی تھی۔ وہ جو بلا مقصد سڑک پر گاڑی گھما رہا تھا۔۔۔۔۔ کہ نہیں جانتا تھا کہ جو سوچ بیٹھا ہے ویسا کر پائے گا نہیں۔۔۔۔۔ اس کے جذبات پل میں بدلے تھے۔۔۔۔۔ اس نے اسے دیکھا جو اس کے کاندھوں تک بمشکل آتی تھی۔

اس وقت سلک کے سلپنگ سوٹ میں وہ چھوٹی موٹی سی ہوئی اس کے اندر چھپنے کی کوششوں میں تھی۔

اس نے گہرا سانس بھرتے اسے علیحدہ کرتے خود سے دور کھڑے کیا۔

رہا بلا وجہ ہی شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اس لیے واپس جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

وہ بھی چیخ کرنے چلا گیا۔۔۔۔۔ واپس آیا تو وہ لیٹ چکی تھی۔۔۔۔۔ اس نے کتنی ہی دیر اس کمرے کی درودیوار کو دیکھا۔

جو سالوں سے صرف اسے کے وجود سے آشنا تھیں۔۔۔۔۔ اور آج ایک نیا شخص۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس کا بیڈ کچھ خاص بڑا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سے اکیلا رہا تھا۔۔۔ اس نے سارا نیا فرنیچر نئے گھر میں سیٹ کروایا تھا۔ آج کی رات اسے یہیں گزارا کرنا تھا۔۔۔ کمرے میں صوفے بھی موجود تھے۔۔۔ لیکن یہ کسی بھی عورت کے لیے باعثِ تذلیل ہوگی کہ اس سے منسلک مرد اس کے ہوتے ہوئے کہیں دور لیٹے۔۔۔

اس نے ساری بتیاں بجھائی اور جا کر خاموشی سے اس کے پہلو میں لیٹ گیا۔۔۔۔۔ رباب کی طرف سے کوئی ہلچل نہیں ہوئی تھی۔

کل شام ہمیں نکلنا ہے۔۔۔۔۔ اس نے بات کا آغاز کیا۔

اوکے۔۔۔۔۔ مختصر جواب۔۔۔

پینگ کر لی ہے۔۔۔؟

جی۔۔۔۔

کچھ خریدنا تو نہیں ہے۔۔۔؟

نہیں۔۔۔۔۔ وہ تو جیسے سوچے بیٹھی کہ ایک لفظی جواب سے زیادہ کچھ نالو لے گی۔

www.kitabnagri.com

اس نے اسی کی طرف رخ کیا۔۔۔ کمرے میں چاند کی ہلکی سی روشنی آرہی تھی جو اس کے چہرے پر پر رہی تھی۔ وہ اسے ہی تک رہی تھی۔۔۔ اس کے دیکھتے ہی اس نے بچپن کی طرح نظروں کا زاویہ بدلا۔۔۔۔۔

اس نے گہری سانس بھری۔۔۔۔۔ وہ شخص جسے زندگی میں کچھ کم ہی مشکل اور پیچیدہ لگا کرتا تھا آج اسے اپنا ہی رشتہ کافی مشکل لگ رہا تھا۔

اس نے دوسری طرف کروٹ بدلی۔۔۔۔۔ رباب کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

جس کی وجہ کیا تھی۔۔۔ وہ خود نہیں جان پائی۔۔۔

تم محافظ نہیں ہو لٹیرے ہو میں یہ بات سب کو چیخ چیخ کر بتاؤ گی یزدانی ".....

"خبردار! ایک لفظ نہیں بولو گی تم..... آج سے تمہارے میرے راستے الگ.... میں تمہیں نہیں جانتا تم مجھے نہیں..... یہ سمجھو کہ ہم کبھی ملے ہی نہیں" اس نے قدم اس کی طرف بڑھاتے کہا۔

اسے اس لڑکی پر ترس آیا۔۔۔۔۔ اس کے آنسوؤں سے پہلی بار اس کے دل میں ہلچل ہوئی تھی۔

وہ کئی لمحے اسے دیکھتی رہی تھی..... وہ شخص تو انسانیت کے درجے سے بھی گر گیا تھا۔

میں نہیں جاؤں گی..... یہاں سے اس نے ٹرانس کی سی کیفیت میں کہا۔

"کتنی رقم اور لوگی پیچھا چھوڑنے کی اب کے اس نے اس کا دوپٹہ اس پر پھینکتے نخوت سے کہا"۔۔۔۔۔ کہ وقت تھوڑا تھا اب۔

درید یزدانی نے اس بار عورت کو غلط طریقے سے جانچا تھا اور یہ کفارہ اسے مرتے دم تک ادا کرنا تھا۔۔۔۔۔ اسے لگا تھا وہ اس کو بھی بعد میں ڈھونڈ کر سچائی بتا کر منالیتا۔۔۔۔۔ لیکن نہیں جانتا تھا کہ وہ پہروں اس کو سوچنے اور ڈھونڈنے والا تھا۔

مجھے جانا بھی ہے اس نے گھڑی کو دیکھتے کہا۔

"اور کتنی قیمت لگاؤ گے اپنے ہی نکاح کی اپنی ہی بیوی کی" وہ قریب آکر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔

نکاح، بیوی...؟ وہ نہیں چاہتا تھا وہ یہ سب بولے۔۔۔۔۔

واٹ رہش.... یہ سب تمہارے کہنے پر ہوا تھا تمہیں یاد تو ہو گا... میں نے نہیں بولا تھا آؤ نکاح کریں اس نے تمسخر سے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"کسی کے کہنے پر بھی ہوا ہو میں بیوی ہوں تمہاری اب درید یزدانی مان لو اس بات کو....." وہ اس کا لڑکا تھام کر بولی۔۔۔۔۔ ایک پل کو درید کو لگا کہ وہ اسے سب بتادے لیکن مجبور تھا۔۔۔۔۔ ایسا کرتا تو اس کے ساتھ اپنی بہن کو بھی کھو دیتا۔

اُف.....! میں نہیں مانتا کسی رشتے کو..... اور قیمت دے دی ہے نکلوا اب فوراً اس سے پہلے کہ مجھے گارڈز کو بلوانا پڑے اس نے اسے جھٹکے سے خود سے دور کرتے کہا۔

"اور چاہیے تو بتاؤ...؟" اس نے بیزاری سے کہا۔ وہ وہیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی یہ تھا اس کا نصیب..... ہاں شاید ان لڑکیوں کا یہی نصیب ہوتا ہے جن کے سر پر ماں باپ کا سایہ نہیں ہوتا۔ ایک دن..... ایک دن درید یزدانی..... خدا میرا بھی ہے یاد رکھنا.....!" وہ کہتی نکل گئی تو وہ وہیں بے سدھ گر گیا۔۔۔۔۔۔۔

ربانثہ نے سب یاد کرتے دل میں درد اٹھتا محسوس کیا۔۔۔۔۔ وہ کیسے اس شخص کے ساتھ رہ رہی تھی جس نے اس کے ساتھ یہ سب کیا تھا۔

Kitab Nagri

تو مس منت وقار۔۔۔ آپ یہ ڈیل مکمل کریں گیں۔۔۔ اس کے گھمبیر آواز پر اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ نہیں میرے کہنے کا مطلب تھا کہ آپ کو بھاگ جانے کا کافی شوق اور تجربہ ہے تو اسی لیے۔۔۔ اس نے کہا تو منت نے اسے دیکھا وہ پہلے سے زیادہ سنجیدہ ہو چکا تھا۔

نہیں مجھے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے کام کرنے آئی ہوں کام کریں گے۔۔۔ اور مجھے لگتا ہے کو لیگ ہونے کی حیثیت سے ہمیں اس طرح کی گفتگو سے اجتناب برتنا چاہیے جس سے ہمارے کام کا کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔۔۔ اس کے طنز کا کراہا جواب دیا تھا اس نے۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

پل میں اس کی ساری زیادتیاں اسے یاد آئیں تھیں۔۔۔۔۔ اس نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا تھا۔

اس کا جواب تبریز شاہ کو پسند نہیں آیا تھا یہ اس کی سرخ ہوتی آنکھوں سے صاف واضح تھا۔

کام آج سارا تقسیم کر لیتے ہیں تاکہ اپنی اپنی کمپنی سے اہم یہ کام کر سکیں فحال۔۔۔ کیونکہ آپ کے مینیجر کے مطابق آپ کل شہر سے باہر جا رہے ہیں اس کی خاموشی کو اسی نے ٹوڑا تھا۔

یہ تو ممکن نہیں مس منت وقار کام سارا میری کمپنی میں ہی ہو گا۔۔۔ جیسے کہ آپ نے سنا تھا کہ یہ ٹیگزٹر مینلی میرا ہے۔۔۔۔ اور کل جانے کا میں کینسل کر چکا ہوں۔۔۔ آپ کو فائیل پہنچ جائے گی۔۔۔۔۔ یو مے گوناؤ۔۔۔۔۔

وہ۔ ایسا کیوں کر رہا تھا خود نہیں جانتا تھا۔۔۔ شاید اتنے سالوں کا غصہ تھا جو اس صورت میں نکل رہا تھا۔

منت بنا اس کی طرف دوسری نگاہ ڈالے اٹھ کر چلی گئی تو اسے نئے سرے سے غصہ آیا۔

کیوں وہ اتنا غصہ ہو رہا تھا۔۔۔ کیوں وہ اسے دیکھ کر میچین ہو رہا تھا۔۔۔ وہ تو اسے اس لیے ڈھونڈ رہا تھا نا کہ اس سے اپنا نام چھین سکے۔۔۔ اس نے خود سے زیادہ اپنے دل کو تسلی دی۔۔۔۔

اس بھوندے جواز پر کوئی بھی مطمئن نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ دل میں آگ الگ لگ گئی تھی۔۔۔۔۔ اس نے سامنے پڑی تمام فائنلز کو ہاتھ سے نیچے گرایا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ کب کی جاچکی تھی لیکن وہ وہیں بیٹھا رہا اور پھر سات بجتے دیکھ اٹھا اور گھر کے لیے نکل گیا کہ سارا آفس اب خالی ہو چکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

تھی۔ شوکت یزدانی کو باسط شروع سے پسند تھا۔۔۔ انہیں وہ اتنا پسند تھا کہ اگر وہ رشتے کی بات نہ کرتا تو شاید وہ بیٹی کا باپ ہوتے ہوئے خود اس سے پوچھ لیتے۔ انہوں نے رباب کے لیے ایسا ہی سلجھا ہوا شخص چاہا تھا۔۔۔ اس کی ساری زندگی ان کے سامنے گزری تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اس کی تمام باتیں مانی تھی۔۔۔ اور شادی میں بھی تاخیر نہ کی تھی۔ وہ جانتے تھے وہ ہمیشہ سے اکیلا رہا ہے۔۔۔ اس لیے ایک ساتھی چاہتا تھا۔۔۔ اور بیٹی کو اچھے ہاتھوں میں دیتے کون سا باپ خوش نہ تھا۔

انہیں اب بس درید کی فکر تھی۔۔۔۔۔ وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے۔۔۔ رباب کی دھڑکنیں معمول سے زیادہ تیز چل رہی تھی۔۔۔ خوف سے اس کا چہرہ ہلکا ہلکا سفید پڑ رہا تھا۔

کیا ہوا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ اس نے سادہ سا جواب دیا۔۔۔ جب وہ اس کی بات نہ مانا تھا تو اب کیا فائدہ۔۔۔

www.kitabnagri.com

پلین پانچ منٹ بعد پرواز بھرنے لگا تھا۔۔۔ باسط جانتا تھا وہ کافی ڈر رہی ہے۔۔۔ درید اسے بتا چکا تھا اس کا ڈر۔۔۔

پلین ہوا میں بلند ہوا تو اس کے آنسو بھل بھل گرنے لگے۔۔۔ اس نے سانس روکا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔

اس کے ناخن زیادہ لمبے نہ تھے لیکن باسط کے ہاتھ پر زخم ضرور کر گئے تھے۔

باسط نے اسے دیکھا تو اسے بے حد افسوس ہوا۔۔۔ کاش وہ رات کو اس کی بات مان لیتا۔۔۔ پہلا کچھتاوا۔۔۔ نا جانے اور کتنے ابھی باقی تھے۔

Posted on Kitab Nagri

رباب نے تب سے آنکھیں نہ کھولیں تھیں۔۔۔۔۔ ائیر ہو سٹس کے قریب آتے اس نے اس سے کھانا پکڑا وہ جاچکی تھی۔

باسط نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹایا تو اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔ اسے بے حد برا لگا تھا۔۔۔۔۔ مطلب کہ اب وہ شخص اس کے ڈر میں اس کا ہاتھ پکڑنا بھی اچھا نہیں سمجھتا تھا۔
کھانا کھاؤ گی۔؟

نہیں۔۔۔۔۔ سنجیدگی ہی سنجیدگی تھی۔۔۔۔۔
باسط نے بھی دو تین نوالے لیے تھے۔۔۔۔۔ بیشک اسے بہت بھوک لگی تھی لیکن اس کا دل نہیں مانا تھا۔۔۔۔۔ موسم خراب ہونے کی وجہ سے جہاز تھوڑا بہت ہلا تھا۔۔۔۔۔ اس نے ہونٹ لبوں میں دباتے بے خیالی میں ساتھ والے لڑکے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔ باسط کی نظر اس پر پڑی تو اس نے سنجیدگی سے اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔۔

اور جھٹکے سے اس کا ہاتھ اس لڑکے کے ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔۔۔ وہ لڑکا زیادہ بڑا تھا لیکن پھر بھی اسے رباب کی یہ حرکت کافی ناگوار گزری تھی۔ رباب نے آنکھیں کھولیں تو وہ لڑکا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔ اس نے دوسری نظر باسط پر ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اب جہاز میں موسم کی خرابی کا بتایا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ رباباں نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے آنسو صاف کیے۔۔۔۔۔ اب اس کے ہاتھ سیٹ کی سائیڈز کو تھامے ہوئے تھے۔

طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔۔؟ باسط نے اس کی طرف دیکھتے کہا لیکن جواب نہ داد۔۔۔۔۔
آپ میرا ہاتھ تھام سکتی ہے پر بیٹی گرل۔۔۔۔۔ وہ لڑکا بلا جواز ہی مسکرا کر بولا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

بکو اس نہیں۔۔۔ اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔۔۔ اسے پہلے پتا ہوتا تو وہ سیٹ بدل لیتا رباب سے اپنی۔۔۔ لیکن رباب کو وہ ونڈ و سیٹ نہیں بٹھانا چاہتا تھا۔

اس نے رباب کو جھٹکے سے قریب کرتے اسے حصار میں لیا تھا۔۔۔ لڑکے نے او دو کرتے منہ دوسری طرف کر لیا۔

رباب نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جس نے اسے ساتھ لگا رکھا تھا۔۔۔۔۔ اب وہ اس پیر بلینکٹ دے رہا تھا۔

کل سے وہ کتنا بے نیاز تھا اس سے اور اب کیسے کسی دوسری کی توجہ اس پر دیکھ کر وہ بدل گیا تھا۔

اس نے دیکھا وہ اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔ آنکھیں اٹھائی تو وہ سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔ چہرے پر اب بھی سنجیدہ سے تاثرات تھے۔ پلین کو کچھ دیر کے لیے لینڈ کیا جا رہا تھا۔۔۔ موسم کی یک دم خرابی کی وجہ سے۔۔۔۔۔ لیکن اسے اب کہاں ہوش تھا اس کا سارا دھیان تو اس پر تھا جس نے اسے حصار میں لیا ہوا تھا۔

تین ماہ پہلے:

دریدیزدانی نے اسے ڈھونڈ نکالا تھا وہ اسے تقریباً ڈیڑھ سال بعد ملی تھی۔۔۔۔ اس عرصے میں اس نے اسے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا۔ ان سب کے بعد اس شخص نے اس سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔ رباب کے لیے سیکیورٹی اس نے سخت کر دی تھی۔ لیکن وہ لڑکی اسے ہر رات، ہر دن، ہر پل یاد آتی تھی جو بنا کسی گناہ کے سب سہم گئی تھی۔ اس کے ساتھ وہ سب اس نے نہیں کیا تھا۔۔۔۔ لیکن اس نے اس نا کردہ گناہ کی سزا کاٹی تھی۔۔۔۔ درید کو یاد تھا کیسے اس نے کسی اور کا گناہ اپنے سر ڈالا تھا صرف اپنی بہن کی خاطر۔۔۔۔

اپنی بہن کی خاطر اس نے اس لڑکی کو توڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ جو ہر رات اس کے خوابوں میں آتی اسے بے بس کر دیا کرتا تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ کتنی ہی راتیں سو نہیں پایا تھا۔۔۔ اس لڑکی کو پورے شہر میں ڈھونڈا تھا اس نے۔۔۔۔۔

وہ اس کے گھر سے تو کیا شہر سے ہی چلی گئی تھی۔۔۔ بظاہر سب نارمل تھا لیکن اس کے دل کی دنیا پلٹ گئی تھی۔

وہ جو سمجھتا تھا اسے محبت جیسی خرافات پر یقین نہیں اسے عشق ہوا بھی تو کس سے۔۔۔۔۔ اپنی ہی بیوی سے جسے رسوا کیا تھا اس نے۔ آپا اس سے ملنے آئی تھی اس نے آدھی حقیقت انہیں بتائی تھی۔۔۔ اس شخص کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی شاید وہ بتاتا لیکن اس سے پہلے ہی آپا صدمے کی سی حالت میں اس کے چہرے پر کتنے ہی ہاتھ جڑ چکیں تھی۔

شوکت یزدانی کو سب سنتے پہلے ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس گلٹ کے ساتھ زندہ تھا کہ وہ بے گناہ ہوتے ہوئے بھی سب کا گناہ گار تھا۔ آپا واپس جا چکی تھیں۔۔۔۔۔ اور پھر مڑ کر کبھی نہیں آئیں تھیں۔۔۔۔۔ رباب کو ہلکا سا پتلا لگا تھا۔۔۔ اس کے بعد کچھ بھی ڈسکس نہیں ہوا تھا۔ شوکت یزدانی نے اس سے بات کرنا بھی کم کر دی تھی۔۔۔۔۔۔۔ وہ سب سینے میں دفنائے خاموش ہو گیا تھا۔ لیکن پھر اسے اسی کی طلب ہوئی تھی۔۔ اس نے پاگلوں کی طرح اپنی بیوی ربائشہ حق کو ڈھونڈا تھا۔۔۔۔۔ ایک سال ہونے کو آیا تھا۔۔ اس نے سارا شہر ڈھونڈ ڈالا تھا۔

www.kitabnagri.com

اور آخر میں اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ اس شہر میں ہی نہیں۔۔۔۔۔ اس دن اس نے ہمت ہار دی تھی۔۔ اس دن اس کے باپ نے اسے ٹوٹ کر بکھرتے نشہ کرتے دیکھا تھا اور دوسرا ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

سب اس کے ہاتھوں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف اس گھر سے نکلنے کے بعد رہائشہ کو لگا تھا کہ وہ مر جائے گی لیکن زندگی موت دینے والا تو رب ہے۔ اسے اس شخص پر بھروسہ تھا۔۔۔ اتنے دن اجنبی بن کر اس کے ساتھ گزارے تھے اور اس نے کبھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا اور نکاح ہوتے ہی۔

اسے آج بھی لگتا تھا کہ اس کے ساتھ زبردستی کی کوشش کی گئی ہے اور وہ اس کے شوہر نے ہی۔۔۔۔۔۔ لیکن حقیقت کون جانتا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے وہاں سے نکلتے دو گھنٹے باہر فٹ پاتھ پر بیٹھتے خود کشی کرنے کا سوچتے گزارے تھے۔

لیکن ہمت نہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔ اس نے اپنے قدم یتیم خانے کی طرف بڑھائے تھے۔

اور پھر وہی اپنی جائے پناہ سمجھیں تھی۔۔۔۔۔۔ اک روز وہاں وقار حسین آئے تھے۔۔۔۔۔۔ انہوں نے اس کو اکیلے روتے دیکھ اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ درید آیا تھا وہ چاہتا تھا وہ اس کے ساتھ چلے وہ گئی بھی تھی لیکن جہاں وہ رہتا تھا وہاں مناسب نہ تھا اس کا رہنا۔۔۔۔۔۔ اس لیے وہ واپس آگئی۔ انہیں وہ سلجھی اور معصوم سے لڑکی پسند آئی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ منت کو بھی اس سے ملوانے لائے تھے۔۔۔۔۔۔ اور پھر منت کے ہی اسرار پر وہ ان کے ساتھ چلی گئی تھی۔

ایک سال کیسے گزرا تھا ان دونوں کی زندگیوں کا وہ بہتر جانتے تھے۔۔۔۔۔۔

اور پھر ایک سال بعد درید زدانی اپنی پہلی میٹنگ کے سلسلے میں دوسرے شہر گیا تھا۔

اس نے وہاں منت کے ساتھ اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔ منت وہ تبریزی وجہ سے جانتا تھا۔۔۔۔۔۔ جس کو وہ پچھلے ایک سال میں ان گنت بار ڈھونڈ چکا تھا۔

اس نے اس کا پیچھا کیا تھا کتنے ہی روز۔۔۔۔۔۔ جانتے اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ پاس ہی کسی سکول میں پڑھا رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ایک روز واپسی پر دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے اس نے اسے زبردستی گاڑی میں بٹھایا تھا۔

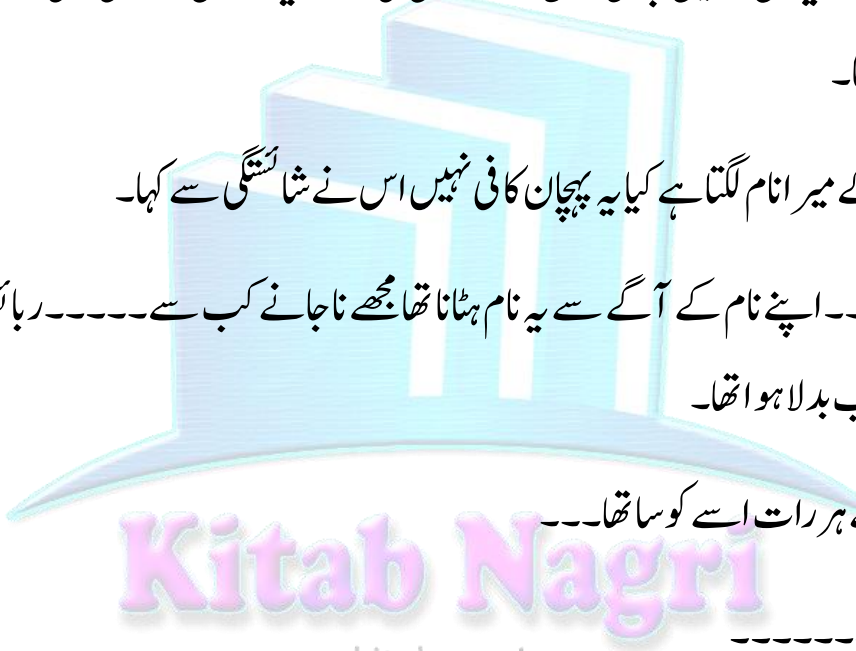
ربائشہ اسے دیکھتی خوفزدہ تھی۔۔۔۔۔ وہ وہ شخص تھا جسے وہ اپنی آنے والی زندگی میں کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

وہ اسے اپنے فلیٹ لایا تھا۔۔۔۔۔ وہ آمنے سامنے موجود تھے۔۔۔۔۔ رباءشہ کی آنکھوں میں نفرت تھی اس کے لیے بے انتہا نفرت۔۔۔۔۔ اور وہ اسے بناپلک جھپکے دیکھ رہا تھا۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟؟ کیا میں تمہیں جانتی ہوں۔۔۔؟ اس کی آواز ایک سال بعد سنی تھی۔۔۔۔۔ دریدیزدانی کے دل میں چھناکے سے کچھ ٹوٹا تھا۔

ربائشہ حق کے نام کے آگے میرا نام لگتا ہے کیا یہ پہچان کافی نہیں اس نے شائستگی سے کہا۔

اچھا ہوا تم مل گئے۔۔۔۔۔ اپنے نام کے آگے سے یہ نام ہٹانا تھا مجھے ناجانے کب سے۔۔۔۔۔ رباءشہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا جہاں آج سب بدلا ہوا تھا۔



اس ایک سال میں اس نے ہر رات اسے کو سنا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد انہیں دوبارہ شفٹ کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ اب کی بار باسط نے اسے اپنی سیٹ پر بٹھایا تھا۔

مجھے یہاں نہیں بیٹھنا۔۔۔۔۔ اس نے سوکھے ہونٹوں سے کھڑکی سے باہر دیکھتے کہا۔

خاموشی سے بیٹھی رہو۔۔۔۔۔ اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔ تو رباء نے ناک سکیڑا۔۔۔۔۔

وہ لڑکا بھی اب منہ بناتا اپنے دوست کے ساتھ مصروف ہو گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

دوبارہ پلین کے اڑنے سے پہلے اس نے امید سے باسط کو دیکھا جو شاید اسے پھر سے حصار میں لے لے۔۔۔

لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس لیے آنسو پھر سے اس کی آنکھوں سے گرے۔۔۔۔ وہ یہ کام تب سے ناجانے کتنی بار کر چکی تھی۔

پلین ہو امیں ہوتے ہی اس نے جھٹکے سے واپس اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔۔

اب تمہارا ایک آنسو نہ نکلے رہا۔۔۔ اس نے تنبیہ کی تو اس نے اپنا چہرہ اسی کی شرٹ کے ساتھ رگڑا۔۔۔

سردی لگ رہی ہے۔۔۔ اس نے دھیمے سے کہتے اپنا چہرہ مزید اس کے شرٹ میں چھپایا۔

باسط نے اس پر کمر ٹرڈالا اور فون نکال کر مصروف ہو گیا۔۔۔۔ اور رباب ایک بار اسے دیکھنے میں۔

اور پھر کب وہ منزل پر پہنچے۔۔۔۔۔ اسے پتا نہیں چلا۔۔۔۔۔ یہ سفر اتنا بڑا نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ سامان اکٹھا کر رہا تھا کہ اس کی نظر دور کھڑی رباب پر پڑی جس کے یاس وہی لڑکا کھڑا تھا۔

رباب کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دیکھتے اس نے جڑے بھینچے۔۔۔ سامان لیتے وہ تیز قدموں سے اس کے پاس آیا۔

www.kitabnagri.com

لڑکے کے کارلر کو تھا متے اس نے جھٹکے سے اسے گھمایا۔

کول ڈاؤن۔۔۔ بڈی۔۔۔ آپ ہی کی ہیں۔۔۔ اس نے رباب کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

میں ان کو بول رہا تھا کہ یہ کافی پیاری ہیں۔۔۔ میری آپنی بھی ان کے جیسی ہیں۔۔۔ لڑکے نے کہا تو باسط نے اسے گھورا۔

لڑکا آگے جا کر واپس مُڑا اور رباب کو آنکھ ماری تو وہ پھر سے مسکرائی۔

Posted on Kitab Nagri

کس خوشی میں تمہیں ہنسی آرہی ہے۔۔۔۔۔ باسٹ کو بلا وجہ ہی غصہ آ رہا تھا وہ سنجیدہ ہوئی۔

آپ بہت کیوٹ ہیں۔۔۔ اسے اس لڑکے کی کچھ دیر پہلے ہوئی گفتگو یاد آئی۔۔۔

ارے ڈریں نہیں آپ میری آپی جیسی ہیں۔۔۔ اس نے کہا تو رباب نے اسے دیکھا۔

آپ کا شوہر تو کافی مغرور سا لگتا ہے آپ۔۔۔ کیا دیکھ کر شادی کی ہے۔۔۔ اس نے کہا تو رباب مسکرائی۔۔۔

لو میرج نہ کہیے گا میں نے بیہوش ہو جانا ہے۔۔۔ کیونکہ جس طرح وہ آپ کے لیے پوچھتا رہا تھا نا خدا بچائے۔۔۔۔۔ ویسے اچھا آئیڈیا ہے جب وہ آپ کو بھلاؤ نہ دیں تو کسی اور کو دیکھ لینا آپ لڑکے نے کہا تو پھر سے مسکرائی۔

اب چلتا ہوں آپ کا مغرور شوہر آگیا تو کہیں ایک آد لگا کر میرا منہ ناسجا دے۔۔۔ اپنی گرل فرینڈ کو ملنا ہے مجھے۔۔۔ اس نے کہتے رباب کو دیکھا اور پیچھے سے باسط آن پہنچا تھا۔

اس کا ڈرائیور آچکا تھا وہ گھر پہنچ گئے۔۔۔ دباب نے سب سے پہلے اپنے بابا اور بھيو کو خبر دے تھی۔

یہ گھر اس گھر سے بڑا تھا۔۔۔ لیکن زیادہ نہیں۔۔۔ شاید باسٹ کو زیادہ بڑے گھر پسند نہ تھے۔

یہ گھر نیا بنایا گیا تھا۔۔۔ اور کافی اچھے سے سیٹلڈ تھا۔۔۔ باقی وہ خود سیٹ کر لیتی کہ اسے یہ سب کرنا پسند تھا۔

اور پھر کام شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ نہیں آئی تھی اس کا مینیجر سب سنبھال رہا تھا۔۔۔۔۔

تبریز شاہ الگ آگ میں جل رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے دوبار بلانے پر بھی کہ کچھ ڈسکس کرنا ہے وہ نہیں آئی تھی۔ وہ جانتا تھا آج رات وہ آئے گی۔۔۔۔۔ اس لیے پارٹی کے لیے نکلا۔۔۔۔۔ جو فارن کمپنی کی طرف سے رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔ کسی دوسری

Posted on Kitab Nagri

ڈیل کی کامیابی پر۔۔۔۔۔ وہ کب کامیز پر بیٹھا۔۔۔۔۔ ڈرنک تھامے دروازے پر نظریں گاڑے ہوا تھا اور پھر اسے آتے دیکھ اس کے جلتے دل پر مزید آگ لگی تھی۔ وہ سفید پاؤں کو چھوتے فراک میں تھی۔۔۔۔۔ اس دن اس کے بال حجاب میں ڈھکے تھے لیکن آج اس نے جوڑا کر رکھا تھا۔۔۔۔۔ آگے سے دوپٹہ سینے ہر پھیلا یا تھا۔۔۔

بھڑی جھمکے ہلکا سا میک اپ۔۔۔۔۔ وہ بہت حسین نہیں تھی لیکن۔۔۔ کشش کمال کی تھی۔۔۔

وہ اب سب سے مل رہی تھی۔۔۔ تبریز شاہ سے دس قدم کی دوری پر تھی وہ اب۔۔۔ اس پر نظر پڑتے ہی وہ مڑی تھی۔۔۔ بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا۔

صاف رنگت، ہلکی بیئرڈ، گہری بولتی آنکھیں، اور ہمیشہ کی طرح بھینچے ہونٹ۔۔۔۔۔ وہ بلا کا حسین تھا۔۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے رخ موڑا اور سامنے ریفریشمنٹ کارنر کی طرف چلی گئی۔

تبریز شاہ نے گلاس کو زور سے پیچھے میز پر رکھا تھا۔۔۔ اس کی پشت کو گھورتے۔۔۔ اس کا بیک گلہ زیادہ نہیں لیکن ہلکا سا ڈیپ تھا۔۔۔ جس کو ڈوریوں سے باندھا گیا تھا۔

سب ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔۔۔ فارن کمپنی کا ممبر اسے بھی سب سے ملوا رہا تھا۔۔۔ اس کے آنے سے پہلے اس نے تبریز شاہ کا تعارف بھی سب سے کروایا تھا۔

لیکن اس کا تعارف سب سے کروانا تبریز شاہ کو برالگا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کی طرف گیا۔

اپنی طرف اس کے قدم بڑھتے دیکھ اس نے تھوک نگلاتھا۔۔۔۔۔ وہ ہر ممکن حد تک اس سے دور رہنے کی کوششوں میں تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنی جگہ اپنی ساری ذمہ داری مینیجر پر ڈال دی تھی کہ اسے اس کی کمپنی ناجانا پڑے۔۔۔۔۔

اس کے دوبار بلانے پر وہ بہانہ لگاتی منع کر چکی تھی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ وہ قریب آتا وہ وہاں سے ہٹی دوسری طرف چلی گئی۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے مٹھایاں بھینچے اور لب دانتوں تلے لیے سختی سے کاٹے۔۔۔۔۔ وہ اسے پاگل سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے کچھ سوچتے قدم باہر کی طرف بڑھائے۔۔۔۔۔ وہ سب سے الوداع لیتا باہر نکل گیا۔ منت نے اس کے باہر جاتے ہی گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی اسے لگتا تھا سب نارمل ہو گیا ہے۔۔۔ اور آج تو وہ ویسے بھی اسے برے طریقے سے گھور رہا تھا۔

لیکن وہ ہر رات اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتا تھا۔۔۔۔۔ وہ نفرت کی دعوے دار تھی لیکن نفرت تھی یا نہیں وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔ اس نے یہ سب منت کو بتایا تھا اور منت کے جواب نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

آپ بیہوش ہو گئیں تھی رہائشہ۔۔۔ آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ وہ شخص جس کے نکاح میں ہیں آپ وہ اپنا حق لینے کی بجائے آپ سے چھینے گا آپ کی روح کو توڑ کر۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ ان سب کو بھولی نہیں تھی۔۔۔ اور پھر دور چلی گئی تھی۔۔۔۔ اور آج ایک سال بعد وہ ایک دوسرے کے روبرو تھے۔

یہ تمہاری بھول ہے کہ تمہارے نام کے آگے سے میرا نام ہٹے گا کبھی دریدیز دانی نے سنجیدگی سے کہا۔

بہت ہو گیا اب وہ اس ناکردہ گناہ کی سزا نہیں کاٹے گا جس نے اسے اتنا بے بس اور مجبور کر دیا تھا۔

میں کورٹ میں جاؤ گی۔۔۔۔ دریدیز دانی وہ چیخی۔۔۔۔ دونوں اپنی اپنی آنا کے اونچے پہاڑوں پر تھے۔

دنیا کی کوئی بھی طاقت لگا کر دیکھ لیں رہائشہ۔۔۔۔۔ شکست آپ کا مقدر بنے گی۔۔۔۔۔ اس نے اس کے قریب آتے
شائستگی سے کہا۔

تم۔۔۔ تم اب کیا چاہتے ہو۔۔۔؟

Posted on Kitab Nagri

دو گی مجھے۔۔۔۔۔

کیا دوبارہ دسترس حاصل کرنا چاہتے ہیں مجھ پر۔۔۔۔۔؟ اس نے وہ سوال پوچھا تھا جس سے وہ بچ رہا تھا۔

نیچے ڈرائیور کھڑا ہے میرا واپس چلی جاؤ۔۔۔۔۔ اس نے کہتے رخ موڑ لیا تھا۔

ایک سال کے بعد ہوئی یہ ملاقات عجیب تھی۔۔۔۔۔ اسے وہ شخص سمجھ نہ آیا تھا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں کچھ اور بیان کر رہی تھی جو وہ پڑھنے اور سمجھنے سے قاصر تھی۔

اور پھر اس دن کے بعد وہ اس کے سامنے نہیں آیا تھا لیکن ایک فلیٹ وہ یہاں خرید چکا تھا۔۔۔۔۔

اس کے آنے جانے کی ہر انفارمیشن تھی اس کے پاس۔۔۔۔۔ جس دن اس کے گھر میں کوئی دوسرا نہ ہوتا تو وہ اسے صرف ایک نظر دیکھنے کے لیے جاتا تھا۔

وہ اس کے نزدیک ہوتے ہوئے بھی بہت دور تھا۔۔۔۔۔ اور پھر ایک دن ایکسڈنٹ ہوا تھا اس کا۔

ربائشہ اکثر نیند میں کسی کی موجودگی محسوس کیا کرتی تھی۔۔۔۔۔ اور آہستہ آہستہ وہ اس موجودگی سے مانوس ہو گئی تھی۔

یہ موجودگی اسے اچھی نہیں تو بری بھی نہیں لگتی تھی۔۔۔۔۔ اپنے پیچھے موجود آدمیوں سے بھی وہ جان گئی تھی کہ اس کی حفاظت کے لیے اس نے یہ سب کیا ہے۔

کبھی کبھی اس کا دل چاہتا تھا وہ چیخ کر اس شخص کا گریبان تھام کر پوچھے۔۔۔۔۔

کہ کیوں کیوں کیا تھا تم نے وہ سب۔۔۔۔۔ کیا وہ سب جھوٹ تھا یا یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔ جو اس کی آنکھیں بیان کرتی تھیں، جو اس کی حفاظت کے طریقے بیان کرتے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

منت کے ہاتھ پر چھری لگنے سے وہ ہسپتال آئیں تھیں اور اس نے اسی آدمی کو دیکھا تھا جو اکثر اس کے پیچھے ہوا کرتا تھا جب وہ گھر سے نکلتی تھی۔ وہ آج کل الجھن میں تھی۔۔۔ نہ ہی کوئی گارڈ تھا اور نہ راتوں میں اس کی موجودگی۔۔۔ تو کیا وہ پھر سے واپس چلا گیا تھا سب چھوڑ کر۔۔۔ ایک بار پھر نفرت کو دل و دماغ میں اس نے جگہ دی تھی یہ سوچتے کہ اس پر رسائی نہ پاتے وہ ہار مان کر چلا گیا تھا۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد وہ بھی سب سے ملتی باہر نکل گئی۔۔۔ کہ بزنس پارٹیز اسے شروع سے بے حد بورنگ لگتی تھیں جب وہ اپنے بابا کے ساتھ بھی آپا کرتی تھی۔

وہ گاڑی میں جا کر بیٹھی۔۔۔ مینیجر کو اس نے جانے کا بول دیا تھا اب اس نے سیدھا گھر جانا تھا۔

راستے میں اس نے اپنے اور ربائشہ کے لیے آئس کریم لی کیونکہ ربائشہ کو آئس کریم بے حد پسند تھی۔۔۔۔

اب وہ واپسی کے راستے پر پھر سے گامزن تھی۔۔۔ لیکن اچانک پیچھے سے آتی گاڑی نے اس کا راستہ روکا تھا۔

سا منے موجود شخص کو دیکھتے اس کی ٹانگیں کانپنی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس سنسان سڑک پر رات کے دس بجے وہ دونوں کھڑے تھے۔۔۔۔۔

گاڑی لوک کرو اور باہر آؤ۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے اس سے کہا۔۔۔۔۔ انداز ایسا تھا جیسے وہ اس کی بات مان جائے گی۔

دیکھیں مسٹر تبریز شاہ جو بات ہوگی آفس میں ہوگی اور۔۔۔

نکلو باہر۔۔۔!!

Posted on Kitab Nagri

وہ آہستہ آواز میں غرایا کہ اس کا ڈرائیور اور گاڑی سامنے گاڑی میں موجود تھا۔۔۔۔۔

صبح۔۔۔۔۔ بات۔۔۔۔۔

اس نے اس کی گاڑی کا دروازہ کھولا اور اسے گھسیٹ کر باہر نکالا۔۔۔۔۔ اور اپنے ساتھ لایا۔۔

یہ میڈیم کی گاڑی میرے گھر پہنچاؤ دونوں۔۔۔۔۔ اس نے کہا تو وہ نکل کر سامنے والی گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔

چھوڑیں۔۔۔۔۔ مسٹر تبریز شاہ۔۔۔۔۔ یہ کیا بیہودہ حرکت ہے؟

مس منت وقار بیہودہ حرکت ابھی میں نے کی کہاں ہے اس لیے زباناں بند رکھو اپنی۔۔۔۔۔ اس نے اسے گاڑی کے اندر بٹھایا اور دوسری طرف آکر خود بیٹھا۔۔۔ وہ جو آدھی گاڑی سے باہر نکل گئی تھی اسے کھینچا اور واپس بٹھاتے اس کے آگے سے ہوتے دروازہ بند کیا اور پھر لوک لگائے۔ جو بات ہوگی آفس میں ہوگی۔۔۔ آپ کا کوئی حق نہیں بنتا کہ آپ اس طرح کی غیر اخلاقی حرکت کسی لڑکی کے ساتھ کریں۔۔۔۔۔ وہ چیخی۔۔۔

آواز آہستہ۔۔۔۔۔ اور حق کی بات مت کرنا میری سامنے منت تبریز شاہ۔۔۔۔۔ منت نے اس کے منہ سے یہ سنتے اسے بے یقینی سے دیکھا تھا۔۔۔ اس کی آواز حلق میں ہی گھٹ گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ ساکن بیٹھی رہ گئی۔۔۔

تو کیا جس کا ڈر تھا اب وہی ہونا تھا۔۔۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کرتے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے گیٹ کے سامنے گاڑی روکی اور ہارن دیا۔۔۔۔۔ تو اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔۔۔

چوکیدار دروازہ کھول رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر کیوں لایا تھا۔۔۔۔۔؟

نکلوا باہر۔۔۔۔۔ اس نے کہا تو وہ باہر نکلی کہ کوئی دوسرا یا تیسرا آپشن نہیں تھا اس کے پاس۔

Posted on Kitab Nagri

وہ سامنے والا کمرہ ہے جاؤ فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔۔۔ شام کے سات بجے تھے۔

وہ دونوں فریش ہو کر کھانے کی میز پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔ خانساں سے وہ مل چکی تھی۔۔۔۔۔۔ کھانا کھاتے وہ واپس کمرے میں چکی گئی۔ اب وہ اپنے کپڑے نکالتی الماری میں سیٹ کر رہی تھی۔

میرے بھی کر دینا۔۔۔۔۔۔ باسط کی آواز سنتے اس نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

اب اپنا کام تھا تو کیسے فوراً بولا ہے رباب نے منہ بسوڑتے اس کی پشت کو دیکھا جہاں وہ لیٹنے کی تیاریوں میں تھا۔

درید کی کال سنتے اب وہ اسے ساری روداد سنارہی تھی پہلے بھی اس کی درید سے بات ہوئی تھی لیکن صرف خیریت سے پہنچنے کی۔ فون بند کرتے وہ واپس آئی اور آکر لیٹنے لگی تو نظر اس کے ہاتھ پر گئی جہاں اس نے زخم دیا تھا اسے شرمندگی نے آن گھیرا۔ اس نے سامنے دراز میں فرسٹ ایڈ کا ڈبہ دیکھا تھا اس میں سے بیڈ تاج نکال کر لائی اور اس کے پاس آتے اس کا ہاتھ تھاما۔ باسط نے اسے دیکھا جس کے بال ہلکے نم تھے۔۔۔۔۔۔ اس کے چہرے کی شادابی اسے مزید حسین بنا رہی تھی۔

آپ نے بتایا نہیں۔۔۔۔۔۔ اس نے چوٹ کی طرف اشارہ کیا تو وہ خاموش رہا اور ہلکا سا اٹھ کر بیٹھا۔

آئیم سوری۔۔۔۔۔۔ اس نے کچھ سوچتے کہا۔۔۔۔۔۔ اگر میں نے آپ کو چوٹ دی ہے تو ضرور اس لڑکے کو بھی دی ہوگی۔۔۔۔۔۔

مجھے اس سے معافی مانگ لینی چاہیے تھی۔۔۔۔۔۔ اتنا اچھا تھا وہ۔۔۔۔۔۔ اس نے میری مدد کی تھی۔۔۔۔۔۔ جب آپ سامان لے رہے

تھے اس نے میرا ہینڈ کیڑی اٹھایا تھا کیونکہ مجھ سے نہیں اٹھایا جا رہا تھا اور وہ کافی خوش مزاج۔۔۔۔۔۔

رباب باسط ضیاء مجھے یہ فضول کی باتیں نہیں سننی۔۔۔۔۔۔ اس نے یک دم کیا تو وہ خاموش ہو گئی۔

اسے یک دم اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔۔ اب وہ خاموشی سے اس کے پاس سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

وہ واپس ہاتھ دھو کر آکر لیٹی تو اس نے باسط نے اس کی مہندی پھر سے دیکھی۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اور ہاتھ بڑھا کر اس کے ہاتھ تھامے اور ناک کے نتھنوں کے پاس لے جا کر گہری سانس بھری۔

اس کے ہاتھ پر کافی گہرا رنگ آیا تھا۔۔۔ اس نے اس کے پیروں پر نظر ڈالی۔۔۔ رنگ وہاں بھی گہرا تھا لیکن کچھ مسنگ تھا۔ میں نے تمہیں پازیب دی تھی پہننے کے لیے۔۔۔۔۔

ہاں وہ۔۔۔ میں۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔

میرے پاس ہے۔۔۔۔۔

تو پہنی کیوں نہیں۔۔۔۔۔

صبح پہنچ لوں گی اس نے سادگی سے کہا تو باسط نے اسے دیکھا۔



جب کہ اس کا دل جانتا تھا کہ کس حد تک بھونڈی سوچ ہے اس کی۔۔۔۔۔

اس آدمی کو دیکھتے اس نے منت کو واپس بھیجا تھا کیونکہ اس نے آج شام بزنس پارٹی پر جانا تھا اور خود اس آدمی کے پیچھے آئی۔ اور اس شخص کو پیٹوں میں جکڑے پایا تھا جو کئی دنوں سے غائب تھا۔

اسے اپنی سوچ پر غصہ آیا۔۔۔ وہ کتنی دیر باہر کھڑی سوچتی رہی کہ اندر جائے یا نہیں اور پھر اس کو سوتے دیکھ وہ اندر داخل ہوئی تھی۔ اس کے بیڈ کے پاس وہ پندرہ منٹ تک کھڑی رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے دیکھتی رہی تھی بنا پلک جھپکے۔۔۔۔۔

پھر گھڑی کو دیکھتے جو شام کے سات بج رہی تھی وہ پلٹنے لگی کہ اس شخص نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے دل نے پہلی بیٹ مس کی تھی۔۔۔ وہ پلٹی اور دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

دیکھ لو آخری بار ہو سکتا ہے تمہارے نام کے آگے سے اب میرا نام ہٹ جائے۔۔۔۔۔ اس نے پیڑی زدہ ہونٹوں سے کہا۔۔۔۔۔ ربائشہ نے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ یہ بات اس کے دل پر کافی ناگوار گزری تھی کیوں وہ نہیں جانتی تھی۔

رکیں گی نہیں کچھ دیر۔۔۔۔۔؟ وہ پھر سے پلٹنے لگی تھی کہ وہ بولا تو وہ وہیں پاس پڑے بیچ پر بیٹھ گئی۔

اس نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ ایک گھنٹہ۔۔۔ دو گھنٹہ اس کے بعد کوئی بات نہ ہوئی تھی کیونکہ وہ سوچکا تھا لیکن نیند میں بھی اس نے ربائشہ کا ہاتھ نہ چھوڑا تھا۔

منت دوبار فون کر چکی تھی۔۔۔۔۔ ربائشہ نے اسے سب بتا رکھا تھا ابھی بھی سب بتاتے اس نے فون کاٹا اور دیکھا وہ بھی جاگ گیا تھا۔

منت کو واپس تبریز لے گیا تھا اپنے ساتھ۔۔۔۔۔ یہ سوچتے اس کی فکر سے آزاد ہوئی وہ۔۔۔۔۔

خدا آپ کو صحت دے وہ کہتے کھڑی ہوئی تھی جانے کے لیے۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی اس کے کراہنے کی آواز سے پلٹی۔ وہ شخص اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ نوچ کر اتار چکا تھا۔۔۔۔۔ جمشید۔۔۔۔۔ جمشید۔۔۔۔۔ کہاں مر گئے ہو۔۔۔۔۔ وہ وہیں کھڑی اسے دیکھتے رہی۔۔۔ اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا لیکن وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔

جمشید کے ساتھ نرس بھی اندر آئی تھی۔۔۔۔۔

سریہ۔۔۔۔۔

دور رہو۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

جمشید مجھے گھر جانا ہے ابھی کہ ابھی۔۔۔۔۔ وہ چیخا۔۔۔

سر یہ ممکن نہیں ہے ابھی آپ کا پلاستر۔۔ جو اس کے بازو پر ہوا تھا۔۔۔

مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔ وہ اٹھا اور لڑکھڑایا۔۔۔۔۔ کہ جمشید نے اسے تھاما۔۔۔

وہ وہیں دروازے کے پتچ و پتچ کھڑی اسے یہ سب کرتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ کیوں تھا ایسا۔۔۔۔۔؟ اس نے آگے قدم بڑھائے۔۔۔۔۔ اس کا دماغ نفی کر رہا تھا لیکن دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔

آگے بڑھتے اس کا ایک طرف سے ہاتھ تھا مناجا ہا کہ اس نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

عارضی سہارے نہیں چاہیے مجھے۔۔۔ بنا اس کی طرف دیکھے وہ بولا تھا۔۔۔

سر خون صاف کروالیں۔۔۔۔۔ نرس منمنائی۔۔۔

Kitab Nagri

چلو جمشید۔۔۔۔۔

ان کی پٹی کریں آپ اور جمشید اپنے سر کو یہاں بٹھائیں فوراً اب کہ وہ سنجیدگی سے بولی تھی جمشید نے ایسا ہی کیا تھا۔

ان سب کا دائرہ نہیں۔۔۔۔۔ میں پھر اتار دوں گا۔۔۔ تم جاؤ واپس۔۔۔۔۔ وہ کب آپ سے تم پر آجاتا خبر بھی نا ہوتی تھی۔

آپ پٹی کروالیں میں واپس چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔

تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیے مس رہا نشہ۔۔۔۔۔ جمشید جاؤ انہیں چھوڑ کر آؤ وہ پھر آہستگی سے بولا تو اس نے منت کو آج رات نہ آنے کا میسج سینڈ کرتے اسے دکھایا۔

Posted on Kitab Nagri

تو اس نے خاموشی سے بیڈ تچ کر وائی۔۔۔ تو کیا وہ واقعی یہاں رہا نشہ کے لیے آیا تھا۔۔۔ اس کے دل نے دوسری بیڈ مس کی۔

اور پھر وہ اس کے ساتھ اس کے فلیٹ پر آئی تھی۔۔۔۔۔ اسے دوادیتے وہ سامنے صوفہ پر جا کر بیٹھی تھی اور آنکھیں موند کر بھی اس کی نظریں وہ خود پر محسوس کر سکتی تھی۔

اس نے تنگ ہوتے آنکھیں کھولیں تو دیکھا وہ دوسری طرف منہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔ شاید اس کا تنگ ہونا وہ محسوس کر چکا تھا۔ پہلے جب وہ دیکھ رہا تھا تو اسے مسئلہ تھا اب جب وہ رخ موڑ چکا تھا تب اسے مسئلہ تھا۔۔۔۔۔ اسے پیاس لگی تو وہ بنا چاپ کیے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ اور پھر باہر ہی بیٹھ گئی۔

اس کی زندگی میں کیا ہو رہا تھا وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔۔۔ ابھی اس کی آنکھ لگتی کہ وہ پھر سے چیخ رہا تھا وہ دوڑ کر اس کے کمرے کی طرف گئی۔ وہ کیسے جاسکتی ہے۔۔۔۔۔ اسے واپس لاؤ۔۔۔۔۔ وہ چیخ رہا تھا۔۔۔۔۔ جمشید پر۔۔۔۔۔ اس نے گہری سانس بھری اور اندر داخل ہوئی اسے دیکھتے جمشید ایک بات پھر باہر نکل چکا تھا۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ کیوں خود کے ساتھ سب کی زندگی کو مشکل میں ڈال رکھا ہے۔۔۔۔۔

اس کو دیکھتے کہا۔۔۔۔۔ نظر سیدھا اس کے ہاتھ پر گئی جو پٹی اب پھر سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے پاس جاتے اس کا ہاتھ تھاما اور پٹی کی اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی وہ ہمت کرتا اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

وہ بیلنس برقرار نہ رکھتے اس پر گری تھی۔۔۔۔۔ اس کے بازو پر زور پڑتے درید نے لب بھینچے تھے۔

وہ قریب تھے ایک دوسرے کے۔۔۔۔۔ درید نے سائیڈ سے ساری بتیاں اوف کیں اب صرف دوسری طرف کا لیمپ اولن تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ربانثہ نے ہوش میں آتے اٹھنے کی کوشش کی تو وہ بھی ہوش میں آیا۔

وہ نکل کر اس کی طرف آیا اور اسے کھینچ کر اندر لے کر گیا۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔ وہ چیخ رہی ہے وہ سیڑھیاں چلتا اوپر آیا اور ایک کمرے میں جاتے اسے دھکا دیتے کھڑا کیا وہ شاید اس کا اپنا کمرہ تھا۔

مجھے میرے گھر چھوڑ کر آئیں۔۔۔ کب سے اٹکا آنسو اب گرا تھا۔۔۔ آواز بالکل بند ہونے کو تھی گلہ خراب ہونے کی وجہ سے۔۔۔

یہ بھی تمہارا گھر ہے مسز تبریز شاہ اس نے کہتے سامنے جگ سے پانی ڈالا اور اس کے آگے کیا۔

منت نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔ مجھے گھر جانا ہے اپنے گھر۔۔۔۔۔

گلاس چھنا کے کی آواز سے ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔

تبریز شاہ نے پیچھے سے اس کے جوڑے کو تھام کر اس کا چہرہ قریب کیا تھا۔

ہمت کافی بڑھ گئی ہے تمہاری منت۔۔۔۔۔ نہیں؟؟

منت نے دھیرے سے آنکھیں کھولی۔۔۔ وہ قریب تھے اس وقت۔۔۔ اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

اب اس کی آنکھوں کا رنگ کالا تھا۔۔۔ شاید پہلے اس نے لینز لگا رکھے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

منت نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اپنے بال آزاد کروانے چاہے تھے لیکن ناکام رہی تھی ایسا کرنے سے وہ اس کے مزید قریب ہوئی تھی۔

بھاگی کیوں تھی۔۔۔۔۔

مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔

اور کوئی بکو اس نہیں۔۔۔۔۔ جواب دو مجھے بھاگ کیوں گئی تھی۔۔۔۔۔ کس بات کا ڈر تھا تمہیں منت وقار۔۔۔۔۔؟

میں کسی بھی بات کا جواب دینے کی پابند نہیں ہوں آپ کو۔۔۔۔۔ اس نے نم آنکھوں سے کہا۔۔۔۔۔

تبریز شاہ نے اسے پیچھے دھکا دیا وہ صوفے پر گری تھی وہ پھر سے اس کے قریب ہوا۔۔۔۔۔

کیا واقعی میں کوئی حق نہیں رکھتا۔۔۔۔۔ یا یوں کہو مجھ سے زیادہ کوئی حق نہیں رکھتا۔۔۔۔۔؟ وہ سرگوشی کرنے کے سے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔ اس نے ہچکی لیتے کہا۔۔۔۔۔ کتنے عرصے بعد اس کے لبوں سے یہ نکلا تھا۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے اس کے بال کھولے تھے۔ آئینہ اپنے لباس پر دھیان دینا منت میں پہلی اور آخری بار سمجھا رہا ہوں۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ بولا تھا۔ منت نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ اس وقت اس کی ہر بات پر جی حضوری کرنا ہی بہتر تھا۔

اپنے ہاتھ پر اس کا لمس محسوس کرتے اس نے جھٹکے سے اس کے ہاتھ کو اور پھر اسے دیکھا تھا اور پھر کراہی تھی کیونکہ اس کا ہاتھ اس کی سخت پکڑ میں تھا۔

یہ ہاتھ اب کسی کے ہاتھ میں گیانا تو تمہاری قسم توڑ دوں گا۔۔۔۔۔ اب کی بار وہ گرایا اور جھٹکے سے اسے دوبارہ کھڑا کیا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

چلو چھوڑ کر آؤں۔۔۔ اس کا ہاتھ نا محسوس انداز میں سہلاتے وہ دور ہوا تھا۔۔۔

میں چلی جاؤ گی۔۔۔۔

جو میں نے کہا ہے وہ سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔

مجھے عادت ہے اکیلے سفر کرنے کی۔۔۔۔۔ بہت دیر سے خود کر رہی ہوں۔۔۔۔

اس بہت دیر کے ہر دن کا حساب تم اب سے دو گی منت تبریز شاہ یاد رکھنا۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔۔ وہ کہتا اس کا ہاتھ تھا متا پھر سے باہر نکل گیا۔

باسط۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔

کس لیے۔۔۔۔

آپ نے پلین میں۔۔۔۔۔ وہ کہتے کہتے رکی۔۔۔۔ وہ سمجھ گیا تھا۔

تم میرا وہ شکریہ واپس کر سکتی ہو۔۔۔۔۔

کیسے۔۔۔۔۔ وہ حیران ہوئی۔۔۔۔



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ویسے ہی میرے قریب آکر۔۔۔۔۔۔ نا جانے کیوں مگر وہ بول گیا تھا۔۔۔۔۔۔ اس نے دل میں خود کو ڈبٹا اور اس کی طرف سے پیش قدمی نہ ہوتے دیکھ کر وٹ بدل لی۔

وہ جو اس کا مطالبہ سنتے حیران ہوئی تھی اسے ایسا کرتے دیکھ چوکی۔۔۔۔۔۔ اسے لگا باسط کو بُرا لگا ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے تھوک نلگتے قریب ہوتے اس کی پشت پر سر ٹکایا اور اپنا لرزتا ہاتھ اس کے گرد باندھا۔

باسط ضیاء نے پل کے لیے خود میں سکوں اترتے محسوس کیا۔

باسط۔۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔۔

آیم سوری۔۔۔۔۔۔ میں آئندہ دھیان رکھوں گی۔۔۔۔۔۔ وہ شاید دیری کے لیے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ کتنی معصوم تھی۔۔۔۔۔۔ کیا وہ اس کے ساتھ وہ سب کر پاتا جو وہ سوچ چکا تھا۔۔۔۔۔۔

باقی کل پر چھوڑ کر اس نے اس کی طرف کروٹ بدلی اور اسے دیکھا جو اسے دیکھتے پھر سے نظروں کا زاویہ بدل گئی تھی۔

ایسا کرتی وہ اسے بری لگی تھی اس لیے جھٹکے سے اس کی قمر میں ہاتھ ڈالتے اسے قریب کیا۔

آئندہ میرے نظریں ملانے پر نظریں مت پھیرنا مجھ سے۔۔۔۔۔۔ اس پر جھکتے اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتے اس نے کہا۔

اس لمحے وہ سب بھول گیا تھا۔۔۔۔۔۔ رباب نے لرزتے اس کے سینے پر سر رکھا۔۔۔۔۔۔ وہ اس وقت بے حد قریب تھے کہ ایک دوسرے کی دل کی دھڑکنیں باسانی سن سکتے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے بالوں کی خوشبو خود میں اتارتے وہ بے خود سا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس کے چہرے کو تھامتے اس نے اس کے بال ہٹائے۔
اس سے پہلے کہ وہ اس پر جھکتا اس کا فون گونج اٹھا تھا۔۔۔۔۔ وہ یک دم پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔

جیسے ہوش میں آیا ہو۔۔۔۔۔ رباب نے اس کا جھٹکے سے دور ہونا شدت سے محسوس کیا تھا لیکن بولی کچھ نہیں۔۔۔۔۔

وہ فون لے کر باہر جا چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ وہیں پڑی رہی۔۔۔۔۔ اسے باسط کاری ایکشن بہت عجیب لگا تھا۔۔۔۔۔ وہ خود اس کے
قریب ہوا تھا اور پھر۔۔۔۔۔ اس کا انتظار کرتے اس کی کب آنکھ لگی اسے اندازہ نہ ہوا۔۔۔۔۔

وہ دوسرے کمرے میں ناجانے کتنے سگریٹ پھونک چکا تھا۔۔۔۔۔ دل اور دماغ کی جنگ میں۔۔۔۔۔

وہ تمہاری بیوی ہے تم حق رکھتے ہو اس پر۔۔۔۔۔ دل نے کہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن تم ان سب میں نہیں پر سکتے۔۔۔۔۔ دماغ نے کہا۔۔۔۔۔

اس میں کوئی قباحت نہیں ہے دل نے پھر سے اس کا ساتھ دیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن یہ سب کرنا صرف تمہیں تمہارے مقصد سے ہٹا سکتا ہے۔۔۔۔۔

اسے پتا تھا اسے اب کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔ وہ واپس گیا تو وہ سوچکی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اسے پھر سے قریب کرتے حصار میں لیا۔۔۔۔۔ شاید ان سب میں تمہیں ہرٹ کر دوں لیکن امید کرتا ہوں کہ
ہمیں ایک دوسرے سے محبت نہ ہو۔۔۔۔۔ اس نے کہتے آنکھیں موندی۔۔۔۔۔

کھڑکی سے جھانکتا چاند بھی اس کی اس بیوقوفی پر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔ نہ وہ اسے ہرٹ کرنا چاہتا تھا اور نہ وہ چاہتا کہ انہیں
محبت ہو۔۔۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ ساتھ موجود شخصیت کی وہ بچپن کی محبت تھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

باخدا آپ دور ہوئیں تو اب کی بار اپنا اچھا کھانا نقصان کر بیٹھوں گا اس نے کہا تو وہ تھی۔
وہ کیوں بے بس ہو رہی تھی اس کے سامنے۔۔۔۔۔ وہ دور ہوئی اور اس سے فاصلہ بنا کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔
وہ بالکل کنارے پر فارمیسی میں لیٹی تھی۔۔۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ صحیح کر رہی ہے یا غلط لیکن اس وقت وہ تھک چکی تھی۔ نیند میں جاتے اس نے خود کو اس کے حصار میں محسوس کیا تھا۔
صبح اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ اس کے بے حد قریب تھی۔۔۔۔۔ یہ اس کے شوہر کا پہلا لمس تھا جو اس نے دل سے محسوس کیا تھا۔ ماضی یاد آتے ہی وہ جھٹکے سے اٹھی تھی اس کے ایسا کرتے وہ کراہا تھا۔۔۔۔۔
میں معافی چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ واپس پیچھے ہو کر لیٹی۔۔۔۔۔ وہ سب بھولنا بھی چاہتی اور نہیں۔۔۔۔۔
کمرے کے خوابناک ماحول میں اس نے گہری سانس بھری۔۔۔۔۔
روبی۔۔۔۔۔ اس نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا تو اس کا دل تھما۔
مجھے واپس جانا ہے۔۔۔۔۔ یہ سب۔۔۔۔۔ اس نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔۔
ربانہ درید زدانی یہ وقت میرا ہے۔۔۔۔۔ اس وقت کا پچھلے ایک سال سے انتظار کیا ہے میں نے۔۔۔۔۔ اس ایک سال میں کتنا ڈھونڈا ہے میں نے تمہیں۔۔۔۔۔ تمہیں اندازہ نہیں۔۔۔۔۔
کیوں۔۔۔۔۔؟ اچانک مجھے ڈھونڈنے کی کیا پرگئی۔۔۔۔۔ میں تو آپ کا دیا ایک پیسہ نہیں لائی تھی جو آپ۔۔۔۔۔ واپسی۔۔۔۔۔
اس کی قمر پر گرفت سخت ہوئی تو اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات جامد ہوئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

اس پر بات کریں گے۔۔۔۔۔ لیکن اس دن جس دن مجھے لگے گا کہ اب سہی وقت ہے۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔؟ کیا تب تک ہمت اکٹھی کر رہے ہو اپنے گناہ کو ماننے میں۔۔۔۔۔

روبی اتنا ہی بولو جتنا سہہ سکوں گی آخر میں اس نے گرفت کچھ اور سخت کرتے کہا لیکن مجال ہے جو اس لڑکی کے منہ سے
سکی بھی نکلی ہو۔ یہ پکڑ اس پکڑ کے سامنے کچھ بھی نہیں دریدیز دانی جو ایک سال پہلے میں نے بیہوش ہونے سے پہلے اپنے
وجود میں محسوس۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ بات ہوتی کرتی وہ اس کی بات وہ اپنے طریقے سے روک چکا تھا۔۔۔۔۔ ان
دونوں کے دل بے ہنگم انداز میں شور برپا کیے ہوئے تھے۔ وہ ہٹا تو بھی اس نے نظریں نہیں اٹھائیں تھیں۔۔۔۔۔ میں بول
چکا ہوں رہا نشہ دریدیز دانی کہ ایک دن۔۔۔۔۔ جس دن سچ میں مجھے لگے گا کہ اب حقیقت بتانی ہے۔۔۔۔۔

کیسی حقیقت۔۔۔۔۔؟

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

knoofficial9@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

whatsapp _ 0335 7500595

کل وہ شرافت سے اس کے آفس آگئی تھی۔۔۔۔۔ اس کا وہ روپ دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی منت وقار۔

تم نے آج سرشاہ کو دیکھا ہے۔۔؟ وہ وہاں سے گزرتی کہ سامنے موجود دو لڑکیوں کی آواز سنتے اس کے قدم ٹھٹکے۔۔۔

ہاں اور بلیک میں تو وہ کیا لگتے ہیں۔۔۔۔۔ مائی فیورٹ کلر۔۔۔۔۔ دوسری نے کہتے آہ بھری۔۔۔۔۔

میں کوشش کر رہی ہوں ہو سکتا ہے موقع مل جائے ساری زندگی کا نہیں کچھ لمحوں کا ہی سہی۔۔۔ پہلی والی نے کہتے لو فرانہ

انداز میں دوسری کو آنکھ ماری۔ منت کو دل میں کچھ ٹوٹا محسوس ہوا۔۔۔ وہ اپنے آپ کو دیکھتی ناجانے کیوں احساس

کمتری کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ تبریز شاہ مردانہ وجاہت کا وہ شاہکار ہے جسے ہر کوئی چاہتا اور سراہتا

ہے۔۔۔۔۔ وہ حسین تھی بیشک لیکن شاید تبریز شاہ کے معیار کی نہیں۔۔۔۔۔

یہ حقیقت مانتے اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔۔۔ اس نے شکست زدہ قدم اس کے کعبین کی طرف بڑھائے۔

لیکن وہاں پہنچ کر اسے اندازہ ہوا کہ وہ دس منٹ لیٹ ہو چکی ہے اور میٹنگ سٹارٹ ہو گئی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اندر آئی تو تبریز شاہ نے اس پر نگاہ تک نہ ڈالی اس کا سارا دھیان سامنے لگے پرو جیکٹر پر چلتی سلائیڈ پر تھا۔

شاید وہ محسوس نہ کرتی لیکن اس گفتگو سننے کے بعد اس کے دل نے یہ شدت سے محسوس کیا تھا۔

پورے حال کی صرف اسی کے ساتھ والی سیٹ خالی تھی۔۔۔۔۔ ظاہر سی بات ہے کمپنی کے اونر کے ساتھ بیٹھے گا بھی کوئی اہلوائے کیوں۔۔۔۔۔ وہ خاموشی سے جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ ابھی دس منٹ ہوئے تھے کہ اس کا دھیان اپنے ساتھ والی کرسی کے ہینڈل یر گیا جہاں اس کے ساتھ تبریز نے ہاتھ رکھا تھا بے دھیانی میں۔

اس نے اس کے ہاتھ کا اور اپنے ہاتھ کا موازنہ کیا اور جھٹ سے اپنا ہاتھ وہاں سے ہٹالیا۔۔۔ وہ سچ میں اس کے مقابلے کی نہیں۔۔۔۔ اس نے میٹنگ کا کوئی بھی پوائنٹ نوٹ نہیں کیا تھا کیونکہ اس کا دھیان ہی نہیں تھا۔۔۔

سب اٹھ کر چلے گئے تھے۔۔۔ تبریز شاہ بھی اٹھتا اپنے مینجر سے بات کر رہا تھا۔۔۔ منت کے مینجر نے اسے دیکھتے اپنے قدم اس کی طرف بڑھائے۔۔۔ اور اسے آج کے پوائنٹس بتانے لگا جسے وہ بے دھیانی میں سنتی رہی۔

اوکے میم۔۔۔؟ اس نے نا جانے کیا کہتے اپروول مانگا تھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔ اس نے کہتے اپنی چیزیں سمیٹی۔۔۔

www.kitabnagri.com

باہے داوے میم یو لوک بیوٹیفل ٹوڈے۔۔۔۔ اس کے مینیجر نے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔

نظریں دو قدم دور کھڑے شخص پر گئی جو نظروں میں جلا کر بھسم کر دینے کا تاثر لیے اسے ہی گھور رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ صبح اس کے جاگنے کے بعد اٹھی تھی۔۔۔۔۔ وہ جاچکا تھا۔۔۔۔۔ وہ کسمندی سے وہیں پڑی رہی۔

دس بجے اس نے اٹھ کر کمرے کو سمیٹا اور باہر نکلی۔۔۔۔۔ کچن میں جا کر اپنے لیے ناشتہ بنایا۔۔۔۔۔ کچن کے صاف ہونے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بھوکے پیٹ گیا ہے۔ لیکن اسے تو انڈا بریڈ کے علاوہ کچھ نہیں بنانا آتا تھا۔۔۔۔۔ اس کا دل چاہا تھا وہ اس کے لیے کھانا بنائے لیکن۔۔۔۔۔ خانا سماں بھی آج نہیں آئی تھی کیوں اسے نہیں معلوم تھا۔۔۔۔۔ شاید اس نے اپنے نا آنے کا باسط کو بتایا ہو۔۔۔۔۔

اس نے فوراً سے یوٹیوب کھولی اور نت نئی ریسپیز کو دیکھتے دیکھتے ہی اس نے دو بجا دیے۔۔۔۔۔

وہ گھر آ جاتا اور اسے بھوک لگی ہوتی تو۔۔۔۔۔ اسے پہلی بار افسوس ہوا کہ اسے کچھ بنانا کیوں نہیں آتا۔۔۔۔۔

اپنے گھر میں اسے ناکسی نے کہا تھا اور نہ ایسی کوئی سوچ اس کے دماغ میں آئی تھی۔

اب بھی اس نے فریزر سے چکن نکالا۔۔۔۔۔ وہ اپنا فیورٹ اچار گوشت بنانا چاہتی تھی۔

گوشت کو دھوتے اس نے منہ کے طرح طرح کے ڈیزائن بنائے تھے اور بلاخر وہ کامیاب ہو ہی گئی تھی۔

اس نے جیسے تیسے کر کے بنالیا تھا۔۔۔۔۔ اپنے لیے اس نے ساتھ میں فرائیڈ بھی بنائی تھی کیونکہ اس کا کھانے کو اچانک من ہوا تھا۔۔۔۔۔ رباب اور اس کی کر یو نگز۔۔۔۔۔

اس نے گھڑی دیکھتے بے چینی سے اس کا انتظار کیا جو شام کے چار بج رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر بکھرے کچن کو دیکھا اور ایک نظر اپنے کپڑوں کو۔۔۔۔۔ دونوں کے ہی حالات بُرے تھے۔

لیکن کافی تھکاوٹ ہو گئی تھی اس لیے کچن کو صاف نہ کیا اور شاور لینے چلی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

شاہور لے کر اس نے سفید رنگ کا سٹریٹ کرتا اور ساتھ کیپری پہنی تھی۔۔

اف اس کا دوپٹہ تو ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔ پہننے کے بعد الماری میں اس سوٹ کا دوپٹہ ناپلنے پر اسے یاد آیا۔

ابھی وہ کچھ اور سوچتی کے فون پر بجنے والی رنگ ٹون نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

فادی کا نمبر دیکھتے اس نے جھٹ سے فون اٹھایا اور وہیں بیٹھ گئی۔

وہ جو اسے سارے گھر میں ڈھونڈتے آیا تھا کچن کی حالت اور چولہے پر رکھے کھانے کو دیکھتے اس نے گہری سانس بھری۔

تو آج اس کی بیوی نے دن بھر محنت کی تھی۔۔۔ ظاہر سی بات ہے اس کے لیے۔۔۔ اس تھکاوٹ سے بھرے دن کے بعد اس بات کا اچھا تاثر پڑا تھا اس پر۔۔۔ اب رہنے بھی دو فادی تم۔۔۔ اس نے کمرے کی طرف قدم بڑھائے لیکن اسے باہر سے ہی اس کی آواز سنائی دی اس کے قدم پل میں تھمے۔

تم اسے جتنا بھی معصوم کہہ لو مجھے پتا ہے تمہیں زیادہ معصوم اور پیاری اور بھولی اور کیوٹ میں ہی لگتی ہوں۔۔۔۔۔

بتائیں مجھے سب جاننا ہے۔۔۔۔۔ سب کیوں ہوا۔۔۔۔۔ میرے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔؟ کیا آپ نے سچ میں۔۔۔۔۔ میری قیمت کیوں لگائی گئی۔۔۔۔۔ سب جاننا ہے۔۔۔۔۔ پچھلے ایک سال سے ہر لمحے میں نے خود کی ذات میں ان سوالوں کے جواب تلاشے ہیں اور ہر لمحے میرے حصے میں بے چینی مزید در آئی ہے۔۔۔۔۔ کہتے اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

دریذ دانی نے اس کی قمر کو سہلاتے اس ساتھ لگایا۔۔۔۔۔ اور ناجانے کتنے ہی لمحے وہ ایسے ہی روتی رہی تھی۔

اگر میں کہوں اس رات سے لے کر تم اب تک محفوظ اور بالکل پاک ہو تو۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تو میں آپ کی بات پر یقین کر لوں گی اس نے کہتے سر اس کے سینے پر رکھا۔۔۔۔ ایک سال کافی تھا ان سب درد اور تکلیف کو برداشت کرنے کے لیے۔

اس کے شوہر نے اس کی پیا کی کی گواہی دے دی تھی اور کیا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

درید نے اس کے کندھے پر لب رکھے تو اس نے آخری سسکی بھری۔۔۔

اس کے بالوں پر لب رکھتے اس نے اس نے چہرے کے ہر حصے کو چھوا تھا۔۔۔ پیار سے عقیدت سے۔۔۔۔۔

اس کی قربت میں آتے رہا نشہ سب بھول گئی تھی۔۔۔۔۔ بھول گئی تھی کہ زندگی ابھی مزید زخم دینے والی ہے۔

درید۔۔۔۔۔ اس کے لبوں سے اپنا نام پہلی بار سنتے وہ تھما تھا۔

کیا آپ پھر سے چلے جائیں گیں۔۔۔۔۔ یقین کر کے دیکھ لیں۔۔۔۔۔ اس نے کہتے اس پر اپنا حصار تنگ کیا

تھا۔۔۔۔۔ اور اسے نزدیک سے نزدیک تر کیا تھا۔۔۔۔۔ اپنے اور اس کے درمیان کے ہر ہر فاصلے کو اس نے محبت سے

سمیٹا تھا۔۔۔ ایسے جیسے وہ کوئی مومی گرڑیا ہو جو سختی سے ٹوٹ جائے گی۔

www.kitabnagri.com

ربائشہ کے لیے اس کا ہر لمس اس بات کا گواہ تھا کہ وہ کتنا ترڑیا تھا اس کے لیے۔

صبح ان کی پر سکون تھی۔۔۔۔۔ وہ اس کے کہنے پر اسے چھوڑ آیا تھا۔۔۔۔۔ وہ سب سوچ بیٹھا تھا وہ اسے واپس لے

جاتا۔۔۔۔۔ لیکن شام میں آنے والے فون سے اسے اپنی دنیا ہتی نظر آئی۔۔۔۔۔ اس کا باپ آئی سی یو میں تھا اور وہ

یہاں۔۔۔ وہ بنا کسی کو بتائے بھاگا تھا وہاں سے۔۔۔۔۔ یہاں آکر وہ پھر سے مصروف ہوا تھا۔۔۔

دو تین دن رہا نشہ نے اس کا انتظار کیا تھا اور پھر اسے لگا زندگی واپس اسی ڈگری پر چل نکلی ہے۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے فلیٹ بھی گئی تھی جو اس کے سامان کے ساتھ پڑا تھا۔۔۔ کوئی گارڈ بھی نہیں تھا۔۔۔ وہ وہیں چیخ کر رو ری۔۔۔ اس نے کہا تھا یقین کر کے دیکھ لیں۔۔۔ وہ اس کا مان اور بھروسہ توڑ گیا تھا۔

وہ ایک بار پھر اسے دھوکا دے گیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے وہیں پیٹھتے حلق کے بل اس سے اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا۔

کیا وہ صرف اسے پانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنی بے قدری پر مزید رونا آیا۔۔۔۔۔

ایک اور بار نہیں دریدیزدانی۔۔۔۔۔ اب میں خود کو بے مول نہیں کروں گی۔۔۔ میرا دل کہتا ہے تم واپس آؤ گے
لیکن اب کی بار میں تمہیں نہیں ملوں گی۔۔۔ تمہاری سزا یہی ہے کہ میں تم سے دور ہو جاؤں۔۔۔ لیکن میں جانتی
ہوں تم مجھے پھر سے ڈھونڈ لو گے۔۔۔

وہ کہتے اٹھی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔ اس نے سکول جہاں وہ رہا کرتی تھی وہاں سے اپنا ٹرانسفر اسی کے شہر کروایا۔۔۔ کہ اپنے شہر وہ اسے جلدی نہ ڈھونڈتا اور وہاں چلی گئی۔

منت نے کافی ضد کی تھی اسی لیے اسے بھی ساتھ لے آئی وہ۔۔۔۔۔ اب تو اب منت کا دکھ بھی اپنے جیسا لگتا تھا۔

www.kitabnagri.com

ہفتے بعد درید واپس گیا تھا اور اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈا تھا لیکن ناکام رہا تھا۔

اس کے سکول جاتے وہاں سے پتا کرنا چاہتا تھا لیکن انہوں نے بتانے سے منع کر دیا تھا کہ وہ خود منع کر کے گئی تھی۔

درید کو اس پر حد سے زیادہ غصہ تھا وہ پھر سے بدگمان ہو گئی تھی۔۔۔۔ اب کی بار اسے کیسے منانا۔۔۔۔ جب وہ کچھ سہی کرنے کی نیت سے نکلتا تھا سب خراب ہو جاتا تھا۔

رباب کی شادی سے فارغ ہو کر وہ اس سے ملنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔ کیونکہ ایک مہینے کے اندر اندر وہ اسے ڈھونڈ چکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن اب کی بار وہ چاہتا تھا کچھ بڑا نہ ہو۔۔۔۔۔ لیکن اپنے باپ کی خراب طبیعت کا صدمہ اسے کافی دیر تک کچھ کرنے سے روک گیا تھا۔ رباب بھی یہاں نہیں تھی۔۔۔ کوئی اس کے پاس نہ اٹھا۔۔۔ اور پھر وہ چار مہینوں بعد اس کو پھر سے زبردستی اپنے ساتھ لایا تھا۔ اسے وہ لڑکی چاہیے تھی۔۔۔ اسے وہ چاہیے تھا یا نہیں اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔ اسے سکون چاہیے تھے جو اس کے نزدیک صرف اسی عورت میں تھا۔

امید ہے اب سب کی کنفیوژن دور ہو گئی ہوگی درید اور ربائشہ کو لے کر یہ ان کے ابھی ملنے سے چار مہینے پہلے کی ملاقات) تھی جب وہ ایک سال بعد ملے تھے اور منت کی کہانی ان چار مہینوں بعد ہی شروع ہوئی تھی اسی شہر واپس آکر۔۔۔۔۔ یہ (کنفیوژن مت پال لیجیے گا۔۔۔۔۔ ان کی کہانی چلائی تھی اس لیے پہلے ہی شروع کر دی

وہ اب واپس جانے کا ارادہ رکھتی تھی اس لیے نکل گئی۔۔۔۔۔ وہ آج صرف اس میٹنگ کے لیے آئی تھی جو اس نے سنی تک نہیں تھی۔ تبریز شاہ اپنے کمرے میں آچکا تھا۔۔۔۔۔ اسے لگا تھا وہ کچھ نہ کچھ ڈسکس کرنے ضرور آئے گی۔۔۔۔۔ لیکن کھڑکی سے نیچے کا منظر دیکھا جہاں وہ جانے کی تیاریوں میں تھی۔۔۔۔۔ دیوار پر ہاتھ مارتے اس نے نمبر ملایا۔۔۔۔۔ نظریں اسی پر ٹکائے رکھیں۔ دو منٹ میں واپس مجھے میرے کیمین میں ملو مس منت۔۔۔۔۔ نہیں تو تمہارے آفس آکر تفصیلی ملاقات سے تم بھی مجھے روک نہیں پاؤ گی سر دانداز میں کہتے فون رکھا۔

منت نے گہری سانس بھری اور پھر وہ دو منٹ میں اس کے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔۔۔۔ کہ کہیں وہ اپنی بات پوری نہ کر لیتا۔۔۔ اس بار اس نے اجازت مانگی تھی۔۔۔۔ اور اندر داخل ہوئی جہاں وہ جبرے بھینچے۔۔۔۔ پیپر ویٹ گھماتا اسے ہی سرخ نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ آج تو اس نے ایسا کچھ نہ کیا تھا۔۔۔۔ تو پھر سامنے موجود شخص کیوں اسے ایسے گھور رہا تھا۔۔۔ اس نے حلق تر کیا۔

Posted on Kitab Nagri

یہاں آؤ۔۔۔۔۔ اس نے کہا تو وہ وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

سنائی دے رہا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ اس نے اپنے سامنے پڑی چیزیں جھٹکے سے نیچے پھینکی تو اس کی ٹانگیں کانپی۔۔۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی۔۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔۔۔ اس نے کہتے اسے دیکھا جو آنکھیں جھکائے اس کے بالکل پاس کھڑی تھی۔

اس کے کہنے پر منت نے دیکھا۔۔۔۔۔ کرسی تو میز کے دوسری طرف رکھی تھی تو کہاں بیٹھنے کو اسے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

آئی سیڈ سٹ۔۔۔۔۔ ہر بات کو تمہارے لیے دوبار کیوں دہرانا پڑتا ہے مجھے منت تبریز شاہ۔۔۔۔۔ وہ جب چاہتا تھا اس

کے نام کے آگے اپنا نام لگاتا تھا جب چاہتا تھا اسے منت وقار بنا دیتا تھا۔ میں۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔ کہاں۔۔۔۔۔ اس نے انگلیاں

چٹکاتے کہا۔۔۔۔۔ اس شخص کی نگاہوں سے اسے اتنا ڈر کیوں لگتا تھا۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے کہتے اسے جھٹکے سے اپنی گود میں

بٹھایا۔۔۔۔۔ اس کا وزن ناہونے کے برابر ہی تھا۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے اس پر گہری نگاہ ڈالی جو آسمانی رنگ کے جوڑے میں اس

وقت کوئی معصوم پری ہی لگ رہی تھی۔ زہن میں فوراً اس کے مینجر کے تعریفی جملے آئے تو اس کا جبراً پکڑ کر منہ اپنی

طرف کیا۔۔۔۔۔ بہت شوق ہے۔۔۔۔۔ لوگوں سے تعریف وصول کرنے کا تو مجھے کہو۔۔۔۔۔ میں ایک ہی بار میں تمہارے

حسن کو خراج تحسین پیش کر دیتا ہوں اس کے آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے وہ غرایا۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔ درد۔۔۔۔۔ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ اچھا تم بھی آشنا ہو اس جذبے سے۔۔۔۔۔ اس نے تمسخر اڑاتے انداز میں کہا تو منت کی

آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔۔۔ جس جذبے کے ساتھ اس نے زندگی گزار دی وہ شخص پوچھ رہا تھا کہ اسے یہ بیماری لاحق

ہے۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے دروازے پر کھڑے اسے دیکھا جس کا رخ دوسری سمت تھا۔۔۔۔۔ فون اسپیکر پر تھا اور وہ اپنے کپڑوں کی تہہ لگاتی مصروف تھی۔ نم بال قمر پر بکھرے تھے۔۔۔۔۔ وہ جو اس کو دیکھ رہا تھا اس کی کھنکتی ہنسی سے ہوش میں آیا۔

جی ہاں میڈم! مجھ معصوم نے مان لیا کہ رباب یزدانی ہی اس دنیا کی سب سے کیوٹ، حسین اور معصوم لڑکی ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز گونجی۔۔۔۔۔

ہائے کیا کروں تم موقع ہی نہیں دیتی تمہارے گھر آکر بات کرنے کا۔۔۔۔۔ وہ بولا۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔ اکثر فاحشہ رفیق حسن کی باتیں اس کے سر سے ایسے ہی گزر جایا کرتی تھی۔

تمہیں مانگنے۔۔۔۔۔ باسط ضیاء جو کب سے خود پر پل باندھے کھڑا تھا آگے بڑھا اور اس کا فون اٹھا کر سامنے دیوار پر دے مارا۔ وہ اس اچانک افتاد پر پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ جو قدم بڑھاتا اس کی طرف آیا۔

با۔۔۔۔۔ باسط۔۔۔۔۔ اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے اس کا دل لرزا۔۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ تھامتا اسے باہر لایا اور کچن میں موجود دوسرے دروازے کو کھولتے اسے باہر راہداری میں جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

باسط۔۔۔۔۔ اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ جب دوسروں سے تعریفیں وصول کرنے اور دوستیاں بڑھانے کا بھوت اتر جائے گا تو بتا دینا۔۔۔۔۔ اس نے دھاڑ سے کہتے دروازہ بند کیا جو جالی دار تھا۔

باسط ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ اگر تم چاہتی ہو اس وقت غصے میں میں کچھ کرنا بیٹھوں تو آواز بند رکھنا رباب ضیاء۔۔۔۔۔

رباب شادی کے بعد آج پہلی بار اس کا پہلے والا غصہ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے اندھیرا ہوتی راہداری کو دیکھا۔

یہ اس گھر کی باریک اور چھوٹی سے راہداری تھی جس کی دیوار پر صرف پودے لٹک رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

وہاں کی بتی بجھی تو اس نے چیخ کر باسط کو بلایا جو سامنے سے اسے جاتا دکھائی دیا جو کالپٹیے چلا گیا تھا۔

باسط نے آتے شاور لیا۔۔۔۔۔ وہ کتنی دیر ٹھنڈے پانی کے نیچے اپنے جلتے دل کو سکون پہنچانے کی کوشش کرتا رہا تھا لیکن ناکام رہا تھا۔ وہ کسی سے بھی بات کرتی لیکن اس شخص سے نہیں۔۔۔۔۔ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ یونیورسٹی میں ان کا کپل کتنا مشہور تھا۔۔۔۔۔ آج اس شخص کے منہ سے اپنی بیوی جو عزت تھی اس کی۔۔۔۔۔ اس کے منہ سے تعریفی جملے سن کر اسے اپنا آپ بے قابو ہوتا محسوس ہوا تھا۔ اس نے رباب کو وہاں بند کر کے اپنی نظروں سے دور کیا تھا۔۔۔۔۔ کیا وہ بیوقوف تھی یا جان کر کر رہی تھی۔ کیا ایک مرد کی نظروں کی چمک نہیں پہچانتی تھی وہ۔۔۔۔۔ کیا اس کے تعریفی جملات میں چھپی چنگاری کو وہ محسوس نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔۔

آج:

ان چار مہینوں کی خبر اسے نہ تھی۔۔۔۔۔ اس نے گارڈز پھر سے رکھے تھے لیکن اس سے ناملا تھا۔

اس لیے وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا راز چھپائے بیٹھی ہے۔

www.kitabnagri.com

اسے اٹھتا دیکھ وہ اس کے قریب آیا۔۔۔۔۔

چلو کھانا کھالو۔۔۔۔۔ باہر سے نہیں لایا۔۔۔۔۔ گھر میں ہی بنا لیا ہے کچھ۔۔۔۔۔

وہ بنا اس کی طرف دیکھے اور کچھ کہے اٹھی لیکن سر چکر آیا۔۔۔۔۔

درید نے اسے فوراً اٹھا۔۔۔۔۔ اسے لگا تھا شاید بھوک کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔ اسے فریش ہوتے دیکھ اس نے میز لگایا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ربانثہ نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کے نیچے ہلکے دیکھتے درید نے سوبار دل میں خود پر لعنت بھیجی تھی۔ ربانثہ نے پلیٹ میں انڈا ڈبل روٹی دیکھا تو اس کا دل عجیب ہوا لیکن اب بھی نہ کھاتی تو شاید بیہوش ہو جاتی اس لیے دھیرے سے نوالہ توڑتی کھانے لگی۔ دو سلائیس کھانے کے بعد اس نے پانی کا گلاس پیا تھا اور اٹھی تھی لیکن ابکائی آتے ہی وہ نیچے جھکی تھی۔۔۔۔۔ درید فوراً سے کرسی چھوڑتا اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔ کلین سارا گندا ہو چکا تھا لیکن اسے کہاں فکر تھی۔۔۔۔۔ اس نے اسے باہوں میں اٹھایا اور کمرے میں لے کر گیا۔۔۔۔۔ ٹشو نکالتے اس کا چہرہ صاف کیا اور ڈاکٹر کو فون کیا۔۔۔۔۔ اسے دیکھا جو اب گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔

من

منست

منت

وہ بربڑا رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔ پندرہ منٹ ہو گئے تھے ڈاکٹر نہیں آئی تھیں۔۔۔۔۔ وہ فون پر فون کر رہا تھا۔

بیل بچتے وہ بھاگ کر گیا اور انہیں لایا تھا اور وہ جو خبر سنا کر گئی تھی وہ کتنی ہی دیر تک صدمے سے کچھ بول نہ پایا تھا۔

وہ کب کی جاچکی تھی اسے انجیکشن لگا کر۔۔۔ وہ سو رہی تھی۔۔۔ وہ کلین صاف کر کے کب کا وہیں ایک جگہ بیٹھا تھا۔۔۔ چار مہینوں بعد اس سے ملا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا شاید اب زندگی میں تھوڑا سکون آئے۔۔۔۔۔

لیکن وہ اس سے کیا چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ کیا اس کی اتنی اہمیت نہیں تھی کہ وہ جان پاتا۔۔۔۔۔ وہ جان پاتا کہ اس کی اولاد اس دنیا میں آنے والی ہے۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ صبح ہی جاگی تھی۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ ایک پل نہیں سویا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ باہر آئی اور اسے دیکھا جس کی آنکھوں کی سرخی رات جگے کی گواہ تھی۔

یہی بات اسے آگ لگا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ اسے محبت نہ تھی اپنی بیوی سے۔۔۔۔۔۔ لیکن عزت تھی وہ اس کی۔۔۔۔۔۔ اور اب اس سے منسلک تھی۔ خود سے منسلک چیزوں پر تو وہ کسی کی نظر نہ پڑنے دیتا تھا بچپن سے یہاں تو پھر بات اس کی بیوی کی تھی۔۔۔۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد وہ واپس آیا۔۔۔۔۔۔ اور کمرے کی کھڑکی سے باہر جھانکا جہاں اندھیرا چھا گیا تھا۔

کپڑے بدلتے خود پر پرفیوم چھڑکتے اس نے ناچاہتے ہوئے بھی قدم باہر کی طرف بڑھائے۔۔۔۔۔۔

راہداری کے دروازے کے پاس اس نے دیکھا وہ وہیں کھڑی تھی جہاں وہ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔ اس نے دروازہ کھولا اور بنا اس کی طرف دیکھے پلٹ کر فریج سے پانی نکالنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کے دروازہ کھولتے ہی وہ نکل کر کمرے میں جا کر بستر میں گھس گئی۔

کیا وہ اتنی بے مول تھی کہ وہ شخص جب چاہتا تھا اسے قریب کرتا تھا جب چاہتا تھا ایسے رسوا کرتا تھا۔

کیا اسے کبھی بچپن سے لے کر اب تک احساس نہ ہوا کہ رباب ضیاء کی بولتی نگاہیں اسے کیا بتانا چاہتی ہیں۔۔۔۔۔۔

کیسے پتا چلتا اس نے تو کبھی ظاہر نہ کیا تھا۔۔۔۔۔۔ اس نے خود کے سوال پر جواب دیتے اپنی آنکھیں جس میں سرخ ڈورے تھے ان کو مسل ڈالا۔

باہر آؤ کھانا کھاؤ آکر۔۔۔۔۔۔ ابھی وہ کچھ اور سوچتی کہ اس کی آواز سنائی دی۔

Posted on Kitab Nagri

جواب نداد۔؟

باسط نے اس کے قریب جاتے اسے دیکھا جس نے تکیے میں منہ چھپایا تھا۔۔۔

سنائی دے رہا ہے رباب ضیاء۔۔۔۔ میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔؟ اب کے اس نے اونچی آواز میں کہا۔

وہ شخص تو اس کے نام کے آگے سے اپنا نام بھی ہٹا چکا تھا۔۔۔ تلخ مسکراہٹ نے اس نے چہرے کا احاطہ کیا۔ وہ اٹھی اور بنا اسے دیکھے باہر نکل گئی۔۔۔ جا کر کھانا گرم کیا۔۔۔۔۔ وہ باہر سے روٹی لے آیا تھا تب تک۔ اس کے سامنے رکھتے وہ پلٹتی کہ باسط نے اس کی فرائیز والی پلیٹ سامنے رکھی۔۔۔ بیٹھو اور کھاؤ۔۔۔ تمہارے باپ اور بھائی کی طرح میرے پاس پیسہ ضائع کرنے کو نہیں ہے۔۔۔ اور رزق کی بے حرمتی تو میں ویسے بھی برداشت نہیں کرتا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں جیسے مریچی بھر دی کسی نے۔۔۔۔ وہ شخص اسے کھانے پر بھی ٹوک رہا تھا اب۔۔۔۔ کم از کم اسے تو ایسے ہی لگا۔۔۔۔ آج اسے شدت سے اپنا گھر یاد آیا۔۔۔۔ جہاں اگر وہ ناراض ہو جاتی تو اس کا باپ اور بھائی سو نخرے اٹھاتے اس کے اور اسے کھانے کے لیے مناتے۔

اور سامنے بیٹھا شخص کہاں جانتا تھا سب۔۔۔ وہ تو دھونس جمانا جانتا تھا۔

www.kitabnagri.com

رباب نے خاموشی سے بیٹھتے وہ فرائیڈز ہر مار کی۔۔۔ ان سب میں اس نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔ اسے درید رہ رہ کر یاد آرہا تھا۔۔۔ اس نے فوراً کھانا ختم کیا اور اٹھتی کے اسے لگا اس کے پاؤں میں کچھ ہے۔۔۔ لیکن کچھ بھی محسوس نہ کرتے وہ کمرے میں چلی گئی۔۔۔ باسط نے بھی وہیں نوالہ چھوڑا اور برتن سمیٹنے لگا۔۔۔ وہ جو ابھی اسے رزق کے ضیاع پر سن رہا تھا اب اپنی روٹی چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ کمرے میں گیا تو وہ فون کے ٹکڑے جوڑ کر فون کان سے لگائے

Posted on Kitab Nagri

کھڑی تھی اسے دیکھتے نظروں کا زاویہ موڑ لیا۔ اس کی سرخ آنکھیں اس بات کا عندیہ تھی کہ وہ رونا چاہتی ہے۔۔۔۔۔ اور سامنے موجود شخص نے اسے کتنا ہرٹ کیا ہے۔

بھیو۔۔۔ اس نے سسکی لیتے کہا۔۔۔ شاید دوسری طرف سے فون اٹھالیا گیا تھا۔

رابی میری جان۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔ باسط اس کے ہاتھ سے فون لیتا اسپیکر پر کر گیا تھا۔۔۔۔۔ نظر اس کے پاؤں سے ٹکرائی تو نئے سرے سے خود پر اور اس پر غصہ آیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ بس پاؤں پر کیڑا کاٹ گیا ہے میڈم کے۔۔۔۔۔ باسط نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو رباب نے شکوہ کنناہ نظروں سے اسے دیکھا۔ رابی کیا درد ہو رہا ہے زیادہ۔۔۔۔۔ اپنے بھائی کی آواز سنتے وہ اپنے آنسوؤں پر پل نہ باندھ پائی اور ہچکیوں سے رونے لگی۔ رابی۔۔۔۔۔ میں آ جاؤ کیا۔۔۔۔۔ دور بیٹھا اس کا بھائی تڑپ ہی تو گیا تھا۔۔۔۔۔ باسط نے ہنکارا بھرا۔

نہیں ہلکا سا زخم آیا ہے درید۔۔۔ تو تو جانتا ہے چھوٹی چھوٹی بات پر ڈر جاتی ہے یہ۔۔۔ وہ کہتا باہر نکل گیا اس کا فون لے کر۔ وہ وہیں اون دھے منہ صوفے پر گر گئی۔۔۔۔۔ اس کا وجود اب ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا۔

وہ درید کو مطمئن کرتا واپس آیا اور اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اس کے پاؤں کو دیکھا۔۔۔

جواب نیلا ہونے کے ساتھ سوزش کا شکار تھا۔۔۔۔۔ اس نے لب بھینچے اور جھٹکے سے اسے بٹھایا۔

اسے دیکھتے اس نے اپنے مومی چہرے کو قمیض کی آستین سے رگڑا تو اس نے سخت نگاہوں سے اسے گھورا۔

اور اپنے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا نم چہرہ صاف کیا۔۔۔۔ اور اسے جھٹکے سے باہوں میں اٹھاتے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔۔

وہ اپنے پاؤں میں اٹھتی ٹیسیں اب محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ اس لیے ہونٹ کاٹ کر سسکی روکی۔

میری مانیں تو انجیکشن لگوا لیں درد کا۔۔۔۔ ابھی آرام آجائے گا نہیں تو آپ کی مرضی ہے ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ انداز میں کہا۔

مجھے عادت نہیں ہے۔۔۔۔

اور پہلی بار آشنا ہوئی تھی وہ اس کے اس روپ سے جسے اب شاید ساری زندگی اس نے برداشت کرنا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

پہنچ جائے گی تمہارے گھر۔۔۔۔۔ اس نے کہتے اس کے ارد گرد اپنے ہاتھ رکھے تو منت نے ایک بار پھر اس کے ہاتھوں کو دیکھتے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔ وہ جو اس کی حرکت میٹنگ روم میں بھی نوٹ کر چکا تھا اب بھی کرتے چو نکا۔ مجھ سے منسلک وجود مجھ سے ہی احساس کمتری کا شکار ہے یہ جان کر افسوس ہوا۔۔۔ اس نے کہا تو اس نے چونک کر نظریں اٹھائیں اور پھر سے جھکا دیں۔ ایک بات جان لو منت تبریز شاہ تمہیں اسی حالت میں نکاح میں لیا تھا۔۔۔

اور تم مجھے ایسے ہی منظور ہو اور ہاں اگر کہیں مجھے لگا کہ تبدیلیاں کرنی چاہئے تو وہ میں تمہاری اجازت کے بغیر خود کر لوں گا۔۔۔۔۔ منت کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

تو میں بھی تبدیلیاں چاہتی ہوں آپ میں۔۔۔۔۔

اس نے نگاہیں جھکائے ہی لبوں کو تر کرتے کہا تو وہ اس کی ہمت پر عیش عیش کراٹھا۔

کیا میں نے تمہیں اتنی اجازت دی ہے۔۔۔۔۔؟؟

اس کی طرف جھکتے اس کے کان میں اس نے کہتے سر اس کے کندھے پر جمایا۔

چونکا وہ تب جب اس کی سسکی سنائی دی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

کیا چاہتی ہو۔۔۔۔۔؟

آپ بلیک کلر پہننا چھوڑ دیں۔۔۔ اس نے سوں سوں کرتے کہا۔۔

اور ایسا کیوں۔۔۔۔۔؟

کیا میں نے آپ سے کچھ ایسا سوال کیا تھا۔۔۔ اس کے کوٹ کے ساتھ آنسو صاف کرتے اس نے کہا اور پھر اپنی غلطی کا احساس ہوتے اسے اور اس کے نم کوٹ کو دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

آئیم سوری۔۔۔۔۔ اس نے ڈرتے کہا تو تبریز شاہ نے اپنا کوٹ اتارا اور اس کے آنسو صاف کرتے کوٹ پیچھے کر سی پر رکھا۔
یہ شاید اسے بتانے کا طریقہ تھا کہ اس کے سامنے اس کوٹ کی کوئی اہمیت نہیں۔۔۔۔۔ لیکن سامنے موجود لڑکی اپنی عقل
کے مطابق ہی سمجھیں تھی۔ اسے لگا گندے ہونے کی وجہ سے وہ اتار چکا ہے۔۔۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ رگڑ
ڈالا۔۔۔۔۔ خود سے غلط فہمیاں مت پال لیا کرو۔۔۔۔۔ اور اپنے دماغ میں جو فضول قسم کی سوچیں بھرے بیٹھی ہو ان سب کو
نکال دو۔۔۔۔۔

درید۔۔۔۔۔

جواب نداد۔۔۔۔۔

ڈروائیور کو بتا دیا ہے میں نے باہر کھڑا ہے جاسکتی ہو۔۔۔۔۔ وہ کہتا اٹھا اور باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

ربائشہ نے محسوس کیا تھا اس نے اسے ایک پل کے لیے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ جو اسے دیکھتے اس کے چار مہینوں کی
زیادتی بھول گئی تھی اور وہ۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ اس کے پیچھے اندر گئی تیز قدموں سے اور اس کا کالر تھما پیچھے سے۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ مسٹر دریدیزدانی۔۔۔۔۔؟

واپس چلی جاؤ ربائشہ۔۔۔۔۔۔۔ اس نے کہتے اس کے ہاتھ ہٹائے اور واش روم جانے لگا۔۔۔۔۔

وہ فوراً اس کے سامنے آئی اور اس سے پہلے کہ وہ سلپ ہوتی وہ اسے تھام چکا تھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ربا نشہ نے اسے زور سے تھاما اور آنکھیں میچیں۔۔۔۔۔۔

تمہارا دماغ سیٹ ہے۔۔۔۔۔۔ یہ کیا حرکتیں کرتی پھر رہی ہو بچی ہو۔۔۔۔۔۔؟ کہا ہے نا جاؤ تو اس کا مطلب ہے جاؤ سنائی نہیں دیتا۔۔۔۔۔۔ درید اسے سیدھا کھڑا کر تا چلایا۔۔۔۔۔۔

مت بھولیں کہ مجھے یہاں آپ لائیں ہیں وہ اس سے زیادہ اونچا چنچنی۔۔۔۔۔۔

آواز نیچے۔۔۔۔۔۔ ہاں لایا تھا غلطی ہو گئی معاف کر دو لیکن نکلویہاں سے۔۔۔۔۔۔

درید یاد رکھیں میں اب گئی تو کبھی مُر کر نہیں آؤں گی۔۔۔۔۔۔ اس نے کہتے دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔

وہ تیز قدموں سے چلتا اس کے پیچھے آیا اور دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند کرتا اسے دروازے کے ساتھ لگا گیا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ سب چھپانے کی۔۔۔۔۔۔؟

اس کے چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے جھٹکے سے اونچا کرتے کہا۔

کیا چھپایا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔ اس کا دل لرزا۔۔۔۔۔۔ تو کیا وہ جان گیا تھا۔۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

کیا یہ میری اولاد ہے۔۔۔۔۔۔؟ وہ غرایا۔۔۔۔۔۔

درید۔۔۔۔۔۔ اس نے بے یقینی سے اپنا آپ اس سے چھڑوانا چاہا۔۔۔۔۔۔

میری اولاد ہے نا تو تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔۔۔ تم تو مجھے اب بھی نہ بتاتی اگر مجھے ڈاکٹر

سے پتہ نہ چلتا۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ہاں نہیں بتاتی۔۔۔ میں کیوں بتاتی اس شخص کو۔۔۔ جو ایک بار پھر مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ کیا لینے آئے تھے۔۔۔ کیوں وہ دن میرے نام کیا اور پھر چلے گئے۔۔۔ مجھے موت کا پروانہ سنا کر۔۔۔ میں کیوں بتاتی آپ کو۔۔۔ کس حق سے۔۔۔ کیا شوہر ہونے کا کوئی فرض ادا کیا ہے آپ نے اب تک۔۔۔ وہ چلائی۔۔۔

چلو۔۔۔ اس نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس پر چادر ڈالی اور باہر نکلا اور گاڑی میں اسے بٹھایا۔۔۔

میم کو گھر چھوڑ کر آؤ اس نے باہر کھڑے گارڈ کو کہا تو رہائشہ نے اسے افسوس سے دیکھا۔۔۔

اب میں نہیں آؤں گی درید کبھی نہیں۔۔۔ اس نے کہتے گاڑی کا شیشہ اوپر کیا۔

مجھے واپس جانا ہے۔۔۔

کیا۔۔۔ مجھے سنائی نہیں دیا۔۔۔

واپس جانا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتی مخالف جھکا اور اس کے نچلے لب کے قریب اپنے لب رکھے۔۔۔ منت نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اور اس کے دور ہوتے اسے بے یقینی سے دیکھا۔۔۔ یہ بس ڈیمو تھا اگلی بار میرے سامنے یہ جملہ مت دہرانا۔۔۔ منت نے روتے سر اس کے سینے پر رکھا۔۔۔ وہ کیوں تھا ایسا۔۔۔ سب ستم اس کی نازک جان پر کرتا تھا۔۔۔ وہ ویسے بھی بہت جذباتی ہو گئی تھی اسے روبرو پانے کے بعد۔۔۔

سالوں جس شخص کو دل نے اپنے ساتھ دیکھنے کی خواہش کی ہو اور وہ اچانک روبرو آجائے تو شاید ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔

شہ۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ہممم۔۔۔۔۔ اس کی قمر کو سہلاتے کہا۔۔۔۔۔

آپ بلیک کلر نہیں پہنیں گے نا۔۔۔۔۔ ان لڑکیوں کی بات یاد کرتے اس نے کہا۔

نہیں پہنوں گا۔۔۔۔۔ اس نے گہرا سانس بھرتے کہا وہ کیوں اتنی انسکیور ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔

وہ جیسے ساری باتیں آج ہی منوانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

آپ کے آفس میں دو لڑکیاں ہیں کرن اور فائزہ آپ انہیں نکال دیں۔۔۔۔۔ اس کے کالر کو شدت سے تھامتے کہا تو وہ چونکا۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔؟ کچھ کہا ہے انہوں نے تمہیں اسے فوراً سامنے کرتے استفسار کیا تو اس کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان دیکھتے جو دپر ملامت کی۔ نہیں مگر مجھے وہ پسند نہیں۔۔۔۔۔ اس نے کہتے نیچے اترنا چاہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن ایک شرط پر۔۔۔۔۔ اس نے کچھ سوچتے اسے دیکھتے کہا جو اس کے کاندھے تک بھی نہیں پہنچتی تھی اور اگر وہ سامنے آجاتے تو اس کا ہلکا سا جو دپورے طریقے سے چھپ جاتا تھا۔

www.kitabnagri.com

کیس۔۔۔۔۔ کیسی شرط۔۔۔۔۔؟

وہ میں خود وقت آنے پر پوری کروالوں گا اس نے منت کے نچلے لب کے پاس دھیرے سے اپنا انگوٹھا رکھتے کہا۔۔۔۔۔

جاؤ اس سے پہلے کہ اپنا اختیار کھو دوں خود پر۔۔۔۔۔ اسے یک دم چھوڑتے کہا۔۔۔۔۔ جسے منت نے شدت سے محسوس

کیا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تم سے پوچھا نہیں ہے میں نے۔۔۔۔۔ ختم کرو اسے جلدی۔۔۔۔۔ مجھے اور بھی کام ہیں۔۔۔۔۔ آج تو جیسے وہ اس کا دل لہو لہان کرنے کا سوچے بیٹھا تھا۔

اس نے خاموشی سے گلاس لبوں سے لگایا اور ایک ہی سانس میں پیتے اسے دیا اور فوراً لیٹ کر کمر ٹر منہ تک لیا۔۔۔۔۔

باسط نے تاسف سے اس کے وجود کو دیکھا۔۔۔۔۔ جس نے ہضم ہونے کا بھی انتظار نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ درید اور شوکت یزادنی نے اسے کتنا بگاڑ رکھا تھا۔

اے سی اون کرتے اس نے اپنا لیپ ٹاپ تھاما۔۔۔۔۔ باہر سارے لاکس لگا کر سب بتیاں گل کر چکا تھا وہ۔۔۔۔۔ اس کے برابر بیٹھتے اس نے اپنا کام شروع کیا۔

ایک نظر اس پر بھی ڈال لیتا جو شاید سو گئی تھی۔۔۔۔۔ اس کے سانس کے خیال سے کمر ٹر اس کے چہرے سے آہستہ سے ہٹایا۔۔۔۔۔ اس کا چہرہ گلابی مائل اور ہلکا سا سو جاتا تھا رو کر۔۔۔۔۔

وہ پشیمان تھا۔۔۔۔۔ اس کی وجہ سے اسے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔۔ لیکن اس غلطی کی سزا تو اسے دینی ہی تھی۔۔۔۔۔ اور باز پرس بھی وہ کرنا چاہتا تھا لیکن ابھی نظریں اس کے معصوم چہرے پر تھیں۔

تین بجے اس نے کام مکمل کرتے لیپ ٹاپ بند کیا۔۔۔۔۔ اس کا وقفے وقفے سے میچینی سے کسمسنا وہ محسوس کر چکا تھا۔

وہ واش روم گیا اور آکر کمرے کی بتیاں بند کرتے زیر و کابلب اون کیا اور اپنی جگہ پر آیا اور چت لیٹ گیا۔

پندرہ منٹ میں ہی اس پر نیند کی وادی مہربان ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri



کبھی وقت دے میرے ہم نفس

تیرے منتظر ہم اب بھی ہیں

نظر کی لگاؤٹ پر

بھروسہ نہیں ہمیں

تجھے قریب سے دیکھنے

کی حسرت اب بھی ہے

تجھے ہم جیسے

کہاں بھاتے ہیں

مگر سن ہم جیسے

نایاب ہوا کرتے ہیں

تو بازارِ عشق میں

قیمت لگوا بس

تو جان جائے گا کہ ہم

جیسے مہنگے ہوا کرتے ہیں

Posted on Kitab Nagri

اس نے آنکھیں موندی۔۔۔۔۔ اس کی زندگی میں ایک خوشی آنے والی تھی۔۔۔۔۔ رب العالمین اسے رحمت سے نوازنے والا تھا۔۔۔۔۔

اس نے چاہنے کے باوجود ہفتے سے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔

ہاں اس کی ساری معلومات اس کے پاس تھیں لیکن اسے روبرو نہیں دیکھا تھا ابھی تک۔

دوسری طرف رہائشہ نے اس کا انتظار کیا تھا۔۔۔۔۔ کبھی اس کی طبیعت بالکل اچھی ہوتی اور کبھی بالکل بے چین۔۔۔۔۔

اسے لگا تھا وہ آئے گا لیکن۔۔۔۔۔ وہ اب تک نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ بیشک وہ وہاں نہیں جائے گی وہ اسے کہہ چکی تھی۔

ایک دن، دو دن، تین دن اور پھر ہفتہ۔۔۔۔۔ اس نے امید چھوڑ دی تھی۔۔۔۔۔ وہ ہر بار ایسا ہی کرتا تھا۔

اس بار سچ میں اس کا دل دکھا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس کی گئی زیادتیاں جب بھی بھلانے کی کوشش کرتی تھی وہ پھر سے کچھ ایسا کر دیتا تھا کہ وہ جو دو قدم آگے بڑھتی تھی چار قدم پیچھے لے لیتی تھی۔

اسی سوچوں میں گم اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں گاڑی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس کا دل پل میں سکڑ کر پھیلا۔۔۔۔۔ ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔ اس کے لبوں پر تمسخر پھیلا۔۔۔۔۔

وہ وہیں بیٹھی رہی جیسے فرق نہ پڑا ہو۔۔۔۔۔ دل ہمک رہا تھا کہ اس کی طرف دیکھو۔۔۔۔۔ اس بے چینی کو ختم کر دو جو ہفتے سے ہے لیکن۔۔۔۔۔

لیکن وہ ڈھیٹ بنی رہی یہاں تک کہ وہ بنادر وازہ ناک کیے اندر داخل ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

سالہ مرنا نہیں چاہیے اسے اتنے گھاؤ دواس کی آہیں ساری رات یہاں گونجتی رہیں سامنے کرسی پر بیٹھے شخص نے کہا۔
تو ایسا نہیں کر سکتا تبریز۔۔۔۔۔ میں کر سکتا نہیں کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ سگریٹ سلگاتے اس نے سامنے موجود شخص کو کہا۔

یاد رکھ میں جب بھی یہاں سے نکلا تیری بیوی کو وہ مواد دکھا دوں گا جو تو نے میری بہن۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔ پے درپے اس پر لاتوں اور مکوں کی برسات کرتے تبریز شاہ پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔

تو بتائے گا میری بیوی کو۔۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

تیری بہن کے ساتھ۔۔۔۔۔

میری بہن جھوٹ نہیں بول سکتی مجھ سے۔۔۔ اور مت بھول اس کے بدن پر اس دن تیرا لباس اور تیرے دیے نشان تھے۔۔۔۔ وہ شخص چلایا۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔ مجھے کچھ یاد نہیں۔۔۔۔ میں ایسا مر کر نہیں کر سکتا۔۔۔۔ تبریز شاہ نے نا میں سر ہلاتے کہا۔ تیری بیوی کے ساتھ بھی وہی ہو گا۔۔۔۔ جو تو نے میری بہن کے ساتھ کیا۔۔۔۔ اسی لیے میں نے تم لوگوں کو علیحدہ کر دیا۔۔۔۔ اس شخص نے قہقہہ لگایا۔

اس کے قہقہے تبریز شاہ کو ہر جگہ سنائی دے رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ رات وہ کبھی نہیں یاد کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ جس کے بعد وہ ہر رات خود سے نظریں نہیں ملا پاتا تھا۔ جس دن میں یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا تبریز شاہ اس دن منت تبریز شاہ یہ سچ جان جائے گی کہ اس کا شوہر کسی دوسری عورت۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ اس پر پھر ہاتھ اٹھا چکا تھا۔۔۔۔۔ یہ سب سننا قیامت خیز تھا۔۔۔۔۔ آج وہ منت کے نکلنے کے بعد آیا تھا اس شخص کے پاس اور یہ سب سننا وہ یا گل ہونے کو تھا۔۔۔۔۔

— — — — —

Posted on Kitab Nagri

تو صرف ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔۔۔ مجھے مار نہیں سکتا کیونکہ دی گریٹ مسٹر تبریز شاہ کسی بے قصور کو مار نہیں سکتا۔۔۔ وہ شخص چلا یا لیکن وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

وہاں سے نکلتے اس نے گاڑی میں بیٹھتے پانی پیا۔۔۔ اگر کسی دن منت کو سب پتا چل گیا تو۔۔۔

نہیں۔۔۔ اس نے تیزی سے سرسٹیرنگ ویل پر مارا اور اپنی ٹکٹ بک کروائی۔۔۔ جو دوسرے شہر کا کام اس کا دو مہینے بعد کا تھا وہ ابھی کرنے چلا گیا کہ یہاں رہتا تو سب تباہ کر دیتا۔۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا منت۔۔۔۔۔ اس نے ناں میں سر ہلاتے خود کو باور کروایا۔۔۔۔۔

میں جلد حقیقت تک پہنچ جاؤں گا اس نے اپنے اشتعال کو قابو میں کیا اور ایک نمبر ملایا۔

کہاں رہ رہی ہے وہ آج کل۔۔۔۔

سروہیں جو اسے آفس کی جگہ ملی ہے۔۔۔۔۔

اس پر نظر رکھو۔۔۔ کون آتا ہے کون جاتا ہے سب۔۔۔۔۔ اس نے کہتے فون کاٹا اور گھر چلا گیا۔۔۔

اس سے ملنے کی خواہش تھی لیکن اس وقت اس کے پاس ان حالات میں نہیں جانا چاہتا تھا وہ نہیں تو۔۔۔

وہ اسے نقصان پہنچا دیتا اور اس کے بعد خود کے ساتھ کچھ مزید بُرا کر لیتا۔

آنکھ اس کے رونے پر کھلی تو فوراً اٹھ کر بیٹھا اور بتیاں چلائی۔۔۔ باب کا چہرہ رونے سے تر تھا پورا۔۔۔ وہ اپنے ہونٹ کا کنارہ کاٹتی شاید آواز کو روکنے کی کوشش میں ہلکان تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس کو ایسے روتے دیکھ اس کا دل کانپا تھا۔۔۔ فوراً اس کے پاس آیا اور اس کے پاؤں کی طرف دیکھا جہاں سوزش اب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔ دو الگائی فوراً اور اس کے قریب ہوا۔

رباب ششش۔۔۔ میری جان کچھ نہیں ہوا۔۔۔ دوا لگا دی ہے ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اس کا نم چہرہ ہاتھوں سے صاف کیا۔ باس۔۔۔ باسط۔۔۔ نم لبوں سے اسے پکارا تو باسط کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا۔۔۔ آج دوسری بار اس کا دل کسی کی تکلیف پر کانپا تھا۔ پہلی رہائشہ اور اب اپنی بیوی۔۔۔ اس نے اسے ساتھ لگایا اور اس کی قمر سہلائی۔۔۔

باسط۔۔۔۔۔ اس نے پھر سے اسے پکارا۔۔۔

بولو میری جان۔۔۔۔۔ اس کے بال اس کے ماتھے سے ہٹاتے کہا

بھيو۔۔۔ بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔ اس نے سسکی بھرتے کہا۔۔۔

میں ہوں نا۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ ابھی رکو یہاں۔۔۔ اسے ہٹاتے وہ باہر گیا۔۔۔ اور انجیکشن لے کر آیا جو وہ ڈاکٹر سے لے چکا تھا۔ اسے دوا بھی دی تھی لیکن تب تک وہ اسے ایسے روتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔ اس لیے واپس اس کے قریب آیا۔ رباب نے انجیکشن دیکھتے تیزی سے ناں میں سر ہلایا تھا۔۔۔ باسط نے اس کے قریب آتے اس کی آستین ہٹائی اور اوپر لے جا کر اس کے بازو کو پکڑا۔ باس۔۔۔ باسط نہیں۔۔۔ پل۔۔۔ پلینز۔۔۔ ابھی خود ہی درد ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اس نے ڈرتے کہا۔ اپنی حالت دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔ تھم جاؤ۔۔۔ نہیں تو اب تمہیں ایک لگا دینی ہے میں نے باسط نے سخت لہجے میں کہا۔

رباب نے اس کے سینے پر سر ٹکاتے دوسرے ہاتھ سے اس کی شرٹ کو سختی سے مٹھیوں میں بھینچا۔

باسط نے اس کی طرف دیکھا جو زور سے آنکھیں بند کیے کانٹے وجود کو اس میں چھپانے کی کوششوں میں ہلکان تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے اجینکشن اسے لگایا۔۔۔ بہت آرام سے۔۔۔ اس کی سسکی کو سنتے اس کی قمر سہلائی۔۔۔

ہاتھ دھو کر واپس آتے لائیسٹس اوف کی اور وہیں بیٹھتے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا اور اس کی قبر سہلانے لگے۔

ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اگر نہ ہو تو ہسپتال چلے گئیں اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے کہا۔

اب رونا بند کرو۔۔۔ اس کی سوچی آنکھوں کو دیکھتے کہا۔۔۔ اور پھر نرمی سے جھکتے اسکی نم آنکھوں پر ہونٹ رکھے وہیں تھم گیا۔ رباب کو اپنی سانسیں تیز ہوتی محسوس ہوئیں۔۔۔ کچھ لمحوں کے لیے وہ اپنا درد بھول کر اس کے لمس کو محسوس کرنے لگی۔ اس کے بال ہٹاتے اس نے اسے کیچر میں مقید کیا اور ایسے ہی بیٹھے بیٹھے کمفرٹر کھینچ کر دونوں پر ڈالا۔

رباب نے چہرہ اس کے سینے میں چھپایا۔۔۔۔۔ وہ دونوں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔ باسط نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسے پر سکون کرنا چاہا جس میں شاید وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ اپنے سینے پر اس کی بھاری سانسوں کو محسوس کرتے اسے پیچھے لٹانا چاہا لیکن وہ اس سے جڑے بیٹھی تھی اس کے حصار میں۔۔۔۔۔ اس کی شرٹ اب بھی اس کے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں تھی۔ بیڈ کی پشت سے سرٹکاتے اس نے آنکھیں موندی۔۔۔۔۔ وہ دونوں ایسے ہی سوچکے تھے۔۔۔۔۔ رباب تو نہیں لیکن وہ ضرور تھکنے والا تھا ایسے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

مسٹر دریدزدانی کیا آپ نے اجازت مانگی اندر آنے کی۔۔۔ کیونکہ جہاں تک میرا علم ہے یہ گھر آپ کی ملکیت نہیں۔۔۔

ایک نگاہ اس پر ڈالتے اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے کہا۔

کچھ ضروری بتانا چاہتا تھا۔۔۔ سوچا ابھی بتا دوں۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

میری اولاد میرے پاس رہے گی۔۔۔۔۔ تم جہاں رہنا چاہو تمہیں روکوں گا نہیں۔۔۔۔۔ تمہارے ساتھ پہلے ہی زیادتی ہو چکی ہے اس لیے کوئی زور زبردستی نہیں ہے لیکن میری اولاد میرے پاس رہے گی۔۔۔۔۔ اس نے سگریٹ کا دھواں ہوا میں معتل کرتے کہا۔ ربانثہ کو لگا کسی نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اندھیلایا۔۔۔۔۔ اس نے جھٹکے سے اسے بے یقینی سے دیکھا۔

نا۔۔۔۔۔ ممکن۔۔۔۔۔

اسے ممکن بنانا میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔ ہمارے ملک کے قانون سے تو آشنا ہو تم۔۔۔۔۔ افسوس جس کے پاس پاؤں اس کے پاس سب۔۔۔۔۔ اس نے اسے حقیقت بتائی۔

تم ایسا نہیں کرو گے۔۔۔۔۔ اس نے ٹرانس کی سی کیفیت میں کہا۔
میں ایسا کیوں نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

درید۔۔۔۔۔ اس نے بے بسی سے اسے پکارا۔۔۔۔۔ ہاں وہ سچ کہہ رہا تھا وہ ایسا کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ اور کون اس سے پوچھتا کوئی بھی نہیں۔۔۔۔۔ چلتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ کہتا جیسے آیا تھا ویسے چلا گیا۔۔۔۔۔ ربانثہ نے اسے جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جو آگ درید کے سینے میں لگی تھی وہ اس کا بدلہ لے چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ ربانثہ حق کو صرف چھوٹی سی سزا دینا چاہتا تھا جو دے کر اب وہ انجام کو رونے والا تھا شاید۔

ربانثہ کتنی ہی دیر وہاں سکتے کی سی کیفیت میں بیٹھی رہی۔۔۔۔۔ اس نے نارات کا کھانا کھایا اور نہ دوالی۔۔۔۔۔

وہ شخص اسے ایک نئی ازیت سے آشنا کروا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے بتا گیا تھا کہ کل بھی وہ اس کے لیے اہم نہ تھی اور نہ آج۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہاں بیٹھے اسے صبح ہو گئی تھی۔۔۔ قمر اکڑ گئی تھی لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔

اس ماں کو کیسے نیند آتی جس کو یہ سنا دیا جائے کہ اس کی اولاد اس سے اس دنیا میں آتے ہی چھین لی جائے گی۔۔۔۔

کل رات جو بات اس کے دل میں آتے اسے ڈراگئی تھی۔۔۔ اب وہ بات اس نے دل میں نقش کرتے گہرا سانس بھرا۔

اس بار میں نہیں ہاروں گی دریدیزدانی۔۔۔ اس بار نہیں۔۔۔

اگر یہ خوشی میری نہیں تو تمہاری تو میں ہر گز نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے ہنریانی کیفیت میں کہتے شال اوڑھی اپنا سامان اٹھایا اور باہر نکل گئی۔ مخالف کو اس کے باہر نکلنے کی خبر فوراً مل گئی تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ جا کہاں رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ بھی اسے جلد پتلاگ جانا تھا۔ اس نے ہسپتال کے سامنے رکشہ رکوایا اور ایک آخری بار سوچا۔۔۔۔۔ کیا وہ سہی کرنے والی تھی۔۔۔۔۔ آج موسم بھی خراب تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس کے دل کے موسم پر کوئی اثر نہیں پڑا تھا۔

اندر جاتے اس نے گہرا سانس بھرا اور باہر بیچیر بیٹھ کر اپنی باری کا انتظار کرنے لگی۔

وہ شخص جس کی گھنٹے بعد کی فلائیٹ تھی۔۔۔ میٹنگ کے سلسلے میں۔۔۔ اس نے لفظ ہسپتال سنتے گاڑی ایئر پورٹ سے موڑی تھی۔ اس لڑکی کا دماغ تھکانے لگنے والا تھا۔۔۔ اب کی بار اسے سزا دینا ضروری ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے اسی کی اسپید سے گاڑی دوڑائی تھی۔

کیا یہ آپ کا آخری فیصلہ ہے مس ربانثہ کہ آپ کو اپنی اولاد نہیں چاہیے۔۔؟

دھڑام سے دروازہ کھلا تھا۔۔۔ لیکن رہائشہ مڑی نہیں۔۔۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس کی طرف آیا۔

اس کا ہاتھ تھاما اور جھٹکے سے کھڑا کیا۔۔۔ وہ جیسے جانتی تھی کہ یہی ہو گا اس لیے کوئی ردِ عمل نہیں دکھایا۔

Posted on Kitab Nagri

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔۔؟ لیڈی ڈاکٹر چیخی۔۔۔۔

آواز آہستہ رکھو ڈاکٹر۔۔۔ نہیں تو اپنی بیوی کی بعد میں اس گناہ میں اس کا ساتھ دینے پر تمہیں پہلے جہنم واصل کرں گا اس نے آگ جیسے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ڈر گئی۔

وہ اسے گھسیٹتا اپنے ساتھ لایا اور جھٹکے سے گاڑی میں بٹھایا۔۔۔۔ گاڑی پھر سے اس نے بھگائیں تھی۔

لیکن اس پر تو جیسے کوئی فرق ہی نا پڑا تھا وہ ایسے ہی بیٹھی رہی۔۔۔۔۔ اب راستہ لمبا محسوس کرتے اس نے ٹیک لگاتے آنکھیں موند لیں۔ باہر بارش شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اسے آنکھیں موندے دیکھ درید نے اس کی طرف کا شیشہ نیچے کیا تھا۔۔۔۔۔ اپنی جھولی میں بارش کا پانی محسوس کرتے اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور اس کی طرف دیکھا جو پر سکون تھا۔

اسے بند کریں۔۔۔۔۔ اس نے کہا لیکن اس کا جواب نہ سنتے اس نے واپس ویسے ہی بیٹھے آنکھیں موند لیں۔

وہ کامیاب ہوئی تھی اسے ڈرانے میں۔۔۔۔۔ اڈنے یہ قدم درید یزدانی کو تڑپانے کے لیے اٹھایا تھا جس میں وہ کامیاب رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ جانتی تھی اس کی ہر خبر درید رکھتا ہے۔۔۔ اس کا گھر سے جانا اور پھر ہسپتال تک کا راستہ اسے یقین تھا درید یزدانی تک اس کی تمام خبر پہنچ رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

لیکن دس منٹ کیا پندرہ منٹ بعد بھی اس نے شیشہ واپس اوپر نہ کیا تھا۔۔۔

بارش باہر زور پکڑ چکی تھی اور وہ مکمل بھیگ چکی تھی۔

سنسان سڑک پر لاتے اسے نے جھٹکے سے گاڑی روکی اور اسے دیکھا جواب بھی آنکھیں موندے پڑی تھی اس کا آدھا لباس گیلیا ہو چکا تھا۔

_____ باہر نکلو

Posted on Kitab Nagri

آواز نہیں آئی۔۔۔؟؟

مجھے گھر پہنچائیں میرے۔۔۔

میری ذمہ داری نہیں ہے یہ جیسے آئی تھی ویسے چلی جانا۔۔۔

ربانثہ اسے دیکھتے تلخی سے مسکرائی۔۔۔ اس کی اس مسکراہٹ سے درید نے نظریں چرائی اور اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔

وہ باہر نکلی اور سامنے جا کر فٹ پاتھ پر بیٹھ گئی اپنے شمال نما دوپٹے سے اس نے اپنا سارا وجود چھپا لیا تھا۔

درید نے سائیڈ پر گاڑی روکی اور وہیں موجود رہا اپنی طرف کی کھڑکی کھول لی اب بارش ان دونوں کو بھگا رہی تھی۔

وقت گزر گیا تھا۔۔۔۔۔ اس نے جو اس سے دوسرے شہر جانے کا بہانہ کیا تھا وہ سچ ہو گیا تھا اسے جانا پڑا تھا کسی دوسرے

ٹینڈر کی وجہ سے۔۔۔۔۔

لیکن وہاں بھی اس نے اس کی پوری خبر رکھی تھی۔۔۔۔۔

آج ہفتے بعد وہ واپس آیا تھا اور دل نے اس کو دیکھنے کی خواہش میں شدت پکڑی تو بنا گھر گئے اس کے گھر کی طرف گاڑی

موڑی۔ وہ جانتا تھا اس وقت وہ گھر پر اکیلی ہے کیونکہ درید اپنی بیوی کو لے کر گیا ہوا تھا۔

اس نے اس کے گھر کے دروازے کی چابی تک بنا رکھی تھی۔۔۔ لیکن ابھی اس کا کام نہیں تھا اس لیے بیل دیتے اس کا

انتظار کیا۔ منت و قار نے ان دو ہفتوں میں اس کا انتظار کیا تھا۔۔۔ وہ دوپل اپنی موجودگی کا اظہار کر کے غائب ہو جاتا

تھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے اپنا سارا دھیان کام پر لگایا۔۔۔ اس کے آفس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ جا چکا ہے وہ لڑکیاں بھی اسے دوبارہ نہیں دکھی تھی۔۔۔ لیکن وہ چڑچڑی ہو رہی تھی۔۔۔ یہ سب کیا تھا اسے اندازہ نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ جو ڈیڑھ سال بغیر اسے دیکھے اور سننے گزار چکی تھی اسے یہ دو ہفتے برے طریقے سے کاٹ رہے تھے۔

وہ جو کھانا بنا رہی تھی رات کا چونکی اور جا کر دروازہ کھولا۔۔۔ اندر لگی سکرین سے وہ اسے دیکھتی چونکی تھی۔

دل کی دھڑکنیں یک دم تیز ہوئیں تھی لیکن پھر خود کو نارمل کرتے دروازہ کھولا۔

تبریز شاہ نے اسے دیکھتے خود میں ٹھنڈک اترتی محسوس کی۔۔۔۔ اور اس کی پیچھے اندر داخل ہوا جو کچھ بھی کہے بغیر اندر چلی گئی تھی۔ کھانے کی اشتہار انگیز خوشبو نے اس کی بھوک بڑھائی تھی۔۔۔ اس نے کھانا لگایا تو دونوں نے خاموشی سے کھانا کھا پاتا تھا۔۔۔ تبریز شاہ نے صرف اسے دیکھا تھا جو اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔

جائے چاہیے۔۔۔ اس نے کہا شاید اب وہ اسے دیکھ لیتی لیکن نہیں۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر اس کے کمرے میں چکا گیا۔۔۔ لوک لگا گیا تھا وہ مین گیٹ کا کہ اب اس کا واپس جانے کا ارادہ نہ تھا۔۔۔

وہ چائے لائی۔۔۔ اور خود دواش روم میں بند ہو گئی۔۔۔۔ وہاں جاتے اس نے گہری سانس بھری۔۔۔۔

وہ نہیں بتا سکتی تھی کہ اس لمحے کا اس نے کتنا انتظار کیا تھا کہ وہ اس شخص کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے۔۔۔۔۔

کتنا مکمل احساس تھا۔۔۔ اس کا شوہر اس کے ساتھ اسے وقت دیتے کھانا اکٹھا کھا رہا تھا۔ چائے بھی اس نے دل سے بنا کر دی تھی۔۔۔ لیکن وہ خاموش تھی۔۔۔ دونوں شاید ایک دوسرے کے بولنے کے انتظار میں تھے۔ وہ واپس آئی تو وہ وہیں براجمان تھا۔۔۔۔۔ اسے دیکھتے اس نے بالوں میں برش کیا۔۔۔۔۔ اب وہ کنفیوژن کا شکار تھی۔

Posted on Kitab Nagri

باسط نے اس کا ناہاں میں بدلنا محسوس کر لیا تھا

۔۔ اس لیے اسے گھورا اور آنکھیں موند لیں۔

اس کے سونے پر اس نے یہاں وہاں دیکھا۔۔ اب اسے نیند نہیں آرہی تھی اور وہ پچھلے پینتالیس منٹ سے اسے آنکھوں میں بسا کر اسے حفظ کر چکی تھی۔

پھر کچھ سوچتے اس کا بازو اٹھایا اور اس کے قریب ہوتے اس کا بازو خود پر سے گزارتے اپنے دوسری طرف رکھا۔

اس کے بعد اسے قریب سے دیکھتے مسکرائی۔۔۔ وہ اس سے ناراض تھی لیکن رات کے بعد نہیں۔۔۔ اس کی آنکھوں میں وہ اپنے لیے فکر دیکھ چکی تھی۔

باسط نے نیند میں اس کا روئی جیسا وجود اپنے حصار میں محسوس کرتے اس پر اپنا حصار تنگ کیا اور چہرہ اس کے سر پر رکھا۔
رباب بھی اسے دیکھتے دیکھتے سو گئی تھی دوبارہ۔

دس بجے کے قریب باسط کی آنکھ کھلی تو اپنے چہرے پر سے اس کے بال ہٹاتے وراپنے سینے پر دیکھا جہاں وہ استحقاق سے براجمان تھی۔

www.kitabnagri.com

اس کا روئی جیسا وجود خود پر محسوس کرتے اس نے گہری سانس بھری۔۔۔ وہ حسین پہلے سی تھی یا اب ہوئی تھی اسے اندازہ نہ ہوا۔

پندرہ منٹ بعد سامنے سے ایک بانیک آئی اور ربائشہ کو دیکھتے اس بانیک سوار نے بانیک روکی۔

Posted on Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا سامنے موجود درید جس کی نظر رہائش پر ہی ٹکی تھی اس نے ہارن پر ہاتھ رکھا اور پھر اٹھانا بھول گیا۔ وہ شخص بھی بوکھلا کر واپس چلا گیا۔۔۔۔۔ بیس منٹ بعد اس نے اپنی طرف کا شیشہ اوپر چڑھایا اور اس کے پاس آیا گاڑی لے کر۔۔۔۔۔ اور اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔ وہ بنا کچھ کہے خاموشی سے اندر بیٹھ گئی تو اس نے گاڑی آگے بڑھائی۔

یہ گاڑی اب میرے گھر رکنی چاہیے درید یزدانی۔۔۔۔۔ اس نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ بارش کی بوندیں اب اس کے کپڑوں سے ٹپک رہی تھیں۔ اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری بات مانوں گا۔۔۔۔۔ درید نے کہتے ہیٹراؤن کیا۔

پلیزز درید۔۔۔۔۔ اب مجھے سکوں دیں مہربانی کریں میری ذات پر۔۔۔۔۔ اس نے تھکے لہجے میں کہا تو خاموشی چھا گئی۔ درید نے ہمیشہ کی طرح اپنا ہی کیا تھا اپنے گھر کے سامنے گاڑی روکی تو وہ فوراً نیچے اتری اور گیٹ سے باہر نکلی۔ جواب بھی کھلا تھا۔۔۔۔۔ باہر جا کر رکشہ رکوانے لگی تو وہ فوراً اس کے پیچھے آیا اور اسے کھینچتا اندر لے کر گیا۔

اسے اپنے کپڑے نکال کر دیے جو اس نے فوراً اتھامے اور دوسرے کمرے میں چینج کرنے چلی گئی اب کی بار اس نے اسے نہیں روکا تھا کم از کم اس کے ساتھ تو موجود تھی اب وہ۔

وہ چینج کر کے واپس آیا لیکن کمرہ خالی تھا وہ واپس نہیں آئی تھی اس نے گھر اسانس بھرا۔۔۔۔۔

اس کے کمرے میں گیا جہاں وہ چینج کر کے کمفرٹر لیے لیٹ گئی گھی۔۔۔۔۔

کھانا کھاؤ اٹھ کر۔۔۔۔۔ دوا بھی لینی ہے۔۔۔۔۔

ان سب کی ضرورت نہیں رہی اب مجھے لگتا ہے۔۔۔۔۔

رہائش بات مان لیا کرو ایک ہی بار میں۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کو یہاں سے جانا چاہئے۔۔۔۔۔ اس نے سر پر کمفرٹر اوڑھتے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

دودھ کا گلاس بھیج رہا ہوں وہ پیو۔۔۔ نہیں تو مجھے واپس آنا پڑا تو یقین جانو تمہارا دل ہو یا نہ تمہیں کھانا پورا ختم کرنا پڑے گا وہ بول کر چلا گیا۔ تو اس نے سر سے کمفرٹ اتارا اسے اس وقت شدید سری لگ رہی تھی۔۔۔ وہ جاتے جاتے کھڑکیاں بند کر گیا تھا اور انور ٹیک میں ہلکا سا ہیٹر اون کر گیا تھا کیونکہ یہ سردیوں کا موسم نہیں رہا تھا اب۔

آپ کب جائیں گے۔۔۔۔۔؟؟؟

اس کے منہ سے نکلا تو اسے احساس ہوا کہ وہ صحیح وقت پر کتنا غلط سوال کر چکی ہے۔

تم مجھے نکال رہی ہو۔۔۔۔۔ آفٹر آل تمہارا گھر ہے تم ایسا کر سکتی ہو۔۔۔۔۔ وہ اس کے قریب آتا دھیرے سے بولا۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا اس نے جھکے سر سے کہا۔۔۔۔۔

پر سو مالک مکان آیا تھا۔۔۔؟

ہمممم۔۔۔ اس نے چونکتے سر ہلایا۔۔۔۔۔

وہ کراہی رہتا تھا پچھلا۔۔۔۔۔ مگر میں کل دے دوں گی۔۔۔ اس نے بلاوجہ ہی شرمندہ ہوتے کہا۔

اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ یہ گھرا ب میرے نام ہے۔۔۔ تو کراہی تم مجھے دو گی۔۔۔ اس نے کہا تو منت نے چونک کر اسے

دیکھا۔ وہ اسے نہیں بتایا یا کہ اس آدمی کا منت پر چلانا اسے کتنا زہر لگا تھا۔۔۔۔۔ جو اس کے ہائیر کیے شخص نے بتایا تھا اسے

۔۔

اس نے وہیں رہتے اس شخص سے یہ گھر خریدا تھا۔۔۔۔۔ اتنا کمانے کا کیا فائدہ اگر اس کی بیوی نے دھکے ہی کھانے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

منت کب سے اسی گھر میں رہ رہی تھی۔۔۔ بزنس ابھی شروع کیا تھا جو ابھی چلا بھی نہیں تھا سہی سے اس لیے وہ آہستہ آہستہ قرضہ اتار رہی تھی۔

میں کچھ دن میں دے دوں گی منت نے کہا تو تبریز شاہ نے اسے کھینچا۔۔

وہ کٹے پیر کی شاخ کی طرح اس کے قریب آئی تھی۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو تھے۔۔

اپنے حساب سے لوں گا جب بھی لینا ہو گا۔۔۔ اس کی زو معنی بات پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

اپنے مینیجر کو بدلو۔۔۔ اس نے فوراً سنجیدگی کا لبادہ اوڑھتے کہا۔

کیوں۔۔۔؟ کیونکہ میں کہہ رہا ہوں اس نے دھونس جمائی۔۔۔ اور اسے دیکھا جس کے چہرے سے تھکاوٹ صاف جھلک رہی تھی۔

نیند آئی ہے۔؟؟؟

۔ اس نے منت کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو منت نے آنکھیں بند کرتے اس کے لمس کو محسوس کرتے ہاں میں سر ہلایا۔

سو جاؤ۔۔۔!! وہ یک دم پیچھے ہوا۔۔۔ اگر کوئی منت تبریز شاہ سے پوچھتا کہ اس کے نزدیک سب سے تکلیف دہ لمحہ کیا ہے۔۔۔ تو وہ بتاتی کہ اس شخص کا اپنی مرضی سے قریب آکر اچانک دور ہو جانا۔۔۔۔۔

وہ باہر نکل گیا تو منت نم ہوتی آنکھوں سے اپنے بستر پر اوندھے منہ گر گئی۔۔۔۔ وہ ایسا کیوں تھا۔۔۔ ہر بار کی سوچ پھر سے زہن میں آئی۔ لیکن کھٹکا ہوتے اس نے سر اٹھایا جو بہت سے شاپنگ بیگز اندر لا کر رکھ رہا تھا اور پھر اس کی طرف آتے جھٹکے سے اسے سیدھا کیا۔

Posted on Kitab Nagri

کس بات کا رونا آرہا ہے۔۔۔۔۔؟

اتنا بُرا لگ رہا ہے میرا آنا تو سیدھا بول دو میں چلا جاتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ غرایا۔۔۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔۔۔ اس نے شوں شوں کرتے کہا۔۔۔۔۔ اور اس کی شرٹ سے آنسو صاف کیے اور ایک بار پھر شرمندہ ہوتے پیچھے ہونا چاہا۔

تبریز شاہ نے اس کے آنسو ہاتھ سے صاف کیے اور جھک کر اس کے کندھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔

اس ایک بوسے میں کیا کچھ نہ تھا۔۔۔۔۔ اس نے اس کے سینے پر سر رکھا تو تبریز شاہ نے اپنا حصار تنگ کیا۔

اپنے مینیجر کو بدلو منتنت میں اسے دوبارہ تمہارے پاس نہ دیکھو۔۔۔۔۔ اس نے سختی سے کہا تو اس نے سر ہلایا۔۔۔۔۔ تم پر ویسے بھی ابھی میرے بہت سے حساب نکلتے ہیں منت۔۔۔۔۔ اس نے اسے سیدھا کرتے اسے دیکھتے کہا۔ اور جو میرے ساتھ کیا تھا آپ نے کیا آپ اس پر پشیمان نہیں۔۔۔۔۔؟؟ منت نے نظریں جھکائے اس سے کہا۔

نہیں۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

ماضی زہن میں آتے ہی فوراً سے جواب دیا تو منت نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔
www.kitabnagri.com

اگر کبھی تمہیں کچھ ایسا پتا چلے جس کی تمہیں مجھ سے امید نا ہو۔۔۔۔۔ کچھ ایسا جو تم پر حیرتوں کے پہاڑ توڑ دے اور تم بے یقین ہو جاؤ تو۔۔۔۔۔

منت نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

تو میں جانچوں گی پہلے اگر وہ غلطی یا گناہ آپ سے حقیقت میں سرزد ہوا تو وہ ہماری ملاقات کا آخری دن ہو گا اس نے آنکھوں میں یقین کی آگ لیے اسے دیکھتے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

تبریز شاہ کے گلے میں گلٹی ابھر پر معدوم ہوئی۔۔۔۔۔۔ اسے اس کا یہ جواب ہرگز پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے اسے پیچھے بیڈ پر بٹھایا اور خود کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔ لیکن پانچ منٹ بعد میں گیٹ کھلنے کی آواز پر وہ بھاگ کر باہر نکلی تھی۔ اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔ جو جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ روکتی اسے لیکن وہ گاڑی سٹارٹ کر کے زن سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔۔ منت نے گیٹ بند کرتے اندر آتے سامنے پڑے اس کے لائے تمام شاپرز جھٹکے سے پھینکے تھے۔

یہی حقیقت ہے تمہاری تبریز شاہ۔۔۔۔۔۔

تمہیں وہی چیز حق پر لگتی ہے جو تم کرتے ہو۔۔۔۔۔۔ اس نے غصے سے کہا اور لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔

تم ہر بار آتے ہو مجھے احساس دلاتے ہو کہ تم میرے ہو۔۔۔۔۔۔ اور جب میں اس حقیقت پر یقین کرنے لگتی ہوں تو تم خواب بنا کر اس حقیقت کو ختم کر دیتے ہو۔۔۔۔۔۔

کیا تم سے زیادہ کوئی ظالم اور ستمگر ہے یہاں؟؟؟

اگلے روز وہ آفس نہیں گئی تھی یہ جانتے ہوئے کہ آج کل کام زیادہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ آج بھی نہ جاتی لیکن فورن کمپنی کے لوگ اپنا کام دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اپنے پروڈکٹس وہ ایک بار دیکھنا چاہتے تھے اور اس کا وہاں ہونا ضروری تھا کیونکہ یہ ڈیل تبریز کے ساتھ اسے بھی دی گئی تھی۔ وہ بے دلی سے تیار ہوئی۔۔۔۔۔۔ اس کے کل کے گرے شاپنگ بیگز اس نے اٹھائے بھی نہ تھے۔۔۔۔۔۔ نوبے وہ وہاں پہنچ چکی تھی۔ پورے آفس میں چہل پہل تھی۔۔۔۔۔۔ جو معمول سے زیادہ انہیں کے آنے کی وجہ سے تھی۔۔۔۔۔۔

وہ بھی مین حال میں تیاری کو ایک آخری نظر دیکھنے گئی تھی۔۔۔۔۔۔ مینیجر کو وہ آئی نہیں تھی اس لیے بدلا بھی نہیں تھا۔

اور سامنے تبریز شاہ نے اس کا آنا اور اپنے مینیجر سے بات کرنا سب دیکھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن جب منت کی نظر اس پر پڑی وہ اس پر سے نگاہیں ہٹا چکا تھا۔
منت بھی دوسری طرف چلی گئی۔۔۔۔۔ جسے تبریز شاہ نے دور تک دیکھا تھا۔

کتنے ہی لمحے اسے دیکھتے اس نے آنکھوں کے ذریعے اسے دل میں اتارا تھا۔
اس کی آنکھوں کی تپش ہی تھی کہ وہ جھنجھلا کر اٹھی تھی نظریں سیدھا اس سے ٹکرائیں جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
اس نے اسے دور ہونا چاہا تو باسط نے اس کی یہ کوشش ناکام بنائی۔۔۔
منت بھولو کہ قریب تم خود آئی تھی اور اب دور میری مرضی سے جاؤ گی اپنے کان کے پاس اس کی گھمبیر آواز سنتے اس نے
سوکھے لبوں کو زبان سے ترکیا۔

باسط نے اس کی گردن کے پاس گہری سانس کھینچتے اس کی سانسوں کو انہیل کیا تھا۔۔۔
اس کی جھلستی سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے اس نے چہرہ مزید جھکایا تھا۔
منت بھولو رباب باسط ضیاء کہ ابھی کل کی سزا تمہاری پوری نہیں ہوئی اس کے کہنے پر اس نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔۔۔
کیا مطلب۔۔۔ مطلب یہ کہ اس کی قمر پر اپنے ہاتھ کی پکڑ سخت کی۔۔۔ رباب کو لگا اس کی انگلیاں رباب کی قمر میں
دھنس جائیں گی۔

تم اس شخص سے دوبارہ بات نہیں کرو گی۔۔۔ اس کا چہرہ سامنے کرتے سختی سے کہا۔

وہ۔۔۔ دوست۔۔۔ ہے میرا۔۔۔ وہ ممنائی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کیا یہ دوست اس وقت تمہارے سامنے موجود شخص سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔۔۔۔۔ اس پر سے حصار کھینچتے بنا دور ہوئے
استفسار کیا گیا۔ رباب نے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔۔ وہ کیوں اتنا انسکیور ہو رہا تھا۔۔۔ شادی سے پہلے بھی وہ فائدہ کو اس کا
بوائے فرینڈز سمجھ گیا تھا۔ نہیں۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔ اس نے کہتے واپس اس کے حصار میں آنا چاہا۔۔۔

تو اسے فون کرو اور بتاؤ کہ وہ تم سے دوبارہ کبھی رابطہ نہ کرے۔۔۔۔۔ باسط نے کہتے اسے دیکھا جو بے یقینینی سے اسے ہی
دیکھ رہی تھی۔ وہ بچپن سے دوست ہے میرا۔۔۔ اس نے میرا ہر موقع پر ساتھ نبھایا ہے۔۔۔ میں کیسے احسان
فراموش۔۔۔۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔۔ آل رائٹ۔۔۔ باسط کہتا اٹھنے لگا تھا کہ وہ جھٹ سے اسے روک گئی۔

اسے دیکھتے ہاں میں سر ہلایا اور فون پکڑ کر اس کا نمبر ملایا۔۔۔ اب وہ شادی شدہ تھی۔۔۔ اگر اس کا شوہر نہیں چاہتا تھا کہ
وہ اس شخص سے رابطے میں رہے تو۔۔۔ اسے نہیں رہنا چاہیے تھا۔۔۔

اس نے فون ملایا۔۔۔ باسط نے واپس اس کے قریب آتے چہرہ اس کی گردن میں چھپایا۔۔۔

فادی۔۔۔ اس کے منہ سے سنتے باسط نے اپنے دانت اس کی گردن میں گاڑے تو اس کے منہ سے سسکی برآمد ہوئی۔

کیسی ہو رابی۔۔۔ کل بھی فون بند کر دیا تھا بعد میں بند آ رہا تھا۔۔۔ خیریت۔۔۔

فاحد اب میں تم سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔ اسے مجبوری سمجھ لو۔۔۔ تم نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا اس کا
شکریہ۔۔۔ خدا تمہیں اس کا اجر دے۔۔۔ اس نے کہتے فون کاٹ کر گہری سانس بھری آنکھیں پل میں نم ہوئی۔

اگر میں نے ایک بھی آنسو اس بار سے باہر نکلتا دکھا تو جان لے لوں گا تمہاری۔۔۔۔۔ اس پر ایسے ہی حاوی ہوتے وہ چیخا۔

آپ بہت برے ہیں باسط۔۔۔۔۔ اس کے سینے پر مکے برساتے اس نے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

باسط نے سکون سے اسے ساتھ لگایا اور اس کی گردن پر موجود اپنے دیے زخم کو آہستہ سے سہلاتے اس سے معافی مانگی۔ وہ تو پہلے ہی اس کی محبت میں ڈوبی تھی۔۔۔۔۔ روتے روتے مسکرا دی تو وہ مسکرایا۔۔۔۔۔ اسے یہ منظر بے حد بھایا تھا۔

اس نے دوالی اور واپس لیٹ گئی۔۔۔۔۔ جسم اب برے طریقے سے دکھ رہا تھا اس نے خود کو کمفرٹ میں چھپایا۔

درید نے اپنے کمرے میں کافی دیر انتظار کیا تھا کہ وہ سو جائے تو ہی اس کے پاس جائے نہیں تو آج جو وہ حرکت کر چکی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ دنیا کو آگ لگا دے۔

دو گھنٹے بعد اس نے ربائشہ کے کمرے میں قدم رکھا تو کمرے کا مپیر پچر گرم تھا اس نے ہیٹر اوف کیا۔
اور قدم اس کی طرف بڑھائے جس کا پورا وجود کمفرٹر میں چھپا تھا۔
اس کے پاس بیٹھتے اس نے اس پر سے کمفرٹر ہٹایا تو وہ سکڑی سمٹی لیٹی تھی۔

اسے اپنی حرکت پر بھی غصہ تھا۔۔۔۔۔ کیا سوچا تھا اور کیا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اس حالت میں اس کے ساتھ اس نے کیا کیا تھا۔ اس کے ساتھ لیٹتے اسے حصار میں لیا۔۔۔۔۔ اور اس کے چہرے کو دیکھا جو ہلکا ہلکا سرخ مائل تھا۔

www.kitabnagri.com

اس نے گہری سانس بھری۔۔۔۔۔ جو آگ وہ لگا چکی تھی وہ تو نا جانے اب کب بجھتی۔

جس وجود نے اسے آگ میں جھونکا تھا وہ اسی وجود کے پاس پناہ لینے آیا تھا۔۔۔۔۔ وقت کے ساتھ میں سب ٹھیک کر دوں گا بس مجھے وقت دو مجھے۔۔ اس نے ساری رات آنکھوں میں کاٹی تھی کیونکہ ساتھ والا وجود تپ رہا تھا بخار میں۔۔۔۔۔

اس نے اسے اٹھا کر زبردستی دوا دی تھی اور اب صبح کے یاںچ بجے وہ اس کے اٹھنے سے پہلے واپس آ گیا تھا اپنے کمرے میں۔

Posted on Kitab Nagri

وہ جب اٹھی تب نونج رہے تھے۔۔۔۔۔ فریش ہو کر وہ باہر آئی۔۔۔۔۔ جسم اجازت نہ دیتا تھا لیکن بھوک ہر جزبے پر بھاری تھی۔ وہ باہر گئی تو درید وہیں میز پر بیٹھنا نشہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے بنا ہوا پیرا اٹھا اپنے آگے گھسیٹا۔

صغراں بی۔۔۔ درید نے کام والی لو بلایا۔۔۔ ویسے تو وہ اپنے کام خود کرتا تھا لیکن ہفتے میں ایک بار وہ یہاں انہیں بلا کر کام کروالیتا تھا سارے۔ یہ لے جائیں اور فروٹس کاٹ کر لائیں۔۔۔ اس نے ربائشہ کے آگے موجود پر اٹھے کی طرف اشارہ کیا۔ مجھے یہی کھانا ہے اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ آپ کو کچھ کہا ہے میں نے صغراں بی۔۔۔ وہ جو دونوں کو دیکھ رہی تھی اس کے کہنے پر فوراً پلیٹ اٹھائی اور کچن میں گم ہو گئیں۔ مجھے گھر چھوڑ کر آؤ۔ ابھی۔۔۔ اس نے کھڑے ہوتے کہا۔

ناشتہ کرو بیٹھ کر۔۔۔۔۔ اس نے اپنی پلیٹ سے نظریں نہیں ہٹائیں تھیں۔ نہیں یہاں کھانا بھی حرام ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ کم از کم اپنے گھر اپنے پیسوں کا جو چاہے کھا تو سکوں گی۔۔۔۔۔ اس نے کہا تو درید تلخی سے مسکرایا۔ ناشتہ یہی کرنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ گھر ابھی تم جا نہیں سکتی۔۔۔۔۔ یہیں رہنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ دو دن بعد تمہارا چیک اپ ہے اس کے بعد میں چھوڑ آؤں گا۔ اور تمہیں کیوں لگتا ہے میں تمہاری بات مانوں گی۔۔۔۔۔؟ ربانشتہ نے چیختے کہا تو اس نے سراٹھایا۔ تمیز بھوک گئی ہیں لگتا ہے آپ ربانشتہ درید زدانی۔۔۔۔۔ اس نے کھانے سے ہاتھ ہٹاتے کہا۔۔۔۔۔

مجھے پلینز چھوڑ کر آئیں۔۔۔۔ اب کہ اس نے التجائی لہجے میں کہا تو وہ اٹھ کر اندر باورچی خانے میں گیا اور وہی پر اٹھا اٹھا کر لایا۔ آدھا کھا کر وہ جو لائیں گی وہ کھانا پرے گا۔۔۔۔ اس نے بالوں میں ہاتھ پھرتے تحمل سے کام لیتے کہا تو وہ واقعی بیٹھ گئی۔ ناشتہ کرنے کے بعد درید نے اسے دوا دی تو وہ واپس اسی کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔۔ درید نے بھی اپنا کام گھر سے شروع کیا تھا۔ دونوں بظاہر نارمل تھے لیکن اندر ایک آگ برپا تھی۔۔۔۔ جو ایک دوسرے کو جلا کر بھسم کرنے کی طاقت رکھتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

منت اس کے سامنے ہی گھومتی یہاں سے وہاں کام کروارہی تھی۔۔۔ اس کا سارا دھیان تبریز شاہ پر تھا۔ لیکن دوسری طرف تبریز شاہ نے قسم کھائی تھی اسے نادیکھنے کی۔۔۔ اور یہی چیز اسے غصہ دلارہی تھی۔ وہ سب اپنی مرضی اپنے حساب سے کرتا تھا۔۔۔ بنایہ جانے کے وہ نامحسوس انداز میں کسی دوسرے شخص کو تڑپا رہا ہے۔ مخالف بھی وہ جو اس سے منسلک ہے۔۔۔۔۔ منت نے آخری نظر اس پر ڈالی۔۔۔ اور پہلی فورن کمپنی کے اسی ممبر پر جس نے اس سے ہاتھ ملایا تھا۔ اس کے چہرے پر پر اسرار مسکراہٹ آئی اسے پتا تھا اب کیا کرنا ہے اسے۔

تبریز شاہ سے پہلے وہ ان کے پاس گئی اور انہیں خوش آمدید کہا جس پر تبریز شاہ نے سخت نگاہوں سے گھورا تھا۔

اب وہ سب اپنے پروڈکٹس دیکھ رہے تھے۔۔۔ اور وہ خاصے متاثر بھی نظر آتے تھے۔

سرجون مجھے یقین تھا آپ کو ہمارا کام پسند آئے گا۔۔۔ اس نے شائستگی سے انگریزی میں جملہ ادا کیا۔

تبریز شاہ جو اس سے آگے ہی تھا اس کی آواز اس کے کانوں میں بجوبی پہنچی تھی۔

آپ کا کام تھا ہمیں کیسے ناپسند آتا۔۔۔ وہ وہیں رک گیا اور مسکرایا۔۔۔۔۔ جواب اب بھی انگریزی میں آیا تھا۔

منت وہیں کھڑی اس سے باتیں کرنے لگیں۔۔۔ مقصد صرف مخالف کو آگ لگانا تھا جس میں وہ سو فیصد کامیاب ہوئی تھی۔ تبریز شاہ دور کھڑا اس کے چہرے کی مسکراہٹ کو پتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

جون وہی شخص تھا جس نے منت سے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔ اور اسے تب بھی یہ حرکت ناگوار گزری تھی اور آج وہ اسی شخص سے اتنا فری ہو رہی تھی۔ اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔۔۔ دوسرے ممبر نے ہاتھ ملایا تو اس نے سر ہلایا۔۔۔۔۔ دھیان سارا اس کی طرف تھا۔

سفید رنگ میرا پسندیدہ ہے۔۔۔۔۔ جون نے انگریزی میں کہا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

بیوی تھی میری۔۔۔۔ اور ہمارے ہاں بیوی عزت ہوتی ہے ہماری۔۔۔ اور میری عزت پر آنکھ اٹھائی تو تمہیں دنیا سے اٹھا دوں گا سالے۔۔ اس کے پاس جھکتے اس نے انگریزی میں کہا۔

اس عورت کے لیے میں دنیا کو آگ لگا سکتا ہوں تو تمہاری کیا اوقات ہے۔۔۔۔۔

اووو۔۔۔۔ مائی بیڈ۔۔۔۔ آئیم سوری۔۔ اس شخص نے ہاتھ اٹھاتے کہا۔

بیٹر فوریو۔۔۔۔ اگلی بار سوفٹ کی دوسری پر رہنا۔۔۔۔ تمہارا لحاظ صرف اس لیے کیا ہے کہ تم سے زیادہ غلطی میری بیوی کی تھی۔۔۔ اس کی سزا تو الگ ہوگی۔۔۔۔ یوشوڑ بیٹر گو۔۔۔۔۔

جون کھسیاتا وہاں سے سب کے ساتھ نکل گیا۔۔۔ تبریز شاہ کا جاہ و جلال دیکھتا وہ ڈر گیا تھا۔

سب معمول کے مطابق تھا۔۔۔۔ بس فرق اتنا تھا کہ ان کی زندگی میں سکون تھا ایک دوسرے کے ساتھ۔۔ جو کب تک برقرار رہتا کون جانتا تھا۔

باسط ضیاء نے کیا سوچ رکھا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔ یا شاید جو سب ہو رہا تھا وہ خود چاہتا تھا کہ ایسا ہو۔

آج رباب نے ایک بار پھر کھانا بنانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ خائساں ماں کے بتاتے ہی اس نے سب بنا ڈالا تھا۔

لیکن باسط اسے لیٹ آنے کا بتا چکا تھا۔۔۔ اس لیے اب وہ خود اس کے لیے کھانا لے کر ڈرائیور کے ساتھ آئی تھی۔

تم کیا چاہتے ہو باسط۔۔۔۔ مجھے نہیں لگتا وہ کر سکتے ہو تم جس کا ارادہ کر بیٹھے ہو؟

تمہیں میں اتنا کمزور دکھتا ہوں؟

Posted on Kitab Nagri

تم نہیں تمہارے ارادے کمزور دکھ رہے ہیں۔۔ مخالف نے کہا جو اس کا دوست تھا۔

نہیں میں بس اسے احساس دلانا چاہتا ہوں کہ مجھے اس سے محبت ہے اور میں جانتا ہوں اسے ایسا لگتا ہے۔۔۔۔۔ میں نے پہلے دن سے یہی چاہا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہو۔۔۔۔۔ اور میں اسے عشق کی آخری انتہا پر لا کر چھوڑ دوں۔۔۔۔۔ تاکہ تب اس کا تڑپنا اس کا بھائی بھی دیکھے۔۔۔۔۔ اس کا بھائی وہ تکلیف محسوس کر سکے جو میں نے کی تھی اپنی بہن کے لیے۔۔۔۔۔

کب چھوڑ رہے ہو اسے۔۔۔۔۔؟

بہت جلد۔۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے اسے تم سے محبت ہے؟

لگتا مجھے یقین ہے اسے مجھ سے محبت ہے میری بیوی ہے وہ۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں صاف جھلکتا ہے۔۔۔۔۔ اور باسط ضیاء آج سے نہیں شادی سے پہلے کا جانتا ہے کہ رباب یزدانی کو مجھ سے محبت ہے۔۔۔۔۔ اس نے انکشاف کیا تھا۔

اور۔۔۔۔۔ وہ پلٹا اور دیکھا دروازے پر وہ ہاتھ میں ڈبے تھا مے اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

کیا میں اندر آ جاؤں؟ رباب نے سنجیدگی سے کہا تو اس کا دوست اٹھ کر چلا گیا۔
www.kitabnagri.com

باسط اندازہ نہ لگایا کہ اس نے کچھ سنا ہے یا کیا سنا ہے۔۔۔۔۔

یہ کھانا لائی تھی۔۔۔۔۔ آج میں نے پورا دن لگا کر اس شخص کے لیے کھانا بنایا جس کی نیت میں کھوٹ آج سے نہیں ناجانے کب سے ہے۔۔۔۔۔

اچھا کھیل تھا۔۔۔۔۔ بہت اچھا۔۔۔۔۔ میں کافی متاثر ہوئی تم سے باسط ضیاء۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن تم نے غلط شخص چن لیا۔۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں اپنے بھائی پر آنچ بھی آنے دوں گی۔۔۔ اس بھائی پر جو میرے رونے پر رویا ہے اور میرے ہنسنے پر مجھ سے زیادہ خوش۔۔۔۔۔

ایک بات کا گلہ مجھے تم سے ہمیشہ رہے گا کہ تم نے مجھے کسی باہر کے شخص کے ساتھ ڈسکس کیا اور ایک گلہ مجھے خود سے مرتے دم تک رہے گا۔۔۔ اس نے آنسوؤں کو حلق میں اتارتے لفظوں کا سہارا لینا چاہا۔

کہ۔۔۔ تم میری آنکھوں میں چھپاؤہ راز جان گئے جو میں نے خود سے بھی چھپا رکھا تھا۔۔۔۔۔

تم نے میری محبت کی بے حرمتی کی ہے۔۔۔۔۔ اور یہ گناہ میں معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ اس نے اس کا کھانے کا ڈبہ ہاتھ میں پکڑ لیا اور باہر نکل گئی۔

اپنی بہن کو لے آؤ جس کے پیچھے میرا بھائی خاک چھان رہا ہے۔۔۔۔۔ جس کو منانے کے لیے وہ درد کی ٹھوکریں کھا رہا ہے۔۔۔۔۔ یہ محبت ہے۔۔۔۔۔

لیکن ہم دونوں بہن بھائی محبت کے اس میدان میں خالی ہاتھ رہ گئے۔۔۔۔۔ اس بات کا افسوس رہے گا۔۔۔۔۔

ایک آخری خدا حافظ تمہارے نام باسط ضیاء۔۔۔ ہو سکے تو اپنا گھر بیچ دینا وہاں کی ہر چیز میں رباب یزدانی کی خوشبو ملے گی تمہیں۔۔۔۔۔ وہ تلخی سے مسکراتی باہر نکل گئی۔

www.kitabnagri.com

باسط نے اس کے جاتے اپنا آپ خالی ہوتا محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن یہی سب ہونا تھا ابھی نہیں تو شاید کل۔۔۔۔۔ اب اسے ربا نشہ کو لانا تھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

مجھے واپس جانا ہے اب بہت ہو گیا۔۔۔۔۔ ربائشہ نے اس کے کمرے میں قدم رکھتے کہا تو اس نے لیپ ٹاپ سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

میں تمہیں صبح بتا چکا ہوں سب تو اب ان سب کا کیا مقصد ہے۔۔۔۔۔

مجھے کسی بھی قسم کی کوئی بحث نہیں کرنی درید یزدانی۔۔۔۔۔ یہ گھر میرا نہیں ہے اور میں یہاں کسی اجنبی کے گھر نہیں رہنا چاہتی۔۔۔

درید اٹھ کر اس کے قریب آیا اور کا بازو گرفت میں لیا۔۔۔

اجنبی۔۔۔ کیا واقعہ۔۔۔۔۔

وہ اجنبی جو تمہاری اولاد کا باپ ہے۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔؟

ربائشہ اس سے تھوڑا دور ہو کر کھڑی ہوئی۔۔۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم فیصلہ کریں مجھے کسی دھوکے میں نہیں رہنا۔

کیسا دھوکہ۔۔؟ میں جانتی ہوں تمہیں صرف تمہاری اولاد سے غرض ہے درید یزدانی۔۔۔۔۔ اسے لیتے ہی تم وہی پہلے والے انسان بن جاؤ گے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

او۔۔۔۔۔ درید نے تالی بجاتے اس کے لفظوں کو سراہا۔۔۔۔۔

اچھا اور کیا لگتا ہے تمہیں آج وہ بھی بتا دو۔۔۔۔۔

تو جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہی ہو گا تمہیں یہ اولاد چاہئے۔۔۔۔۔ مل جائے گی۔۔۔۔۔ مل جائے گی یہ اولاد۔۔۔۔۔ لیکن تب تک۔۔۔۔۔ تب تک مجھ سے دور رہو گے۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

میں نہیں چاہتی مجھے کسی ایسے شخص کی عادت ڈلے جس نے میرا ماضی تباہ کیا ہو۔۔۔۔۔ اس نے سنجیدگی سے کہا۔

اچھا۔۔۔ کیا تمہیں اتنے دنوں میں لگا کہ میرا تمہاری فکر کرنے کے پیچھے یہ مقصد تھا؟

لگا تو مجھے تمہارے ساتھ تمہارے گھر رہ کر یہ بھی نہیں تھا کہ تم وہ سب کرو گے۔۔۔۔۔ وہ اسے لاجواب کر گئی تھی۔

میں کہہ چکا ہوں کہ میں وقت آنے پر سب کلیر کر دوں گا۔۔۔۔۔ دیدنے تحمل مزاجی سے کہا۔

بس اسی وقت کا مجھے انتظار نہیں کرنا ہے۔۔۔ میں اپنی زندگی اکیلے گزارنا چاہتی ہوں۔۔۔ اور کچھ ناسہی کم از کم سکون تو ہو گا۔۔۔۔

تم کہنا چاہتی ہو کہ دریدیز دانی کے ساتھ اس کے قریب رہتے تم بے سکون ہو؟؟؟ استفسار کیا گیا۔

ہاں۔۔۔۔

اچھا لگا سن کر۔۔۔۔!

میں جس عورت کو اپنا سو فیصد دے گیا ان دنوں میں۔۔۔ جس کے لیے میں نے اپنا دن، تاریخ، اپنا کام، سب بھلا دیا وہ کہہ رہی ہے کہ میں اسے سکون نہیں دے پایا سن رہے ہو سب۔۔۔ اس نے گول گھومتے کمرے کی درودیوار کو دیکھتے کہا۔

ایک گلی ابھر کر رہائش کے گلے میں معدوم ہوئی۔

علیحدگی چاہتی ہو؟

اس نے رہائش کی آنکھوں میں دیکھتے کہا جہاں یک دم تاریکی چھا گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ان کو روانہ کرتا وہ اپنے کسبن میں آیا جہاں وہ اس کی کرسی پر آنکھیں موندے پڑی تھی۔۔۔ شاید نیند میں تھی۔

تبریز شاہ اس کے پاس گیا اور جھٹکے سے اسے کھڑا کیا۔

وہ اس افتاد کے لیے ہرگز تیار نہ تھی۔۔۔ اس لیے ہونق بنی اسے دیکھنے لگی۔

ہاتھ چھوڑیں۔۔۔ منت نے اس کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ نکالتے کہا۔

منت تبریز شاہ۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے میں نے وہاں سے یہاں آتے اور تمہیں اس شخص کے ساتھ دیکھتے دل میں ہزار سزائیں سوچیں تھیں
تمہارے لیے۔

لیکن نہیں۔۔۔۔۔

کوئی بھی سزا تمہارے لیے چھوٹی ہوگی تو اسی لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ۔۔۔۔۔

منت اسے آنکھیں کھولے حیرانگی سے سن رہی تھی جو سنجیدہ تھا، اس کا چند پل پہلے والا سرخ چہرہ اب سنجیدگی کے علاوہ کچھ
بھی نہیں دکھا رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

کہ تمہیں مجھ سے رہائی چاہیے نا۔۔۔۔۔؟

منت نے جھٹکے سے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

تو دی تمہیں رہائی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تمہیں یونیورسٹی میں بھی تبریز شاہ سے رہائی چاہیے تھی اور اب بھی۔۔۔ تب تم ایسا نہ کر پائی کیونکہ میں نے ایسا ہونے نہیں دیا۔۔۔ لیکن جب قسمت نے پاسہ پلٹا تو تم رہائی پاتے ہی غائب ہو گئی۔

ایسی غائب ہوئی کہ تمہارا شوہر تبریز شاہ بھی تمہیں ڈھونڈ نہ پایا۔۔۔ مہینے میں میں نے خاک چھانی لیکن مجھے میری بیوی نہیں ملی۔۔۔ اب میں سوچتا ہوں میں نے تمہیں ڈھونڈا ہی کیوں۔۔۔۔۔ اس نے کھڑکی کے پاس جاتے کہا۔

اس کے ہر حرف پر منت کی سانس اٹکی تھی۔ لیکن مجھے اپنا آپ پاگل لگتا ہے اب۔۔۔ کہ میں نے کیوں اس عورت کے لیے اتنی خاک چھانی جس سے مجھے محبت نہیں ہے۔۔۔۔۔ یہ کیسا انقشاف تھا۔۔۔۔۔ منت کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔۔۔

اسے پتا تھا کہ وہ اس سے محبت تو کیا پسند بھی نہیں کرتا اس لیے یونیورسٹی میں بلا وجہ اسے پریشان کیا کرتا تھا۔۔۔۔۔ صرف اس اپنے باپ کے لیے۔۔۔۔۔ لیکن یہاں آتے اس سے ملتے اس کے ہر انداز کو ملاحظہ فرماتے اسے محسوس ہونے لگا تھا کہ محبت کے اس جرم میں وہ اکیلی گنہگار نہیں ہے وہ شخص برابر کا شریک ہے۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پر اب۔۔۔۔۔

اب وہ شخص۔۔۔۔۔ وہ شخص اپنی بیوی کے منہ پر یہ لفظ مار رہا تھا کہ اسے محبت نہیں اس سے۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔ منت نے ٹوٹے لفظ ادا کیے۔۔۔ کہ شاید کسی پل وہ شخص مسکرا اٹھے اور بولے کہ مزاق تھا یہ۔۔۔۔۔

اسی دن سے ڈرتی تھی وہ۔۔۔۔۔ اسی لیے وہ اس شخص سے دوری پر تھی۔۔۔ کم از کم اتنا اطمینان تو تھا کہ اس کا نام منت کے نام کے ساتھ تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اپنی زندگی اپنے مطابق گزارو۔۔۔ جاؤ۔۔۔ آج سے تبریز شاہ تمہیں نہیں روکے گا۔۔۔ لیکن تمہارے نام کے آگے سے میرا نام کبھی نہیں ہٹے گا یاد رکھنا۔ منت نے گہری سانس بھری۔۔۔۔۔ تلخ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا۔۔۔ اس نے سب اسے جیلس کروانے کے لیے کیا تھا اور وہ بات کتنی بڑھا چکا تھا۔۔۔

شاہ۔۔۔۔ میں نے وہ سب۔۔۔۔

تم جاسکتی ہو۔۔۔۔۔ تبریز نے کہتے سگریٹ سلگایا۔۔۔

منت نے اپنی چیزیں سمیٹی اور ایک آخری نظر اس کی پشت پر ڈالتے باہر نکل گئی۔

اس کے جاتے ہی تبریز شاہ نے فون نکال کر ایک نمبر ملا یا۔۔۔۔۔

میں چھوڑ چکا ہوں اسے۔۔۔۔

لیکن اب آپ نے اس کا نام بھی لیا تو انجام صرف تب ہی ہوگی۔۔۔۔۔ اس نے کہتے فون کاٹا اور کھڑکی سے باہر دیکھا جہاں وہ اپنے ڈرائیور کے ساتھ جا رہی تھی۔ منت کی آنکھیں ساکت تھیں۔۔۔۔۔ اسے لگا تھا وہ روئے گی۔۔۔۔۔ اسے روکے گی لیکن۔۔۔۔۔ وہ واپس اپنی جگہ پر آگیا اور اپنا دھتتا سر دبایا۔۔۔۔۔ اپنے باپ سے ہوئی رات کی ملاقات اس کی آنکھوں کے پردے پر لہرائی۔

آج کل کن چکروں میں ہو۔۔۔؟ اس کے باپ خالد شاہنواز نے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

گڑیا۔۔ سامان سمیٹو۔۔ میں آرہا ہوں لینے۔۔۔ تمہارے ساتھ ہوئے گناہ کا بدلہ لے لیا میں نے اس کی بہن کو چھوڑ کر۔۔۔ الفاظ تھے کہ پگھلا ہوا سیمسہ جو اس کے کانوں میں ڈالا گیا تھا۔۔ اس نے بے یقینی سے رہائشہ کو دیکھا جو آواز پہچان گیا تھا وہ باسط تھا اس کا دوست اس کی بہن کا شوہر۔۔۔۔۔

ربا تشہ نے اس سے نظریں چرا ئیں۔۔۔

لے جاؤ اس عورت کو آکر۔۔۔۔۔ درید نے ہوش میں آتے کہا اور فون بند کیا۔۔۔۔۔

کیا لگتا ہے یہ تمہارا۔۔۔ اس کے پاس آتے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔۔۔

بھائی ہے میرا۔۔۔

میرے مطابق تو تم اکلوتی تھی۔۔۔ اوو کزن بڑ دھر۔۔۔

اس کے لفظ یاد آتے ہی اس نے رہائشہ کے بازو تھامتے اسے دیکھا۔۔۔

اگر ان سب میں میری بہن کو کچھ ہوا تو میں آگ لگا دوں گا تمہارے اس منہ بھولے بھائی کو یہ وعدہ ہے میرا۔۔۔

اور اگر مجھے پتا لگا کہ ان سب میں تم شریک تھی۔۔۔ تو زندگی عذابِ کردوں گا کہ تم پر رہا نشہ یزدانی۔۔۔

وہ کہتا اسے جھٹکے سے چھوڑتا پیچھے ہٹا اور باہر نکل گیا۔۔۔ وہ باہر آئی تو سرخ نگاہوں سے صوفے پر بیٹھا شاید باسط کا انتظار

کر رہا تھا۔ دس منٹ بعد باسط اندر آیا تھا اسے گاڑز نے اندر آنے دیا تھا۔۔۔

آؤسالمے صاحب۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تمہارا ہی انتظار تھا۔۔۔۔۔ درید اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تو باسط نے بھی اسے شعلہ بارنگا ہوں سے گھورا۔

آج دو دوست ایک دوسرے کے سامنے ایک دوسرے کے دشمن بنے کھڑے تھے۔

میری بہن کہاں ہے۔۔۔۔۔؟

اب تک پہنچ گئی ہوگی۔۔۔ تمہارے باپ کا فون نہیں آیا تمہیں۔۔۔۔۔؟ باسط نے گھڑی پر نظر ڈالتے اسے دیکھا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔۔ درید نے اس پر جھپٹتے اس کے منہ پر مکہ دے مارا۔۔۔۔۔

اب وہ دونوں آپس میں گتھم گتھا تھے۔۔۔۔۔ رہائشہ نے صورتحال کو بگڑتے دیکھ انہیں علیحدہ کرنا چاہا تھا۔

اس کے قریب آتے اسے دھکا لگا تھا۔۔۔۔۔ درید نے فوراً اسے تھامنا تھا اور پھر جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔۔۔

کیوں کیا تم نے یہ سب۔۔۔۔۔؟ درید نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔۔

ابھی بھی تمہیں یہ پوچھنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ کیوں کیا۔۔۔ میری بہن کا ماضی، حال، مستقبل سب برباد کر دیا تم

نے اور تم مجھ سے پوچھ رہے ہو۔۔۔۔۔

وہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے باسط۔۔۔۔۔ درید نے ایک آخری کوشش کی۔۔۔۔۔

ذاتی نہیں تھا یہ کبھی بھی درید۔۔۔۔۔ ذاتی نہیں تھا۔۔۔۔۔ پناہ دینے کی اتنی بڑی قیمت لگوائی ہے میری بہن نے۔۔۔۔۔

وہ سب ایک حادثہ تھا۔۔۔۔۔ حقیقت کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔ میں وقت آنے پر سب صحیح کر دیتا لیکن تم نے اور تمہاری بہن نے

اچھا نہیں کیا۔۔۔ اس نے سلگتی نگاہ رہائشہ پر ڈالتے کہا۔

اسے نہیں مجھے دیکھو۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

مجھ سے بات کرو۔۔۔ میں نے وہ نہیں کیا جو تم نے میری بہن کے ساتھ کیا۔۔۔ تم میری بہن کو آزاد کرو لیکن بھول جاؤ تمہاری بہن کو میں آزاد کروں گا۔۔۔

درید نے ایک اور مکہ اس کے چہرے پر مارا تو اس کا ہونٹ پھٹ گیا رہائشہ کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی۔۔

میری بہن کے ساتھ یہ سب کرنے کی ہمت بھی کیسے ہوئی تیری۔۔۔ سالوں کی دوستی کو تو نے تباہ کر دیا باسط۔۔۔۔۔ وہ بھی اصل وجہ جانے بنا۔۔۔ ایک بار مجھ سے بات کرتا مجھ سے پوچھتا۔۔۔۔۔ لیکن نہیں تم دونوں بہن بھائیوں کے دماغ میں جو زہر بھرا ہے اس کا مجھے معلوم ہونا بھی تو ضروری تھا۔

میری بہن کو تو بھول جا اب تو۔۔۔ لیکن اپنی بہن کو لے جا۔۔۔۔۔ وہ مڑا اور رہائشہ کو دیکھا۔ پہلے تو ایسا نہیں سوچا تھا میں نے رہائشہ حق لیکن اب وہی ہو گا جو تم چاہتی تھی میری اولاد مجھے دو اور میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ۔۔۔۔۔ تم اس لائق نہیں ہو کہ۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خبردار ایک لفظ نہیں۔۔۔ اب کی بار باسط نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

نکلو دونوں۔۔۔۔۔ فوراً۔۔۔

میں آپ کو اب کبھی نہیں ملو گی۔۔۔ اور یہ اولاد بھی نہیں یہی سزا ہے آپ کی درید۔۔۔۔۔ باہر نکلتے اس نے درید کی آنکھوں میں دیکھتے دھیرے سے کہا تو وہ لب بھینچ گیا۔

یہ تمہاری خوش فہمیاں ہیں۔۔۔ کہ میری اولاد کو تم مجھ سے دور کر پاؤ گی۔۔۔ آزما کر دیکھ لو۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اور۔۔۔

ربا نشہ حق یاد رکھنا تمہاری کی ہر غلطی کو میں نے معاف کیا لیکن یہ جو تمہارے بھائی نے کیا نا۔۔۔ اس کی معافی نہیں ملے گی۔۔۔

ایک عورت ہو کر تم نے دوسری عورت کے ساتھ یہ سب کیسے ہونے دیا۔۔۔

مجھے اس بارے میں کوئی اندازہ نہیں تھا۔۔۔ وہ ممنائی۔

اچھا مزاق ہے۔۔۔

میں نہیں چاہتا کہ اب میں کبھی تم سے ملوں۔۔۔ میں نے سوچا تھا سب غلط فہمیاں اور سب راز کھول دوں گا۔۔۔ لیکن تم اس قابل نہیں۔۔۔

جاؤ جتنی دور ہو سکتا ہے چلی جاؤ۔۔۔ اور کوشش کرنا تم اور تمہارا بھائی میرے اور میری بہن کے آس پاس بھی نا بھٹکے۔۔۔ درید نے کہتے اس کے منہ پر دروازہ بند کیا۔

باسط کے ساتھ جاتے اس نے ایک آخری بار اس دروازے کو مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔ جو بند ملا تھا اسے۔۔۔

آگے دیکھو رابی۔۔۔ وہاں کچھ نہیں رہا اب۔۔۔ باسط نے سنجیدگی سے کہا تو اس نے سامنے دیکھا۔

ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟

یہاں سے دور۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ان کی گاڑی اس سفر پر رواں دواں تھی جو انہیں ان دو لوگوں سے علیحدہ کر دیتی۔۔۔ یہ فیصلہ کتنا سہی اور کتنا غلط تھا وہ دونوں نہیں جانتے تھے۔

درید گاڑی اسپید سے ڈرائیو کرتا اس گھر سے نکل آیا تھا جہاں اب کچھ بچا نہیں تھا۔۔ واپس اپنے گھر چلا گیا۔

اس وقت وہ صرف اپنی بہن سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ دوڑتا اندر آیا اور اس کے کمرے میں گیا۔

اسلام علیکم بھائی۔۔۔ رباب کہتی اس کے سینے سے آگئی۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔

ٹھیک ہو تم۔۔۔ اسے سینے سے لگاتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اس نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

ہاں بالکل۔۔۔ کچھ دن آپ کے ساتھ رہنے آئی ہوں اسے دیکھتے مسکرائی۔۔۔

کافی بڑی ہو گئی ہو جو جھوٹ بولنے لگی ہو۔۔۔۔۔ درید نے سنجیدگی سے کہا اور سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

کیا مطلب۔۔۔ اس نے آنکھیں چھپاتے کہا۔۔۔

تمہیں یاد ہے رباب۔۔۔ بچپن سے میں اور بابا تمہارے رونے کا اندازہ تمہاری آنکھوں سے لگا لیتے تھے۔۔۔۔۔ اور یہ

اندازہ میں نے آج بھی لگایا ہے۔۔۔ اور ہمیشہ کی طرح میں صحیح گیا ہوں۔

ایسا کچھ نہیں ہے میں کیوں روؤں گی۔۔۔

اس لیے کہ تمہارا شوہر ایک گھٹیا آدمی ہے۔۔۔۔

بھائی۔۔۔ اس نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تم اس کا خیال اپنے زہن سے نکال دو وہ اپنی بہن کے لیے سب کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اب وہ چلا گیا ہے۔۔۔۔۔۔ اور میں اسے واپس نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔۔ اس نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

اس کی بہن۔۔۔۔۔۔ اسے یاد آیا رہائشہ کی بات کر رہا تھا وہ۔۔۔۔۔۔ شادی سے پہلے ہوئی اس سے اس متعلق بات یاد آئی۔

"اس کے ساتھ جو ہوا اس کے بارے میں مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں لیکن باسط ضیاء تم میرے ساتھ یہ سب نہیں کر سکتے" اس نے آنکھوں کی سرخی کو کم کرنے کی کوشش کی۔

"تمہارے بھائی نے میری معصوم بہن۔۔۔۔۔۔ جو لاڈلی تھی میری بے حد اس کے ساتھ ایسا کیا ہے رباب یزدانی۔"

"تو ان سب میں میں کیوں گھسیٹی جا رہی ہوں وہ خود آئی تھی میں نے تو نہیں۔۔۔۔۔۔"

آہ۔۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھ پر ہلکی سی جلن محسوس کرتے اس نے اسے دیکھا جس نے سیگریٹ ہلکا سا اس کے ہاتھ پر رکھا تھا اور پھر اسی سیگریٹ کا دھواں ہوا میں معتل کیا تھا۔

"بکواس نہیں۔۔۔۔۔۔ !"

www.kitabnagri.com

وہ کہتے ہیں نا انسان اپنے گناہوں کی سزا اپنے قریبی لوگوں کو تکلیف میں دیکھ کر چکاتا ہے تو بس یہی سمجھ لو۔"

"وہ تمہاری سگی بہن تو نہیں تھی۔۔۔۔۔۔ اس نے ہچکی لیتے کہا۔۔۔۔۔۔" اس انجانے وجود سے اسے نفرت سے محسوس ہو رہی تھی

"وہ اولاد جیسی تھی میری۔۔۔۔۔۔ میری چھوٹی بہن۔۔۔۔۔۔ میں نے اس کا ہر لاڈ اٹھایا ہے صرف اس لیے کہ وہ محرومیوں میں زندگی گزارتی آئی ہے کہیں زندگی سے ہار نہ مان لے اور۔۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

دیکھو تمہارے بھائی نے اسے ایسا ہرایا ہے کہ اب وہ اٹھ نہیں پارہی۔"

ماضی کی یادزہن میں لہراتے ہی وہ چونکی۔۔۔ اس شخص میں وہ اتنی گم ہو گئی تھی کہ اس بات کو یکسر طور پر بھول گئی تھی۔

ڈیلز میں مصروف ہوں۔۔۔

اس کے علاوہ بھی تمہاری مصروفیات کافی ہیں۔۔۔ مجھے سننے کو اکثر ملتی رہتیں ہیں۔

کون سی مصروفیات۔۔۔۔۔ وہ پہلے ہی تھکا تھا اور اوپر سے ان کے سوالات۔۔۔۔۔

منت نامی لڑکی کون ہے؟۔۔۔

اس کا یہاں کیا زکروہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

تم بتاؤ۔۔۔ لگتا ہے کوئی خاص ہے جو تبریر شاہ کی نظروں کے حصار میں رہتی ہے چوبیس گھنٹے۔

کوئیگ ہے اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔ ہم۔۔۔۔۔ کوئیگ ہی رکھو اسے۔۔۔۔۔ ایسی لڑکیوں کا کیا بھروسہ۔۔۔۔۔ تمہیں دھوکہ

دے کر آخر میں سارا کریڈٹ خود لے گئی کام کا تو کتنا نقصان ہو گا تمہیں تم جانتے ہو۔۔۔۔۔

جی۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ آج بھی ہمیشہ کی طرح ان کی باتیں بری لگنے کے باوجود وہ خاموش رہا تھا۔۔۔

وجہ یہی تھی کہ انہوں نے پالا تھا اسے۔۔۔۔۔ اسے مہنگے تعلیمی اداروں میں پڑھایا تھا۔۔۔۔۔ محبت نہیں کرتے تھے وہ جانتا

تھا۔۔۔۔۔ بلکہ اسے محبت اپنی زندگی میں ملی ہی کہاں تھی۔ اس کی اپنی سگی ماں کے پاس اس کے لیے وقت نہ تھا تو وہ تو پھر سگا

باپ تھا جو کم از کم اس کی ضروریات تو پوری کرتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ جانتا تھا اس کا باپ بھی مطلبی ہے۔۔۔ تبریز شاہ کا حافظہ کتنا تیز ہے سب جانتے تھے۔۔۔۔۔ اس نے کم وقت میں کافی ترقی پائی تھی۔ اس کمپنی کا بھی سارا پروفٹ اس کے باپ کے اکاؤنٹ میں جاتا تھا اور وہ اف تک ناکر تا تھا۔

اور اس نے لگانے بھی کس پر تھے۔۔۔۔۔ بس مجھے اب وہ لڑکی تمہارے آس پاس نادکھے نہیں تو اس کا کوئی بندوبست میں کروں گا۔۔۔ انہوں نے کروفر سے کہتے اپنی مثال کندھے پر ٹھیک کی تو وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

میں عورتوں کی کتنی عزت کرتا ہوں یہ آپ بھی جانتے ہیں میں اس سے فاصلے پر رہوں گا۔۔۔ بہتر ہے آپ بھی میری مخبری کروانا بند کریں گے۔۔۔ وہ پہلی بار سنجیدگی سے کہتا باہر باہر نکل گیا۔

اگلے دن اس نے منت کو وہ سب جب کرتے دیکھا تھا تو سارا غصہ اس پر نکلا تھا بہتر یہی تھا کہ وہ فلحال اس سے دور رہتا۔
منت عجیب سے احساسات میں گھری تھی۔۔۔ کیا وہ غلط تھا جو اس شخص کی آنکھیں بیان کرتی تھیں یا وہ سب جو اس شخص کی زبان سے آج ادا ہوا تھا۔ تبریز شاہ تم خود آؤ گے میرے پاس۔۔۔ میں مجبور کر دوں گی تمہیں۔۔۔۔۔ کچھ سوچتے وہ دھیمے سے مسکرائی تھی اور پھر آنکھیں موند گئی۔

Kitab Nagri

اور پھر ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہوئے بھی انہوں نے ایک دوسرے کو نظر انداز کیا تھا۔

منت اسے دیکھتی تھی۔۔۔ اس کے دل کو کہاں قرار آتا تھا وہ تو محبت میں ڈوبی تھی۔

لیکن تبریز شاہ نے اسے ایسا نظر انداز کیا تھا کہ کبھی کبھی اسے گمان ہوتا تھا کہ وہ وہاں موجود بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔

وقت گزر رہا تھا۔۔۔ ایک ہفتے میں وہ ڈیل مکمل ہو جانی تھی جس کے لیے وہ دونوں ساتھ کام کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ابھی بھی وہ اس کے آفس کے پاس سے گزر کر باہر جاتی کہ اندر سے آنے والی آواز پر ٹھٹک کر رکی۔

Posted on Kitab Nagri

کیسے ہو شاہ۔۔۔۔۔

کتنے عرصے بعد ہم ملیں ہیں وہ بھی تمہارے والد صاحب اگر مجھے نابتا پاتے تو مجھے اندازہ نہ ہو پاتا کہ تم اس کمپنی کے مالک ہو۔۔۔۔۔ اس لڑکی نے اسے گلے لگاتے کہا۔

تبریز شاہ نے دروازے کے باہر کھڑی منت کو دیکھا جو سنجیدگی سے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

اوو۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ اس کا جواب نہ پاتے اس نے پیچھے دیکھا۔۔۔

او امپلائی ہے۔۔۔ اسے بولو آجائے اندر اب اتنا بھی ہم کچھ پرسنل نہیں کر رہے تھے اس لڑکی نے بال جھٹکتے کہا تو منت نے استہزایہ نظروں سے تبریز کو دیکھا۔ مسٹر تبریز یہ ڈیل پر ہمارا کام مکمل ہوا۔۔۔ پروڈکٹس پہنچا دیجئے گا۔۔۔ ہفتے کو یہ سارا انہیں ڈیلیور کر دیا جائے گا۔۔۔ اور مس دھیان سے۔۔۔۔۔ امپلوئے نہیں۔۔۔۔۔ جس ڈیل پر یہ کام کر رہے ہیں اس کی پارٹنر ہوں میں۔۔۔ اس نے کڑوے لہجے میں کہا تو لڑکی نے آنکھیں گھمائی۔

ہفتے کو ملاقات۔۔۔۔۔

آپ جاری رکھیں وہ طنزیہ کہتی اس کی بات کا ٹٹی نکل گئی مقصد صاف اس کا گلے ملنے والے منظر کی طرف نشاندہی کرنا تھا۔
منت اسے پہچان گئی تھی وہ سارا بھٹ تھی۔۔۔۔۔ کسی سیاسی جماعت کے رکن کی بیٹی۔۔۔۔۔ جو یونیورسٹی میں بھی اکثر تبریز کے ساتھ ہوتی تھی۔ کل جب جون نے شخص نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا تو تبریز شاہ کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی تھی آج کیسے اس نے کسی غیر عورت کو اجازت دی تھی اسے گلے لگانے کی۔۔۔۔۔

مرد سب کام اپنے حساب سے کرتا ہے۔۔۔۔۔ جو اسے برا لگا ہے وہ برا ہے اور جو عورت کو لگا۔۔۔۔۔ اس سے کیا ہی فرق پڑتا ہے انہیں۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

پر بھائی۔۔۔ وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟ اس نے رندھے لہجے میں پوچھا۔

رباب میں تمہیں آج کے بعد اس کے لیے روتے نادیکھو۔۔ درید نے بھاری دل سے کہا۔۔ وہ سب جانتا تھا بھائی۔۔۔ سب کہ مجھے اس سے محبت کب سے ہے۔۔۔ کتنے سالوں سے۔۔۔ پھر بھی پھر بھی اس شخص نے ایسا کیا۔ مجھے نفرت ہے اس لڑکی سے جس کی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے رباب نے کہا تو درید نے جھٹکے سے دکھتا سراٹھا کر اسے دیکھا۔

اس کی غلطی نہیں ہے ہلکا سا احتجاج کیا گیا۔۔ یہ سب اسی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔ اسے غلط فہمی ہے کوئی کہ آپ نے کچھ اس کے ساتھ برا کیا اور اس نے باسط کو بھی یہی بتایا اور باسط نے اس کا بدلہ مجھ سے یوں لیا ہے۔۔۔۔

درید نے اسے روتے دیکھا تو اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا اسے سونا کا کہتا باہر نکل آیا۔۔ تسلی دینے کے لیے اس کے پاس کچھ بچا ہی نہیں تھا۔۔ وہ دونوں بھائی بہن انہیں ان دیکھی آگ میں جھونک کر خود بری الزمہ ہو گئے تھے۔

تم جو نقصان کر کے گئی ہو نا میرا ربائشہ حق۔۔۔۔ اس کا بدلہ سود سمیت لوں گا میں اس نے کمرے میں جاتے آنکھوں کو زور سے رگڑتے کہا۔ اس گاڑی کا پیچھا کرو۔۔۔۔۔ اس کی ہر لوکیشن مجھ تک پہنچنی چاہیے۔۔۔۔ اس نے فون کرتے کہا۔

منزل نا جانے انہیں کہاں لے جاتی کون جانتا تھا۔۔۔ لیکن ایک بات تو طے تھی وہ چاروں ایک دوسرے کو بھولنے تو نہیں والے تھے۔ وقت گزر رہا تھا۔۔۔۔۔ ربائشہ کی اکثر طبیعت اپنی حالت کی وجہ سے خراب ہو جاتی۔۔۔ باسط اس کا بہت خیال رکھ رہا تھا۔ وہ ایک دوسرے کو یہ دکھانے کی کوششوں میں ہلکان تھے کہ وہ ان دونوں سے الگ ہر کر خوش ہیں لیکن رات کے سائے پھلتے ہی وہ دونوں یادوں کے بھنور میں پھنستے چلے جاتے تھے۔

پانچ ماہ ہو گئے تھے اسے دیکھے ربائشہ آج اپنا چیک اپ کروانے آئی تھی اس بھاری وجود کے ساتھ نکلنا اب اسے بے حد مشکل لگنے لگا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اندر داخل ہوئی تو ڈاکٹر اسے ہی دیکھ رہی تھی باسط باہر کھڑا انتظار کر رہا تھا۔
باسط اپنے فون میں مگن تھا جب نظر سامنے اٹھی اور پلٹنا بھول گئی۔۔۔ وہی تھی وہ۔۔۔۔
اس کی آنکھوں میں سرخی اتری کیونکہ وہ اکیلی نہیں تھی فاحد اس کے ساتھ تھا۔

وہ دونوں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔ باسط نے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچی اور انہیں دیکھنے لگا۔
رباب کا ہاتھ فاحد کے کندھے پر دیکھتے اس نے شعلہ بارنگاہوں سے اسے دیکھا اور نمبر ملاتے فون کان سے لگایا۔
اگلے پانچ منٹ بعد گراؤنڈ فلور پر جانے والی لفٹ بند ہو جانی چاہئے۔

وہ اس کے پیچھے گیا جہاں وہ دونوں لفٹ میں جا رہے تھے اس نے فاحد کا کندھا تھپتھپایا تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا رباب
چونکے آگے تھی اس لیے کچھ دیکھ نہ پائی۔ جی۔۔۔۔۔ میری بیوی سے دور رہو فاحد۔۔۔۔۔
یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اور جاؤ مجھے اپنی بیوی سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ بنا اس کی بات سننے وہ اس کے پیچھے لفٹ میں
داخل ہوا اور فوراً گراؤنڈ فلور کا بٹن دبایا۔ وہ جو فون چیک کر رہی تھی اس نے مسکرا کر اوپر دیکھا اپنے سامنے موجود شخص کو
دیکھتے اس کی مسکراہٹ تھی۔

تم۔۔۔۔؟

کیوں اب اس تھوڑے سے عرصے میں یہ بھی بھول گئی ہو کہ تم شادی شدہ ہو اور ایک عدد شوہر ہے تمہارا باسط نے ایک
قدم اس کی طرف لیتے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ اور فاحد کہاں ہے تم اندر کیسے آئے۔۔؟

ابھی میں موجود ہوں مجھ سے بات کرو اس کا فون ہاتھ سے لیتے لفٹ کی دیوار پر مارتے دھاڑا۔

تمہارا دماغ خراب ہے وہ چیخی۔۔۔ اور جھٹکے سے لفٹ رکتے محسوس کر اس نے بے یقینی سے یہاں وہاں دیکھا۔

۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔ کیوں رُک گئی۔۔۔؟

یہ شخص تمہارے ساتھ کیا کر رہا تھا۔۔۔؟

تم سے مطلب۔۔۔

مسٹر باسط ضیاء اپنے کام سے کام رکھو اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے دھکا دینے والے انداز میں کہا جو اس کے نزدیک آیا تھا۔ مت بھولو کہ اب بھی میرے نکاح میں ہو۔۔۔۔۔ باسط نے اس کی کلائی کو مروڑتے اس کی قمر سے لگایا۔

دور رہو۔۔۔۔۔ رباب نے اسے دیکھتے کہا باسط نے اسے دیکھا جس کی آنکھوں کے نیچے ہلکے تھے اب اور وہ کافی کمزور بھی ہو گئی تھی پہلے سے۔ مجھ سے دوری کا کافی صدمہ لیا ہے تم نے۔۔۔ اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے وہ مسکرایا۔

تمہاری غلط فہمی ہے۔۔۔ میں خوش ہوں کہ وقت پر ایسے شخص سے میرا پیچھا چھوٹ گیا جس کا دل ہی میلا ہے۔۔۔۔۔

باسط نے اس کا جبراً بھینچتے اسے پیچھے لفٹ کی دیوار سے لگایا۔۔۔

تمیز سے بات کرو رباب۔۔۔۔۔

کس رشتے سے۔۔۔ کیا میں تمہیں جانتی ہوں۔۔۔؟ وہ تلخی سے بولی۔

Posted on Kitab Nagri

باسط نے اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ دیکھتے پل میں فیصلہ کیا اور اس پر جھک آیا۔

اپنے ہونٹوں پر اس کی جارحانہ گرفت محسوس کرتے وہ پھر پھرا کر رہ گئی۔۔۔۔

اس رشتے سے۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے اس کے علاوہ کوئی بھی جواب تمہیں مطمئن نہ کر پاتا۔۔۔

رباب نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔۔۔۔

میں بھائی۔۔۔۔

میں تمہیں دوبارہ اس لڑکے کے ساتھ نہ دیکھوں رباب۔۔۔۔ باسط نے اس کے لبوں کو انگوٹھے سے سہلاتے کہا۔

تو ٹھیک ہے میری بھی ایک شرط ہے۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔

اپنی بہن کو نکال دو گھر سے۔۔۔۔ میں تمہاری بات مان جاؤں گی۔۔۔۔

غلط فہمی ہے تمہاری کہ میں ایسا کروں گا۔۔۔۔ باسط اس سے دور ہو کر کھڑا ہوا۔

مجھے اس رشتے سے آزاد کرو۔۔۔۔ باسط۔۔۔۔ اس نے خاموشی کو توڑتے کہا تو باسط نے اسے دیکھا۔

ناممکن۔۔۔۔

میں ممکن بنا دوں گی اسے کورٹ میں کیس کر کے۔۔۔۔

چلو یہ بھی کر کے دیکھ لو۔۔۔۔ باسط نے فون نکالتے میسج کیا اور اسے دیکھا جو سرخ چہرے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

تم نے آج ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ تمہاری بہن تمہارے لیے ہر رشتے سے زیادہ ضروری ہے۔۔۔ اس نے آنکھ سے آنسو صاف کرتے کہا۔ تمہیں تمہاری بہن مبارک۔۔۔ کیونکہ بیوی تو اب کبھی نہیں ملے گی۔۔۔ وہ کہتی لفٹ کھلتے ہی باہر گئی۔۔۔ باسط کتنی ہی دیروہاں کھڑا اس کے لفظوں پر غور کرتا رہا۔

اس دن کے بعد ان دونوں کے آفس میں مصروفیات بڑھ گئیں تھیں کام اپنے آخری مراحل پر تھا۔

فورن کمپنی کو جمعے کے دن ہی سارے پروڈکٹس دے دیے گئے تھے جو انہیں پسند آئے تھے کیونکہ وہ پہلے ہی سب دیکھ چکے تھے۔ آج اس پروجیکٹ کی کامیابی کی پارٹی تھی۔۔۔ اس ڈیل سے ان دونوں کو فائدہ ہوا تھا۔۔۔ لیکن تبریز نے آدھے سے زیادہ کریڈٹ اور کمیشن نامحسوس انداز میں منت کی کمپنی کو دیا تھا۔ پارٹی اپنے عروج پر تھی لیکن وہ اب تک نہ آئی تھی۔۔۔ اسے شرمندگی ہوئی۔۔۔ کیونکہ فارن کمپنی کے ممبر بار بار اس کا پوچھ رہے تھے۔ منت نے گاڑی سے نکلتے اپنا فون دیکھا جہاں اس شخص کا نمبر جگمگا رہا تھا اس نے کال کاٹی اور اندر کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی کافی لوگوں کی نظریں اکٹھی اس پر گئیں تھی اور اس کی اس شخص پر جو سامنے ہی سارہ بھٹ کے ساتھ کھڑا تھا۔

مہرون پاؤں کو چھوتے سمپل ریشمی فرائیڈ میں دوپٹہ اچھے سے سینے پر پھیلائے بھاری جھمکے، ہلکے میک اپ اور اونچے جوڑے میں وہ دلکش لگ رہی تھی۔

جون کی بات یاد آتے ہی تبریز شاہ نے اس کے مہرون جوڑے کو سلگتی نگاہوں سے گھورا تھا۔

منت نے اسے کئی بار دیکھا تھا جو رائیل بلو تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا، بال جیل سے سیٹ کیے گئے تھے، چہرے پر سخت تاثرات جمائے وہ یہاں موجود تمام سنگل لڑکیوں کے دل پر چھا رہا تھا اس کا دل دکھا کیونکہ اس نے اب تک منت کو ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ان کا نام اکٹھا بولا گیا تو دونوں کی نظریں ملی لیکن منت نے سر جھکا لیا۔۔۔ انہیں مبارک باد دی گئی تھی۔۔۔ پھر کھانے کا دور چلا تھا۔ لوگوں کے ہاتھوں میں ملبوس شراب کو دیکھتے منت کو حیرت ہوئی تھی۔۔۔ کہنے کو یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان تھا۔

لڑکیوں کے کپڑے بھی ایسے تھے۔۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ لوگوں نے لفظ ایلٹ کو کیا سمجھ لیا تھا۔۔۔۔۔ آدھے کپڑے پہننا، حرام کھانا پینا۔۔۔۔۔ وہ سب پڑھے لکھے جاہل تھے جو یہ نا سمجھ پائے کہ لفظ ایلٹ آپ کے کردار، آپ کے اخلاق آپ کے وجود سے منسلک ہر بات کی نمائندگی کرتا ہے۔۔۔۔۔ خیر وہ سائیڈ پر بیٹھ گئی کیونکہ یہاں کچھ بھی اسے اپنے کھانے کو نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔ لیکن بھوک بھی شدت سے لگی تھی۔

ابھی وہ کچھ سوچتی کہ ویٹر اس کے پاس آیا۔۔۔ میم یہ آپ کے لیے۔۔۔ اس نے آگے کھانے کی ٹرے کی۔۔۔ تو وہ چونکی جس میں برگر کے ساتھ کوک تھی اور میٹھے میں کپ کیک۔

یہ کس نے دیا ہے۔۔۔ اس نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

تبریز سر نے آرڈر کیا تھا تو ان کے مینیجر نے آپ کو دینے کا بولا ویٹر کہہ کر چلا گیا۔

اس کا دل دھڑکا۔۔۔ وہ بھولا نہیں تھا کہ منت مٹن یا بیف والی کوئی دُش نہیں کھاتی ہے۔۔۔

ابھی وہ کھاتی کہ سامنے سے سارہ آئی۔۔۔

اوسوری یہ ویٹر بھی نا تمہیں دے گا شاہ نے یہ میرے لیے منگوایا تھا میرے کہنے پر کیونکہ مجھے یہ سب نہیں کھانا تھا وہ کہتی اس کے ہاتھ سے ڈش لے کر چلی گئی۔

اس کا دل جو دھڑکا تھا پھر میں ساکت پر ا۔۔۔ اس کی آنکھیں پل میں نم ہوئیں۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے ساتھ موجود ٹرے جو ابھی رکھ کر گیا تھا ویٹر اس میں سے مٹھائی اٹھائی اور کھا گئی۔۔۔ دو تین کھانے کے بعد اس نے پانی پیا۔۔۔ مٹھائی کچھ کڑوی اسے ایک دونالوں میں لگی تھی لیکن وہ نظر انداز کر گئی۔۔۔ اب کوئی اس میں تو کچھ ملانے سے رہا لیکن وہ غلط تھی۔ دس پندرہ منٹ میں اسکا سر برے طریقے سے چکرا رہا تھا۔۔۔

میں نے کہا تھا نا تم سرخ لباس میں سپانسی لگو گی۔۔۔ اسے اکیلے بیٹھے دیکھ جون آیا اور یہاں وہاں دیکھا تبریز نہیں تھا کہیں آس پاس۔ جون کیا تم وہ سامنے سے میرے مینیجر کو بلا سکتے ہو۔۔۔؟ اس نے انگریزی میں کہا تو وہ مسکرایا۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔ جو اسے کہنا ہے مجھے کہو۔۔۔ دوست سمجھ کر ہی کہہ لو آج ہماری آخری ملاقات ہے۔۔۔

میرا سر گھوم رہا ہے۔۔۔ اسے بلاؤ تا کہ میرے ڈرائیور کو بلا دے وہ مجھے واپس جانا ہے گھر۔۔۔

اچھا آؤ میں گاڑی تک چھوڑ آؤ۔۔۔ جون نے اسے کہا تو وہ سر ہلاتی اس کے ساتھ ہوئی۔۔۔ کیونکہ آج جون کی نظروں میں اسے کچھ نادکھا تھا۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے تھی لیکن سامنے میز کو نادیکھ پائی اور اس سے ٹکرائی اس پر موجود بھاری اور قیمتی واس زمین بوس ہوا تو سب اس کے طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

تبریز شاہ نے اسے دیکھا جو خالی نگاہوں سے اسی جگہ زمین پر بکھرے کانچ کے ٹکڑوں کو دیکھ رہی تھی۔

اس نے اپنے مینیجر کو اشارا کیا اور خود بھی آگے بڑھا۔۔۔ ان کو چکر آرہے تھے۔۔۔۔۔ جون تبریز کو دیکھتا جلدی سے بولا
مبادہ کوئی اسے غلط نا سمجھے۔ تبریز کا مینیجر منت کو باہر لے گیا اور اس کی گاڑی میں بٹھاتے اے سی اون کیا اور اسے پانی کی
بوتل لا کر دی یہ سب اسے تبریز نے میسج کیا تھا کرنے کو۔۔۔۔۔

بیس منٹ بعد تبریز بھی آتا دکھائی دیا تو پیچھے ہوا۔۔۔

وہ تب سے وہاں کھڑا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کیا ہوا انہیں۔۔۔

سر شاید کچھ کھالیا ہے جس میں نشہ تھا۔۔۔ اس کے مینیجر نے کہا۔۔۔

او کے اندر سب سنبھال لینا۔۔۔ لوگ تمام جا چکے ہیں۔۔۔ ہوٹل کی انتظامیہ کو اس واس کے پیسے ادا کر دینا کل ملتے ہیں۔۔۔

او کے سر۔۔۔

اس نے گاڑی میں بیٹھتے گاڑی تیزی سے سڑک پر ڈالی۔

آپ کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے رہائشہ درید۔۔۔ ڈاکٹر نے اس کی رپورٹس دیکھتے کہا۔

آپ کی ڈائٹ بہت خراب جارہی ہے اور آپ بالکل اپنا خیال نہیں رکھ رہی ہیں آپ کے کیس میں کو مپلیکیشنز ہو سکتی ہیں

۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا تو اس نے سر اٹھایا۔۔۔

اپنے سامنے موجود اس شخص کو دیکھا جو سرخ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

پانچ ماہ۔۔۔

پانچ ماہ اس نے ہر رات اس شخص کو یاد کیا تھا۔

اسے دیکھتے اس نے آنکھیں جھکائیں۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ اس نے ڈاکٹر کو کچھ کہا تو ڈاکٹر ایکسیوز کرتی باہر نکل گئی۔

Posted on Kitab Nagri

تمہیں لگتا ہے یہ سب کر کے تم بہت اچھا کر رہی ہو۔۔۔ اگر یہ مجھ سے بدلہ لینے کا طریقہ ہے تو نہایت گھٹیا ہے۔۔۔

درید نے رہائشہ کی کرسی کی طرف جھکتے کہا۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ ممنائی۔۔۔

تیار ہو میری اولاد میرے حوالے کرنے کے لیے۔۔۔؟

اب کی بار اس کی آواز میں مسکراہٹ کا عنصر نمایاں تھا۔

میں نہیں دوں گی۔۔۔۔

کیوں ایسا تم نے ہی کہا تھا۔۔۔۔

میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔ وہ ہلکی آواز میں بولی۔۔ اس کا ستا ہوا چہرہ اس کا حال بیان کر رہا تھا۔

درید کا دل کیسا سب کچھ بھلا کر اس کو خود میں چھپا کر اس کے چہرے پر مرہم رکھے جو اپنے رنگ کھو چکا تھا

کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہو ٹھیک سے اسے کھڑا کرتے درید نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

دل نہیں کرتا۔۔۔۔

وہ ہلکے سے بول کر اپنی انگلی سے درید کے بازو پر گول گول دائرے بنانے لگی۔۔۔

تم نے مجھ سے زیادہ خود کے ساتھ برا کیا ہے رابی۔۔۔ یہ جانتے ہوئے کہ تمہیں، تمہارے وجود کو درید یزدانی سے بہتر

کوئی نہیں سنبھال سکتا۔۔

Posted on Kitab Nagri

درید زدانی کے اس کو لے کر سارے بھرم پانی ہوئے تھے جو اس نے اسے معاف نہ کرنے کے اور نفرت کرنے کے کیے تھے۔۔۔ اسے اس حال میں دیکھ کر وہ تڑپ اٹھا تھا۔

شاید محبت میں ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ محبوب لاکھ غلطیاں کرے دل اسے ہزار بار معاف کرنے کا جذبہ رکھتا ہے ایسا ہی اس نے کیا تھا۔

لیکن آپ ناکام رہے۔۔۔۔۔ اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

ایسا کرنے پر مجھے تم نے مجبور کیا تھا مت بھولو۔۔

تھک گئی ہوں اسے لڑکھڑاتے دیکھ درید نے اسے واپس کرسی پر بٹھایا۔۔۔۔

شال کہاں ہے تمہاری۔۔۔۔۔ اس کے ہلکے سے دوپٹے کو دیکھتے اس نے سختی سے استفسار کیا۔

گرمی لگ رہی تھی اس لیے گاڑی میں اتار دی۔۔۔۔۔ وہ پھر ہلکی سی آواز میں بولی۔۔۔

اگلی بار مجھے باہر اتری نادکھے۔۔۔ اور اپنے کھانے کا دھیان رکھو۔۔۔ رہائشہ میں آخری بار بول رہا ہوں تمہیں۔۔۔ وہ کہہ کر اٹھا اور باہر نکل گیا۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ جو اس سے بہت کچھ کہنا چاہتی تھی دل مسوس ہو کر رہ گئی۔۔۔۔۔ ابھی تو دیکھا تھا اسے۔۔۔۔۔ اور وہ پل میں اس سے دور ہو گیا تھا۔

یہ سچ تھا اس کی حالت دن بدن گرتی جا رہی تھی کیونکہ وہ ڈھنگ سے ناکھانا کھا رہی تھی ناکچھ۔۔۔۔۔

وہ چار لوگ ایک دوسرے سے خود دور ہوئے تھے لیکن اب بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہے تھے ایک دوسرے کے لیے۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ان کا کل اچھا تھا یا اس سے بھی بھیا نک وہ خود نہیں جانتے تھے۔

منت کیا کھایا تھا۔۔۔ اس نے منت کو خود کی طرف دیکھتے پا کر استفسار کیا۔

کیا کھایا تھا۔۔۔ کیا مطلب تم نے لے کر دیا تھا بھوکے آدمی۔۔۔ اس نے کہا تو تبریز اس کالب ولجہ سنتا سنجیدہ ہوا۔

تم بھوکے ہو کتنے اس نے اس کی طرف انگلی کرتے کہا لیکن تبریز نے جواب نہیں دیا۔ تم جانتے تھے کہ میں وہ سب نہیں کھاتی لیکن پھر بھی۔۔۔ پھر بھی تم نے صرف اس سارہ وارہ کو آرڈر کر کے دیا۔۔۔

خاموشی سے بیٹھو۔۔۔۔۔ تبریز نے کہا تو اس نے منہ بسوڑا۔۔۔

گاڑی روکو۔۔۔۔۔ گاڑی روکنا اااا۔۔۔ وہ چیخی تو تبریز شاہ نے گاڑی سائیڈ پر روک کر سلگتی نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔۔۔ اسے بے حد غصہ تھا پہلے ہی اس پر۔۔۔ اسے اس رنگ میں دیکھتے، تمام لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بنتے دیکھ، وہاں سے کچھ اوٹ پٹانگ کھانے پر، جون سے ایک بار پھر بات کرنے پر۔۔۔۔۔ اور اب یہ سب۔۔۔۔۔ یہ میرے بال دکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔ یہ کھول دیں اس نے دوسری طرف منہ کرتے اپنا جوڑا اسے دکھاتے کہا تو تبریز شاہ نے گہری سانس بھری۔

اور پھر ساری پنزنکالتے اس کا جوڑا کھولا۔۔۔۔۔ جوڑا کھلتے ہی اس کے سلکی بال اس کے چہرے پر پھیل گئے۔۔۔ وہ اس وقت بے حد حسین اور معصوم لگ رہی تھی۔۔۔ اس نے فوراً اس پر سے نظریں ہٹائیں۔۔۔ اس کی نظر لگ جاتی اگر اسے تو۔۔۔۔۔ تم نے۔۔۔ تم نے۔۔۔ مجھے گھور کر نظر لگا دینی تھی شاہو کے بچے۔۔۔۔۔ منت نے اس کے بھاری ہاتھ پر مکہ مارتے کہا۔ تمیز سے بات کرو منت۔۔۔۔۔ وہ دھاڑا۔۔۔۔۔ اس کالب ولجہ اسے زہر لگا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

چلو کھانا کھلاؤ مجھے۔۔۔۔۔ اس ساراوارا کو تو بڑا کھلایا تھا لیکن بیوی جس کا تمہاری۔۔۔ اوپسی۔۔۔ آپ کے پیسوں پر حق ہے اسے تو کچھ نہیں کھلایا۔۔۔

تبریز شاہ نے گاڑی سائیڈ پر روکی اور اس کے لیے چند ایک چیزیں لے کر آیا۔۔۔ اس کا نشہ صبح تک اتر جاتا۔۔۔ وہ کھاتے ساتھ ایک نظر اسے بھی دیکھ لیتی جو سامنے دیکھتا ڈرائیو کر رہا تھا۔ اپنا والٹ دیں۔۔۔

تبریز شاہ نے خاموشی سے اپنا والٹ اس کے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔ اب یہ میرا ہے تاکہ تم۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ اس ساراوارہ کو کچھ ناکھلا سکو۔۔۔ وہ اس بات کا گہرا صدمہ لے گئی تھی۔۔۔ وہ نشے میں یہ سب بار بار دہرا رہی تھی جس کا مطلب تھا اسے تبریز شاہ کی یہ حرکت بہت ناگوار گزری تھی۔ تبریز شاہ اسے گھر لایا اور کمرے میں جانے کا کہتے خود فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

واپس آیا تو وہ بنا چینج کیے سو گئی تھی۔۔۔ اس پر کمفرٹر دیا تو دیکھا وہ اس کا والٹ زور سے مٹھی میں دبوچے سو رہی تھی۔۔۔ منت منت۔۔۔ منت تبریز شاہ تم تو سراپا عشق ہو۔۔۔ جھک کر اس کے بالوں پر لب رکھتا وہ پیچھے ہٹا۔۔۔ کبھی وقت دے میرے ہم نفس!

تیرے منتظر ہم اب بھی ہیں

نظر کی لگاؤ پر بھروسہ نہیں ہمیں

Posted on Kitab Nagri

تجھے قریب سے دیکھنے کی حسرت اب بھی ہے

تجھے ہم جیسے کہاں بھاتے ہیں

مگر سن ہم جیسے نایاب ہوا کرتے ہیں

تو بازار عشق میں قیمت لگوا بس

تو جان جائے گا کہ ہم جیسے مہنگے ہوا کرتے ہیں

تو دوستوں کے کہنے پر ہم سے روٹھے بیٹھا ہے

تو سن سائے بھی کبھی کبھی دشمن ہوا کرتے ہیں

www.kitabnagri.com

تو حسین ہے بے حد میں سر خم یار کرتی ہوں

تو بتا تیرے ہمارے بارے میں کیا خیال ہوا کرتے ہیں؟؟

Posted on Kitab Nagri

ربائشہ تھک کر باسط کے ساتھ گھر آگئی تھی۔۔۔۔۔ وہ دونوں اپنی اپنی سوچ میں ڈوبے تھے۔

ربائشہ باسط کے ڈانٹنے پر کھانا کھا لیتی تھی لیکن بہت کم۔۔۔ باسط خود بھی اس کے لیے پریشان تھا لیکن اس سے کھانے پر زبردستی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ربائشہ کی طبیعت ایسی ہو جاتی تھی۔ باقی وہ اس کی ہر آسائش سگے بھائیوں سے بڑھ کر پوری کر رہا تھا۔۔۔ لیکن اپنی بہن کے دل کو کیسے خوش کر تاجو کسی سے علیحدہ ہونے پر خاموش ہو گیا تھا۔

دوالور بانٹہ۔۔۔ کھانے کے بعد دوا دیتے باسط نے اسے کمرے میں بھیجا تھا جہاں وہ کئی لمحے ایک ہی کونے پر نظریں مرکوز کیے بیٹھی رہی تھی۔ کیا وہ سچ میں اس کی اولاد اس سے لے لے گا؟ یہ سوچ آتے ہی ربانٹہ کانپ اٹھی تھی۔

اس وقت میں اس نے کتنی تکلیف سہی تھی وہ لفظوں میں بھی بیان نہیں کر سکتی تھی۔ اور اب وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اس کی اولاد لے لے گا۔۔۔ اس نے تو سب غصے میں اسے تڑپانے کے لیے کہا تھا لیکن اب خود تڑپ رہی تھی۔

رہائشہ نے فون اٹھایا اور اس کا نمبر ملاتے گھر اسانس بھرا۔۔۔۔۔

رنگ جا رہی تھی لیکن کال موصول نہیں ہو رہی تھی وہ وہیں چکر کاٹنے لگی۔۔۔

بیس منٹ کے اس مختصر وقت میں وہ بُری طرح ہانپ گئی تھی۔۔۔ پیروں میں تکلیف الگ تھی۔

www.kitabnagri.com

درید نے لیپ ٹاپ بند کیا اور فون اٹھایا رہائشہ کی دوسرے کالز دیکھتے تیزی سے اس کا نمبر ملایا تھا۔

دل میں ہزار اندیشے اور بُرے خیال آئے تھے۔۔۔ اس نے خود کو کوسا کہ کیوں اس نے فون کو سائلنٹ پر ڈالا تھا۔

دوسری طرف سے کال اٹھالی گئی تھی لیکن کوئی جواب نہ ملا۔

ربا نشہ کیا ہوا۔۔۔؟ سن رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے بولا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن جواب نداد۔۔۔۔۔

رابی۔۔۔۔۔ ربانثہ۔۔۔۔۔

میں س۔۔۔۔۔ سن۔۔۔۔۔ رہی۔ ہوں۔۔۔۔۔ وہ رندھے لہجے میں بولی۔

کیا ہوا ہے۔۔۔؟ طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔

تو پھر۔۔۔۔۔ دریدیزدانی نے کھڑکی کے پاس کھڑے ہوتا اس سے پوچھا۔

آپ سچ میں ایسا کریں گے؟

کیسا۔۔۔۔۔؟

آپ مجھ سے اسے لے جائیں گے؟

تمہیں کیا لگتا ہے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

ایسا تو نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ یہ میرا بے بی ہے۔۔۔۔۔ میں نے ہر دن اکیلے خود کو سنبھالا ہے۔

یہ تمہارا فیصلہ تھا رابی۔۔۔۔۔ اب کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ اب کہ ربانثہ اونچی آواز میں چیخی۔۔۔۔۔

ربانثہ دریدیزدانی اگر نہیں چاہتی ہو کہ میں تیزی سے دو گھنٹے کی ڈرائیو کرتا وہاں پہنچو تو آواز آہستہ رکھو اور اپنے بستر پر لیٹو
تمہیں آرام کی ضرورت ہے وہ شروع میں سخت اور پھر تحمل سے کام لیتا بولا۔

Posted on Kitab Nagri

رباب باسط ضیاء یہ تمہاری بھول ہے کہ تم ان سب میں کامیاب ہو پاؤ گی۔۔۔۔۔ اس گھٹیا حرکت کا سود سمیت بدلہ لوں گا میں تم سے۔

تیزی سے ڈرائیو کرتے وہ اس کے گھر پہنچا۔۔۔۔۔ چوکیدار نے اسے اندر آنے دیا تھا وہ سیدھا اس کے کمرے میں گیا۔
دروازہ لاک نہ تھا اسے اس بات پر بھی غصہ آیا لیکن جو کچھ وہ کر چکی تھی اس کا غصہ ہر دوسری چیز پر غالب تھا۔
وہ اندر داخل ہوا جہاں وہ اندھیرا کیے خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔

کمرے کی تمام بتیاں چلاتے وہ اس کے پاس آیا اور جھٹکے سے اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر بٹھایا۔
رباب یک دم لگنے والے جھٹکے سے چیخ مار کر اٹھی اور اپنے سامنے اسے موجود دیکھ کر دنگ رہ گئی۔
اٹھو بات کرنی ہے مجھے تم سے۔۔۔۔۔
مجھے نہیں کرنی۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولی۔

دو گھنٹے کی ڈرائیو کر کے میں یہ سب سننے نہیں آیا رباب۔۔۔۔۔ اٹھو اور فریش ہو کر فوراً واپس آؤ۔۔۔
تمہیں اندر کس نے آنے دیا۔۔۔؟ وہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور بال باندھنے لگی۔۔۔

یہ تم تم کیا لگائی ہوئی ہے تمیز بھول گئی ہو ساری۔۔۔؟ وہ اس کے بازو کو گرفت میں لیتا بولا۔
مجھے یاد ہے لیکن تم نے تمام لحاظ بالائے طاق رکھ کر جو مجھے میری نظروں میں گرایا تھا اس کا یہ چھوٹا سا بدلہ تھا۔
تمہارا دماغ اپنی جگہ پر ہے۔۔۔؟

بدلہ لینے کے لیے تم ہمارا رشتہ کوٹ میں لے جا پہنچی ہو؟۔۔۔ باسط کو حیرت ہوئی اس پر۔

Posted on Kitab Nagri

آغاز تم نے کیا تھا اختتام میں کروں گی وہ اس کے ہاتھ سے جھٹکے سے ہاتھ چھرواتی بولی۔۔۔ باسط اسے کئی لمحے دیکھتا رہ گیا۔

کیا یہ وہی رباب تھی جو اسے چوری چھپے دیکھا کرتی تھی۔۔۔ یہ وہی رباب تھی جسے اس نے شادی سے پہلے ڈرا دھمکا کر رکھا تھا۔۔۔ اس کی آواز پر بھی وہ سانس روک جاتی تھی اور آج وہ باغی بنی اس کے سامنے اس سے جنگ کرنے کو تیار تھی۔

صبح منت کی آنکھ کھلی تو اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے چکراتے سر کے ساتھ یہاں وہاں دیکھا۔۔۔ وہ تبریز کے گھر پر تھی۔ رات کے مناظر کی ہلکی سی جھلک اس کے زہن پر ابھری تو وہ مسکرائی۔۔۔ اور شرمندہ بھی ہوئی۔

اپنے ہاتھ میں اس شخص کا والٹ دیکھتے اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھائی اسے پتا تھا اب اسے کیا کرنا ہے۔

وہ باہر آئی تو سناٹا تھا۔۔۔ کوئی بھی نہ تھا۔۔۔ گھڑی پر وقت دیکھا جو دس بج رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ تبریز شاہ آفس جا چکا تھا۔ اس نے بور ہونے کی بجائے اس کی الماری سے کپڑے نکالے اور فریش ہو کر باہر آئی۔۔۔ اپنے آپ کو اس کے لباس میں دیکھتے وہ دلکشی سے مسکرائی تھی۔

یہ مسکراہٹ سچی تھی جو ناجانے کتنے لمحوں تک برقرار رہتی۔ اس کے ٹراؤزر کو نیچے سے فولڈ کرتے اس نے منہ بسوڑا۔۔۔ اس کی آدھی آستینوں والی کھلی سی ٹی شرٹ جو اس کے گھٹنوں کے کچھ اوپر تک آئی تھی اس میں گھوم رہی تھی۔ اس میں دو تین منت آسکتی ہیں اس کی شرٹ کو آئینے میں خود پر دیکھتے اس نے کہا اور پھر قہقہہ لگایا اپنی ہی بات پر۔

باہر آکر ہلکا سا ناشتہ کرتے اب وہ اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑا رہی تھی کہ آگے کیا کرنا چاہیے اور یک دم وہ اندر کو بھاگی اور اس کا والٹ لے کر آئی۔

Posted on Kitab Nagri

بڑا شوق تھا اس سارا کو کھلانے کا۔۔۔ اب تمہارے اکاؤنٹ میں کچھ رہنے ہی نہیں دوں گی۔۔۔ اس نے اپنا فون نکالا اور اون لائن شاپنگ کرنے لگی۔ جس میں اس کے گھر کی گروسری، اس کے اور تبریز کے بے تحاشا کپڑے، اس نے خود کا مہنگا میک اپ منگوایا آدھی سے زیادہ چیزیں اسے استعمال بھی نہیں کرنی آتی تھیں لیکن منگوانے میں کوئی حرج نہیں تھا اس کے نزدیک۔۔۔ اس نے ارد گرد دیکھا کہ اور کیا خریدا جائے اور صوفوں کو دیکھتے اس نے منہ بسوڑا۔۔۔ جو کالے رنگ کے تھے لیکن نئے تھے ایک دم۔۔۔ ام ہم۔۔۔ اچھی چوائس نہیں ہے شاہ۔۔۔ نئے برائٹ کلرز کے کرنے پڑے گیں آرڈر۔۔۔ ایک آن لائن ویب سائٹ پر آکر وہ رک گئی جہاں مہرون رنگ کی ساڑھی اس نے دیکھی تھی وہ خوبصورت ساڑھی اپنی قیمت کا اعلان چیخ چیخ کر کر رہی تھی۔ اس نے قیمت دیکھی جہاں بڑا بڑا لکھا تھا بارہ لاکھ۔۔۔ کیونکہ وہ کسی بڑے ڈیزائینر کی آئی نئی کو لیکشن میں سے تھی۔ اس نے ایک پل کے لئے سوچا اور پھر آرڈر دے دیا بنایہ دیکھے کہ اس خوبصورت ساڑھی کی آستینیں سڑے سے ہی نہیں دی گئیں تھی۔

اس نے فون اٹھایا اور اس ڈاکٹر کو ملایا۔۔۔۔۔ رہائشہ یزدانی کو فون کریں اور کل چیک اپ کے لیے بلائیں۔

لیکن ان کا چیک اپ تو تین دن بعد کا ہے ڈاکٹر نے حیرت سے کہا۔

www.kitabnagri.com

آپ سے جتنا کہا ہے اتنا کریں۔۔۔۔۔ وہ کہتا فون کاٹ گیا۔

ڈاکٹر نے رہائشہ کو فون کر کے بتا دیا تھا۔۔۔ جو پہلے سے زیادہ فکر مند ہوئی تھی کہ اسے ایسے اچانک کیوں بلایا گیا ہے۔

اگلے دن باسط اسے چھوڑتا کسی کام سے گیا تھا اس نے واپسی پر رہائشہ کو پک کرنے کا کہا تھا۔

وہ خاموشی سے اندر چلی گئی اور اپنی باری کا انتظار کرنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

آپ کا ایا ونٹمنٹ آج سینئر ڈاکٹر کے ساتھ ہنرس نے اسے آکر بتایا۔

لیکن میں شروع سے انہیں ڈاکٹر کو چیک کروا رہی ہوں اس نے مثال سے منہ پر آیا پسینہ صاف کرتے کہا۔

نہیں آپ کے شوہر آپ کی اپاؤنٹمنٹ دوسری سینئر ڈاکٹر سے کروا چکے ہیں۔

کہاں ہے ان کا کعبین؟

اوپر کمرہ نمبر ڈی تھری۔۔۔ نرس نے بتایا تو اس نے گہرا سانس بھرا اس شخص سے کوئی بعید نہیں تھا وہ کیا کر جاتا۔ وہ خاموشی سے اٹھی اور سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔ اس حالت میں اس کا لفٹ میں دم گھٹتا تھا۔۔۔ دس منٹ میں وہ کچھ سیڑھیاں عبور کرتی اوپر پہنچی تھی۔ آخری سیڑھی پر کھڑے ہوتے اس نے سامنے کا منظر دیکھا جہاں وہ شان سے لفٹ کے سامنے کھڑا شاید اسی کے انتظار میں تھا۔ رہائشہ نے دھیرے سے قدم اس کی طرف بڑھائے۔ دریدیزدانی جو لفٹ کے پاس کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا دس منٹ ہونے پر نیچے ریسپشن پر فون کرنے لگا لیکن پھر کسی احساس سے پیچھے پلٹا۔ جہاں وہ سانس بحال کرتی اس کے سامنے تھی۔ ہلکے آسمانی رنگ کے سوٹ پر سفید چادر میں لپٹا اس کا بھاری ہوتا وجود، چہرے پر کچھ شریر لٹیں، دھلا ہوا صاف چہرہ، ماتھے پر یسینے کی چند بوندیں وہ حد درجہ حسین لگی تھی اسے۔

لفٹ کس لیے موجود ہیں یہاں اگر اس کا استعمال نہیں کرنا تو؟ وہ اس کا پھولا سانس دیکھ کر سمجھ گیا کہ محترمہ کہاں سے آئیں ہیں۔۔ اسی لیے اس سے سیڑھیاں چڑھ کر آنے پر استفسار کرنے لگا۔ اگر ان پانچ ماہ میں آپ میرے ساتھ ہوتے تو جان جاتے کہ بند جگہوں پر میرا دم گھٹتا ہے۔۔۔ وہ آتے ہی سارے حساب برابر کر چکی تھی۔ یہ پانچ مہینوں کی دوری ہی ہے ربائشہ بیگم جو اتنی زبان چل رہی ہے تمہاری وہ کہتا جھک کر اس کی شال کا پلو اٹھانے لگا تو وہ ڈر پر ایک قدم دور ہوئی۔ کیا مصیبت ہے تمہارے ساتھ؟ وہ سخت لہجے میں بولا اور پھر اپنی جیب سے اپنا رومال نکالا۔

Posted on Kitab Nagri

تمہیں جو کرنا ہے کرو۔۔۔ لیکن اس رشتے کی ایسے دھجیاں اڑتے میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ باسط نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے کہا۔ باسط ضیاء حالات کی سنگینی سے تمہیں اندازہ ہو جانا چاہیے کہ اب معاملات حل نہیں ہوں گے اس لیے یہ سب باتیں بیکار ہیں۔۔۔۔

واقعی؟؟ وہ سامنے رکھی کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔

رباب نے حیرت سے اسے دیکھا جو پل میں ایک دم پر سکون ہوتا بیٹھ گیا تھا یعنی اس کے دماغ میں کچھ چل رہا تھا۔۔۔۔ اور اس کے دماغ سے جیت جانا ممکن ہی نہیں تھا۔

مجھے کہیں جانا ہے۔۔۔۔ رباب کہہ کر واش روم گھس گئی۔۔۔۔ اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ نکلی تو وہ شخص اتنے ہی پر سکون طریقے سے اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

کیا چاہتے ہو؟

بتا دوں ابھی یا بعد میں نزدیک ہو کر تفصیل سے سمجھاؤں؟ وہ کھڑا ہوتا سکون سے بولتا اس کا سکون غارت کر گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بھیو آنے والے ہوں گے۔۔۔۔ ان کے آنے پر بات۔۔۔۔

کپڑے سمیٹو اپنے۔۔۔۔ وہ اس کے نزدیک آنے سے دیکھتا بولا۔

باسط اب تمہیں جانا۔۔۔۔ باسط نے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھما اور گھسیٹتا اسے اپنے ساتھ باہر آیا۔۔۔ اس کا احتجاج بھی کام نہ آیا تھا۔ وہ ہلکی سی کہاں اس مضبوط جسامت کے مرد کا مقابلہ کر سکتی تھی۔

اس کے بھائی کو بولنا اس کا شوہر اسے لے گیا۔۔۔ اس کا دماغ کافی خراب ہو رہا تھا اب وہ خود سیٹ کرے گا وہ چوکیدار کو کہتا اسے گاڑی میں جھٹکا دیتا تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ وہ چیخی اور دروازے شیشوں پر ہاتھ مارا جو وہ لاک کر چکا تھا۔

خاموشی سے بیٹھو۔۔۔۔۔ میرے سر میں پہلے ہی بہت درد ہے۔۔۔۔۔ باسط نے کہا تو وہ واقعی ہی خاموش ہو گئی۔

اور ابھی وہ میڈیم اس سے علیحدگی چاہتی تھیں جو اس کے سر درد کا سنتے ایک دم سے خاموش ہو گئی تھی۔

ابھی تو سر میں درد ہے سوچو میں مر جاؤں تو کیا کرو گی تم۔۔۔۔۔؟

باسط ططط۔۔۔۔۔ رباب نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

کیس واپس لو اپنا۔۔۔۔۔ کیونکہ ایسا کچھ نہیں ہو گا جیسا تمہارے اس دماغ میں بھرا ہوا ہے۔۔۔۔۔

میں ایسا نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ رباب نے ہٹ دھرمی سے کہا۔۔۔۔۔ آخر اس شخص نے اتنا برا کیا تھا اس کے ساتھ اس کے سامنے یہ سب تو کچھ نہ تھا۔۔۔۔۔

رباب فون کرو اپنے وکیل کو۔۔۔۔۔ وہ سامنے دیکھتا بولا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ ممکن نہیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اب جو ہو گا اس کی ذمہ دار صرف تم ہو گی۔۔۔۔۔ باسط نے ایک غیر ارادی نظر اس پر ڈالی اور دیکھا وہ سیٹ بیلٹ اس کی اسپیڈ کی وجہ سے لگائے بیٹھی تھی۔

اس نے ٹرن لیتے گاڑی کچی سڑک پر ڈالی اور دوبارہ اسے دیکھا جو اڑے ہو اسوں سے سامنے دیکھتی شاید حالات سمجھنے کی کوششوں میں ہلکان تھی۔

Posted on Kitab Nagri

باسط کے چہرے پر تمسخرانہ مسکراہٹ پھیلی اور بنا کچھ سوچے اپنی سیٹ بیلٹ اتاری اور گاڑی سامنے درخت پر دے ماری۔ ایک جھٹکے کے ساتھ گاڑی رکی تھی۔۔۔۔۔ ہو امیں تیز آواز کے ساتھ رباب کی چیخ سنائی دی تھی۔

باسط کا سر سٹرینگ پر تھا جس سے اب بھل بھل خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔ گاڑی کے بونٹ سے دھواں نکلنے لگا تھا۔

رباب نے ڈرتے اس کو دیکھا جواب سیدھا بیٹھ گیا تھا اس کی ہلکی نیلی شرٹ کے کندھے پر اب خون کی بوندیں ٹپک رہی تھی۔ باسط طط۔۔۔۔۔ خونن۔۔۔۔۔ اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا۔

باسط نے گاڑی دوبارہ سٹارٹ کی اور ریورس میں لیتے گاڑی اس کے گھر کے سامنے روکی۔۔۔۔۔

جاؤ۔۔۔۔۔ اور آج رات سوچ لو۔۔۔۔۔ صبح تک مجھے اپنا فیصلہ بتا دینا۔۔۔۔۔ اگر تم نے نہیں بتایا تو سب میں اپنے ہاتھوں سے ختم کروں گا اب۔۔۔۔۔ خون نکل رہا ہے بہت تیز۔۔۔۔۔ وہ بنا اس کی بات پر دھیان دیے صدمے میں ڈوبی تھی اس وقت اسے اس کے ماتھے کی چوٹ، اس کے خون کے سامنے کچھ نہیں دکھ رہا تھا۔

نکلو وو۔۔۔۔۔ وہ دھاڑا تو وہ کانپ گئی۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہسپتال چلیں۔۔۔۔۔ پلیز رز

وہ کانپتے لہجے سے بولی اور اپنا ہاتھ اس کے ماتھے کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔

تمہیں نہیں لگتا اب تم جلد یہ حق کھونے والی ہو۔۔۔۔۔ باسط نے اس کے چھونے کی طرف اشارہ کرتے کہا۔

رباب پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ سچ کہہ رہا تھا کہ اس کے ایک انتہائی قدم سے سب تباہ ہو جاتا۔۔۔۔۔

اور وہ تو اس شخص سے بچپن سے محبت کرتی تھی نا تو کیسے اسے چھوڑ دیتی؟

Posted on Kitab Nagri

اس کے سر درد پر وہ خاموش ہو گئی تھی نہیں تو وہ شور مچا کر اسے گھر واپس جانے پر شاید مجبور کر دیتی۔۔۔

اس کے مرنے کی بات یاد کرتے وہ تیزی سے دروازہ کھولتی اندر بھاگی تھی پیچھے وہ بھی بنا اسے دیکھے تیزی سے گاڑی چلاتے اپنے فلیٹ کی طرف نکل گیا۔ باسٹ نے واپس آتے رہائش کو دیکھا جو سو گئی تھی پھر شاہد لیتا بنا کوئی دوا لگائے وہ سو گیا تھا۔

زخم اس کا جل رہا تھا ماتھے پر لیکن جسے فکر کرنی تھی وہ تو بھاگ گئی تھی۔

وہ نیند کی وادیوں میں تھا جب اس نے اپنے ارد گرد ایک احساس محسوس کیا تھا۔

وہ جو کپڑے بدلتی سونے کی تیاری میں تھی اسے سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی۔

تقریباً اس کا ڈیڑھ لاکھ دس منٹ میں اڑاتے اس نے گہری سانس بھری جیسے کوئی محاذ سر کیا ہو اب وہ سکون سے وہیں کاؤچ پر لیٹی ٹی وی چلا چکی تھی۔ وہ جو کام سے اب فارغ ہوا تھا۔۔۔ اس نے تھک کر کرسی پر سر رکھا اور فون اٹھایا جہاں بے شمار ای میلز اسے موصول ہوئی تھیں۔۔۔ اس نے کھول کر دیکھا تو ششدر رہ گیا۔۔۔ اس کے اکاؤنٹ سے اکھٹا ڈھائی لاکھ پچھلے ایک گھنٹے میں اڑایا گیا تھا۔ اس نے دیکھا اس کے ایڈریس پر کتنے ہی آرڈرز کی ڈیلیوری ڈیٹ شو ہو رہی تھی۔۔۔

وہ کرسی سے اٹھا اور گھر کے لیے نکل گیا۔۔۔۔۔ تیزی سے ڈرائیو کرتے وہ گھر پہنچا۔

دروازے کا لوک کھلنے کی آواز پر منت دھیمے سے مسکرائی۔۔۔ اب آئے گا مزہ۔۔۔ تم نے کھلا کیسے دیا اس پتلی تیلی کو کھانا۔۔؟ وہ اندر داخل ہوا تو وہ صوفے پر آڑھی تر چھی لیٹی سامنے لگی کوئی باربی مووی دیکھنے میں مصروف تھی۔

تبریز شاہ نے اسے دیکھا جو اس کے کپڑوں میں موجود تھی۔۔۔ اسے وہ اس وقت بے حد حسین اور معصوم لگی۔

وہ اس کے نزدیک آیا اور جھٹکے سے اسے کھڑا کیا۔۔۔ اب تک وہ اس کی گزشتہ رات کی حرکتیں نہیں بھولا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

منت نے آنکھیں پٹپٹاتے اسے دیکھا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟

یہ سب کیا کر رہی ہو اور کیوں؟ تبریز شاہ نے اسے سنجیدگی سے پوچھا۔

کیا کیا ہے میں نے؟ اس نے لاعلمی کا اظہار کرتے شانے اچکائے اور اس کے ہاتھ سے اس کا آفس بیگ تھام کر سامنے میز پر رکھا۔ منت تمہیں اب گھر جانا چاہیے اپنے۔۔۔

تو کیا یہ میرا گھر نہیں۔۔۔؟ اس نے مُرتے سنجیدگی سے اسے کہا۔

وہ صرف اس کی فکر میں گھر آیا تھا کہ ناجانے اس کا نشہ اتر اہو گیا یا نہیں اور کل کی اس کی حرکتیں یاد کرتا وہ خود کو تلخ ہونے سے روک نہیں پایا تھا۔ تبریز شاہ نے قدم اپنے کمرے کی طرف بڑھائے۔۔۔ اس سوال کا جواب وہ چاہتے ہوئے بھی نہیں دے سکتا تھا۔

پوچھو گے نہیں میں نے تمہارے پیسے کہاں لگائے؟

نہیں۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟ ابھی تو گھر سے نکال رہے تھے مجھے لگا شاید اب پیسوں کا بھی حساب لوگے۔۔۔

www.kitabnagri.com

دریدیزدانی نے جھک کر اس کے ماتھے سے پسینہ صاف کیا اور ساتھ سے گزرتے کام والے کو پانی لانے کا کہا۔

اب اس کے ہاتھ کو اپنی مضبوط ہتھیلی میں تھامتواہ اندر لے کر گیا اور اس کا سارا چیک اپ تفصیل سے کروایا اس ڈاکٹر نے بھی اسے اچھی خوراک کا بولا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

شام تک اسے گروسری مل گئی تھی۔۔۔ اس نے پوری دل جمعی سے اس کا باورچی خانہ سیٹ کیا تھا ایک ایک چیز صاف کر کے جمائی تھی۔ اس کے کمرے میں آتے اس کی الماری کو بالکل صاف کیا تھا اور اب شام کی نماز ادا کرتے وہ تھک گئی تھی بہت۔۔۔ لیکن وہ شخص اب تک نہیں نکلا تھا اس کمرے سے۔۔۔۔ اس نے اپنے اور اس کے لیے روٹی بناتے کھالی تھی اور اس کے کمرے میں چلی گئی۔ اور ضد میں وہیں صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ وقت گزر تا چلا گیا تھا وہ نہیں آیا تھا اب وہ وہیں بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی۔ وہ رات کے گیارہ بجے اس کمرے سے نکلا تھا۔۔۔ گھر کی خاموشی محسوس کرتے اسے یہی لگا تھا کہ وہ چلی گئی ہے۔۔۔ اس نے گہرا سانس بھرا اور باورچی خانے میں پانی پینے گیا کھانا کی تمنا نہیں رہی تھی اسے۔

اپنے باورچی خانے کو اس طرح اچھے سے ترتیب میں سچے پہلی بار دیکھا تھا۔
اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔ اسے سامنے دیکھ کر وہ وہیں رک گیا۔۔۔ کم از کم ابھی تو وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ناجانے اس نے ماتھے کی چوٹ پر کچھ لگایا ہو گیا یا نہیں آج وہ اس کا جنون دیکھ کر حیران ہی تو رہ گئی تھی۔
ایسا تو پہلے اس نے کبھی بھی برتاؤ نہیں کیا تھا تو پھر آج کیوں۔۔۔؟ شاید باب اس کے دل میں جگہ بنا چکی تھی۔۔۔
یہی سوچتی وہ کمفرٹر پھینکتی اٹھی تھی اور فون اٹھاتی باہر نکل گئی۔

رات کے دس بجے اس نے ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا جس نے درید سے اجازت لینے کو کہا تھا۔
میں انہیں فون پر بتا دوں گی چاچا ابھی پلینز چلیں اس نے گاڑی میں بیٹھتے کہا تو ڈرائیور نے گاڑی چلائی اور اس سے اڈریس پوچھا جو دو گھنٹے کی ڈرائیو پر تھا۔

Posted on Kitab Nagri

انہوں نے اسے پہنچا دیا لیکن وہ مطمئن نہیں تھے کیونکہ رات کے بارہ بجے تھے اس لیے درید کو فون کیا اور حالات بتائے۔

میری بات کروائیں چاچا رباب سے درید نے کہا تو انہوں نے فون رباب کو پکڑ لیا۔

جی بھائی۔۔۔۔۔ مجھے آنا پڑا وہ منمنائی۔

احساس ہے تمہیں تم رات کے کس وقت باہر ہو گڑیا۔۔۔

بھیو میں اپنے شوہر کے گھر آئی ہوں۔۔۔

شوہر کی حرکتیں دیکھیں ہیں تم نے اپنے۔۔۔ اندر جاؤ اور پھر ڈرائیور سے بات کرو اور میری اور واپسی کا کیا کرو گی۔۔۔

اسے رباب کا جانا پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ جان گیا تھا وہ شخص اس کی بہن کی بچپن کی محبت ہے اور محبتیں کہاں چھوڑی جاتی ہیں اسی لیے کچھ کہا نہیں اور ویسے بھی وہ نکاح میں تھے۔ اوکے۔۔۔۔۔ بھئیو۔۔۔۔۔ رباب ڈرائیور کو پکڑا کر اندر چلی گئی چونکہ کیدار نے اسے اندر بھیج دیا تو ڈرائیور نے اسے تسلی دی اور واپسی کے لیے نکل گیا۔

اس نے بیل دی اور انتظار کیا لیکن کوئی بھی ناآیارات کے بارہ بجے کون جاگتا شاید۔۔۔ لیکن مسلسل بیل دینے پر دروازہ کھلا تھا۔۔۔ سامنے رہائشہ موجود تھی۔۔۔ اس کے بھاری وجود کو دیکھتے رہا باب نے اس کا چہرہ دیکھا جو ہلکا گلابی سا معصومیت سے بھرپور تھا۔ اسے وہ حسین لگی۔۔۔ لیکن سب یاد آتے ہی وہ کوئی تنخ جملہ بولتی کہ اسے احساس ہوا کہ وہ اس کے بھائی کی بھی اولاد ہے جو آنے والی ہے اس لیے سائیڈ سے خاموشی سے گزر گئی۔

ربا نشہ حیران ہوئی تھی اس کے ایسے رات کو آنے پر لیکن یہ ان دونوں میاں بیوی کا مسئلہ تھا اس لیے اپنے کمرے میں چلی گئی دروازہ دوبارہ لاک کر کے۔

Posted on Kitab Nagri

رباب اندر آئی تو وہ سویا ہوا تھا۔۔۔ بنا کمفر ٹر لیے اے سی کی اسپید بڑھائے وہ قریب آئی تو صاحب زادے بنا زخم پر کچھ لگائے سوئے تھے۔ زخم کے ارد گرد اب سوجن بھی تھی اور زخم اب نیلا پڑنے لگا تھا اس نے مٹھیاں بھینچی وہ کیوں ایسا کر رہا تھا۔

کل کی خبر سے نا جانے وہ کیسے ری ایکٹ کرتی وہ اس کے قریب آیا اور اسے دیکھا بکھرے بالوں اور اس کے ڈھیلے کپڑوں میں وہ سکڑی سمٹی لیٹی تھی۔ اسے باہوں میں اٹھاتے تبریز شاہ نے اپنے بستر پر لٹایا اور اے سی چلاتے اس پر کمفر ڈیتے دوسرے کمرے میں دوبارہ چلا گیا۔ کل کے لیے تیاریاں بھی کرنی تھی اس نے۔۔۔۔۔ آج اسے بے حد دکھ تھا کہ وہ کیوں اپنے باپ کے سامنے نہیں بول پایا جو اس کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ خود ہی لے گئے تھے۔

ان کی نظر میں منت آگئی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ شخص کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ منت کو ان سب میں نہیں گھسیٹنا چاہتا تھا وہ اس لیے حامی بھر لی تھی اس نے۔ اس نے جا کر شاور لیا اور آرام دہ حالت میں کرسی پر بیٹھتے ٹانگیں سیدھی کرتے سامنے میز پر رکھیں تھی اور لیپ ٹاپ اٹھایا تھا۔ کل شام سات بجے یہ خبر نشر ہو جانی چاہیے اس نے فون کان سے لگاتے مخالف کو سمجھایا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اسے کام کرتے رات کے ڈھائی بج گئے تھے لیکن وہ اس کمرے میں نہیں جانا چاہتا تھا جہاں وہ وجود تھا جس کے لیے اس کا دل عجیب حساس سا ہوا تھا۔

لیکن کل وہ اسے توڑنے والا تھا۔۔۔۔۔

یہ خیال آتے ہی اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور ٹانگیں میز سے اتاری۔

چونکا وہ تب جب دروازہ کھلا اور وہ نیند میں جھولتی اس کی طرف آئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ربا نشہ اس کی تھوڑی سی توجہ پر ہی نحال ہو گئی تھی۔۔۔ درید یزدانی جان گیا تھا کہ یہ پانچ مہینوں کی غفلت درید کے اسی توجہ نہ دینے کی بنا پر تھی۔

اُمم۔۔۔۔۔ گول گپے۔۔۔۔۔ وہ بولی تو درید نے اسے گھورا۔

اٹھو۔۔۔۔۔

وہ منہ بناتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

درید نے واپسی پر اس کی دوالی۔۔۔۔۔ تم نے پہلے کی استعمال کی کوئی دوا تو نہیں لی دوبارہ۔۔۔۔۔ درید نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے پوچھا جو سرنفی میں ہلا رہی تھی۔

پاؤں اوپر کر کے بیٹھو۔۔۔۔۔ سفر زیادہ ہے درید نے کہا تو اس نے تیزی سے اس کی بات پر عمل کیا۔

آدھے گھنٹے میں وہ کوئی ہزار بار اسے دیکھ چکی تھی۔

کیا کہنا ہے۔۔۔۔۔؟

درید اپنا سارا غصہ بھلائے اس کی ذات پر توجہ دے رہا تھا۔۔۔۔۔ کیا فائدہ تھا اس غصے کا جس کا اثر اس کی بیوی پر دماغی طور پر ہو رہا تھا۔ اس کی اولاد اور اس کی بیوی اس کی وجہ سے پریشانی میں تھے۔۔۔۔۔ اور بیوی بھی وہ جس سے محبت تھی اسے۔ آپ کو مجھ سے معافی مانگنی چاہیے۔۔۔۔۔ وہ اب تک اسی بات پر ٹکی تھی۔۔۔۔۔

درید نے گاڑی سائیڈ پر لگائی اور اسے دیکھا۔۔۔۔۔ اور پھر جھک کر اس کے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔

ربا نشہ مسکرائی تھی۔۔۔۔۔ سچے دل سے ناجانے کتنے عرصے بعد۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

دریدنے اسے گھر چھوڑتے کافی احتیاط برتنے کی تاکید کی تھی۔۔۔ اور دو اوقت پر کھانے کی بھی۔

اب چونکہ رباب بھی باسط کے پاس تھی تو وہ بھی باسط سے حتمی بات کر کے ربائشہ کو لانا چاہتا تھا کہ اب درید کا اس کے پاس ہونا بے حد ضروری تھا۔

رہا اب سے وہ اس کی خیریت دریافت کر چکا تھا۔۔۔ وہ سب صحیح کرنا چاہتا تھا لیکن باسط سے شاید اب اس کی دوستی پہلے جیسی نہ ہو سکے۔

واش روم سے گیلاناؤل لاتے اور فرسٹ ایڈ نکالتے کاڈبہ لیتے وہ واپس اس کے پاس آئی۔۔۔ اس دوران وہ اس ہلکے سے شور پر نہیں اٹھا تھا شاید بین کلر کا اثر تھا۔ وہ اس کے پاس سٹول رکھ کر بیٹھی اور اس کا زخم دوبارہ سے اچھے سے صاف کیا اور ڈیٹول سے صاف کرنے لگی اس نے بے حد احتیاط سے روئی اس کے ماتھے پر رکھی تھی۔

سس۔۔۔ لیکن جلن سے وہ جاگ گیا تھا۔۔۔ سامنے اسے دیکھتے وہ حیرت کا شکار تھا لیکن پھر خاموش ہو گیا۔

رہا باب دوبارہ ہاتھ اس کے ماتھے کی طرف لائی جسے وہ ہٹا گیا تھا اور کروٹ اس کی طرف سے بدل لی۔

کیا چاہ رہے ہیں باسط۔۔۔ وہ دھیمے سے بولی۔

کیوں آئی ہو اب۔۔۔؟

مجھے آنا پڑا۔۔۔ آپ نے لا پرواہی دیکھی ہے اپنی۔۔۔ اس زخم کو آپ دھو کر آرام سے بستر پر پڑے ہیں۔۔۔ وہ آپ پر آگئی تھی کیونکہ وہ کافی بد تمیزی اس سے پہلے بھی کر چکی تھی۔

ابھی مجھے کچھ نہیں سننا اور اسے بند کرو۔۔۔ اس کے لیمپ کو چلاتے ہی وہ بولا۔

Posted on Kitab Nagri

میں پاگل ہوں جو دو گھنٹے سفر کر کے آئی ہوں؟

کیا میں نے ایسا کرنے کو کہا تھا تمہیں۔۔۔؟ وہ واپس سیدھا ہو کر لیٹا۔۔۔

بحثِ صبح کے لیے بچالیں مہربانی پر کے ابھی یہ زخم پر کچھ لگانے دیں رباب نے کہا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

وہ تھک کر چیزیں اٹھاتی اس کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھی اور دو الگانی چاہی ایک بار پھر وہ اس کا ہاتھ جھٹک گیا۔

اگر یہ ہاتھ میں جھٹکتی تو برداشت ہوتا آپ سے؟

وہ چیخ پڑی۔۔۔ لیکن جواب اب بھی نہیں ملا تھا وہ رو دینے کو تھی۔

مجھے کسی اور شخص کے ساتھ دیکھ لیں گے اس رشتے کے اختتام پر؟ اور یہ تیر لگا تھا نشانے پر اس نے فوراً آنکھیں کھولیں

تھی۔ اس طرح کی فضول گفتگو کے لیے آئی ہو یہاں۔۔۔۔۔ وہ سرخ نگاہوں سے اسے گھورتا بولا۔

آئی تو کسی اور چیز کے لیے تھی جو آپ کرنے نہیں دے رہے تو چلیں اسی بات کا جواب دے دیں۔۔۔۔

تم کل ہی کیس واپس لے رہی ہو رباب میں بتا رہا ہوں تمہیں۔۔۔۔۔

زخم صاف کروائیں اپنا رباب نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے اس کا زخم صاف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔

تبریز شاہ نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔ دل دھڑکنے کی رفتار بڑھ گئی تھی۔

اس نے اپنا کام دھیان پر لگانا چاہا جواب ممکن نہ تھا۔۔۔۔۔ منظر کچھ یوں تھا کہ وہ میز کے سامنے پڑی کر سی پر تھا اور منت اس

کی گردن کے گرد حصار بنائے اس کی گود میں سوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

شاہو۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہنکارا بھرا۔

کیا آپ سچ میں مجھ سے محبت نہیں کرتے؟ منت نے نیند میں اس کے مزید نزدیک ہوتے پوچھا۔

اور وہ پھر سے لاجواب ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس کا دل چیخ چیخ کر اسے اقرار کرنے کو کہہ رہا تھا لیکن دماغ اس کی ہر سوچ کی نفی کر رہا تھا۔ کیا تمہیں مجھ سے محبت ہے؟ تبریز شاہ نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھرتے کہا اپنی گردن پر اس کی سانسوں کی تپش محسوس کر سکتا تھا وہ۔

امم۔۔۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔

بتاؤ دو۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے اس کے بال چہرے سے ہٹاتے پوچھا۔

ہاں مجھے آپ سے تب سے محبت ہے جب سے آپ نے مجھے نکاح میں لیا۔۔۔۔۔ تب سے جب سے منت وقار سے میں منت تبریز شاہ بنی۔۔۔۔۔ میں نے ہر سانس کے ساتھ آپ کو چاہا ہے۔۔۔۔۔ پتا ہے ربائشہ کہا کرتی تھی کہ منت تم اتنا ٹوٹ کر اس شخص کو ناچا ہو۔۔۔ اور میں ہمیشہ اس سے وجہ پوچھا کرتی تھی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ کہتی ہے کہ تم۔۔۔۔۔ تبریز شاہ مجھے مجھ جتنی محبت نہیں دے سکتے اسی لیے۔۔۔۔۔

تبریز شاہ سانس روکے اس کی باتیں سن رہا تھا جو نیم عنودھی میں ٹھہر ٹھہر کر اسے سب بتا رہی تھی۔

ربائشہ کون ہے؟ تبریز شاہ نے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

میری بہن، میری دوست میری سب کچھ۔۔۔۔ وہ دونوں ایک دن بھی ایک دوسرے سے بات کیے بغیر نہیں رہتی تھی لیکن اب وہ دونوں اتنا الجھ گئی تھی اپنے رشتوں میں کہ ایک دوسرے سے مل نہیں پا رہی تھیں لیکن منت جلد اس سے ملنے جانے والی تھی۔

_____ اور _____؟

میں نے ہر لمحے آپ کا انتظار کیا ہے۔۔۔ لیکن کبھی آپ کو ڈھونڈا نہیں کیونکہ مجھے لگتا تھا آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں اور اپنا نام میرے نام کے آگے سے ہٹا دیں گے۔ لیکن جب میں آپ سے ملی آہستہ آہستہ مجھے احساس ہوا کہ شاید میں آپ کو مجبور کر دوں خود سے محبت کرنے کے لیے۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔

لیکن میں ناکام رہی۔۔۔ آپ نے وہ سب جزبات ٹھکرا دیے۔۔۔ ایک بار پھر مجھے زمین بوس کیا۔۔۔ لیکن دیکھیں میں پھر بھی یہاں آپ کے قریب ہوں۔۔۔ آپ کا غصہ آپ کی نفرت مجھے سب منظور ہے۔۔۔ میری محبت ان سب کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتی ہے۔۔۔

پیر۔۔۔؟ وہ جو اسے دھیان سے سن رہا تھا چونکا۔۔۔

پر آپ صرف میرے ہیں۔۔۔۔ہیں ریز شاہ کی ہر سانس پر منت کا نام ہے منت کا حق ہے۔۔۔ اور جس دن آپ نے یہ حق کسی اور کو دے دیا اس دن منت آپ سے دور ہو جائے گی بہت دور در۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ سکون سے آکر لیٹ گیا تھا۔۔۔ آنکھوں کے سامنے وہ حسین چہرہ بار بار آجاتا جو اس کی تھوڑی سی توجہ پر کیسے کھل گیا تھا۔ تم نے بہت زیادتی کی ہے میرے ساتھ رابی۔۔۔ اس نے چھت کو گھورتے سوچا۔۔۔ پانچ ماہ۔۔۔ پانچ ماہ کا عرصہ چھوٹا نہیں تھا وہ اس کے لیے ترسا تھا ان پانچ مہینوں میں۔

دوالی ہے؟ فون اٹھا کر اسے ملاتے اس نے پوچھا تھا؟

جی لے لی تھی۔۔۔

کیا کھارہی ہو اب۔۔۔؟

اسے محسوس ہوا کہ وہ کچھ کھا رہی ہے۔۔۔

ڈبل روٹی اور جیم۔۔۔

کیوں۔۔۔ تمہیں اب بھوک پھر سے لگ گئی ہے۔۔۔

درید آپ کیوں میرے کھانے کے پیچھے پڑ گئے ہیں وہ ناراض ہوئی۔۔۔

رابی تم وہاں میرے ساتھ کچھ گھنٹے پہلے ہی بہت کھا کر آئی ہو۔۔۔ وہ حیران تھا پہلے وہ کھاتی نہیں تھی اور اب۔۔۔

تو مطلب بھوک لگے تو مر جاؤں۔۔۔ وہ تیزی سے بول گئی لیکن احساس ہونے پر رکی۔۔۔

اپنا سامان پیک کرو میں کل لینے آؤں گا۔۔۔ درید کی بھاری آواز گونجی۔

پر باسط۔۔۔؟

Posted on Kitab Nagri

میری بیوی ہو تم۔۔۔۔۔ اور تمہاری پہلی ترجیح میں ہونا چاہئے ہوں ہمیشہ سمجھ رہی ہو وہ ترجیح پر زور دیتا بولا اور آئندہ اس زبان سے لفظ سوچ سمجھ کر ادا کرنا۔

تو ربائشہ نے تیزی سے سر ہلایا جیسے وہ سامنے بیٹھا ہو۔۔۔۔۔ اب دونوں خاموش تھے جیسے ایک دوسرے کی خاموشی کو سن رہے ہوں۔

میں نے اب تک کچھ بے بی کا نہیں خرید اوہ یاد آنے پر تیزی سے بولی۔

میں دلوادوں گا۔۔۔۔۔ درید نے دوبدو جواب دیا۔

اور مجھے۔۔۔۔۔؟

کیا چاہئے تمہیں؟

سب۔۔۔۔۔ وہ پُر جوش سی بولی۔

سب دلوادوں گا اور بولو۔۔۔

آپ نے۔۔۔۔۔

میں بار بار معافی نہیں مانگوں گا۔۔۔ درید جانتا تھا وہ پھر سے وہی سب دہرائے گی اور کہے گی کہ اس نے اس سے بد تمیزی کی تھی۔

رباب مجھے پسند کیوں نہیں کرتی وہ دھیمے سے بولی؟

کیا اس نے یہ خود بولا ہے کہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتی درید نے بات گھمانا چاہی۔۔۔



Posted on Kitab Nagri

نہیں مجھے محسوس ہوا ہے۔۔۔ وہ کیوں مجھے پسند نہیں کرتی میں نے تو کچھ نہیں کیا وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

درید کے پاس جواب نہ تھا۔۔۔۔

[illegible]

آج بھی اس نے مجھے دیکھتے ایک لفظ تک نابولا۔۔۔

ایسا نہیں ہے۔۔۔ وہ ایسا کچھ نہیں سوچتی اور تم بھی یہ سب دماغ سے نکال دو۔۔۔ درید نے اسے پرسکون کرنا چاہا۔۔۔ اب وہ رباب سے ابھی اس بارے میں بات کرنا چاہتا تھا۔

آپ اسے سمجھائیں گے؟

ہممم۔۔۔۔۔ اب خاموشی سے سو جاؤ صبح سامان سمیٹ لینا کل تمہیں واپس میرے پاس آنا ہے اور اپنے بھائی کو سمجھا دینا
نہیں تو اس بات میرے ہاتھ سے بچے گا نہیں وہ۔۔۔۔۔

اور اب تم نے فون پر سکروولنگ کی تو میں انگلیاں توڑ دوں گا تمہاری رکھو فون اور سو فوراً۔۔۔ وہ جانتا تھا اسے ہر حد تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ منہ بسوڑتی لیٹ گئی اور کچھ ہی دیر میں سو گئی۔

درید نے اب رباب سے بات کرنی تھی۔۔۔۔ جو ہوا تھا اس میں ربابشہ کا تصور نہیں تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بیوی اس گھٹ میں رہے۔

Posted on Kitab Nagri

اور اگر اس بار بھی میرا ہاتھ جھٹکا گیا نا باسط تو میں خود کی طرف آپ کا بڑھا ہر ہاتھ روک دوں گی ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔ اس نے کہا تو باسط کے ماتھے پر سلوٹیں بکھری۔

رباب نے بینڈ تاج کیا اور اٹھ کر واش روم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔ ہاتھ دھو کر واپس آئی تو وہ سیدھا لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔
واپس آؤ۔۔۔۔۔ مجھے گھر جانا ہے اب۔۔۔۔۔ وہ جو جانے کا ارادہ نہ رکھتی تھی پھر بھی بول گئی۔

دماغ سیٹ ہے۔۔۔۔۔ رات کے تین بج رہے ہیں اور تم اتنی دور جاؤ گی میرے یا اپنے بھائی کے بغیر حالات دیکھیں ہیں تم نے اس وقت ملک کے۔۔۔۔۔؟

اور آئی کس کے ساتھ ہو۔۔۔۔۔؟

ڈرائیور کے ساتھ وہ ہلکی آواز میں بولی۔۔۔۔۔

تم اور تمہارا بھائی دونوں ہی دماغ سے پیدل ہو۔۔۔۔۔ خاموشی سے آکر لیٹو اور اب مجھے آواز نہ آئے تمہاری وہ کہتا ساتھ کا لیمپ بند کر گیا۔ لیکن اس کے باہر نکلتے ہی اس نے ہاتھ کا مکہ ساتھ پڑے اس کے تکیے پر مارا۔۔۔۔۔

دس منٹ اس کا انتظار کرتے اسے لگا تھا وہ چلی گئی ہے لیکن دروازہ کھلنے پر اس نے گہری سانس بھری اور اس کی طرف سے پیٹھ کر کے سو گیا۔

وہ کافی دیر دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ شاید اس کے سونے کے انتظار میں تھی۔۔۔۔۔ وہیں صوفے پر بیٹھی رہی اور جب اسے لگا کہ وہ سو گیا ہے تب ہلکے سے قدم اٹھاتی اس کی طرف آئی۔

نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھتی وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تمہارے ہر گناہ پر میرا دل چاہا میں تمہیں سزا دوں بڑی سے بڑی سزا۔۔۔۔۔۔ اسی لیے میں نے بنا سوچے خلا کا کیس دائر کروا دیا لیکن۔۔۔۔۔۔ تم سے دور جانا ہی سوہانِ روح ہے میرا دم گھٹتا ہے یہ سب سوچ کر۔۔۔۔۔۔ یہ پانچ مہینے میں نے کیسے گزارے ہیں یہ میں اور میرا رب جانتا ہے۔ اس دن تمہاری میرے لیے شدت دیکھتے مجھے احساس ہوا کہ اس سفر پر شاید تم میرے ساتھ ہو یہی وجہ ہے آج میں سب بھولتی تمہارے پاس ہوں۔ تمہاری ہر تکلیف مجھے دل پر محسوس ہوتی ہے باسطِ ضیاء۔۔۔۔۔۔ جس سے میں خود بھی خائف ہوں مگر کیا کروں دل مانتا ہی نہیں ہے۔ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ اسے دیکھتے نا جانے کیا سوچ رہی تھی پھر جھک کر اس کی بینڈ تاج پر بوسہ دیا اور اسے دیکھا۔ تم زندگی کا حصول ہو رہا باب کا باسطِ ضیاء۔۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں چومتے وہ وہیں اس کے ساتھ لیٹ گئی اور نا جانے کب تک اسے دیکھتی رہی۔

تبریز شاہ نے جھٹکے سے اسے سیدھا کیا۔۔۔۔۔۔ وہ نیند سے جاگی تھی۔۔۔۔۔۔ بال چہرے پر پھر سے پھیل گئے تھے۔

منت تبریز شاہ یہ حق تمہیں ملے نالے لیکن تم دور جانے کی ہمت تو کیا خیال بھی زہن میں مت لانا۔۔۔۔۔۔ بہت سال خوار کیا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔۔۔ تو پھر کیوں۔۔۔۔۔۔ کیوں آج اپنے گھر سے بے دخل ہونے کا کہا مجھے۔۔۔۔۔۔ اس نے نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو جھپکتے پوچھا۔ میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔ اٹھو جا کر سو جاؤ۔۔۔۔۔۔ صبح میرے اٹھنے سے پہلے شکل گم کر لینا اپنی۔۔۔۔۔۔ وہ پل میں سب بھول جاتا تھا اسے آسمان سے زمین کر دیتا تھا۔

ایک دن۔۔۔۔۔۔ ایک دن میں ان سب لہجوں، ان سب اذیتوں کا بدلہ آپ سے سود سمیت لوں گی تبریز شاہ اور اس دن آپ کی تڑپ بھی منت شاہ کا دل موم نہیں کر پائے گی وہ اس کے کارلر کو تھامتہ چینی۔۔۔۔۔۔

یہ سب بکو اس ہے۔۔۔۔۔۔ مجھے زندگی کے ہر لمحے پر تم میرے لیے موجود چاہیے ہو۔۔۔۔۔۔ وہ خود غرضی کی انتہا پر تھا۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کیونکہ ازیت ہم دونوں کے حصے میں آئے گی اور تم برادشت نہ کرتی بکھر جاؤ گی۔۔۔۔۔ یہ سب مجھے نہیں دیکھنا ہے۔۔۔۔۔ میں زندگی میں کتنا آگے بڑھ جاؤ یا کوئی بھی قدم اٹھاؤں یہ بات جان لو منت تبریز شاہ کہ تبریز شاہ کے علاوہ تم کسی کی نہیں۔

صبح اس کی آنکھ کھلی تو اس کے قریب ہی سوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ کئی لمحے اسے دیکھتا رہا۔

کل رات وہ کیسے اس سے دور بیٹھی رہی تھی اور اب اس کے بے حد نزدیک تھی۔۔۔۔۔ باسط نے اس کے بال سنوارے۔

رباب۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔

اٹھو۔۔۔۔۔ مجھے آفس جانا ہے۔۔۔۔۔

تو آپ جائیں۔۔۔۔۔

ناشتہ کون بنائے گا۔۔۔۔۔؟ باسط نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے کہا۔

امم۔۔۔۔۔ کیا کھائیں گے۔۔۔۔۔؟

کچھ بھی بنا دو۔۔۔۔۔ وہ دھیمے سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا وہ پوری نیند میں ہے۔۔۔۔۔

اچھا میں بنا دیتی ہوں۔۔۔۔۔ اس نے وہیں لیٹے کہا تو باسط کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔۔۔

تم سوئی ہو رباب۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

نہیں۔۔۔ تو میں جاگ رہی ہوں۔۔۔۔۔ رباب نے نیند میں ہی تیزی سے سر ہلایا۔

باسط نے دو لمحے اسے دیکھا اور پھر اپنی انگلی سے اس کی گردن پر لکیریں کھینچنے لگا۔

آج پانچ مہینوں بعد وہ اس کے نزدیک تھے۔۔۔ اس کے احساسات ہی الگ تھے۔۔۔

مجھے گدگدی ہو رہی ہے باسط۔۔۔۔۔ وہ کھکھلائی۔۔۔ اس کی مسکراہٹ باسط ضیاء کی سانسوں کی تپش اپنی گردن پر محسوس کرنے سے رکی تھی۔

اب وہ اس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اس کے لمس میں شدت محسوس کرتے رباب نے اس کا کارلر تھاما۔

باسط۔۔۔۔۔

تم پانچ مہینے دور رہی ہو۔۔۔ کیا اس کی سزا تمہیں ملنی نہیں چاہیے۔۔۔؟

میں۔۔۔ وہ۔۔۔ ناشتہ۔۔۔۔۔

شش۔۔۔ خاموش رہو۔۔۔۔۔
Kitab Nagri

تم کیس کب واپس لے رہی ہو؟ اسے جھٹکے سے اپنے اوپر جھکاتے وہ سنجیدگی سے بولا۔

لے لوں گی۔۔۔ وہ منمننائی۔۔۔

کب دن اور تاریخ بتاؤ۔۔۔؟

کل۔۔۔۔۔ کل کہہ دوں گی وکیل کو۔۔۔

کیوں آج کیوں نہیں؟؟ باسط نے اس کے بال پیچھے سے مٹھی میں قید کرتے اس کا سر اونچا کرتے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

آہ۔۔۔۔۔ باسط مجھے درد ہو رہا ہے میری بال چھوڑیں۔۔۔۔۔

اچھا اس شخص کے ساتھ۔۔۔ میرے منع کرنے کے باوجود ملنے پر درد نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ تمہیں ایک پل بھی خیال نہیں آیا کہ تمہارے شوہر کو وہ شخص ایک آنکھ نہیں بھاتا۔۔۔۔۔

اور جو شوہر نے بیوی کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ ڈسکس کیا اس کا کیا۔۔۔۔۔؟

وہ لا جواب ہوا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ آئیم سوری۔۔۔ میری غلطی ہے۔۔۔۔۔ میں ربائشہ کے معاملے میں بہت حساس ہوں رباب۔۔۔ اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔ باپ کو اس کی ماں نے مار دیا اور خود وہ جیل سے رہا ہو چکی ہے۔۔۔۔۔

لیکن ان سب میں میں کہاں قصور وار تھی جو مجھے سزا دی گئی۔۔۔۔۔؟ رباب نے باسط سے پوچھا۔

میں معافی مانگ رہا ہوں رباب۔۔۔۔۔ باسط نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

کیا روک رہا ہے آپ کو۔۔۔ میں موجود ہوں یہاں۔۔۔۔۔ رب العزت نے ہمارے نام کے ساتھ ہماری روحوں کو ملایا ہے اور کیا چاہتے ہیں۔

مجھے ڈر ہے منت۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں سب برباد کر دوں گا۔۔۔۔۔

مجھ سے بانٹ لیں جو دل میں ہے منت نے ایک آخری کوشش کی تھی لیکن خاموشی ہی جواب میں ملی تھی اسے۔

تو یعنی اذیت اور آزمائش دونوں آنے والی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

تبریز شاہ نے اس کے بال کان کے پیچھے اڑتے جھک کر اس کے کاندھے پر لب رکھے منت کارواں رواں کانپ گیا تھا اس لمس پر۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ جیسے آنے والے وقت کی ازیتوں سے کچھ دیر کے لیے رہائی چاہتے ہوں۔۔۔۔ یہ میرا گھر ہے نا تبریز۔۔۔۔۔ اس نے کسی ڈر کے زیرِ اثر پوچھا۔۔۔۔

یہاں سب تمہارا ہے۔۔۔ اسے کہتے تبریز شاہ نے اپنا ناک اس کی گردن پر رکھ کر سہلایا۔

لیکن آپ نہیں۔۔۔۔ اس کے دل سے صدا آئی لیکن وہ یہ لمحات خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ان دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔ ایک طوفان تھا جس نے اس گلاب کی ننھی کلی کو روند دینا تھا۔ مجھے نیند آرہی ہے منت کی دھیمی آواز پر تبریز شاہ نے سر اٹھایا اور اس کی نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو دیکھا اور انہیں چوم لیا۔ مجھے اس وقت تمہاری ساری توجہ اور وقت چاہیے۔۔۔ سونے کی ہمت بھی مت کرنا۔۔۔ اس نے اس کی قمیر انگلیوں کی گرفت سخت کرتے کہا۔

میں نے آپ کے اتنے سارے میسج ضائع کر دیے۔۔۔

مجھے پرواہ نہیں۔۔۔۔

میں نے سب بے فضول میں منگوایا۔۔۔

کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔

کیا آپ نے باورچی خانہ دیکھا ہے وہ پُر جوش ہو کر پوچھنے لگی لیکن بدلے میں تبریز شاہ کی بہکتی نگاہوں کو دیکھتے وہ خاموش ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

اجازت ہے کہ میں تم تمہیں چند لمحوں کے لیے محسوس کر لوں؟ اس نے اتنے خوبصورت انداز میں پوچھا تھا کہ وہ وہیں تھم گئی۔ اس نے کتنے دن کتنے مہینے اور سال اس شخص کی زرا سی توجہ کے لیے ترستے گزارے تھے آج وہ اسے مل رہا تھا۔۔۔

منت نے آنکھیں بند کرتے اپنی اجازت کو اس کے سپرد کیا تو اس نے بے حد نرمی سے اس کو لبوں سے خود کو سیراب کیا تھا۔ لیکن لمحوں میں وہ نرمی عائب ہو گئی تھی اب صرف شدت تھی۔۔۔۔۔ منت نے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا لیکن وہ اس کے بازو قبضے میں لیتے اس کی مزاحمت روک چکا تھا۔

اپنی مرضی سے وہ پیچھے ہٹا اور اسے دیکھا جو گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔

ابھی تمہیں تبریز شاہ پور کا پورا چاہیے۔۔۔ چند لمحے تو خود کی جان پر مجھے برداشت نہیں کر پائی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی دیکھتے اس نے اس کی تھوڑی پکڑ کر جھٹکے سے اس کا سر اٹھایا تھا۔

کیا آپ کو معلوم ہے آپ مجھے بالکل پسند نہیں۔۔۔۔؟؟

اس نے منہ بسوڑتے کہا اور اتھل پتھل ہوتی سانسوں سے سر اس کے کندھے پر رکھا۔

ہاہا۔۔۔ تبریز شاہ کا زندگی سے بھرپور قہقہہ گونجا تو منت نے اس ہنسی کو برقرار رکھنے کی دعا دی۔

تم مجھے ہمیشہ میرے ایک اشارے پر اپنے لیے میسر چاہیے ہو منت تبریز شاہ۔۔۔۔۔ اس نے شدت پسندی سے کہا تو منت نے سر ہلایا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ سو گئی تھی۔

اگلی صبح کا اب تبریز شاہ نے بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ اس وقت وہ صرف ان لمحوں کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔

تمہاری خوشبو صرف میرے لیے ہے منت۔۔۔!

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ کو آگے کبھی چننا ہو تو آپ اپنی بہن کو چنیں گے باسط۔۔۔

میری کوئی حیثیت نہیں ہے آپ کی نظر میں۔۔۔۔۔ وہ کہتی تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں اعتدال پسند ہوں۔۔۔۔۔ لیکن اس نے اپنی ساری زندگی محرومیوں میں گزاری ہے تم نے آسانشوں میں۔۔۔ فرق بس اتنا ہے۔۔۔۔۔

رباب اس کی بات پوری سننے سے پہلے ہی واش روم میں بند ہو گئی تو اس نے گہرا سانس بھرا۔۔۔ وہ کیوں ربائشہ سے اتنا بد زن تھی۔۔۔۔۔ اگر وہ بیوی تھی تو ربائشہ اس کی وہ بہن تھی جس کی ہر تکلیف اسے دل پر محسوس ہوتی تھی۔

اس کا فون بجا تو اس نے فون اٹھایا اور خود بھی اٹھتا اپنے کپڑے نکالنے لگا۔

تمہاری بیوی اب تمہارے پاس ہے۔۔۔۔۔ میں آج اپنی بیوی کو لینے آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

اس نے جو بنانا م دیکھے فون اٹھایا تھا۔۔۔ درید کی آواز سننا وہ ٹیرس پر آ گیا۔

اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔؟
www.kitabnagri.com

باسط میں بحث کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔ اپنی بہن جسے شوق سے تم لائے تھے اس کا خیال تو رکھ نہیں پائے تم۔۔۔۔۔ ہر دوسرا ڈاکٹر مجھے یہی سناتا ہے کہ اُس کی ڈائٹ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔

میں بہتر جانتا ہوں اپنی بہن کو۔۔۔۔۔ تم اپنے کام سے کام رکھو باسط ابھی بھی اسی ضد پر اڑا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ میری بیوی ہے۔۔۔ اور اولاد ہم دونوں کی آنے والی ہے اس دنیا میں۔۔۔ تم تو کیا کوئی قانون مجھے اسے لے جانے سے روک نہیں سکتا۔۔۔ درید دھاڑا تھا۔۔۔ تم کچھ بھی کہہ لو۔۔۔ رہائشہ یہاں سے نہیں جائے گی۔۔۔ اس کے معاملے میں میں تم پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔۔۔ اس کا معاملہ میں خود دیکھ لوں گا۔۔۔ درید طنزیہ مسکرا ہوا۔۔۔ لیکن اب چونکہ میری بہن تمہارے پاس ہے تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔

کیا میں نے اسے بلایا تھا۔۔۔؟؟

وہ خود آئی ہے۔۔۔ اور اپنی بیوی کو میں نے کیسے رکھنا ہے مجھے مت سکھاؤ۔۔۔ باسط نے کہتے فون کاٹا اور مڑا تو وہ پیچھے کھڑی تھی۔ ناشتہ کیا کریں گے۔۔۔؟ وہ سب سن چکی تھی لیکن ابھی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ کچھ بھی بنالو۔۔۔ باسط کہتا واش روم میں بند ہو گیا تو وہ بھی باورچی خانے کی طرف بڑھی۔

رہائشہ صبح اٹھی تو خوش تھی بے حد۔۔۔ آج وہ واپس چلی جاتی اپنے شوہر کے پاس۔۔۔

اس نے ایک ایک سامان رکھ لیا تھا اپنا۔۔۔ اب بھی وہ یہاں وہاں چکر کاٹتی چیزیں دیکھ رہی تھی کہ کچھ رہ تو نہیں گیا۔

اس نے فون اٹھاتے درید کا نمبر ملا یا۔۔۔۔۔ دو تین بیل پر بھی اس نے فون نہیں اٹھایا تو اس نے ضد سے بار بار کرنا شروع کیا۔ رابی کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔؟ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟؟ وہ نیند میں بڑبڑایا۔

کب تک آئیں گے۔۔۔؟ رہائشہ نے اس کی تمام باتوں کو نظر انداز کرتے کہا۔

ابھی چھ بجے ہیں۔۔۔۔۔ آج میٹنگ ہے آئی جی کے ساتھ واپسی پر لے لوں گا۔۔۔۔۔

نہیں پہلے مجھے لینے آئیں۔۔۔۔۔ وہ بضد ہوئی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

پہلے ایسا ہی کرنا تھا۔۔۔ لیکن آج کل ایک کیس حل کر رہا ہوں جس کے سلسلے میں میٹنگ ہے جانا ضروری ہے اسی لیے واپسی تک انتظار کرو۔۔۔ رہائشہ نے بنا کچھ کہے فون کاٹ دیا۔۔۔ اسے لگا تھا وہ دوبارہ کر کے اسے منائے گا لیکن وہ تو شاید دوسری طرف دوبارہ سو گیا تھا۔ اس نے دس پندرہ منٹ بعد تھک کر دوبارہ کال ملائی لیکن اب بھی نہیں اٹھا رہا تھا وہ۔۔۔۔۔

اُف۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟

چوتھی بیل پر اٹھاتے اس کی نیند میں ڈوبی آواز گونجی تو رہائشہ نے دانت کچلائے۔

سامان نہیں لا رہی میں۔۔۔۔۔ وہاں آکر سب دوبارہ خریدو گی وہ چیختی۔۔۔۔۔

آہستہ بولو یار۔۔۔ اور مت لانا دلو ادوں گا اور بتاؤ کچھ کہنا ہے۔۔۔۔۔؟

آپ میری بات دھیان سے کیوں نہیں سن رہے درید۔۔۔۔۔ اس نے نم لہجے میں کہا تو وہ نیند سے بیدار ہوتا بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھا۔ رہائشہ کیا ہو گیا ہے یار۔۔۔۔۔ صبح کے سات بجے ہر عام انسان سوتا ہے اور میں بھی وہی کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ اور اٹھ گیا ہوں اب بولو دھیان سے سنوں گا سب۔۔۔۔۔ اب میری بات ختم ہو گئی ہے آپ سوئے سکون سے رہائشہ نے کہا تو درید نے ماتھا مسلا۔۔۔ کیا چیز تھی وہ۔۔۔۔۔۔۔ اور وہ درید یزدانی جو کسی کی ناستا تھا آج اس کے لیے نیند کو بھگا کر اٹھ بیٹھا تھا۔ ناستہ کر لیا ہے۔۔۔؟ درید نے بات جاری رکھنا چاہی۔

نہیں۔۔۔۔۔

اچھا چلو ناستہ کرو اور دوالو۔۔۔۔۔ میں بھی فریش ہوتا ہوں۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

دیکھا دیکھا۔۔۔ آپ مجھ سے بات کرنا ہی نہیں چاہتے۔۔۔ رہائشہ نے منہ بسوڑا اور کال کاٹ دی تو درید نے ماتھا پیٹا۔

صبح کے چھ بجے اس کی آنکھ کھلی تھی وہ اس کے نزدیک اسی کے حصار میں سوئی تھی۔

وہ کئی لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ اس کے بالوں کے قریب ہو کر گہری سانس بھری۔۔۔۔۔

پھر اپنا چہرہ اس کے چہرے کے ساتھ ر ب کرتے اسے جگانہ چاہا۔

منت اٹھو۔۔۔۔۔

ام، ہم۔۔۔ ابھی مجھے اور سونا ہے وہ کہتی اس کے حصار میں کروٹ بدل گئی۔

اٹھو ناشتہ بناؤ مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔ روز آپ خود بناتے ہیں آج بھی بنالیں۔۔۔ میرا بھی بنالیں میں اٹھ کر کھالوں

گی۔۔۔ وہ نیند میں اسے حل بتا رہی تھی۔ روز خود بناتا ہوں۔۔۔ آج بیوی موجود ہے آج بھی خود بناؤ تو کیا فائدہ تمہارا

یہاں آنے کا اٹھو فوراً۔۔۔ لیکن اس کی طرف سے اب کوئی جواب نہ آیا تھا۔۔۔ تبریز شاہ اٹھا اور ہلکی مسکراہٹ سے اسے

دیکھا۔ واش روم سے فریش ہو کر آتے اس کے ہاتھ میں پانی کا جگ تھا۔۔۔ اس کے پاس جاتے اس نے جھٹکے سے اس پر

انڈیلا تھا۔ اف۔۔۔۔۔ خدا۔۔۔۔۔ کیا مصیبت آگئی ہے۔۔۔۔۔؟

وہ اٹھی اور سامنے دیکھا جہاں وہ خالی جگ پکڑے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

یہ پہلا منظر تھا جب اس نے تبریز شاہ کو ایسا کچھ کرتے دیکھا تھا۔۔۔ نہیں تو وہ خاصہ سنجیدہ انسان تھا۔

شاہوووووو۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے اٹھ کر اس کے پیچھے جانا چاہا لیکن وہ تیزی سے بھاگ گیا تھا۔

وہ بعد میں اس سے بدلہ لینے کا سوچتی اسی کے کپڑے کبرڈ سے نکال کر واش روم میں بند ہو گئی۔۔۔

ہمم۔۔۔ تیا ریاں مکمل ہیں؟

جی سر۔۔۔ سب تیا ریاں ہو گئیں ہیں۔۔۔۔۔ آپ کا سوٹ کہاں پہنچانا ہے۔۔۔۔۔؟ اور سر کتنے میڈیا رپورٹرز کو مدعو کرنا ہے؟ نہیں گھر ہی پہنچاؤ اور صرف پانچ لوگ میڈیا کے اس سے زیادہ وہاں ایک بھی شخص نہ ہو۔۔۔ اور شام سات سے پہلے کوئی بھی چینل یہ خبر نشر نہیں کرے گا۔۔۔

کون سی خبر شاہ۔۔۔۔۔ منت نے اس کے سامنے آتے پوچھا؟

وہ اسے پھر سے اپنے لباس میں بالکل فریش دیکھ کر دل تھام گیا تھا۔

ہاں ٹھیک ہے اوکے۔۔۔ اس نے بات سمیٹ کر فون کاٹا۔۔۔

بزنس کے متعلق ہے۔۔۔۔۔ اور یہ میرے کپڑے تم کیوں چرا رہی ہو؟ کیا مجھ سے اجازت لی ہے وہ مصنوعی غصے سے بولا۔

www.kitabnagri.com

ربانشتہ کو واقع بھوک معلوم ہوئی تو ناشتہ بنانے چلی گئی۔۔۔

رباب اندر داخل ہوئی تو ربانشتہ پہلے ہی ناشتہ بنا رہی تھی۔۔۔

تھوڑی سے جگہ چاہیے مجھے۔۔۔ ناشتہ بنانا ہے مجھے باسط کے لیے۔۔۔ رباب نے اسے دیکھتے تحمل سے کہا۔

ناشتہ میں بنا چکی ہوں رباب۔۔۔ ربانشتہ دھیمے سے بولی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

آپ کو نہیں لگتا آپ کی وجہ سے سب ہو رہا ہے اور ہوا ہے۔۔۔ رباب نے اسے خاموشی دیکھتے کہا۔

ربا نشہ جو وہیں بیٹھے ناشتہ کرنے لگی تھی چونکی۔۔۔

کیا ہوا ہے میری وجہ سے۔۔۔۔۔ وہ چونکی کیا اس کی وجہ سے بھی کسی کی زندگی میں کچھ ہو سکتا ہے۔

آپ کی وجہ سے باسٹ نے میرے ساتھ ایسا کیا۔۔۔ آپ نے جھوٹے الزامات لگائے میری بھائی پر کہ انہوں نے آپ کے ساتھ۔۔۔ کبھی اپنے بھائی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھنا کہ رہائشہ حق جھوٹ بولتی ہے یا نہیں۔۔۔ رہائشہ نے کہا اور جانے لگی۔ آپ ابھی بھی ہماری زندگیوں میں سکون نہیں آنے دے رہیں۔۔۔ جب بھائی آپ کو پاس بلانا چاہ رہے ہیں تو کس بات کے اتنے ڈرامے ہیں۔۔۔ کون سے خواب سجائے بیٹھی ہیں آپ۔۔۔ بس کریں اب یہ ناکم اور بھائی کے پاس جائیں۔۔۔ آپ نے دو میاں بیوی کو لڑوایا اور اب تنازعہ کھڑا کر رہی ہیں دو دوستوں کے درمیان آپ کو سچ میں شرم نہیں آتی۔۔۔ وہ بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔۔۔

ربا نشہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔ اسے تو لگتا تھا وکٹم وہ ہے۔۔۔ جس کے ساتھ سب ہوا لیکن سامنے کھڑا وجود اسے الزام دے رہا تھا ہر چیز کا۔۔۔ اس کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے تو رباب نے کروفر سے اپنا دھیان ہٹایا دل میں کہیں برا بھی لگا تھا۔ ربا نشہ اپنے کمرے میں بھاگ گئی اور جا کر دروازہ بند کر لیا۔۔۔ بھوک سے ہچکی لگ گئی تھی لیکن اس کی باتیں برے طریقے سے اس کے دل پر لگی تھیں۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وکٹم ہو کر اسے قصور وار سمجھا جائے گا اور کوئی اس سے نفرت کرے گا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

دوپہر کو فارغ ہو کر اس نے ربانثہ کو نمبر ملایا تھا۔۔۔۔۔ اس کے نمبر سے پہلے بھی مس کالڈ آئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے تیزی سے وہاں سے نکلتے اس کا فون ملایا جو دسویں بیل کے بعد بھی بند جا رہا تھا۔۔۔۔۔

درید نے رباب کا نمبر ملایا اس نے بھی نہیں اٹھایا تھا۔۔۔۔۔ اس نے گاڑی کی اسپید مزید تیز کی تھی۔۔۔۔۔

درید نے ربانثہ کو یہ بتانے کے لیے فون ملایا تھا کہ شاید وہ کچھ لیٹ ہو جائے اسے دوسری میٹنگ پر بھی جانا تھا۔

لیکن اب وہ بنا کسی کو انفارم کیے وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔۔ ہمیشہ کی طرح اس کی طرف جانے والے دو گھنٹے کی ڈرائیو کو اس نے تیزی سے کاٹنا چاہا تھا۔

ربانثہ بنانا شتہ کیے اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔

رباب کی باتیں یاد کرتے اس کے آنسو قطار کی صورت میں آنکھوں سے نکل رہے تھے۔

اب اس کا سانس بھاری ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے اٹھ کر کھڑکی کھولی اور وہاں کھڑی ہو گئی لیکن طبیعت اب بھی بہتر نہ ہوئی تھی۔ اس نے گہرا سانس بھرتے خود کو نارمل کرنا چاہا اور درید کا نمبر ملایا لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا تھا۔

اس نے دوا نکالی اور ناشتہ کے بغیر وہ دوالے لی جس سے کچھ پل اسے راحت کے ملے تھے۔

لیکن اس کے بعد اس کا پورا وجود پسینے سے بھر گیا۔۔۔۔۔ اس نے رباب کو آواز دینے کا سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

اگر اس وقت اس کے دماغ میں کسے شخص کو پاس دیکھنے کی چاہ تھی تو وہ تھا درید یزدانی۔

ایک اور بار بیل کرتے اس نے کوشش کی اور دوسری طرف فون اٹھالیا گیا تھا۔۔۔۔۔

ربانثہ کی کال آتے دیکھ اس نے تیزی سے فون اٹھایا تھا اور گاڑی سائیڈ پر لگائی تھی کہ ہائی وے پر تھا وہ۔

Posted on Kitab Nagri

رابی۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔ فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔۔۔

در۔۔۔۔۔ درید۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔

بولو۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔؟ وہ چیخا۔۔۔

مجھے درد۔۔۔۔۔ پھولے سانس کے ساتھ وہ سہی سے بول بھی نہیں پارہی تھی۔۔۔

میرا دم۔۔۔ گھٹ رہا۔۔۔ ہے۔۔۔ مجھے۔۔۔ بہت۔۔۔ درد۔۔۔ ہو رہا ہے۔۔۔ میں۔۔۔ مر جاؤ گی۔۔۔ درید۔۔۔۔۔ وہ
بمشکل بول پارہی تھی۔

ٹیم اٹ۔۔۔۔۔ رباب کہاں ہے آواز دو اسے۔۔۔۔۔ میں پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔۔ وہ چیخا تھا۔۔۔۔۔ اس کی آواز سے وہ اس کی
حالات کا پتا لگا سکتا تھا وہ بھی تب جب وہ اس کنڈیشن میں تھی۔

کال مٹ کاٹو میری بات سنو۔۔۔۔۔ سانس لو زور سے۔۔۔۔۔ اٹھ سکتی ہو تو کھڑکی کے پاس جاؤ۔۔۔

درید۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ وہ جیسے اکھڑتے سانسوں سے کچھ بولتی تھی درید کی سانسیں اٹک جاتی تھی سینے میں۔۔۔۔۔ اسے کم
از کم بھی بیس منٹ لگتے اس تک پہنچنے میں۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

رباب۔۔۔۔۔ رباب کہاں پر ہے۔۔۔

وہ باہر۔۔۔۔۔ درید نے ناچاہتے ہوئے بھی اس کی کال کاٹی اور رباب کو ملائی جو اس نے بیسویں بار بھی نہیں اٹھائی
تھی۔۔۔۔۔ اس نے واپس رہائشہ کو ملائی اب وہ بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کے ماتھے پر سلوٹوں کو اضافہ ہوا اور
گاڑی کی اسپید بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

پوچھنا کیا ہے میرے بھی کپڑے ہیں یہ۔۔۔۔۔!

میرا جب دل کرے گا میں پہنوں گی کیا مجھے کوئی روک سکتا ہے وہ بازو ہوا میں نچاتی ڈرامائی انداز میں کہنے لگی۔

ناشتہ بناؤ۔۔۔ ڈرامے باز۔۔۔۔۔

کیا کھائیں گے۔۔۔؟ منت نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا تو اس نے گہری سانس بھری۔۔۔ وہ سب اور مشکل کرتی جا رہی تھی اس کے لیے بھی اور خود کے لیے بھی۔

آلو کے پراٹھے بناؤ۔۔۔۔۔

تبریز شاہ نے کہا۔۔۔ یہی وہ واحد چیز تھی شاید جس میں اسے وقت لگتا اور وہ اس کے نزدیک رہتا۔

اوکے۔۔۔۔۔ منت نے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک نظر اس کے پیچھے باورچی خانے کی طرف جانے والے راستے کو۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے سمجھ پاتا وہ اس کے بال اپنی دونوں مٹھیوں میں بھینچتی زور سے کھینچ کر بھاگ گئی تھی۔۔۔

منتت۔۔۔۔۔!!

اس کی تیز آواز اس گھر کے درودیوار میں گونجی تھی اور دوسری طرف منت کے قہقہے۔

اگر آپ نے مجھے کچھ کہا تو میں ناشتہ نہیں بناؤں گی۔۔۔۔۔ اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

اچھا چلو بناؤ۔۔۔۔۔ تبریز نے اس وقت خاموش رہنے کا سوچا۔۔۔ اس کے دماغ میں بہت سی چیزیں ایک ساتھ چل رہی تھیں۔

وہ تیاری کرنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ تبریز نے اس کے بال پیچھے سے کیچر میں باندھے تو وہ چمکتی آنکھوں سے مسکرائی۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے منت کو اس سے پہلے اس طرح بار بار مسکراتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ شاید یہ اسی کی دی خوشی تھی جو اس کے انگ سے پھوٹ رہی تھی۔

تبریز وہیں اس کے ساتھ بیٹھا فون پر میلز چیک کرنے لگا۔۔۔ اس کے باپ کا بار بار فون آرہا تھا۔۔۔

کس کا فون ہے شاہو۔۔۔ اٹھا کیوں نہیں رہے۔۔۔ اس نے فون پر جھانکتے پوچھا۔

آپ کے پاپا کا۔۔۔ آپ نے مجھے کیوں نہیں ملوایا ان سے۔۔۔؟ وہ کام کرتی اس سے استفسار کرنے لگی۔

ملوؤں گا ابھی جلدی کرو مجھے بھوک لگی ہے وہ بنا اسے دیکھے بولا تو وہ بھی خاموش ہو گئی۔

ناشتہ اس کے سامنے رکھتے اب وہ اسے دیکھ رہی تھی جو دوپراٹھے کھا چکا تھا لیکن مجال ہے جو منہ سے تعریف کا ایک بھی لفظ بولا ہو۔۔۔۔

کیسے ہیں۔۔۔؟

ٹھیک ہیں۔۔۔ اس نے کھانے میں مصروف ہو کر کہا تو منت نے منہ بسوڑا۔۔۔

کتنا کجخوس ہے یہ شخص۔۔۔ تیسرا اٹھا لیا ہے اور ابھی بس ان مہاراجہ کو ٹھیک ہی لگے ہیں اچھے لگتے تو ناجانے کیا کرتے۔۔۔۔۔ لیکن وہ خوش تھی کہ وہ اس کا بنایا ناشتہ دل جمعی سے کھا رہا تھا۔

باسط تیار ہو کر آیا تو خاموشی تھی۔۔۔۔۔ رباب نے ناشتہ اس کے سامنے رکھا۔۔۔ اب وہ اچھا کھانا بنانا سیکھ گئی تھی۔

اچھا بنایا ہے۔۔۔۔۔ باسط نے اسے دیکھتے کہا تو ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ربائشہ نہیں اٹھی؟

شاید ناشتہ کر گئیں ہے وہ۔۔۔۔۔۔ رباب اب پشیمان تھی۔۔۔۔۔

او کے خدا حافظ۔۔۔۔۔۔

باسط آج جلدی میں تھا اس لیے ربا نشہ سے ملے بغیر چلا گیا۔۔۔۔۔۔ ویسے تو صبح وہی ناشتہ بناتی تھی اور اس کے بعد وہ آرام کیا کرتی تھی اسی لیے آج بھی اس کے آرام کا سوچتے چلا گیا۔

رباب سارا دن یہاں وہاں گھومتی بورہوتی رہی تھی۔۔۔۔۔۔ ربا نشہ پھر باہر نہیں نکلی تھی۔

وہ کھانا بنانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔ کھانا بھی بن گیا تھا لیکن وہ دروازہ نہیں کھلا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اسی سوچ میں تھی کہ اندر جائے اور دیکھے کہ گھر کا مین گیٹ زور و شور سے بجنے لگا تو وہ گھبرا گئی۔

ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ اس نے فون نکالا اور باسط کا فون ملایا۔۔۔۔۔۔

درید کی بیس مسڈ کالڈ دیکھتی وہ الگ پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

باسط باہر کوئی آیا ہے۔۔۔۔۔۔

تو گیٹ کھولو۔۔۔۔۔۔ پوچھ کر کھولنا۔۔۔۔۔۔ وہ کام میں مصروف بولا۔۔۔۔۔۔

لیکن کوئی بہت برے طریقے سے دروازہ پیٹ رہا ہے۔۔۔۔۔۔ رباب نے گھبراتے کہا۔۔۔۔۔۔

اچھا میں فون پر ہی ہوں پوچھو جا کر گیٹ کے پاس کون ہے۔۔۔۔۔۔ تو رباب گیٹ کے پاس گئی۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

رباب گیٹ کھولو۔۔۔ درید کی آواز سنتے فوراً اس نے دروازہ کھول تھا۔۔۔ باسط بھی دوسری طرف اس کی آواز سن سکتا تھا۔

رابی کہاں ہے رباب۔۔۔۔ وہ دوڑتا اندر داخل ہوا۔۔۔

کیا ہوا بھو۔۔۔؟

تم لوگوں سے دیکھا نہیں گیا صبح سے اس کو۔۔۔ تمہارا فون کہاں رکھا تھا۔۔۔ احساس ہے تمہیں۔۔۔۔ دو گھنٹے کی ڈرائیو کرتا میں پاگلوں کی طرح آیا ہوں۔۔۔ درید دوڑتا رہائش کے دروازے کو کھولنے لگا۔

رباب کیا ہوا ہے۔۔۔؟ باسط الگ پریشان ہوا تھا۔۔۔

رہائش۔۔۔۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔ وہ اندر داخل ہوا تو وہ بیہوش پڑی تھی بیڈ پر۔

باسط نے ان کی آوازیں سنتے بناسامان سمیٹے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی۔

یہ فائدہ ہوا ہے تمہارا یہاں آنے کا؟ اپنی بھابھی کا دھیان نہیں رکھ پائی تم۔۔۔

درید نے رہائش کا بھاری وجود بمشکل باہوں میں سمیٹا اور باہر کی طرف بھاگا۔۔۔ اس کا وجود پسینے سے تر تھا۔۔۔

دل کی دھڑکنیں معمول سے آہستہ چل رہی تھیں۔۔۔ اس کے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے نشان تھے۔۔۔ درید زدانی کا دل زندگی میں پہلی بار لرزاتا تھا۔

کچھ ہوا تھا گھر میں؟ کسی نے کچھ کہا تھا اسے۔۔۔۔۔ درید تیزی سے ڈرائیو کرتا بولا۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ڈونٹ ٹیل می رباب کہ تم نے کچھ کہا ہے۔۔۔۔۔ درید نے سخت نظروں سے اسے گھورا تو وہ لرز گئی۔

اس سے پہلے اس نے درید کا یہ روپ نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اس کی گود میں ربانثہ کا سر تھا جو پینے سے بھیگا تھا۔۔۔۔۔ وہ پشیمان تھی بے حد۔۔۔۔۔ وہ اتنی بُری تو نہیں تھی۔۔۔۔۔ لیکن اس کی تلخ کلامی نے آج ایک وجود کو ہسپتال پہنچا دیا تھا اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔ باسط کا فون آتے اس نے کان سے لگا کر اسے ہسپتال کا نام بتایا اور بند کر دیا۔۔۔۔۔ بخدا اگر ان دونوں کو کچھ ہوا تو میں تم سب کا بہت برا حال کروں گا۔۔۔۔۔ درید چیخا تو رباب اور سہم گئی۔

اسے ہسپتال لاتے ہی ایمر جنسی میں لے جایا گیا تھا۔۔۔۔۔ دید یہاں سے وہاں گھومتا اچھے سے اچھے ڈاکٹر کا انتظام کر رہا تھا۔ وہ ڈر کر ایک کونے میں کھڑی تھی۔۔۔۔۔ باسط کو سامنے سے آتے دیکھ اس کی طرف تیزی سے بڑھی اور اس کے ساتھ لگی۔ کیا ہوا ہے ربانثہ کو۔۔۔۔۔؟ کہاں پر ہے وہ۔۔۔۔۔

اندر ہے۔۔۔۔۔ ابھی کچھ نہیں بتایا وہ رونے کے درمیان بولی۔۔۔۔۔
تم کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔ خاموش رہو سب بہتر ہو گا۔۔۔۔۔ مجھے ڈاکٹر سے پوچھ لینے دو حالات۔۔۔۔۔

بھائی گئے ہیں آپ یہیں رکیں وہ پہلے ہی بہت غصے میں ہیں۔۔۔۔۔ رباب نے کہا تو وہ وہیں رکا۔۔۔۔۔ ابھی وہ کسی قسم کی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔

باسط۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

میں نے ربانثہ کو۔۔۔۔۔ اور پھر وہ ساری بات اسے بتاتی چلی گئی۔۔۔۔۔ باسط نے اسے صدمے سے دیکھا۔۔۔۔۔
گڑیا۔۔۔۔۔!!!

درید کی آواز سنتے اس نے پیچھے دیکھا جہاں وہ آگ بگولہ کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
گڑیا تم اتنا کیسے گر سکتی ہو۔۔۔۔۔ اس کی حالت کا تو احساس کیا ہوتا۔۔۔۔۔ درید نے حد درجہ خود کو کچھ سخت کہنے سے
روکا۔۔۔۔۔

اب حالات جو بھی ہوں گے اس کی ذمہ دار تم ہوگی۔۔۔ اور مجھ سے معافی کی امید مت رکھنا۔۔۔۔۔ وہ چیخا۔
کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ آرام سے بات کرو باسط نے کہا تو درید ان دونوں پر طیش بھری نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا۔
باسط نے اسے ساتھ لگایا اور اسے چپ کروانے لگا۔۔۔ اس کا ہچکیاں لیتا وجود اس بات کا گواہ تھا کہ وہ اپنے کیے پر پشیمان
ہے۔۔۔۔۔ وہ سب ساری رات وہاں رہے تھے۔۔۔۔۔ کیونکہ ربانثہ ساری رات انڈر آبزرویشن وہاں رہی تھی۔
صبح ہوتے ہی درید نے اسے وہاں سے لے جانے کا کہا تھا۔۔۔۔۔ جس پر باسط نے کافی شور مچایا تھا لیکن درید نے اس کی ایک
نہ سنی تھی۔

www.kitabnagri.com

کھانے کے بعد وہ کچن صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔ اور وہ تیار ہونے چلا گیا۔۔۔۔۔ یہ دن اس کی زندگی کے بہترین دن تھے۔
اپنے شوہر کے ساتھ مکمل تھی وہ۔۔۔۔۔ یہ ان کا گھر تھا جہاں وہ قریب تھے۔۔۔ ایک دوسرے کے سنگ۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ کمرے میں گئی جو بکھرا تھا۔۔۔ اور فرش پر پانی بھی تھا اس نے سامان سمیٹا اور پھر پانی والا فرش صاف کیا ان سب میں وہ ہانپ گئی تھی۔ پھر سے نہانا پڑے گا۔۔۔ وہ باہر نکلی جہاں وہ جانے کو تیار تھا لیکن اب کچھ پریشان معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ یہاں آؤ۔۔۔!

منت کو دیکھتے اس نے کہا تو منت تیزی سے اس کے نزدیک آئی۔

تبریز شاہ نے اسے ساتھ لگانا چاہا تو وہ ایک قدم دور ہوئی۔۔۔ تبریز نے سلگتی نگاہ اس کے اس قدم پر ڈالی۔ آپ صاف ہیں نا۔۔۔ میں ابھی کام کر کے آئی ہو۔۔۔ پسینہ بھی آیا ہے اس نے اپنے فعل کی صفائی دی جلدی سے۔ تبریز شاہ نے اسے ہاتھ سے پکڑتے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔ کیا فرق پڑتا تھا وہ اسی کے وجود کا حصہ تھی۔ یہ لمس منت تبریز شاہ کو معتبر گیا تھا۔۔۔ اس کے بدلے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔

جار ہے ہیں؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں۔۔۔۔ اس نے منت کے چہرے کو ہاتھ سے صاف کرتے بتایا۔۔۔

کب آئیں گے۔۔۔؟

اب سے تم یہیں رہو گی منت۔۔۔۔۔ لیکن میرے پوچھے یا بتائے بغیر یہاں سے نکلی تو ٹانگیں توڑ دوں گا میں۔۔۔ اس نے سنجیدگی سے کہا تو منت نے تیزی سے سر ہاں میں ہلایا۔

کیا میں آپ کو پرفیوم لگا دوں۔۔۔ وہ انسکیور ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اس نے منت کی شرٹ کو کندھے سے ٹھیک کیا جو سرک رہی تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کپڑے چاہیے؟ وہ چھوٹی چھوٹی باتیں وہیں کھڑے اس سے کر رہا تھا۔

نہیں۔۔۔ مجھے یہی سب پہننا اچھا لگ رہا ہے۔۔۔ منت نے اس کی شرٹ کے بٹن سے کھیلنے کہا۔

یہ لوکارڈ۔۔۔ کچھ چاہیے ہو تو مجھے ہی فون کرنا میں پہنچا دوں گا۔۔۔ گیٹ باہر سے لاک کر کے جا رہا ہوں میں۔۔۔

منت نے سوچا تھا کہ اگر ایسا کرنا ہے تو کارڈ دینے کا مقصد لیکن شاید وہ اسے یہ جتنا ناچاہ رہا تھا کہ سب تمہارا ہے۔

کب تک آئیں گے اس نے اپنا سوال دہرایا۔۔۔

ایک ضروری کام ہے۔۔۔ مجھے امید ہے تم مجھے سمجھو گی منت۔۔۔۔۔ یہ قدم ضروری تھا اٹھانا نہیں تو بہت نقصان میرے حصے میں آتا۔۔۔

آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں وہ اس کے حصار سے نکلتی سامنے کھڑی ہوئی تو تبریز شاہ کے ماتھے پر سسلوٹیں پڑی۔

یہ جو تم بار بار خود مجھ سے دور جا رہی ہو نا منت۔۔۔۔

یاد رکھنا تم ان لمحوں کو یاد کرو گی اس نے کہا تو منت نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

میں چاہتا ہوں تم خود کو مضبوط کرو۔۔۔ تمہیں صرف تبریز شاہ پر بھروسہ ہونا چاہیے۔۔۔ حالات کیسے بھی ہوں کچھ بھی

ہو یہ جان لو کہ تبریز شاہ لوٹ کر منت شاہ کے پاس ہی آئے گا اس نے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے اور باہر نکل گیا۔

منت کئی لمحے وہیں کھڑی رہی۔۔۔ وہ یہ سب کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔ کیا ابھی کچھ بچا تھا ہونے کو۔۔۔ کیا ابھی آزمائشیں

بچی تھی ان کی زندگی میں۔۔۔ اس نے تو سوچا تھا شاید اس کے قریب آنے پر سب ٹھیک ہو گیا ہے لیکن۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ ربائشہ کو ساتھ لے گیا تو وہ دونوں بھی گھر آ گئے تھے۔۔۔۔۔

رباب نے آکر خاموشی سے کھانا لگایا اور ان دونوں نے کھایا تھا۔۔۔۔۔ باسط تھوڑا آپ سیٹ تھا۔

رباب شرمندہ تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ جلد ربائشہ سے مل کر شاید معافی مانگ لیتی۔۔۔۔۔ اس لیے اب پر سکون تھی۔

وہ کچھ سوچتی تیل کی بوتل نکال کر لائی اور باسط کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

چلیں میں آپ کے سر میں مالش کرتی ہوں۔۔۔۔۔ اس نے کہا تو وہ جو کوئی مووی دیکھنے میں مصروف تھا چونکا۔

او۔۔۔۔۔ اور ایسا کیوں کرو گی تم۔۔۔۔۔؟

باسط آپ کو عزت کیوں راس نہیں آتی؟ رباب نے چڑ کر کہا۔

اچھا آ جاؤ۔۔۔۔۔ ہر بار پر اتنا شور کیوں مچاتی ہو۔۔۔۔۔ اچھی سی کرنا اب۔۔۔۔۔ اتنے خوبصورت بال ہیں میرے ایک بھی ٹوٹا تو تمہیں سزا ملے گی۔

ایک تو میں کر رہی ہوں اوپر سے آپ شوخے ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔ اور اتنی ڈیمانڈز ہیں تو پیسے نکالیں۔۔۔۔۔

کس چیز کے؟

آننگ کے۔۔۔۔۔

میں نے تو بولا ہی نہیں تم خود آئی ہو اپنی سروسز لے کر۔۔۔۔۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اف۔۔۔ چلیں اب بیٹھیں نیچے۔۔۔ رباب نے مزید بحث نہ کی تو وہ بھی خاموشی سے صوفے سے نیچے اتر کر قالین پر بیٹھ گیا۔

تم نے رہائشہ کو کیوں کہا ایسے۔۔۔۔؟

باسط کیا اس وقت ہم اس بات کو چھوڑ دیتے ہیں؟؟

اب وہ خاموشی سے آنکھ کھلا رہا تھا۔۔۔ اسے کافی اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ اس نے نیند میں جھولتے رہا کو دیکھا جواب اٹھ رہی تھی۔

کہاں۔۔۔

بس اٹھیں۔۔۔

ابھی تو دس منٹ بھی نہیں ہوئے۔۔۔۔

خدا کا خوف کریں باسط پچیس منٹ ہو گئے ہیں۔۔۔ یہ نیند کے جھونکے آپ کو تب ہی آرہے ہیں۔۔۔ رباب تو صدمے میں ہی چلی گئی۔

www.kitabnagri.com

ہممم۔۔۔ جھوٹی۔۔۔ باسط اٹھ کر اندر چلا گیا۔۔۔ تو رباب صدمے سے اس کی پشت ہی دیکھتی رہ گئی۔

وہ رہائشہ کو ساتھ لے آیا تھا اسے ساتھ بٹھاتے سیٹ بیلٹ نہیں باندھی تھی اس نے۔۔۔ اب دو گھنٹے کی ڈرائیو وہ ساڑھے تین گھنٹے میں اس کی حالت کے پیش نظر کر کے آیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اندر لاتے اسے کمرے میں لٹایا اور خانساں کو فون کیا ان کے آتے ہی ان کو ربائشہ کے لیے سوپ بنانے کو کہا۔
خود وہ فریش ہونے چلا گیا جب کہ ربائشہ اب بھی عنودگی میں تھی۔۔۔

واپس آیا تو سوپ رکھا جا چکا تھا اس نے ربائشہ کے پاس آتے دیکھا وہ اب بھی سوئی ہوئی تھی۔۔۔

چہرہ ویسا ہی مرجھایا ہوا تھا۔۔۔ آنسوؤں کے نشان ابھی بھی تھے۔۔۔ ڈاکٹر نے بتایا تھا اسے کہ وہ کتنی تکلیف سے گزری ہے۔ اس کا بی پی شوٹ کر گیا تھا۔۔۔ اور حالات اس سے زیادہ برے بھی ہو سکتے تھے۔۔۔۔۔ وہ سمجھ سکتا تھا کہ اگر وہ نا پہنچتا تو شاید وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو کھو دیتا۔ رباب پر اسے بے حد غصہ تھا لیکن اس وقت اس کی توجہ کا مرکز ربائشہ کی ذات تھی۔ اسے ساتھ لگاتے اس نے اس کے گال کو تھپتھپایا تو اس نے مندی مندی آنکھیں کھولیں۔

درید۔۔۔ مجھے درد تھا۔۔۔ کوئی بھی نہیں آیا۔۔۔ وہ اسے دیکھتے ہی شروع ہو گئی تھی۔

اب تم ٹھیک ہو۔۔۔ دیکھو میں لے آیا ہوں تمہیں۔۔۔ اتنی ہی جلدی تھی میرے پاس آنے کی تو صبح ہی کہہ دیتی درید نے ماحول کو ہلکا کرنا چاہا۔ بدلے میں اس نے اپنے ہاتھ کو اس کے سینے پر مارا تو اس نے ربائشہ کو ساتھ لگاتے اس کو ماتھے پر پیار کیا۔۔۔۔۔ یہ سوپ پیو اور پھر اٹھ کر کپڑے بدلو۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ مجھ سے اچھی خوشبو نہیں آرہی ہے۔۔۔؟

ربائشہ نے دھیمے لہجے میں اس کے ساتھ لگے ہی کہا۔

کہا تو نہیں ہے میں نے ایسا کچھ لیکن تم سمجھدار ہو۔۔۔۔۔ وہ شرارتی انداز میں گویا ہوا۔

ربائشہ نے دو لمحے اسے دیکھا اور پھر دور ہوئی۔۔۔ درید جب تک سمجھتا وہ سیدھا اس کے سینے سے جا لگی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اب آپ سے بھی سمیل آئے گی۔۔۔ آپ کو پتا لگنا چاہیے کہ ایک عورت کتنا مشکل وقت گزارتی ہے۔۔۔ پتا ہے مجھے لگا تھا یہ میری زندگی کے کچھ آخری لمحات ہیں۔۔۔ درید نے اس کی قمر پر ہاتھ رکھتے اسے مزید ساتھ لگایا۔۔۔ یہ بتانے کا ایک طریقہ تھا کہ ربانثہ درید یزدانی اسے ہر حال میں قبول ہے۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے اس کے چہرے اور گردن پر آئے پسینے کو صاف کیا اور پھر اس کے بال اچھے سے کیچر میں باندھے۔ میرے ہوتے ہوئے بھی تمہیں لگا کہ میں تمہیں کچھ ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ درید نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

ہوا کیا تھا۔۔۔۔۔؟ درید نے اسے جانچا۔۔۔

پتا نہیں شاید ناشتہ نہیں کیا تھا اسی لیے طبیعت ایسی ہو گئی۔۔۔ اس نے رباب کا ذکر نہیں کیا تھا وہ ایک بھائی کو اس کی بہن کے خلاف نہیں کرنا چاہتی تھی۔

درید نے سنتے اسے خود میں بھیجنا۔۔۔ وہ تو سراپا عشق تھی جسے اس نے رول دیا تھا قدموں میں۔

ڈاکٹر نے کیا کہا ہے کیا ہوا تھا مجھے۔۔۔؟ ربانثہ نے اس سے دور ہوتے ہوئے کہا۔

بی پی شوٹ کر گیا تھا تمہارا۔۔۔۔۔ تھوڑا سا خیال نہیں رکھا جاتا تم سے اپنا۔۔۔۔۔

اب آپ رکھ لینا نا۔۔۔ اس نے کہا تو درید نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

درید ویسے ساری باتیں چھوڑیں۔۔۔۔۔ آپ پہلے کتنے پیارے ہوا کرتے تھے۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔؟ میں اب بھی ہینڈ سم ہوں۔۔۔ درید نے کارلر سیٹ کرتے کہا تو وہ کھلکھائی۔

پہلے آپ مجھے آپ کہا کرتے تھے اور اب تم، تم لگائی ہوتی اور اب میرے سے پیار بھی نہیں کرتے۔

Posted on Kitab Nagri

کیونکہ تم نے اپنے ساتھ میرا کافی نقصان کیا ہے جب اس نقصان کی بھرپائی ہو جائے گی تب میں تم سے زیادہ پیار کر لوں گا۔۔۔ ام ہم۔۔۔ مجھے نہیں لگتا وہ دن کبھی آئے گا۔۔۔ رہائشہ منہ بسوڑتی سوپ پینے لگی۔



جستجو بس تیری ہے مجھے

پھر دل کے خریدار ہزار سہی

روشنی میں، ہزاروں گروہوں میں

بھی چاند کی طرح مجھے تیری کمی

اور تو اب بھی کہتا ہے میں

رہ سکتی ہوں تیرے بغیر

یعنی میری محبت پر

بھروسہ تجھے اب بھی نہیں

کسی دن تو اُلٹے قدموں دوڑے آئے گا

اور سوچ اگر اس دن میں تجھے میسر نہ ہوئی؟؟

از قلم خود۔

Posted on Kitab Nagri

اسے سب یاد تھا کیسے وہ شخص ستم گر رہا تھا۔۔۔۔۔۔ ان سب کے باوجود اسے اس سے محبت ہو گئی تھی۔

وہ ماضی کو یاد کرنے لگی جیسے وہ اسے تنگ کیے رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن تبریز شاہ اسے تنگ کرنے کے چکر میں یہ بھول گیا تھا کہ وہ باقی سب بھلائے منت وقار کے پیچھے پڑا ہے۔۔۔۔۔۔

آغاز میں اس کا مقصد منت کے ذریعے اس کے والد تک پہنچنا تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ مقصد تو ختم ہی ہو گیا۔

وہ منت وقار کی ذات میں اتنا مشغول ہو گیا تھا کہ اپنا مقصد تک بھول گیا۔۔۔۔۔۔ وہ واحد لڑکی تھی اس پوری یونیورسٹی میں۔

جو اس کے ظلم کا شکار ہوتی تھی۔۔۔۔۔۔ لیکن یہ کہنا غلط نہ تھا کہ وہ واحد لڑکی تھی جس پر کوئی بھی تکلیف وہ شخص برداشت نہیں کرتا تھا۔ وہ خود اس کے ساتھ لاکھ بڑا کرے لیکن دوسرے کو اجازت نہ دی تھی اس نے ایسا کرنے کی۔

آج بھی اسے یاد تھا کہ اس کے دوست جس کو اس نے منت سے بنوا کر اسائنمنٹ دی تھی وہ اس شخص کو نہیں جانتی تھی۔

لیکن اس کی بہن نے ایک روز منت کو واش روم میں بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔ حسد تھا اسے منت وقار سے کیسے اسے تبریز شاہ مل سکتا تھا۔ پہلے اس لڑکی کو لگا کرتا تھا کہ تبریز شاہ کا ٹیسٹ ماڈرن لڑکیاں ہیں اسی لیے وہ اس پر نظر ثانی نہیں کرتا لیکن منت کو دیکھتے اسے حسد تھا اس سے۔۔۔۔۔۔ کہ اگر منت کو دیکھتا ہے تو اسے کیوں نہیں۔

www.kitabnagri.com

منت وہاں پڑی خوف سے بیہوش ہو گئی تھی جب دو گھنٹے بعد اس نے وہاں بھاگ کر کسی کے آنے کو محسوس کیا تھا۔

وہ شخص اس پر جھکا پاگلوں کی طرح اس کے ہاتھ سہلارہا تھا۔۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کی بے تابی کوئی بھی دیکھ سکتا تھا۔

اسے اٹھا کر باہر لایا اور اپنے ساتھ لگاتے پانی پلایا۔۔۔۔۔۔ یہ کرم نوازیاں وہاں موجود کافی لوگوں نے دیکھیں تھی جن میں وہ

لڑکی بھی شامل تھی۔

Posted on Kitab Nagri

تبریز شاہ کی ایک گھوری پر میدان خالی ہو چکا تھا وہ اب تک اس کا ہاتھ رگڑتا اسے نارمل کر رہا تھا۔

کیسے پہنچی تم وہاں۔۔۔ تمہیں اندازہ ہے کہ یہ واش رومز استعمال نہیں کیے جاتے۔۔۔ تم یہاں کب تک پھنسی رہتی کسی کو پتا بھی نہ چلتا۔۔۔ تم یہاں کیسے آئی وہ اسے ڈانٹ رہا تھا اب شاید۔۔۔

مجھے اس نے بند کیا تھا۔۔۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ تبریز شاہ کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی۔

کون تھی۔۔۔ کیا پہچان لو گی۔۔۔؟

منت کے ہاں کہتے ہی وہ اسے لے گیا اور پھر وہاں موجود جتنے لوگ تھے وہاں ان سب کو دیکھتے منت کو دیکھا منت نے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ سمجھ گیا کہ وہ پہچان گئی ہے۔

اسے لیتا وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔ منت اسے اس لڑکی کا حلیہ بتا چکی تھی آگے اس کا کام تھا۔

ایک چیز منت وقار پہچان گئی تھی کہ تبریز شاہ کے لیے وہ عام لڑکی نہ تھی۔۔۔ اس کی خود کے لیے فکر کو دیکھتے وہ حیران تھی بے حد۔۔۔ اور پہلی بار اس کا دل تبریز شاہ کے لیے دھڑکا تھا اور پھر نجانے کب وہ ان سب میں ملوث ہوئی۔

لیکن پسندیدگی محبت میں اس شخص سے نکاح کے بعد ہی بدلی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

وہ کہاں کھو گئی تھی کتنا وقت گزار گیا تھا وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی تو ظہر کی آرائیں ہونے والی تھی۔۔۔

اس نے کھانا بنایا اور بکھری چیزیں سمیٹی اب یہ اس کا گھر تھا۔۔۔ یہ بات اس کے دل کو کتنا سکون پہنچا رہی تھی وہ بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

اب وہ کھانا کھاتی بور ہوتی یہاں وہاں گھوم رہی تھی نماز ادا کر کے تلاوت کرتی اب وہ باہر کا ونچ پر لیٹ کر ٹی وہ اون کر چکی شام کے پانچ بج رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

باتوں میں لگا کر مجھے بتایا بھی نہیں کہ کب آئیں گے۔۔۔ وہ وہیں بیٹھی نا جانے کب تک ٹی وی دیکھتی رہی تھی۔

اب چینل آگے پیچھے کرتے اس کی نظر کے سامنے جو آیا تھا وہ رکی تھی۔

اور پھر نیچے چلتی پٹی کو اس نے صدمے سے دیکھا تھا۔۔ کیا بکو اس شائع کرتے ہیں یہ۔۔۔۔۔ وہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور

ریپورٹر کے بار بار دہرائے جانے والے الفاظ بے خیالی میں سنتی رہی۔

چونکی تب جب اس کے سامنے وہ تصویر آئی۔۔۔ اس کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ بکھری۔۔۔۔

لوٹنا تمہیں منت و قار کے پاس ہی ہے تبریز شاہ۔۔۔۔۔ وہ اس کی ہی بات دہراتی اٹھ کر کمرے میں بند ہو گئی۔

پھر اس نے ربائشہ کا دھیان کسی بچے کی طرح رکھا تھا، وقت پر اس کا کھانا، اس کے کپڑے اس کی ہر چیز کو اس نے حفظ کر لیا تھا۔

در پد-



وہ ابھی اسے دوا دے کر بیٹھا تھا لیپ ٹاپ پکڑ کر۔۔۔ وہ آج کل کچھ پریشان تھا کیونکہ وہ عورت جیل سے بھاگ گئی تھی

کیسے یہی وہ جاننا چاہ رہا تھا۔ میرا دل بُرا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ اس نے اٹھ کر بیٹھتے کہا تو درید نے نظریں اس پر اٹھائیں۔

ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔۔؟

نہیں۔۔۔

آپ مجھ پر دھیان دیں۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تھوڑا سا کام ہے کر کے آتا ہوں رابی۔۔۔ آج کل کام بہت زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔ ایک کیس پر کام کر رہا ہوں۔۔۔ وہ اسے بتاتا واپس کام پر لگ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ہوش میں آتے نظریں اٹھائیں تو وہ اوندھے منہ لیٹی تھی اسے لگا وہ سو گئی ہے۔

لیکن کمرے میں سسکی کی آواز سنتے وہ اپنا لپ ٹاپ چھوڑتا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

تڑپ کر اسے سیدھا کیا تو اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھرا تھا۔۔۔ وہ دنگ رہ گیا اسے تو لگا تھا وہ سو گئی ہے

کیا ہوا۔۔۔؟ رابی طبیعت ٹھیک ہے؟ ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا ہے۔۔۔ اس نے درید کے ہاتھ جھٹکتے چیختے کہا۔

ربا نشہ۔۔۔۔۔ آواز آہستہ رکھو اور مسئلہ بتاؤ مجھے کیا ہے وہ سنجیدہ ہوا۔

کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ اپنا کام کریں۔۔۔۔۔ اس نے کمفرٹ منہ پر لیتے کہا۔

کام ہی کر رہا تھا جو تم نے کرنے نہیں دیا۔۔۔۔ کیا چاہتی ہو۔۔۔؟ ہر وقت تمہارے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا میں

رانی۔۔۔۔۔ اس نے پیار سے اسے پچکارا۔

کیا میں نے ایسی کوئی ڈیمانڈ آپ سے کی ہے۔۔؟ اس نے کہا تو درید نے گہری سانس بھری۔۔۔

وہ ناکتے ہوئے بھی یہی چاہ رہی تھی وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔ اس سے بہتر وہ اسے جان گیا تھا اب۔

اچھا چلو۔۔۔۔۔ بتاؤ آئس کریم کھاؤ گی۔۔۔؟ درید نے اسے اٹھا کر ساتھ لگاتے کہا۔

نہیں۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

سوچ لو۔۔۔ میرا تو دل ہے میں لینے جا رہا ہوں فریج میں رکھی ہے بول دو کھانی ہے تو۔۔۔

کہانا نہیں۔۔۔۔۔ربا نشہ نے منہ بسوڑتے کہا تو وہ کندھے اچکاتا اپنے لیے لینے چلا گیا۔

اسے لگا تھا وہ اس کی لائے گا اور زبردستی اسے کھانے کا کہے گا لیکن وہ اپنی باؤل میں نکال لایا تھا اور اسی کے پاس بیٹھتا کھا رہا تھا۔ شاپنگ ہو گئی پوری کچھ اور چاہیے۔۔۔۔ اس کی طرف دیکھتے درید نے استفسار کیا تو اس نے سر نفی میں ہلایا۔

شکر ہے۔۔۔۔۔ اتنا خرچہ تو میں نے ساری زندگی خود پر نہیں کیا وہ ڈرامائی سانس چھوڑتا ہوا۔

آپ ہی کی اولاد ہے۔۔۔۔ اچھا تو تمہاری کچھ نہیں لگتی۔۔۔۔ درید نے اسے لاجواب کیا اور اس کی طرف دیکھا جو سامنے دیکھ رہی تھی۔ پھر اپنا چچ اس کے آگے کرتے اس کے منہ میں ڈالا اور اسے آئس کریم کھلانے لگا۔۔۔ یہ اس کی پرگننسی کے کچھ آخری مراحل تھے وہ نہیں چاہتا تھا اسے کسی قسم کی ٹینشن دے۔

ان کی زندگی میں ٹھہراؤ تو آگیا تھا لیکن رباب کو لگتا تھا باسط کو اس سے محبت نہیں ہے، یہ بات اسے کچھ کے لگاتی تھی کہ اس کے شوہر کو اس سے محبت نہیں ہے۔ وہ اسے خود سے محبت کروانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اس لیے اس نے اپنے آپ کو پور پور اس کے رنگ میں ڈھال لیا تھا۔ روز صبح اٹھتے اس کے کام کرنا، اسے کھانا دینا، یوٹیوب سے نئے نئے پکوان دیکھ کر بنانا اس کی ساری توجہ باسط ضیاء پر تھی۔ وہ کیا کرتا ہے، کہاں جاتا ہے، کب آتا ہے، کیا کھائے گا سب۔۔۔ اس نے اپنے آپ کو اس میں اتنا مصروف کر لیا تھا کہ وہ کبھی کبھی بھول جاتی تھی کہ اس کی اپنی ذات بھی ہے۔

ابھی بھی اس کے آتے اسے پانی دیتے، وہ کھانا لگانے لگی تھی۔۔۔۔۔ آج اس کے لیے اس نے اچار گوشت بنایا تھا۔

اب وہ نوالے لیتا کھانے میں مصروف تھا وہ اپنا کھانا چھوڑ کر اسے دیکھ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

باسط نے سراٹھایا تو وہ اسے ہی آنکھوں میں جگنو لیے اسے دیکھ رہی تھی وہ مسکرایا۔

بس ٹھیک ٹھاک ہی بنا ہے۔۔۔۔۔ اس نے مصنوعی بیزاری سے کہا تو آنکھوں میں جلے جگنو بجھ گئے پل میں۔

اچھا۔۔۔! میں نے تو پوری ریسپی فولو کی تھی۔۔۔۔۔ اگلی بار پھر سے کوشش کروں گی وہ کہہ پر چھوٹے چھوٹے لقمے لینے لگی۔ چائے لے آؤ۔۔۔۔۔ باسط کہتا کمرے میں چلا گیا تو وہ چائے بنانے لگی۔۔۔۔۔ اسے خود پر غصہ بھی آیا اسے تو لگا تھا بہت اچھا سالن اس نے بنایا ہے پھر باسط کو کیوں پسند نہیں آیا تھا۔

وہ چائے اسے دے کر اس کے کل کے کپڑے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔؟

آپ کے کل کے لیے کپڑے نکال رہی ہوں۔۔۔۔۔

واپس آ جاؤ ادھر۔۔۔

کیوں کل آپ نہیں جارہے۔۔۔۔۔ کپڑے تو نکالنے دیں؟۔۔۔

باب آ جاؤ۔۔۔۔۔ اس نے کہا تو باب الماری بند کرتی اس کے پاس آئی۔۔۔۔۔

باسط سے اس کی کوئی بھی حرکت ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔۔۔۔ وہ کیسے اس کی ذات میں بس گئی تھی وہ سب دیکھتا تھا۔

باسط کی ایک ایک چیز اسے حفظ تھی۔۔۔۔۔ وہ کہتا نہیں تھا لیکن وہ سب محسوس ضرور کرتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ہماری زندگیوں میں نوے فیصد مرد ایسے ہیں جو بیان کرنے میں ایک دم صفر ہیں اپنے خیالات۔۔۔ کہ انہیں کیسا لگتا ہے، انہیں کتنی محبت ہے ہم سے۔۔۔۔۔ لیکن آنکھیں۔۔۔۔۔ آنکھیں اور رویہ سب بیان کرتا ہے۔۔۔ ایک مرد اپنے لفظوں سے نہیں نظروں اور رویہ سے بتاتا ہے سامنے موجود عورت اس کی زندگی میں کیا معنی رکھتی ہے۔

وہ اس رات واپس آیا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔ منت نے نیند میں ہی اٹھتے کئی بار گھڑی کو دیکھا تھا۔

اگلے دن بھی اس نے سارا کام کر لیا تھا سب لیکن وہ ابھی بھی نہیں آیا تھا اس کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہو جاتی۔ شام کے سات بجے مین گیٹ کھل کر بند ہوا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی وہی ہے اسی لیے کوئی رسپانس نہیں دیا۔۔۔۔۔ وہ اندر آیا اور سیدھا باورچی خانے میں داخل ہوا جہاں اس کی موجودگی کا علم تھا اسے۔

اسلام علیکم!

وعلیکم السلام!

کیسی ہو؟؟ اس کے پاس جاتے پیچھے سے اس کے سر پر لب رکھتے اس نے ایسے پوچھا تھا جیسے کچھ ہو انہ ہو۔

www.kitabnagri.com

منت نے جواب دینا مناسب نہ سمجھا تھا۔۔۔۔۔ وہ جان گیا کہ اسے معلوم ہو گیا ہے۔۔۔

منتنت۔۔۔ کیا میں کلیر کروں۔۔۔؟ اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔! مجھے اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ یہاں وہ اس خبر کے متعلق بات کر رہے تھے۔

کھانا کھا کر آئے ہیں یا لگاؤں۔۔۔۔۔ منت نے اس کی طرف چہرہ کرتے پوچھا جو سنجیدہ سا کھڑا اب بھی اسے دیکھ رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

بھوک نہیں ہے۔۔۔۔۔!

اس نے کہتے منت کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ڈھونڈنے پر بھی کچھ نہیں ملا تھا اسے تو لگا تھا وہ شور مچائے گی چیخے گی اس پر ناراض ہوگی۔ منت نے اپنا کھانا نکالا اور وہیں بیٹھی کھانے لگی تو وہ بھی فریش ہونے چلا گیا۔۔۔ وہ بے حد تھکا تھا لیکن منت کے ری ایکشن کو دیکھتے وہ پریشان ہوا تھا۔

منست

مننت۔۔۔۔ وہ وہیں کمرے سے اسے آوازیں دیتا بلارہا تھا۔۔۔ وہ سن کر ان سنا کرتی لقمے منہ میں ڈالنے لگی۔

وہ لمبے ڈگ بھرتا باہر آیا اور اس کے سر پر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

سنائی نہیں دے رہی میری آواز؟ یا سننا نہیں چاہ رہی ہو۔۔۔۔

میں کھانا کھا رہی تھی۔۔۔ منت نے تحمل سے جواب دیا تو اس نے ہونٹ بھینچے۔۔۔

وہ چیخ چلا لیتی تو اسے ہنڈل کر لیتا لیکن وہ سب کہا کر رہی تھی۔

کپڑے نکالو میرے آکر۔۔۔۔۔ اس نے منت کا جھوٹا گلاس اٹھا کر اندر موجود سچائیانی میتے کہا۔

کھانا کھا کر آؤں گی انتظار کر سکتے ہیں تو کر لیں نہیں تو نکال لیں۔۔۔۔۔ وہ آخری لقمہ منہ میں ڈالتی بولی۔

تمہارا کھانا ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے کہتے جھٹکے سے اسے کھڑا کیا۔۔۔

ابھی کچھ کہتا کہ منت کو ہچکی لگ گئی۔۔۔ فوراً یانی ڈال کر اس کے آگے کیا جسے وہ نظر انداز کرتی اندر کمرے میں چل

پڑی۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ کئی لمحے اپنے ہاتھ اور گلاس کو دیکھتا رہا اور پھر گلاس کے ٹوٹنے کی آواز منت نے اس کے کپڑے نکالتے سنی تھی۔

وہ واپس آیا اور تقریباً اس کے ہاتھ سے اپنے کپڑے جھپٹتے واش روم میں بند ہو گیا۔۔۔

اس نے جا کر چائے بنائی۔۔۔ ایسا بھی نہ کرتی لیکن دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔۔۔ اس کی چائے بنا کر لا کر اس کی میز پر رکھی اور خود اوپر چھت پر چلی گئی۔

وہ باہر نکلا تو بھاپ اڑا تا مگ سامنے تھا لیکن وہ نہیں تھی اس نے مگ اٹھایا اور باہر نکلا۔۔۔

یہ لڑکی مجھے زلیل کروا کر چھوڑے گی۔۔۔۔۔ چھت کا دروازہ کھلے دیکھ وہ بڑبڑایا اور اوپر چلا گیا۔

وہ جھولے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ بوند اباندی ہوتے دیکھ رہی تھی۔

دوپٹہ کہاں ہے تمہارا۔۔۔؟

اس کے ساتھ بیٹھتے تبریز شاہ نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

کیا میں نے آپ سے کوئی سوال کیا۔۔۔؟ وہ اس کے آنکھوں میں دیکھتی ہلکا سا مسکراتی بولی۔

www.kitabnagri.com

جو یو چھا ہے اس کا جواب دو۔۔۔

اور اگر میں نادینا چاہوں تو۔۔۔؟ وہ آج ضد پر اڑی تھی۔۔۔۔۔ اب وہ ضد میں ہی رہنے والی تھی۔

منت فضول کی باتیں نہیں سننی مجھے۔۔۔ میں پہلے ہی بہت تھکا ہوں۔۔۔ ابھی صرف سکوں چاہیے مجھے۔۔۔

تو سکون آپ کو میری ذات سے تو نہیں ملے گا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

whatsapp _ 0335 7500595

Posted on Kitab Nagri

درید آپ کس کس پر کام کر رہے ہیں؟؟

آئی جی نے دیا ہے۔۔۔۔۔ تم چھوڑو ان سب کو۔۔۔ اور بتاؤ ڈاکٹر نے کب بلایا ہے اس نے اس کا دھیان بھٹکانا چاہا۔۔۔۔۔ ہفتے کو بولا تھا انہوں نے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ کل مجھے تھانے جانا ہے۔۔۔۔۔ زرا سی بھی طبیعت بگڑے تو مجھے فون کر دینا۔

اوکے۔۔۔۔۔

رباب اور باسط نہیں آئیں گے کیا۔۔۔؟

ان کی مرضی۔۔۔۔۔ ایک لفظی جواب۔

آپ ہی ناراضگی ختم کر دیں اس نے درید کی ہتھیلی پر لکیریں کھینچتے کہا۔

اچھا میں وہ سب بھول جاؤں۔۔۔۔۔ تم سے بھی بہت سے حساب نکلتے ہیں بس میں تمہاری کنڈیشن کا لحاظ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

اور جو کچھ میرے ساتھ۔۔۔۔۔

میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے یہ آنکھیں تمہیں دھوکہ دے سکتی ہیں یا وہ سب کر سکتی ہیں جس کا الزام تم مجھ پر لگائے بیٹھی ہو۔۔۔۔۔

درید میں نہیں جانتی حقیقت۔۔۔۔۔

اور جاننا بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔۔ تم منہ پھیر کر بیٹھ گئی ہو۔۔۔۔۔ کیوں حقیقت جاننے کی کوشش نہیں کرتی کہ اس رات تمہارے ساتھ کیا ہوا اور کیوں۔۔۔؟ کون تھا ان سب کے پیچھے۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

سروہیں جہاں اس کی چیخیں کوئی سن نہیں سکتا۔۔۔ دوسری طرف سے جواب آیا تو وہ مسکرایا۔۔۔

اسے اتنی تکلیف دو کہ اس کی آنکھ سے آنسو گر پڑے اور جب وہ روتے فریاد کرنے لگے تو بس مجھے بلا لینا۔

وہ کئی مہینوں سے اس کیس پر کام کر رہا تھا۔۔۔ رباب کو جو شخص پڑھایا کرتا تھا وہ کسی مافیا کے بندے کے انڈر کام کرتا تھا۔ یہ بات سنتے ہی وہ کانپ گیا تھا۔۔۔ اگر سہی وقت پر باسط کو پتانا لگتا تو شاید آج رباب۔۔۔ اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ اور پھر وہ اس شخص کے پیچھے سری لنکا تک گیا تھا۔۔۔ اور وہاں جاتے اسے معلوم ہوا تھا کہ جس شخص کے انڈر وہ کام کرتا تھا اس سے غداری کے سبب چھپتا پھر رہا ہے۔ درید نے اپنی گیم شروع کی اور پلین بنایا۔۔۔ اس نے پاکستان میں کچھ لوگ ہائیر کیے تھے۔۔۔ جو اس سے ڈیل کرنے والے تھے وہ ڈیل لاکھوں کی تھی۔ یہی ایک طریقہ تھا جو اسے سری لنکا سے یہاں لے آتا۔۔۔۔۔ لیکن اس کا ایئر پورٹ پر جانا بھی مشکل تھا کیونکہ اسے ڈھونڈا جا رہا تھا۔ وہ جان گیا تھا کہ کچھ لوگوں کو سزا قدرت خود دے دیتی ہے۔۔۔۔۔ وہ اسے چھوڑ بھی سکتا تھا۔۔۔ کیونکہ آج نہیں تو کل۔۔۔۔۔ مافیا کے لوگ اسے مار دیتے۔۔۔۔۔ لیکن وہ کبھی اپنی بیوی کا بدلہ نہ لے پاتا۔۔۔۔۔ اپنی بیوی کے نظروں میں سرخرونا ہو پاتا۔

Kitab Nagri

میں خود یہ سب کر سکتا ہوں یا۔۔۔۔۔ باسط نے اسے اپنے آگے کھڑے کرتے اپنے چائے کا کپ پکرایا وہ اس وقت کھڑکی سے باہر سڑک پر دیکھ رہے تھے۔

کیوں آپ کو میرا یہ سب کرنا اچھا نہیں لگتا؟ بات اچھا لگنے کی نہیں ہے رباب۔۔۔۔۔ میں یہ سب خود کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔ تم کیوں میری عادتیں خراب کرنے پر تلی ہو۔۔۔۔۔

اس کا مطلب آپ کو میرا اپنے لیے کام کرنا پسند نہیں۔۔۔۔۔ آپ بہت ناشکرے آدمی ہیں۔۔۔۔۔ کسی اور شخص کو میں ملتی تو وہ میری کتنی قدر کرتا۔۔۔ میرا شکر گزار ہوتا مجھ سے محبت کرتا اور۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اپنی کندھے پر درد محسوس کرتے اس نے مڑنا چاہا۔۔۔۔۔

باسط نے اپنے ہونٹ اس کے کندھے پر رکھنے کی بجائے دانت گاڑھے تھے۔۔۔

یہ بکو اس میں دوبارہ تمہارے منہ سے ناسنوں۔۔۔ تم باسط ضیاء کے حق میں ہی آئی تھی۔۔۔ میری ملکیت تھی تم اور میرے پاس ہی آئی۔۔۔ کسی اور کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دوبارہ یہ سب اول فول نہ سنوں میں تمہارے منہ سے۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے اپنا کپ تھامتے چائے کا گھونٹ پیتے وہ غرایا تھا۔

اُف میں نے ایک سرسری سی بات کی تھی باسط۔۔۔۔۔ آپ نا جانے کہاں پہنچ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

میں کہیں نہیں پہنچتا۔۔۔ تم دھیان رکھنا آئندہ۔۔۔ وہ ایک دم پیچھے ہوا تو رباب کو افسوس ہوا کتنے خوبصورت لمحات اس کی بیوقوفی نے ضائع کر دیے تھے۔

اچھا واپس آئیں نا۔۔۔۔۔ رباب نے کہا تو باسط نے آنکھیں دکھائیں۔۔۔۔۔

آپ جب رعب سے کہتے ہیں میں آتی ہوں نا چلیں واپس آئیں۔۔۔۔۔ رباب نے اسے اسی کے انداز میں آنکھیں دکھائی تو وہ اسے گھورتا واپس آیا۔ پھر جھکتے اس کی گھورتی آنکھوں کو چوما۔ کھانا اچھا بنا تھا۔۔۔۔۔ اور ضروری نہیں ہے ہر بار تم میری تعریف کی منتظر رہو اور میں تمہاری تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا دوں۔۔۔۔۔ یہ سب مجھ سے نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ میں سیر ہو کر کھاتا ہوں۔۔۔۔۔ اس سے تمہیں سمجھ آ جانی چاہیے۔۔۔۔۔ اور اگر مجھے کھانا پسند نہیں بھی آئے گا میں تب بھی وہی کھاؤں گا کیونکہ وہ تم نے خاص میرے لیے بنایا ہے اس لیے۔۔۔۔۔

رباب نے اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا تو وہ دلکشی سے مسکرایا۔

Posted on Kitab Nagri

باسط۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔

"آپ کے نزدیک محبت کیا ہے۔۔۔؟"

ہمیشہ من میں رہنے والے سوال کو اس نے آج زبان دے ہی دی تھی۔

محبت۔۔۔۔۔ ایک ان کہا سا جزبہ ہے جس میں آپ کبھی بھی گرفتار ہو سکتے ہو۔۔۔۔۔ آج، کل، مستقبل میں، بچپن میں کبھی بھی۔۔۔۔۔ یہ ایک لمحے کا کھیل نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ لیکن ایک لمحہ لگتا ہے کوئی دماغ سے دل تک کا سفر کر لیتا ہے۔۔۔۔۔

کیا آپ پہلی نظر کی محبت پر یقین رکھتے ہیں؟ وہ اسے ٹوکتی بولی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔؟ وہ اداس ہوئی۔۔۔۔۔

پہلی نظر میں مجھے نہیں لگتا کسی کو محبت ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ پہلی نظر میں آپ کو کوئی پسند ضرور آ سکتا ہے آپ کو کوئی متاثر کر سکتا ہے لیکن محبت ایک بہت خاص جزبہ ہے۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

میں نے جانا کہ وہ احساس بھی

محبت سے کچھ آگے ہے

کہ جس میں تو ساتھ میرے

میرے بے حد نزدیک ہے

Posted on Kitab Nagri

تیری چاہت رکھتا یہ پاگل دل
تجھے دیکھنا دھڑکنا بھول جاتا ہے

بس ویسے ہی میری سانسوں کی مالا
تیرا نام لیتی نہیں تھکتی ہے

تیرے آگے مجھے کچھ دکھتا ہی نہیں
پھر ہزاروں حسن لیے منتظر ہمارے
ہمیں عام سے ہی انسان لگتے ہیں



www.kitabnagri.com

اور تیرے لیے جذبات تیرے ہی رہیں گے

پھر ہم جیسے یا مریں کیا فرق پڑتا ہے؟

از قلم خود۔

Posted on Kitab Nagri

باسط نے اس کے کان کے پاس جھکتے کہا تو وہ اس کے لفظوں میں ہی کھو گئی۔

میرا سکون کہاں ہے اور مجھے کس طرح اسے حاصل کرنا ہے مجھے مت سکھاؤ۔۔۔ اگر یہ سکون میں لینے پر آگیا تو تم بھی روک نہیں یاؤ گی مجھے وہ اسے بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔

بارش تیز ہوتے ہی وہ سامنے دیوار کے پاس کھڑی ہوتی نیچے چلتی سڑک کو دیکھنے لگی۔

واپس آؤ۔۔۔۔۔ وہ شیڈ کے نیچے پڑے جھولے پر بیٹھا اسے بھگیتے دیکھ بولا۔

آپ سو جائیں جا کر میں کچھ دیر میں آ جاؤں گی۔۔۔ منت نے بناٹڑے وہیں سے جواب دیا۔

تم مجھے غصہ دلارہی ہو منت۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی کی آخری حد پر تھا۔

اچھا ااا۔۔۔۔۔ جواب اتنے ہی پرسکون انداز میں موصول ہوا تھا اسے۔

یہاں آؤ۔۔۔ بہت بھیگ لیا ہے۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے آخری بار اسے بلایا تھا لیکن وہ چلتی سڑک پر نگاہیں ٹکائے اسے
پھر سے نظر انداز کر گئی تھی۔

وہ تن فن کرتا اس کے پاس پہنچا اور جھٹکے سے کھینچتا اسے شیڈ کے نیچے لایا۔

بیوقوف ہوں میں۔۔۔ پاگل لگ رہا ہوں تمہیں۔۔۔؟ اس کے بازو کو گرفت میں لیتے وہ دھاڑا۔

مجھے کسی بھی موضوع پر آپ سے بحث نہیں کرنی تیریز۔۔۔ اس کالب و لچہ سب بدل گیا تھا۔۔۔

منت وہ منگنی

Posted on Kitab Nagri

آپ منگنی تو کیا شادی بھی کر لیں مجھے فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی مضبوط لہجے میں گویا ہوئی۔ اور کیوں فرق نہیں پڑے گا تمہیں۔۔۔؟ تبریز شاہ کو اس کا یہ پرسکون لہجہ اس کا بدلا ہوا انداز سب ہی زہر لگ رہا تھا۔ کیونکہ آپ میرے نزدیک اپنی اہمیت کھو چکے ہیں۔۔۔۔۔ وہ کتنی آسانی سے بول گئی تھی۔

تبریز شاہ نے اس کا ہاتھ تھاما اور کھینچتا اسے واپس کمرے میں لایا۔

ہیٹر اون کیا اور اپنے کپڑے نکال کر اسے تھمائے۔۔۔۔۔ چنچ کر کے آؤ۔۔۔۔۔ پھر میں تمہیں اپنی اہمیت کا انداز آج اچھے سے کرواتا ہوں وہ جارہا تھوڑے لیے بولا تو وہ واش روم میں بند ہو گئی۔

واش روم میں بند ہوتے ہی وہ دروازے کے ساتھ بیٹھتی اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپا گئی۔

کتنا زیت زدہ تھا خود سے منسلک شخص کو بانٹنا۔۔۔

جو خبر اس نے کل دیکھی تھی جو پورا شہر جان گیا تھا۔

کہ بزنس مین تبریز شاہ اپنی یونیورسٹی کی گرل فرینڈ اور اپنے باپ کے دوست کی بیٹی سے منگنی کر چکے تھے اور جلد شادی کا ارادہ رکھتے تھے۔

www.kitabnagri.com

ابھی تو اس کے دماغ نے اس شخص کے ساتھ خواب بننا شروع کیے تھے اور ابھی اس نے سب ختم کر دیا تھا۔

وہ کم از کم اس وقت اس شخص کے روبرو نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اسے وقت چاہیے تھا شاید یا اس سے دوری۔۔۔۔۔

وہ کپڑے بدلتی واپس آئی۔۔۔۔۔ چہرے کو اچھے سے دھو لیا تھا۔۔۔۔۔ وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

مجھے واپس جانا ہے۔۔۔۔۔ وہ باہر آتی اپنا پہلے دن کے پہنے سوٹ کا دوپٹہ ڈھونڈنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

منت میرا اس وقت دماغ خراب مت کرو۔۔۔ لیٹو جا کر۔۔۔ تبریز شاہ نے فون چیک کیا جہاں لوگوں کے ہزار پیغامات تھے۔

اس کے کام کے، میٹنگز کے، اس کی منگنی کی مبارکباد کے اور سارہ کے بھی۔

اس لیے اس نے یہ سب کھیل کھیلا تھا۔۔۔ اسے بمشکل وہاں سے نکال کر وہ یہاں پاکستان لایا تھا۔

اس شخص نے اپنی موت اپنے ہاتھوں سے لکھوائی تھی۔۔۔ لیکن وہ اسے سزا یہاں پاکستان میں دینا چاہتا تھا۔

اس نے حکومت سے اس بارے میں کچھ بھی ڈسکس نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ یہ سب ذاتی طور پر کر رہا تھا۔

کیونکہ اگر یہ بات سامنے آتی تو اسے رہائش کو سامنے لانا پڑتا۔۔۔ اور پھر عدالت کے طرح طرح کے سوالات۔۔۔

رہائش کو گھسیٹتے وہ ہر گز ہر گز نہیں دیکھنا چاہتا تھا اسی لیے اس نے یہ سب کیا تھا۔۔۔

اس کے باپ نے صحیح کہا تھا۔۔۔ اسے یہ پیشہ اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ کیونکہ یہاں سچے لوگوں کا ٹرانسفر اگلے دن

ہی کر دیا جاتا ہے۔ وہ یہ سب چھوڑ دینا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے ہی اسے معلوم ہوا تھا کہ پروین۔۔۔ رہائش کی

ماں۔۔۔ جیل سے بھاگ گئی ہے۔۔۔ اس نے رہائش کے بارے میں سب کچھ بہت سال پہلے ہی جان لیا

تھا۔۔۔ تب سے ہی وہ اس کے تایا اور ماں پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ تایا۔۔۔ تو نفسیاتی بن گیا تھا اور ایک روز سال پہلے

جیل میں ہی اس نے خودکشی کر لی تھی۔ پروین نامی عورت پر سے اس کا دھیان تب ہٹا جب وہ دوسرے کیس میں پر

گیا۔۔۔ اس کا دھیان بھٹکا تھا اور وہ عورت بھاگ نکلی تھی۔

اس لیے اس کا کام سخت ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے رہائش کی سکیورٹی سخت کر دی تھی نامحسوسات انداز میں۔

Posted on Kitab Nagri

ربائشہ کو وہ ان سب سے ابھی بہت دور رکھنا چاہتا تھا کہ ایک ہلکی سی خبر بھی اس کی صحت کے لیے بھاری ثابت ہو سکتی تھی۔ لیکن وہ جانتا تھا وہ عورت ربائشہ کو ضرور ڈھونڈے گی جس کی وجہ سے اسے اتنے سال جیل میں رہنا پڑا تھا۔

وہ وہاں سے نکل جاتی۔۔۔ لیکن دوس پہلے جب درید نے رہائشہ کے بارے میں سب پتا کروایا تھا تو اس نے اس عورت پر پچھلے تمام کیس کھول کر اس کو عمر قید کی سزا سنوا کر وہ مطمئن ہو گیا تھا۔

لیکن اب۔۔۔

اب وہ جانتا تھا کہ رہائشہ کو وہ ڈھونڈے گی اور اپنا بدلہ لے گی۔۔۔۔۔ وہ تھک گیا تھا ان سب میں۔۔۔۔۔ پر سکون زندگی چاہتا تھا جلد۔۔۔۔۔ وہ سارے کیس کھول بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

ایک کیس جو اس سے اب بھی حل نہیں ہو رہا تھا وہ تھا اس کی ماں کا کیس۔۔۔۔ اس کے باپ نے اسے امید دلائی تھی کہ وہ ڈھونڈ سکتا ہے کہ کس نے اس کی ماں کو مارا ہے۔۔۔۔

وہ جتنا اپنی ماں کے کیس کو سنبھال رہا تھا وہ اتنا پیچیدہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

اس نے سالوں کے بلڈ ٹیسٹ دوبارہ سے کروائے تھے۔۔۔۔ اور وہ بلڈ ٹیسٹ تبریز کے باپ سے ملا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

یہ سب اس کے لیے نیا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس وقت صرف سرفراز کو ہیڈل کر رہا تھا اس کے بعد کچھ کرتا۔

وہ وہاں آیا جہاں اسے رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھا اور اسے دیکھا اس کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

چلو سونا نہیں ہے۔۔۔۔؟ باسط نے اس سے مگ تھامتے پوچھا۔

نہیں۔۔۔۔ ابھی نہیں۔۔۔۔

ابھی نہیں کی بچی مجھے صبح جانا بھی ہے۔۔۔۔

تو ایک چھٹی کر لیں آپ میرے لیے رباب نے اس کے کالر کو ٹھیک کرتے کہا۔

کیا چاہ رہی ہو رباب سیدھے طریقے سے بتاؤ۔۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پارہا تھا کہ وہ کیا چاہتی ہے اس سے۔۔۔۔

آپ مجھ سے محبت کیوں نہیں کرتے باسط۔۔۔۔؟

اس نے اچانک آسمان کی طرف دیکھتے پوچھا تو وہ چونکا۔

واپس اس کے پاس آتے اس کی قمر کے گرد حصار بناتے اسے دیکھا جو انکیورسی تھی۔

تمہیں کیوں لگتا ہے کہ مجھے تم سے محبت نہیں؟

کیونکہ آپ نے ایسا کبھی ظاہر نہیں کیا کبھی۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

محبت کو ظاہر کرنا ضروری ہے تمہیں کبھی میرے انداز سے محسوس نہیں ہوا۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔۔ مجھے لفظی اقرار تو کبھی نہیں ملا۔۔۔۔ وہ افسردہ تھی۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا لفظی اظہار ہمارے اس پاکیزہ رشتے میں ضروری ہے تم صرف میرے انداز سے جان لو۔۔۔۔۔۔ وہ اس کے

اسی کندھے پر لب رکھتا بولا۔

تو وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

رہا باب۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔

تم ضروری ہو یا رہا۔۔۔۔۔ اب سے نہیں بہت سالوں سے۔۔۔۔۔ اور محبت کا باقاعدہ اظہار میں تب کروں گا جب تم مجھے کچھ دو گی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔؟ وہ یک دم پُر جوش دکھی تھی اسے۔

باسط نے اس کو خود کی طرف موڑا اور کھڑکی کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

چھوڑو تم نہیں دے سکو گی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں دے سکوں گی۔۔۔۔۔ میں ضرور دوں گی۔۔۔۔۔ اس اظہار کے لیے میں کچھ بھی کروں گی۔۔۔۔۔ وہ پُر جوش تھی بے حد۔۔۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں نا تمہاری صحت تمہیں اجازت نہیں دیتی وہ اس کے کمزور جسم کو نشانہ بنا گیا تھا جسے وہ فٹ کہتی تھی۔

یہ کمزور نہیں فٹ ہے ایک دم۔۔۔۔۔ لڑکیاں مرتی ہیں ایسی قمر کے لیے وہ اترائی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اچھا چلو سوئیں۔۔۔۔۔

پلیز بتائیں نا۔۔۔۔۔ کیا چاہیے۔۔۔۔۔ میں جلد ہی دوں گی۔۔۔۔۔ پھر آپ نے اچھا سا گھٹنوں پر بیٹھ کر بالکل فیری ٹیل کی طرح اظہارِ محبت کرنا ہے مجھے سے۔۔۔۔۔

پکا بتا دوں۔۔۔۔۔؟

Posted on Kitab Nagri

ہاں جلدی کریں۔۔۔۔۔

اولاد چاہیے مجھے ہماری۔۔۔۔۔ باسط نے کہتے اس کے بالوں میں چہرہ چھپایا۔۔۔۔۔ باب کا چہرہ گلابی ہوا۔۔۔۔۔

ہاہا۔۔۔۔۔ دیکھا مجھے پتا تھا۔۔۔۔۔ باسط نے اسے دیکھتے اس کے ناک کو چوما۔۔۔۔۔

باب نے آسمان کو دیکھتے دل میں دعا مانگی تھی۔۔۔۔۔ اس شخص نے جو مانگا تھا وہ اسے کیسے نہ دیتی۔۔۔۔۔ یہ محبت تھی کہ محبوب جان بھی مانگے تو گریز نہیں وہ تو پھر اس سے اولاد چاہتا تھا۔

تبریز شاہ اس وقت آپ میرے منہ مت لگیں مجھے اپنے گھر واپس جانا ہے۔۔۔۔۔

یہ تمہارا گھر ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کے نزدیک آتا فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔

یہ میرا گھر تھا ہی نہیں کبھی نا آج، نہ کل۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ کوئی مجھے آکر دھکے مار کر نکالے میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں وہ انسکیور ہو رہی تھی۔ یہ تمہارا گھر ہے تمہارا ہی رہے گا۔۔۔۔۔ باقی بحث صبح کریں گے ہم وہ اس وقت بات کو ٹال رہا تھا کیونکہ اس وقت وہ بس سونا چاہتا تھا۔ وہ باہر نکل گئی تو وہ جگہ سے کھڑا ہوتا تن فن کرتا اس کے پیچھے آیا جو ٹی وی لاؤنج میں پہنچ چکی تھی۔ اس کا ہاتھ تھا ممتاز بردستی کمرے میں لے کر گیا اور بستر پر دھکا دیا۔

ایک بار کی بکواس سمجھ میں نہیں آرہی تمہارے۔۔۔۔۔ نظر آ رہا ہے تھکا ہوا ہوں کچھ پل سکون کے چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اس کے بعد سب بتادوں گا، ایک ہی بات بار بار دہرانے کا عادی نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔

اور میں ان سب کی عادی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ میں اپنے گھر کی عادی ہوں۔۔۔۔۔ یہ میرا عارضی بسیرا تھا۔۔۔۔۔ ایک سفر جو بیکار گیا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

مطلب تم یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ میرے ساتھ گزارہ تمہارا وقت بیکار گیا وہ ایک گھٹنہ بیڈ پر اس کے نزدیک رکھتا اس پر جھکا تھا۔ ہاں۔۔۔۔۔! منت نے اسے دیکھتے کہا۔۔۔۔۔ آج وہ ایک ہی بار خود کے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

وہ شخص اب صرف اس کا نہیں رہا تھا۔۔۔ اس محبت اس رشتے میں شرک کیا تھا اس نے۔۔۔ جس کی معافی نہیں تھی اس کے نزدیک۔

کل خود کی ذات کو رلتے دیکھنے سے اچھا تھا آج وہ خود کے لیے کچھ کرتی۔۔۔۔۔

تبریز شاہ اٹھا دروازے کو ٹھاکا کی آواز سے بند کر تا بتیاں بجھاتا اس کی طرف آیا۔۔۔۔۔

اس کے تیور دیکھتے وہ رک گئی تھی اپنی جگہ سے اٹھتی کے وہ واپس اس پر جھکتا اس کے تمام راستے بند کر گیا تھا۔

تبریز شاہ نے دو لمحے ہلکی روشنی میں اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر نرمی سے اپنے ہاتھوں کے ہالے میں اس کا چہرہ تھامتے اس پر جھکا۔

لیکن وہ سرعت سے اپنا سر بائیں طرف موڑ گئی تھی۔۔۔ یہی اس کی سب سے بڑی غلطی ہوئی تھی۔

اب وہ اسکی گردن پر جھکا اپنی وحشت اس میں انڈیل رہا تھا۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اس کے دانت اپنی جلد میں محسوس کرتے اسکے منہ سے سسکی نکلی تھی اسے دور کرنا چاہتا تھا لیکن اس نے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے تھے۔

تبریز ہٹیں پیچھے وہ چیخی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں سب بیکار لگ رہا ہے نابوی۔۔۔ میں، میرے ساتھ گزارا وقت، ہمارا رشتہ تو میں آج تفصیل سے تمہیں نفرت کرواتا ہوں ان سب سے۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

آپ سے نفرت تو مجھے ہو چکی تبریز۔۔۔۔۔!

اس نے کہا تو تبریز شاہ نے جھٹکے سے سراٹھاتے اسے دیکھا جس کی آنکھوں سے آنسو قطار بہ قطار بہہ رہے تھے۔

جس دن مجھے تمہاری آنکھوں میں نفرت دکھی اس دن تم میرے ہاتھوں ماری جاؤ گی وہ کہتا اس کے گال پر کاٹ گیا۔

تم یہ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ وہ چیخی۔۔۔۔۔

تمیز مت بھولو اپنی منت۔۔۔۔۔ یہ میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ وہ دھاڑا۔۔۔۔۔

میں تمیز مت بھولو لیکن آپ اخلاقیات اور لحاظ سب بھول جائیں۔۔۔۔۔ کسی دوسری عورت سے منگنی کر لیں اور شادی کر

کے یہاں اسی کمرے، اسی بستر۔۔۔۔۔

تبریز شاہ اس پر جھکا۔۔۔۔۔ اور اپنی وحشتیں اس میں انڈ لینے لگا۔۔۔۔۔ منت کی سسکیاں کمرے میں سنائی دینے لگی۔

اس کمرے تک رسائی صرف تمہاری ہے تمہاری ہی رہے گی اس کے کان کے پاس وہ بولا تو منے نے ہونٹ کاٹ ڈالے

اپنے۔

کمرے میں معنی خیز خاموشی کا راج تھا۔۔۔۔۔ منت کی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کا شور تھا۔

تبریز شاہ نے اپنی وحشت کو نرمی میں بدل دیا تھا۔۔۔۔۔ اور اس پر بن موسم کی برسات کے طرح بکھرا اسے نرمی سے خود

میں سما گیا تھا۔ اسے سمجھانا بہت ضروری تھا کہ اس کی جگہ کوئی اور نہیں لے گا، اسے بتانا بہت ضروری تھا کہ وہ تبریز شاہ کے

لیے کیا ہے۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔ اسے دیکھتا وہ چیخا۔

ارے اتنی جلدی بھول گئے۔۔۔۔۔۔ کہ میں کون ہوں چلو یاد کرو اتنا ہوں۔۔۔۔۔۔ یاد ہے دس سال پہلے میری بہن کو پڑھایا کرتے تھے تم۔۔۔۔۔۔

رباب یزدانی۔۔۔۔۔۔ اس لڑکے نے آنکھیں کھول کر بند کیں تو درید نے تمسخر اڑاتی نظروں سے دیکھا۔

اسے میں نے کچھ نہیں کہا تھا جانے دو مجھے۔۔۔۔۔۔

اسے نہیں کہا تھا۔۔۔۔۔۔ اس کا خمیازہ کسی اور نے بھگتا تھا۔۔۔۔۔۔ اس رات تم نے رباب پر حملہ کیا تھا یہ جانے بنا کہ وہ رباب نہیں کوئی اور لڑکی ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن اسے کچھ نہیں ہوا تھا وہ ایک بار پھر چیخا۔۔۔۔۔۔

کیونکہ میں نے ہونے نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔ درید اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔

جاننے ہو وہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔۔۔؟ اس کے جلے پیر پر درید نے اپنا بھاری بوٹ رکھا تو وہ بلبلاتا اٹھا۔

بیوی ہے میری۔۔۔۔۔۔ وہ آج تک مجھے اپنا گناہ گارم

سمجھتی آئی ہے کہ اس رات کو میں نے۔۔۔۔۔۔

کیوں کیا تو نے ایسا۔۔۔۔۔۔ اب خاموشی سے بتا دیکھ تیرا جسم اور سکت نہیں رکھتا۔۔۔۔۔۔ درید نے گرم ویکس کی بالٹی کو اس کے پاس رکھتے کہا۔

نہیں۔۔۔۔۔۔ یہ نہیں۔۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

میں نے بدلہ لیا تھا۔۔ تیری بہن نے اس لڑکے کو سب بتا دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ لڑکا ناجانے کیوں تیری بہن کو بچا رہا تھا۔۔۔ اس نے اور تو نے مجھے نکال دیا۔۔ لیکن۔۔۔

تو نے انا کا مسئلہ بنا لیا۔۔ درید چلایا۔۔۔ یہ سب ریکارڈ ہو رہا تھا۔

نہیں۔۔۔ شاید میں جانے دیتا۔۔ لیکن اس سالے نے میرے گھر آکر مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ سالہ بہن تیری تھی وہ کیوں بچ میں پڑا۔۔۔

یہ نیا انکشاف تھا درید کے لیے۔۔۔ تو اس کا مطلب باسط بچپن سے رباب۔۔۔۔۔

تم اس رات کیا لینے آئے تھے۔۔۔ درید سب جانتا تھا لیکن پھر بھی اس سے پوچھنے لگا۔

میں۔۔۔۔ بدلہ لینے آیا تھا۔۔۔ اس سالے نے مجھے میرے گھر آکر مارا میں بھی گھر آکر تیری بہن کی عزت لوٹنا چاہتا تھا لیکن میرے حساب میں غلطی ہو گئی۔

میں بھول گیا کہ یہ تیرا فلیٹ ہے گھر نہیں۔۔۔ لیکن لڑکی کی موجودگی سے اسے تیری بہن سمجھا تھا۔۔۔

اور پھر۔۔۔۔۔ وہ خاموش ہوا۔۔۔

www.kitabnagri.com

درید وہ لمحے کیسے بھول سکتا تھا جب اس نے دیکھا کوئی شخص اس لڑکی پر ہے جو اس کے گھر میں ہے اس کی نگرانی میں۔

وہ آگے بڑھا۔۔۔ وہ لڑکی اب نیم بیہوشی کی حالت میں تھی۔۔۔۔۔ سرفراز اس کے کپڑے ادھیڑ چکا تھا۔۔۔ اس لڑکی کے گردن پر جا بجا نشان تھے۔۔۔۔۔

اگر وہ اس کے کمرے کے باہر سے نہ گزرتا تو شاید کچھ بہت بُرا ہو جاتا۔۔۔۔۔ وہ اس لڑکی پر جھکا اس پر قابض تھا۔

Posted on Kitab Nagri

درید نے یہ دیکھتے وحشت سے اس شخص کی پیٹھ کو دیکھا اور اسے دھکادے کر اس پر سے ہٹایا۔۔۔۔۔

وہ دونوں آپس میں گتھم گتھاتھے لیکن لڑکی کی حالت خراب تھی۔۔۔۔۔ (لڑکی ربانِشہ تھی جو آغاز میں درید کے ساتھ اس کے فلیٹ پناہ لینے آئی تھی)۔

وہ لڑکا تو وہاں سے بھاگ نکلا۔۔۔۔۔ لیکن ربانِشہ کے نزدیک جب وہ آیاتب وہ کچھ کچھ ہوش میں تھی۔۔۔۔۔ درید نے بیڈ سے کھینچ کر چادر اس پر دی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اس نے روشنی میں درید کا چہرہ دیکھا تھا جو اس پر جھکا تھا۔۔۔۔۔

وہ سب ریکارڈ کرتے وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔۔ اور اس کے نزدیک آیا۔۔۔۔۔

اور اس بالٹی کو پاؤں کی ٹھوک مارتے گرا دیا۔۔۔۔۔ جیسے غلطی سے تو میرے گھر گھس آیا ویسے غلطی سے میں نے تجھے سری لنکا سے نکال کر یہاں بلایا اور یہاں تجھے جلا دیا۔۔۔۔۔

مجھے جانے دو۔۔۔۔۔ وہ شخص چلا رہا تھا۔۔۔۔۔

ام ہم۔۔۔۔۔ رو کر دکھا۔۔۔۔۔ مجھے تیرے آنسو چاہیے۔۔۔۔۔ یہ آہیں نہیں۔۔۔۔۔ آنسو دیکھنے ہیں مجھے شاید تیرے آنسو تیری رہائی کا سامان بن جائیں۔

وہ شخص شاید نہ روتا لیکن گرم ویکس اس کے جسم کے ساتھ چپک گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ زمین سے اب اٹھ نہیں پارہا تھا۔۔۔۔۔

اس کا جلا جسم مزید جل رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تو درید اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کیا تو نے ان لڑکیوں کو چھوڑا جو تجھ سے ایسے ہی بھیک مانگا کرتی تھیں۔۔۔ وہ عورتیں جنہیں تو ان کے شوہروں کے سامنے بے لباس کیا کرتا تھا۔

وہ سری لنکا میں بھی اس کی کام کی تفصیل جانتا تھا۔۔ اس نے گن ہولڈر سے گن نکالی اور اس پر ایک ہی گولی چلاتا باہر نکل گیا۔

ان جیسے لوگوں کا انجام یہی ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

ربا نشہ دریدیزدانی۔۔۔۔۔ تمہارے شوہر نے تمہارا بدلہ لے لیا وہ آسمان کی طرف دیکھتا مسکرایا۔
فون پر آنے والے میسج کو پڑھتا وہ گھر دوڑا تھا۔

صبح وہ اس سے پہلے جاگ گئی تھی۔۔۔۔۔ کمرے کی چھت پر نظریں ٹکائے وہ اسی کے حصار میں تھی۔

صبح بخیر بیوی۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے آنکھیں کھولتے اس کے بالوں پر بوسہ دیتے کہا لیکن منت نے کوئی رسپانس نہ دیا۔

تبریز شاہ نے اپنی گرفت اس پر سخت کی تھی اس کی توجہ خود کی طرف مبذول کروانے کی خاطر لیکن اس نے تبریز شاہ کو دیکھا بھی نہیں۔ منت تبریز شاہ تم اور تمہاری خوشبو تبریز شاہ کو ہر وقت، ہر لمحے خود میں چاہیے ہے تم ضروری نہیں فرض ہو مجھ پر۔۔۔ اور ان چیزوں میں، میں تمہاری کوتاہی ہر گز برداشت نہیں کروں گا وہ اس پر جھکا اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتا بول رہا تھا۔ مجھے واپس جانا ہے اپنے گھر۔۔۔۔۔ اس کے جواب میں کل رات کی بات دہرائی تو تبریز شاہ نے سائیڈ میز سے فون اٹھایا اپنا۔

اسلام علیکم!

Posted on Kitab Nagri

کچھ کام کہا تھا میں نے تم سے۔۔۔۔۔ آج آفس میں ملو مجھ سے۔۔۔۔۔ یہ گھر مجھے اپنی بیوی کے نام کروانا ہے۔۔۔۔۔ منت
تبریز شاہ۔۔۔۔۔ ہاں کاغزات تیار کرواؤ۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔ وہ اس پر جھکا ہی سب بات کر رہا تھا۔
منت نے بے یقینی سے اسے دیکھا تو تبریز شاہ نے اس کے کندھے پر سڑکی شرٹ کو ٹھیک کیا۔
یہ تمہارا گھر ہو گا اب سے۔۔۔۔۔ اور یہ جملہ میرے سامنے دوبارہ نہیں دہرانا۔۔۔۔۔ اٹھ کر ناشتہ بناؤ۔۔۔۔۔ آفس جانا ہے
مجھے۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔ آج نہیں جائیں اس نے نم لہجے میں کہا تو تبریز شاہ نے اسے ساتھ لگائے دیکھا۔

کیا چاہ رہی ہو منت۔۔۔۔۔؟

مجھے دیں گے؟

بول کر تو دیکھو۔۔۔۔۔

اس لڑکی سے اپنا یہ رشتہ ختم کریں۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ابھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

تو مجھ سے کر دیں پھر۔۔۔۔۔ کیونکہ مجھے ایک بانٹا ہوا شخص نہیں چاہیے وہ چیخی تو وہ خاموش رہا۔۔۔۔۔

کیا آپ مجھے کسی کے ساتھ بانٹ سکتے ہیں اگر جواب ہاں ہے تو یہ کام میں بھی کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔

تبریز شاہ کا ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔۔۔ منت نے آنکھیں میچی۔۔۔۔۔

اس کا ہاتھ ہوا میں معتدل رہ گیا۔۔۔۔۔ اس نے ان خوبصورت لمحات کی بھی توہین کر دی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

تبریز شاہ نے اسے دھکا دیا اور خود کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ منت وہیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

جب من ہلکا ہوا تو فریش ہو کر باہر نکلی۔۔۔ وہ ساتھ والے کمرے میں تھا۔۔۔ ناشتہ بنایا کیونکہ رات کو بھی تبریز نے ڈنر نہیں کیا تھا۔۔۔

اس کے لیے پراٹھے بنائے اس کی کافی رکھی اور اس کے کمرے کی طرف گئی۔

ناشتہ بن گیا ہے۔۔۔۔۔

خود کھالو۔۔۔۔۔ وہ بنا اسے دیکھے بولا۔

آپ کا بھی بنایا ہے فوراً باہر آئیں۔۔۔۔۔ منت نے کہا تو اس نے جواب نہ دیا تو منت اس نے نزدیک آئی اور اس کا فون اس کے ہاتھ سے لیتی باہر نکل گئی۔ کچھ لمحے بعد وہ بھی باہر آیا اور خاموشی سے بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔۔ منت نے اسے کافی دی جس پر ایک نگاہ ڈالے بغیر نکل گیا۔ کیونکہ اسے باسط کا فون آیا تھا اس وقت درید کو اس کی ضرورت تھی وہ اپنے سارے کام چھوڑتا ہسپتال گیا تھا۔ میں جانتی ہوں شاہ جو آپ نے کیا ہے اس کے پیچھے کوئی وجہ ہوگی۔۔۔۔۔ لیکن وجہ کتنی بھی بڑی کیوں نہ ہو مجھے کسی صورت تبریز شاہ پر ایک آنکھ ایک نگاہ بھی کسی دوسری کی نہیں چاہیے وہ شدت پسندی سے بولی۔

www.kitabnagri.com

وہ گھر آیا اور بھاگتا اپنے کمرے میں گیا جہاں وہ بے حال ہوتی پسینے میں نڈھال تھی۔

رابی۔۔۔۔۔ اس کے نزدیک آتے درید نے اسے ہلایا۔۔۔

درید۔۔۔۔۔ کو بلائیں۔۔۔۔۔ وہ اب بھی ایک ہی بات دہرا رہی رہی تھی۔۔۔۔۔

رابی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

درید دد۔۔۔۔۔ کو۔۔۔۔۔

میں آگیا ہوں۔۔۔۔۔ میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔

میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو گاڑی نکالو۔۔۔۔۔ آپ چادر نکالیں الماری میں سے۔۔۔۔۔ اس نے گاڑ کو دیکھتے کہا اور پھر خانساماں کو دیکھتے ہدایت دی۔ اس کے بھاری وجود کو گود میں بھرتے وہ باہر کی طرف بھاگا تھا اور پھر ہسپتال وہ اسے کیسے لے کر گیا یہ ایک مشکل مرحلہ تھا۔ وہ بکھری حالت میں پسینے سے نڈھال وہاں کھڑا تھا۔۔۔۔۔ رباب اور باسط بھی آگئے تھے۔

صبح کا دن معمول کے مطابق تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنے کاموں میں مصروف تھی جب اسے خانساماں نے فون کر کے ربانثہ کا بتایا تھا۔ اس نے فوراً باسط کو فون کیا اور اس کی حالت کا بتایا۔۔۔۔۔

تم تیار رہو۔۔۔۔۔ میں آتا ہوں۔۔۔۔۔ باسط نے اپنا سارا کام وہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

اس کی زندگی میں دو ہی تو صنفِ نازک تھیں ایک بہن اور دوسری بیوی۔۔۔۔۔

وہ پہلے گھر آیا رباب کو لیتا وہ ہسپتال بھاگا تھا۔۔۔۔۔ وہاں جا کر اس نے درید کو یہاں وہاں چکر کاٹتے دیکھا تھا۔

ہزاروں اختلاف اور ناراضگی سہی لیکن اس وقت وہ اس کی حالت سمجھ سکتا تھا۔

www.kitabnagri.com

رباب نے درید کے پاس جاتے اسے حوصلہ دیا تھا۔۔۔۔۔ باسط ڈاکٹر ز سے مل رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ بہتر سے بہتر ڈاکٹر اس وقت اپنی بہن کے لیے چاہتا تھا۔

لیکن اب تک انہیں کوئی اچھی خبر نہیں ملی تھی۔۔۔۔۔ اس نے درید کا غصہ دیکھا تھا لیکن اس کی ہمت نہ ہوئی کہ آگے بڑھ کر اسے تھامتا۔۔۔۔۔

اس نے تبریز شاہ کو فون کر کے بھی ساری بات بتادی تھی وہ بھی شاید آنے والا تھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

درید کے اس مشکل وقت میں وہ سب موجود ہونے ضروری تھے اور دو ہی دوست تو بنائے تھے دریدِ ازدانی نے اپنی زندگی میں۔ بھائی وہ ٹھیک ہوں گی۔۔۔۔۔ رباب نے کہا تو درید نے اسے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

وہ دریدِ ازدانی کی زندگی کا مشکل ترین وقت تھا جو اس نے اس ہسپتال کے کوریڈور میں گزارا تھا۔

اور پھر اس مشکل مرحلے سے گزرتے وہ باہر آیا جب اسے معلوم ہوا تھا کہ رب العالمین نے اسے بیٹے سے نوازا ہے۔

ربائشہ کے بیٹے کو اس نے تھاما تھا۔۔۔۔۔ درید نے تو اس کو دیکھا بھی نہیں تھا اس کا سارا دھیان اپنی بیوی کی طرف تھا جو اندر موجود تھی ناجانے کس حالت میں۔

اس نے ان کے بیٹے کو چومتے رباب جو پکڑا یا جو اشتیاق سے اسے دیکھ رہی تھی اور چوم رہی تھی بار بار۔

اس نے تشکر کے احساس سے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

میری بیوی کیسی ہیں؟ میں ان سے مل سکتا ہوں۔۔۔۔۔؟

نہیں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے سر جھکائے دریدِ ازدانی کو کہا۔

کیا مطلب ہے نہیں مل سکتا مجھے ابھی ملنا ہے۔۔۔۔۔ وہ اٹھ کر کھڑا ہوا۔
www.kitabnagri.com

آپ کو جیسے میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ان کے کیس میں کافی کو میپلیکیشنز ہیں۔۔۔۔۔ ابھی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں

اور۔۔۔۔۔ کیا بکو اس ہے۔۔۔۔۔ یہ سب سننے کے لیے نہیں بیٹھا میں۔۔۔۔۔ دس منٹ ہیں تم لوگوں کے پاس۔۔۔۔۔ مجھے

میری بیوی چاہیے اپنے سامنے وہ چیخ رہا تھا۔

باسط نے آگے آتے اسے قابو کیا تھا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

دماغ خراب ہے تمہارا درید۔۔۔ بیٹھو یہاں وہ تم سے بہتر جانتے ہیں۔۔۔ لیکن وہ کسی کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔

درید کو آپے سے باہر ہوتے وہ خود کو روک نہیں پایا تھا اور اسے آگے بڑھ کر سنبھالا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے اس حال میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ درید کو اس کی جگہ پر بٹھاتے اس نے اس کے بیٹے کو اس کی گود میں دیا تھا۔

کچھ نہیں ہو گا تمہاری بیوی کو۔۔۔ ڈاکٹرز کو ان کا کام کرنے دو۔۔۔ سارے سینئر ڈاکٹرز کو بھیج دیا ہے میں نے اندر۔۔۔۔

رب کی ذات پر بھروسہ رکھو۔۔۔ اور اس ذات پر توجہ دو جس کو تمہیں سوچتے تمہاری بیوی تکلیف میں ہے۔

اسے ضرور افسوس ہو گا یہ جانتے کہ اس کے بیٹے کو اس کے باپ نے دیکھا تک نہیں۔۔۔۔

باسط کی بات سنتے اس نے اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جو اس کی کاربن کاپی تھا۔۔۔۔۔ بس آنکھیں اس کی رہائشہ پر گئی تھیں جو اسے سب سے زیادہ پسند آئیں تھیں۔

اس نے جھک کر اس کی آنکھیں چومی۔۔۔۔۔ دل اب بھی وہیں اٹکا تھا۔۔۔۔۔ وہ ایک لفظ تک ادا نہ کر پایا اور اپنے بیٹے کا ماتھا چومتے اسے رباب کو دیا اور پھر سے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.kitabnagri.com

باسط نے اسے گھورتے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

آپ پلینز جائیں اندر اور جلدی کریں۔۔۔ اپنے تمام سینئر ڈاکٹرز کو بلائیں باسط نے اطمینان سے کام لیا تھا۔

ایسے کیسز میں کوئی ایک ہی بچتا ہے یا ماں یا بچہ ان کے کانوں میں کسی کی آواز آئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

درید سے وہ مل آیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن ربائشہ سے نہیں ملا تھا، منت کو بھی وہ ربائشہ سے ملواتا لیکن ابھی حالات اتنے سازگار نہ تھے۔ وہ سارا دن گھر نہیں گیا تھا، درید کی حالت کافی بُری تھی کیونکہ ربائشہ کو ہوش نہ آیا تھا اس نے اپنے سوسر بھی لگائے تھے اور اچھی فی میل ڈاکٹر کو اندر بھیجا تھا، درید کے بیٹے کو اٹھاتے اسے مبارک دی تھی اور پھر سب خیریت کا سنتے ہی وہ گھر آیا تھا لیکن وہ سوچکی تھی۔ اس لیے بنا اسے تنگ کیے وہ بھی لیٹ گیا، بھوک تھی لیکن اسے اٹھانا نہیں چاہتا تھا۔

وہ صبح اٹھا تو وہ اس کے نزدیک ہی سو رہی تھی ایک ہاتھ اس کے سینے پر تھا اور دوسرا بیڈ پر پڑا تھا۔

تبریز اسے دیکھنے لگا، دل مطمئن تھا، وہ جو آگ اپنے لفظوں سے لگا گئی تھی اس نے اسے اسی کے وجود سے بجھائی تھی۔

منتنت! اس نے اسے آواز دی لیکن وہ گہری نیند میں تھی۔

مننت اٹھو!

اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے تبریز نے اسے اٹھانا چاہا اور کمفرٹر مزید اس پر کھینچا۔

مجھے سردی لگ رہی ہے۔۔۔ اے سی بند کریں۔۔۔ وہ نیند میں بڑبڑائی۔۔۔

اٹھو۔۔۔ مجھے جانا ہے۔۔۔ ناشتہ تیار کرو۔۔۔ مجھے سو۔۔۔ سونا۔۔۔ ہے۔۔۔ اٹھو۔۔۔ شہاباش میرے جانے کے

بعد سو جانا۔۔۔ تبریز نے اسے جھٹکے سے اٹھا کر بٹھایا اور اس کی شرٹ کا اوپری بٹن بند کیا۔ وہ نیند میں جھول کر اس کے

سینے سے لگی۔۔۔۔۔ لیکن تبریز اس کے بغیر ناشتہ کر کے نہیں جانا چاہتا تھا۔

منت تبریز شاہ اگر تم نہیں چاہتی ہو کہ میں تم میں کھو کر تمہیں بے حال کر کے آج گھر ہی رک جاؤں تو میرے فریش ہوتے

تک ناشتہ تیار کرو وہ اس کے کان کے پاس بولا اور اسے جھٹکے سے کھڑا کیا۔

منت نے اس کی بات سنی۔۔۔ تو کانیتے بمشکل آنکھوں کو کھولا اور کچن میں گئی۔

Posted on Kitab Nagri

وہیں سنک سے منہ پر پانی کے چھپٹے مارے۔۔۔ کچھ بھی تھا اسے ناشتہ کیے بغیر وہ نہیں بھیج سکتی تھی جانتی تھی اس نے ایسا کیا تو وہ سارا دن ہی بھوکا رہے گا کیونکہ اب اسے باہر کا کھانا بالکل پسند نہیں آتا تھا وہ اتنا تھک گیا تھا کھا کھا کر۔

اس کے دوپراٹھے بناتے، انڈے بنائے اور چائے اوپر رکھی۔۔۔۔۔ نیند اب بھی بہت آرہی تھی۔

وہ کچن میں آکر اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھا اور اسے دیکھا جس کا رخ چولہے کی طرف تھا۔

بن گیا ہے ناشتہ؟ بس چائے رہ گئی ہے کیا آپ خود کپ میں ڈال لیں گے؟ وہ نیند میں ہی بولی تھی۔۔۔۔ اب تک اسے
جمائیاں آرہیں تھیں۔

نہیں! صاف انکار کیا تھا تبریز نے۔۔۔ منت نے روتی شکل بنا کر اسے دیکھا کہ شاید وہ ترس کھالے لیکن نہیں۔

اس کا ناشتہ آگے رکھا اور وہیں سامنے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ چائے بننے ہی اس کے کپ میں ڈالی اور اسے دی۔

واپس جانے لگی جب دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ واپس وہیں بیٹھ گئی۔۔۔ جانتی تھی اس کو رخصت کیے بنا گئی تو وہ بستر سے اسے اٹھا کر لائے گا۔

وہ دروازے پر پہنچا تو وہ وہیں کچن کے دروازے پر کھڑی تھی۔

آکیوں نہیں رہی ہو؟ سنجیدگی سے سوال پوچھا گیا۔

جائیں پلیز۔۔!

منت یہاں آؤ!

ضد مت کیا کریں شاہ۔۔۔ جانیں پلیز۔۔۔ اب نیند تو خاک آنی تھی۔۔۔ پرسوں کے مناظر یاد آتے وہ سنجیدہ ہوئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

تمہیں میں پاگل لگ رہا ہوں جو تم سے مخاطب ہوں۔۔۔ میرے جانے کے بعد سارا دن سوتی رہنا مجھے اعتراض نہیں ہے۔۔۔ لیکن جو وقت میرا ہے وہ مجھے دیا کرو۔

اور کتنا وقت چاہیے آپ کو؟

آپ کے شکوے ہی ختم نہیں ہو رہے۔۔۔ آپ تو زبردستی اپنا وقت لینا جانتے ہیں تبریز شاہ۔۔۔ اس کا اشارہ پرسوں کی اس کی حرکت کی طرف تھا۔

اس عورت کی بات سنتے درید نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا اور پھر سر جھکا گیا تھا۔

یہ سب رب کے ہاتھ میں ہے آپ جیسے لوگ اپنے اندازے نہیں لگایا کریں جواب باسط کی طرف سے آیا تھا۔

مجھے ملنا ہے اس سے۔۔۔ ابھی اسی وقت۔۔۔ اس نے نظر اٹھا کر باسط کو دیکھتے کہا۔

یہ ممکن نہیں ہے درید۔۔۔ اس کا علاج چل رہا ہے وہ تمہیں اندر نہیں آنے دیں گے باسط نے اسے سمجھانا چاہا۔

پلیزز۔۔۔ التجائی لہجہ تھا۔۔۔ باسط مزید انکار نہ کر سکا اور ڈاکٹر سے درخواست کرنے پر اسے اندر جانے دیا گیا تھا۔

ڈاکٹر کا کام ختم ہو گیا تھا انہوں نے کہا تھا کہ اسے اگر چند گھنٹوں میں ہوش آجاتا ہے تو وہ خطرے سے باہر ہے نہیں تو اس کی جان بچانا مشکل ہے۔

وہ وہیں بیٹھا رہا۔

اتنی نا انصافی اپنی ہی اولاد کے ساتھ رہا نشہ دریدیز دانی؟ اس نے اس کا ہاتھ تھامتے کہا آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئی۔

Posted on Kitab Nagri

میرا نہیں تو کم از کم اپنی اولاد کا تو احساس کرو جو آج ہی اس دنیا میں لائی ہو تم۔۔۔ اسے کیسے تم اس حال میں چھوڑ سکتی ہو؟ وہ دھیرے سے کہتا اٹھا اور باہر نکل گیا۔

یہ کوئی فلم، افسانہ نہیں تھا جہاں اچانک سے سب بہتر ہو جائے۔۔۔ وہ مسجد گیا تھا اور رب کے حضور جھکا تھا۔۔۔ اس امید پر نہیں کہ اس دعا کے صدقے وہ بچ جائے گی بلکہ اس یقین کے بھروسے کہ اسے کچھ نہیں ہوگا۔

"وہ بچپن سے دعا مانگا کرتا تھا لیکن جب مانگتا تھا تو اس یقین سے مانگتا تھا کہ دعا قبولیت کا شرف پائے گی ہی۔۔۔ وہ کہا کرتا تھا اے رب تیرے علاوہ دنیا میں کوئی ایسی ذات ایسی طاقت نہیں جس سے ہم مانگ سکیں تو واحد زریعہ ہے تجھ سے مانگتے ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تو ہمیں دھتکارے گا نہیں"

اور وہ تو وہ ذات ہے جو ہماری ناممکن چیزوں پر مسکرا کر کُن فرما دیتا ہے بس اس کے معاملے میں بھی کُن ہو گئی تھی۔ وہ گھنٹوں بعد واپس آیا تو رباب نے اس کا بیٹا اسکے ہاتھ میں دیا۔۔۔۔۔

اپنی بیوی کو دکھا آئیں۔۔۔۔۔

اور تب سے پہلی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر بکھری تھی۔۔۔۔۔ اور الحمد للہ پڑھ کر وہ اندر داخل ہوا۔
www.kitabnagri.com

احساس ہے تمہیں وہ کب سے بھوکا ہے؟ درید نے اندر جاتے ہی اسے دیکھتے سخت لہجے میں کہا۔

درید۔۔۔۔۔ لائیں اسے یہاں۔۔۔ وہ لیٹے ہی تڑپتی بولی تھی۔

اب کیوں تڑپ رہی ہو۔۔۔۔۔؟

کتنے گھنٹے تو بیہوش تھی تم۔۔۔ تب تمہیں اس کا خیال نہیں آیا؟ وہ سنجیدہ تھا اپنا غصہ وہ ایسے نکال رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

درید دد پلیر زرز۔۔۔!

اس کی تڑپ کو محسوس کرتے وہ اس کے قریب گیا اور ان کے بیٹے کو اس کے ساتھ لٹایا جو یہاں وہاں دیکھتا منہ میں انگوٹھا ڈالے ہوا تھا۔

وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

دیکھ رہی ہو کتنا چلاک ہے یہ یہاں وہاں دیکھ رہا ہے اور اتنے بچے آنکھیں بھی مشکل سے کھولتے ہیں درید نے کہا تو رہائشہ نے درید کو دیکھا۔

جس کا بکھر اعلیٰ اور سرخ ہوتی آنکھیں اس کی حالت کی گواہ تھیں۔

تم مجھے غصہ دلار ہی ہو منت۔۔۔ وہ چیزیں وہیں رکھتا دروازہ پھر سے بند کرتا اس کی طرف آیا۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا کہ آپ کو غصہ آئے۔۔۔ غصہ مجھے آنا چاہیے۔۔۔ اس نے اپنی گردن اور گال کو آگے کرتے اسے دیکھا یا جہاں اس نے زخم دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

تبریز شاہ کئی لمحے اسے دیکھتا رہا۔

تمہیں لگتا ہے ان سب کے لیے میں معافی مانگوں گا؟

آپ کو مانگنی چاہیے۔۔۔ اس نے ہاتھ باندھتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

تم جب میری ذات کی نفی کرو گی تمہیں سزا ملے گی۔۔۔ اور اس سزا کے بعد مجھ سے معافی اور شرمندگی کا تصور مت رکھنا چلو اب !

تبریز شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ دروازے تک لے جانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ پر جمی رہی۔

تم کیوں چاہتی ہو کہ میں تمہارے دوسرے گال پر بھی ایسا ہی زخم دوں منت تبریز شاہ؟

آپ یونیورسٹی میں مجھ سے کیا چاہتے تھے؟ اچانک سوال آیا تھا۔

تمہارے باپ کے بزنس کے ٹرسٹ تک پہنچنا چاہتا تھا تمہارے ذریعے۔۔۔ اور کچھ پوچھنا ہے؟ وہ اس وقت بحث نہیں چاہتا تھا اس لیے سچ بتایا اسے۔

تو پھر پہنچے کیوں نہیں؟

میری دلچسپی نہیں رہی تھی ان سب میں؟

کیا تب ہی مجھ سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔؟

تمہیں کس نے کہا مجھے تم سے محبت ہے؟ وہ بولا تو وہ ایک دم خاموش ہو گئی۔۔۔ وہ کیوں ایسا بولتا تھا۔

اچھا!!! اس کا مطلب کہ منت وقار کو بھی آپ میں دلچسپی نہیں لینی چاہیے؟

تم دلچسپی آج سے نہیں میری ذات میں سالوں سے لے رہی ہو۔۔۔ اس لیے نہیں آنا چاہتی تھی نا میرے سامنے کہ کہیں میں تمہیں اس نام سے علیحدہ نہ کر دوں؟ وہ اسے لاجواب کر گیا تھا۔

اس شخص نے ہمیں علیحدہ کیوں کیا تھا؟ وہ تو آپ کا دوست تھا نا۔۔۔ سالوں سے اس کے من میں یہ سوال تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ابھی مجھے جانا ہے ان سوالات کے جوابات بعد کے لیے رکھو اور ہاں۔۔۔ منت وقار نہیں منت تبریز شاہ ہو اب تم یاد رکھنا!

آؤ؟ آپ اتنے ضدی کیوں ہیں شاہ؟ وہ تھک جاتی تھی اس کی ضد کے آگے۔

کیونکہ میں چاہتا ہوں تم میری ضد پوری کرو۔۔۔ اس نے کہا تو منت نے اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

تبریز شاہ نے اپنے انگوٹھے سے اس کے زخم پر مسیحائی پہنچائی۔

یعنی آپ شرمندہ ہیں؟ اس نے فوراً پوچھا۔

نہیں! زخم کی نوعیت جان رہا تھا۔۔۔ کہ اگلا وار یہ برداشت کر پائیں گے یا نہیں۔۔۔ اس نے سنجیدگی سے کہتے اس کا گال تھپتھپایا اور اس کا ہاتھ تھام کر زبردستی دروازے تک لایا۔

آیت الکرسی تو پڑھ لو۔۔۔ بھول گئی ہو؟ مرور نہ جاؤں میں۔

خدا کا خوف کریں شاہ۔۔۔ اس کا دل دہل گیا تھا۔۔۔ اس نے روز کی طرح اس پر پھونک ماری تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔

ٹیوب نکال کر رکھی ہے گال پر لگا لینا۔۔۔ اور اب سو جاؤ میرے آنے تک مجھے فریش چاہیے ہو بالکل اور کپڑے بدل لو کل بھی یہی پہنے تھے تم نے۔۔۔ وہ اسے جتلا گیا تھا کہ اس کی ایک چیز پر اس کی نظر ہے۔

اففف۔۔۔ یہ شخص۔۔۔ اس نے اس کے جانے کے بعد دروازے کو لاک کیا اور اندر آئی۔۔۔ گھر آج گندناہ تھا۔۔۔ اور اسے تھکان بھی تھی اس لیے صرف آج پلاؤ بنانے کا سوچا اس کے بعد وہ سونا چاہتی تھی۔

جلدی سے پلاؤ بنایا۔۔۔ پھر یاد آیا کہ مہاراجہ راستے کے بغیر یہ نہیں کھائیں گے پھر راستہ بنا کر فریج میں رکھا اور فریزر میں اس کی رس ملائی چیک کی جو موجود تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس کی ہر چھوٹی بات کو اس نے حفظ کر لیا تھا ان چند دنوں میں۔۔۔۔۔ وہ دنیا کی ہر کوتاہی کر سکتی تھی لیکن تبریز شاہ کے معاملے میں اس کا وجود، اس کا دل، اس کا دماغ کبھی کوتاہی نہیں کر سکتا تھا۔
کچن سمیٹ کر۔۔۔ اس کی بات یاد آئی تو فریش ہو کر کپڑے بدلے اور سو گئی۔

کیا میں نے بہت انتظار کروایا؟

ربائشہ نے اس سے پوچھا تو وہ محض اسے دیکھ کر رہ گیا۔

کبھی تمہیں بھی اتنا تڑپا کر پوچھوں گا میں کہ رباشہ درید زدانی کیا میں نے بہت ترپایا ہے تمہیں وہ سنجیدہ سا کہتا اٹھا اور باہر نکل گیا۔

اس نے گہری سانس بھری اور اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوئی جو سوچکا تھا۔۔۔۔۔

وہ ہو بہو درید پر گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ مسکرائی۔۔۔۔۔ کچھ تو مجھ سے چراتے اپنے بیٹے کے ہر نقش کو چومتے وہ اس سے شکوہ کر رہی تھی۔ باسط اندر آیا اور اس کے ماتھے پر پیار دیا۔۔۔۔۔ تو وہ مسکرائی۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

رباب نے اسے دیکھتے آنکھیں جھکائیں۔۔۔۔۔ خاموشی تھی اب ان کے درمیان جسے باسط کی آواز سے توڑا۔

یار ماموں پر تو گیا نہیں یہ۔۔۔۔۔ باپ پر چلا گیا ہے سارا۔۔۔۔۔ مجھ پر جاتا تو لڑکیاں مرتی اس پر۔۔۔۔۔ باسط نے ماحول کو ہلکا کرنے کے لیے کہا۔

اب زیادہ مریں گی کیونکہ وہ میرے بھائی پر گیا ہے آپ فکر نہیں کریں۔۔۔۔۔ رباب نے کہا تو سب مسکرا دیے۔

Posted on Kitab Nagri

تو تم مجھے میرے جیسا دے دو نا؟ باسط نے اس کی طرف جھکتے کہا تو اس نے باسط کے کندھے پر دھپ لگائی۔

درید کہاں گئے ہیں؟ ربانثہ نے پوچھا۔

مٹھائیاں بانٹ رہا ہے پاگلوں کی طرح۔۔۔۔۔ ایک آدمی کو پکڑ کر دس بار پوچھ رہا ہے کہ آپ نے منہ میٹھا کیا ہے۔۔۔ شوگر کروائے گا سب کو سالہ۔۔۔۔۔ باسط نے چٹھ کے کہا تو ربانثہ نے اسے گھورا۔

میں دیکھتا ہوں اسے۔۔۔۔۔ باسط کہہ کر نکل گیا تو رباب دھیرے سے چلتی اس کے پاس آئی۔

سب سے پہلے اسے میں نے چوما ہے۔۔۔۔۔ وہ پُر جوش انداز میں کہہ رہی تھی۔

تمہارا حق ہے تم اکلوتی پھپھو ہو میرے بیٹے کی؟

کیا تم نے اس کا نام سوچا ہے؟

اوہوں۔۔۔ ابھی تک تو نہیں؟

کیا اس کا نام میں رکھوں؟ وہ پُر جوش تھی بہت۔۔۔ ربانثہ اسے منع نہ کر پائی۔

www.kitabnagri.com

بالکل!

حازق دریدیز دانی۔۔۔۔۔ کیسا ہے؟

بہت اچھا! ربانثہ نے کہا تو وہ مسکرائی۔۔۔ اور پھر اس کے نزدیک بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام گئی۔

تم بہت اچھی ہو رابی۔۔۔۔۔ میں شرمندہ۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کوئی بات نہیں۔۔۔ میں نے اپنے بیٹے کے لیے ہر ایک انسان کو معاف کر دیا تھا۔۔۔ اس نے رباب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو وہ مطمئن ہوئی۔

تب تک دریدر اندر آگیا تھا۔۔۔ باسط بھی پیچھے ہی تھا۔

بھیمیں نے آپ کے بیٹے کا نام رکھ دیا ہے وہ چل کر اس کے پاس آئی تو دریدر نے اسے ساتھ لگایا۔

اچھا کیا میں نے تمہیں اجازت دی ہے؟ اس نے کہا تو رباب نے اسے دیکھا۔

میری غلطی تھی میں مانتی ہوں۔۔۔ مجھے بھابھی کو وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔ بس میں غصے میں تھی۔

گڑیا یہ بات جان لو کہ تمہاری اور اس کی اپنی اپنی جگہ ہے میرے دل میں۔۔۔۔۔ اور وہ محبت ہے میری۔۔۔۔۔ تمہیں وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔ جو بھی تھا وہ ہم دونوں کا آپس کا معاملہ تھا جو میں خود سلجھانا چاہتا تھا۔

اب مجھے معافی کیسے ملے گی؟

معاف تمہیں رابی کر چکی ہے۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں اسے؟ اس نے کہتے رہا نشہ کو دیکھا جو انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

اب بتاؤ میرے بیٹے کا نام کس خوشی میں رکھا ہے تم نے؟

میں اکلوتی پھپھو ہوں اس کی۔۔۔۔۔ رابی نے اجازت دی تو میں نے رکھ دیا حازق دریدر زدانی کیسا ہے؟

بہت خوب۔۔۔ لیکن یاد رکھو تمہارے بچوں کا نام اب میں رکھوں گا اپنے شوہر سے پوچھ لو۔۔۔۔۔ دیدر نے کہا تو رباب نے فوراً باسط کو دیکھا جو کندھے اچکا گیا۔

اوکے مجھے منظور ہے۔۔۔۔۔ اس نے باسط کو نظر انداز کرتے کہا کیونکہ اس کے بیٹے کا نام اسے ہی رکھنا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

تم لوگ گھر جاؤ اب۔۔۔۔۔ کل آجانا۔۔۔۔۔ درید نے انہیں دیکھتے کہا تو باسط نے فوراً منع کیا۔

یہاں ایک سے زیادہ کورکنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔ زیادہ اپنے سوز لگانے کی ضرورت نہیں ہے گھر جاؤ۔۔۔۔۔ اس نے باسط کو براہِ راست کہا تو اس نے لب بھینچے لیکن شاید اس وقت ان کو اکیلا چھوڑنا زیادہ بہتر تھا اسی لیے رباب کو لے کر وہ گھر چلا گیا تھا۔

وہ درید اور ربائشہ کے پاس کافی دیر تک ٹھہرے تھے۔۔۔۔۔ رباب ان کے بیٹے کو چومتی بار بار اسے دیکھ کر پر جوش ہوتی باسط کو دکھاتی۔

باسط اس کی ان حرکتوں پر مسکرا کر رہ جاتا۔۔۔ وہ بہت خوش تھی اور وہ اسے دیکھ کر خوش تھا۔ وہ خوش اور مطمئن تھا اپنی زندگی میں۔۔۔۔۔ رباب نے اسے خود میں اتنا الجھا دیا تھا کہ اسے کسی اور چیز کو سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا تھا۔

درید نے انہیں گھر بھیج دیا تھا لیکن رباب کا من ہی نہیں تھا گھر جانے کا۔۔۔ باسط خود بھی نہیں آنا چاہتا تھا لیکن اب ربائشہ ٹھیک تھی اور وہ انہیں اکیلا چھوڑنا چاہتا تھا۔

رباب چلو۔۔۔!

باسط تھوڑی دیر اور۔۔۔۔۔

وہ سو گیا ہے رباب۔۔۔۔۔ اب نا جانے کتنی دیر تک سوتا رہے۔۔۔۔۔ باسط نے اسے سمجھانا چاہا۔

ابھی اٹھ جائے گا نا پھر میں تھوڑا سا کھیل لوں گی پھر پکا چلیں گے اس نے کہا تو باسط نے اسے گھورا۔

Posted on Kitab Nagri

آرہی ہو یا اکیلا چلا جاؤں؟

اُف آرہی ہوں۔۔۔ وہ سوئے ہوئے حازق کو پیار کرنے لگی تو درید نے مسکرا کر اس کا ماتھا چوما اور وہ انہیں خدا حافظ بول کر باہر آگئی۔

کھانا نہیں بنایا تھا آج میں نے کچھ بھی۔۔۔ ڈنر کرتے ہیں کسی اچھی سے جگہ پر۔۔۔ وہ پر جوشی سے بولی۔
بالکل نہیں! پیک کروالیتا ہوں۔۔۔

آہ باسط کتنے بورنگ ہیں آپ۔۔۔۔۔ وہاں بیٹھ کر کھاتے ہیں اتنا مزہ آئے گا۔
میں تمہیں کسی اور دن لے جاؤں گا رباب اس وقت تھک گیا ہوں بہت۔۔۔ اس نے کہا تو رباب نے خاموشی سے سر ہلایا۔

ناراض ہو گئی ہو؟

اس کی خاموشی سے یہی اخذ کیا تھا باسط نے اسی لیے پوچھے بنانا رہ سکا۔
نہیں آپ کی طرح نہیں ہوں میں۔۔۔ اب آئس کریم بھی لے لیجئے گا آہی گئے ہیں تو۔۔۔ اس نے کڑھتے کہا۔
وہ باہر گیا کھانا پیک کروانے لیکن پھر اس کا دل نہیں مانا واپس آیا اور گاڑی کا دروازہ کھولا۔

چلو آؤ بیٹھ کر کھا لیتے ہیں۔۔۔

نہیں!

کیوں نہیں!

Posted on Kitab Nagri

آپ تھکے ہیں گھر جا کر ہی کھالیں گے۔۔۔ اس نے سادگی سے جواب دیا۔۔

نہیں تمہاری روتی شکل نہیں دیکھنی مجھے۔۔۔ نہیں تو طعنے مارو گی کہ اس تاریخ کو میں نے باہر کھانا کھلانے کا بولا تھا آپ نے نہیں کھلایا تھا۔۔۔

اففف۔۔۔ اتنے نخرے میں نے کبھی نہیں کیے۔۔۔ وہ کہتی اتر گئی اور پھر انہوں نے کھانا کھایا اور آئس کریم دلاتے وہ اسے گاڑی میں واپس لایا تھا۔

شاپنگ بھی کرنی ہے مجھے کچھ رباب نے اسے دیکھتے شرارت سے کہا تو باسٹ نے اسے گھورا جو زیادہ ہی پھیل رہی تھی اب۔
آن لائن کا زمانہ ہے گھر بیٹھ کر کر لینا۔۔۔

اوکے آج ہی کر لوں گی وہ مسکراتی آئس کریم کھانے لگی اور وہ سامنے دیکھتا ڈرائیو کرنے لگا۔

وہ آفس سے واپسی پر ان کے پاس آیا تھا۔۔۔ منت کی شکوہ کرتی آنکھیں وہ بھولا نہیں تھا، وہ انسکیور ہو رہی تھی اس کو لے کر جو اسے قطعاً منظور نہ تھا۔

www.kitabnagri.com

ڈیڈ میں ابھی شادی نہیں کر سکتا۔۔۔۔

یہ منگنی صرف میں نے آپ کے کہنے پر کی ہے۔۔۔۔۔ پھر یہ کوئی ڈیل ہو یا صرف آپ کی اپنے دوست سے دوستی مجھے فرق نہیں پڑتا۔ تبریز شاہ۔۔۔۔۔ ہوش میں تو ہو۔۔۔۔۔ اور شادی کیوں نہیں کرنی کسی سے بھی تو کرنی ہے تو سارہ سے کیوں نہیں۔۔۔۔۔؟ وہ دھاڑے تھے۔

وہ اسی لیے نہیں کہ مجھے کسی اور۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ گھر آیا تو وہ وہیں موجود ٹی وی دیکھ رہی تھی وہ بنا دیکھے اسے اندر چلا گیا اور دروازہ بند کرتے بنا چینج کیے بستر پر لیٹ گیا۔

وہ کئی لمحے سوچتی رہی پھر پانی کا گلاس لیتی اندر آئی لیکن اندر اندھیرا دیکھ کر چونکی۔۔۔

یہ کون سا وقت تھا سونے کا اس نے لائٹ چلائی۔

بند کرو اسے اور دروازہ بند کرو۔۔۔۔۔ وہ وہیں سے بولا۔۔۔

وہ بند کرتی اس کے پاس گئی اور اس کی آنکھوں سے بازو ہٹایا اور اسے دیکھا۔

مجھے گھر جانا ہے؟

ابھی ممکن نہیں ہے۔۔۔ کل شام تک ممکن ہو پائے گا۔۔۔ کیا کھاؤ گی؟

مجھے گھر ہی جانا ہے یہاں نہیں رہنا وہ بضد ہوئی تو درید اس کے پاس آیا اور اس کے اوپر جھکا۔

تم مجھے پہلے ہی بہت زلیل کر چکی ہو رہا نشہ درید زدانی۔۔۔ اب زبان بند رکھو۔۔۔ وہ پھنکارا تو وہ خاموش ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

کیا کھانا ہے؟ اس نے پیچھے ہٹتے اس پر چادر درست کرتے پوچھا۔

کچھ نہیں کھانا! وہ منہ بسوڑتی بولی اور آنکھیں موند لیں۔۔۔ لیکن درید کی نظریں وہ مسلسل خود پر محسوس کر سکتی تھی۔

کیا مسئلہ ہے درید؟ وہ چڑ گئی۔۔۔ یہ سوال مجھے تم سے کرنا چاہیے کہ کیا مسئلہ ہے تمہیں؟ پیار کی زبان سمجھ میں نہیں آرہی

تمہیں؟ مجھے باہر سے کھانا ہے کچھ وہ جلدی سے بولی تو درید نے اسے پھر سے گھورا۔۔۔

سوپ ملے گا اس وقت صرف تمہیں۔۔۔ آرڈر کر دیا ہے میں نے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

جب آرڑر کر دیا تھا تو مجھ سے کیوں پوچھا؟

درید نے اسے نظر انداز کیا اور اپنے فون پر میلز چیک کرنے لگا۔ ہزار فکریں اس کے دماغ میں تھیں۔۔۔ اس عورت کو جلد سے جلد پکڑنا تھا اب تو اس کی اولاد بھی تھی ربائشہ کے ساتھ۔۔۔ اتنا نقصان برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ۔۔

سوپ آنے پر وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اپنی جگہ بنا کر بیٹھا اور اسے پلانے لگا۔۔۔

کھانا کھایا ہے آپ نے ربائشہ نے اس کے بال ماتھے سے پیچھے کرتے استسفار کیا لہجے میں فکر پوشیدہ تھی۔

درید نے اس کی بات کا جواب نہ دیا تو ربائشہ نے اسے گھورا۔۔۔ آپ سے پوچھ رہی ہوں درید؟

نہیں! وجہ جان سکتی ہوں۔۔۔ صبح سے شام ہو گئی ہے آپ نے رات کو بھی ڈنر نہیں کیا تھا۔۔۔ ربائشہ نے اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتے کہا۔ دل نہیں کیا۔۔۔ درید نے اپنے بیٹے کو گود میں لیتے اس کے ساتھ جگہ بنائی اور ٹیک لگا کر ٹانگیں سیدھی کیں۔ اٹھ جائے گا وہ۔۔۔۔۔ درید کو اس کے چہرے کو جا بجا چومتے دیکھ اس نے ٹوکا تھا جس کے بدلے میں اسے درید کی اک گھوری خاموش کروا گئی تھی۔

وہ کتنی دیر اس کی اپنی اولاد سے لاڈ دیکھتی رہی تھی جبکہ وہ خود کو نظر انداز ہونا بخوبی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

پھر وہ رونے لگا تو درید بوکھلا گیا اور فوراً اسے ربائشہ کو پکڑا ناچا ہا۔

اب نہیں پکڑوں گی میں۔۔۔ تب تو مجھے بہت گھورا تھا آپ نے اب کروائیں چپ۔۔۔ ربائشہ کی طرف سے سفید انکار ہوتے دیکھ وہ اسے لے کر کھڑا ہو گیا اور یہاں وہاں چکر کاٹتے اسے خاموش کروانے لگا لیکن وہ خاموش نہیں ہو رہا تھا۔

درید نے بیچاری شکل بنا کر ربائشہ کو دیکھا تو اسے من ہی من میں ہنسی آئی پھر خود کو سیریس ظاہر کرتی اپنے بیٹے کو تھام گئی۔

Posted on Kitab Nagri

درید واپس آتا اپنی سابقہ پوزیشن میں بیٹھ گیا اور اپنا سر ربانثہ کے کندھے پر رکھ کر آنکھیں موند لیں اس کا رواں رواں اس وقت درد کر رہا تھا۔

ربانثہ نے حازق کو سلاتے ساتھ کارٹ میں ڈالا جس کا انتظام بھی درید نے کروایا تھا اور پھر درید کی طرف متوجہ ہوئی۔
تھک گئے ہیں؟

تو گھر سے فریش ہو آئیں درید۔۔۔ اس نے درید کے بالوں میں پھر سے انگلیاں پھیرتے کہا۔
نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ وہ آہستگی سے بولا۔

آپ ضد کیوں کر رہے ہیں؟ درید بچے نہیں ہیں آپ اور میں بھی بچی نہیں ہوں کہ چند لمحے اکیلے نہ رہ سکوں۔۔۔
بحث نہیں کرو رابی۔۔۔ اس کا فائدہ نہیں ہے۔۔۔ تمہیں یہاں اکیلے چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔ اس لیے خاموش رہو۔

اچھا کھانا تو کھالیں۔۔۔ کچھ آرڈر کر لیں۔۔۔ اس نے کہا تو درید نے اس کی گردن میں منہ چھپایا جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ اب آواز حلق سے نہ نکلے۔ ربانثہ خاموشی سے اپنی چادر اس پر درست کرنے لگی تو درید نے اس کے گرد حصار بنایا۔۔۔

درید ہم گھر پر نہیں ہیں۔۔۔ اس نے یاد کروانا چاہا لیکن وہ اس وقت کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔ اس لیے آنکھیں موند گیا تو وہ خاموش ہو گئی۔

اور ویسے بھی یہ ان کا پرائیویٹ کمرہ تھا جو بک تھا اور وہ لاک بھی کر چکا تھا اس لیے زیادہ فکر کی بات نہ تھی۔

Posted on Kitab Nagri

چائے بنادوں؟ واپس آتے اسے فریش ہو کر واپس آتے دیکھ رباب نے استفسار کیا۔

نہیں! کپڑے چینج کر کے آؤ۔۔۔ مجھے نیند آئی ہے۔۔۔ باسط نے اس کے فرائد کو دیکھتے کہا وہ روز اس کے آنے کے وقت پر تیار ہوتی تھی۔

اوکے۔۔۔ وہ فوراً بھاگ گئی تو وہ مسکرایا۔۔۔

کسی روز تمہیں بتاؤں گا رباب باسط ضیاء۔۔۔ کہ باسط ضیاء نے اپنی زندگی میں تمہارے علاوہ کسی صنفِ نازک کو سوچا ہی نہیں۔۔۔ لیکن اتنا جلدی نہیں۔۔۔ وہ مسکراتا لیٹ گیا اور اس کا انتظار کرنے لگا۔

وہ باہر آئی تو وہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا وہ آکر اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔

پھر کچھ یاد آنے پر اٹھنے لگی تو باسط نے اسے تھام کر اپنے اوپر جھکایا۔

اب کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟ سکون نہیں ہے تمہیں؟

آپ نے کپڑے نہیں نکالنے دیے تھے۔۔۔ صبح لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔

بس کرو رباب۔۔۔ میں نکال لوں گا اس وقت مجھ پر دھیان دو۔۔۔ رباب کے بال کان کے پیچھے اڑتے باسط نے کہا۔

سارا دن آپ پر ہی دھیان دیتی ہوں۔۔۔ اسی لیے اب مجھے سونے دیں۔۔۔

سارا دن دیتی ہو ساری رات بھی دیا کرو۔۔۔ ہو سکتا ہے مجھے تم سے محبت ہو جائے۔۔۔ وہ شرارتی انداز میں اسے چھیر رہا تھا۔

باسط طط۔۔۔ وہ چیخی تو کمرے میں باسط کا دلکش قہقہہ گونجا۔

Posted on Kitab Nagri

میں چاہتا ہوں تم رابی کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر کرو رباب۔۔۔ وہ بہن ہے میری۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ معافی مانگ چکی ہے لیکن وہ ان کے درمیان سے سرد مہری کی دیوار کو ختم کرنا چاہتا تھا۔

اوکے۔۔۔! اس نے غلط کیا تھا وہ مانتی تھی جس کی معافی وہ مانگ چکی تھی اور شرمندہ تھی اور جب اس کے بھائی کی محبت تھی وہ لڑکی تو وہ کون ہوتی تھی ان کے درمیان آنے والی۔۔۔ وہ مزید رشتوں کو پیچیدہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

وہ بنا کچھ کہے اس کی بات مان گئی تو باسط نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اسے مزید خود پر جھکایا۔

اچھی کوششیں ہیں مجھ سے اظہار کروانے کی۔۔۔ لگی رہو کامیاب ہو جاؤ گی وہ کہتا اس کے لبوں سے خود کو سیراب کرتا پیچھے ہٹا تو وہ اسے گھورنے لگی۔

کل میں واپس آؤں تو مجھے بلیک ڈریس میں ملو تم۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ اس سے فرمائشیں کرنے لگا تھا۔

رباب نے تیزی سے سرہاں میں ہلایا وہ خوش ہوئی تھی اس کے یوں فرمائش کرنے پر۔۔۔۔۔

باسط کو اچھا لگتا تھا اس کا اپنی ذات میں مشغول ہونا۔۔۔ اسی لیے اس کا بھی دھیان رکھنا اس پر فرض تھا۔۔۔ رشتے اسی متوازن سے چلتے ہیں۔ مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ اس نے باسط کے کندھے پر سر رکھتے کہا تو اس نے اسے بیڈ پر لٹایا اور خود اس پر جھکا۔ خبردار سوئی تو۔۔۔۔۔ مجھ پر دھیان دو اور پھر سارا دھیان باسط نے اس کا خود کی طرف مبدول کر دیا تھا اپنی جان لیوا قربت اسے سونپ کر۔

کیا ہوا ہے۔۔۔؟ وہ فکر مندی سے اس کے قریب آئی اور اس کے جوتے اتارنے چاہے۔

Posted on Kitab Nagri

میں نے کہا ہے ناجاؤ۔۔ اور جوتوں کو دوبارہ ہاتھ مت لگانا میرے کبھی بھی، منت کا اس کے جوتوں کو ہاتھ لگانا اسے ناگوار گزرا تھا۔ مجھے بتائیں تو طبیعت ٹھیک ہے؟ کھانا نہیں کھانا اور فریش ہوں پہلے ایسے لیٹ کیوں گئے ہیں؟

مجھے ابھی کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ یہ بتائیں طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔ لاکھ ناراضگی صحیح لیکن وہ تڑپ گئی تھی اس کے لیے۔

سر میں درد ہے اس وقت سونا چاہتا ہوں۔۔۔ جاؤ۔۔۔!

وہ اس کا سر گود میں رکھتی دبانے لگی۔۔۔۔۔ وہ واقع پریشان تھا۔۔۔ یہ اس کی محبت نہیں تھی کہ وہ ایسے اس کے کہنے پر اسے اکیلا چھوڑ دیتی۔

تبریز شاہ اس کی گود میں سر دیتا لٹا ہو کر لیٹا اور اپنے ہاتھ اس کی قمر کے گرد باندھے۔

منت نے جھک کر اس کے بالوں میں بوسہ دیا۔۔۔

جائے لاؤں۔۔۔۔

اس وقت تم کافی ہو۔۔۔۔۔ مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔۔۔

وہ وہیں بیٹھی اس کے بالوں میں ہاتھ پھرتی رہی۔۔ منت نے کبھی اسے اتنا پریشان نہیں دیکھا تھا۔

ڈیڈ نے سارہ کے والد سے کوئی ڈیل کی ہے وہ چاہتے ہیں میں اس سے شادی کر لوں نہیں تو وہ مجھے اپنا اور میری ماں کا مراہوا منہ بھی نہیں دکھائیں گے اس کے ٹوٹے لہجے نے منت کو ہلادیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

آپ کر لیں شادی میں آپ کو اجازت دیتی ہوں۔۔۔ وہ پل میں فیصلہ کر گئی تھی اگر اس وجہ سے وہ اتنا پریشان تھا تو وہ حل نکال گئی تھی پل میں۔۔۔ منت نے کہا اور اس کا سراپنی گود سے ہٹاتی اٹھ گئی۔

کھانا لگا رہی ہوں آجائیں!

منت مجھے نہیں کھانا کھانا۔۔۔ میں کیا کہہ رہا ہوں تمہیں یہ سب آسان لگ رہا ہے، میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں مزید پریشان نہیں کرو مجھے۔ آپ نے صبح قبول کیا تھا شاہ کے آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے، تو جب ہمارے رشتے میں محبت نہیں ہے پھر اس کے درمیان ایک آئے یا ہزار کیا فرق پڑتا ہے؟

کل تک تم مارنے مرنے پر تلی تھی اور آج؟ وہ حیران ہوتا تھا اس کے پل پل بدلتے رویوں پر۔

کیونکہ مجھے بار بار احساس دلانے والے آپ ہیں کہ ہمارے درمیاں محبت نہیں ہے۔۔۔ اس سے آگے میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔ آپ کے والدین چھوٹ جائیں گے جو میں ہر گز نہیں چاہتی وہ کہتی باہر نکل گئی تو وہ بھی اس کے پیچھے آیا۔

سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔ اس نے کھانا نکالا تو تبریز نے اپنی پلیٹ ہٹائی اور اس کی پلیٹ میں اس کے چچ سے کھانے لگا۔

کھلاؤ۔۔۔ جب منت نے رسپانس نہ دیا تو وہ اس کا چچ چھوڑتا ہٹانیا حکم صادر کر گیا۔

www.kitabnagri.com

منت نے اس کی خواہش کا احترام کرتے اسے چاول کھلانے لگی۔۔۔ اور خود بھی ساتھ کھانے لگی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ اندر چلا گیا تو منت نے اس کی چائے بنائی اور پین کھر لیتے اندر گئی جہاں وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

منت اپنے الجھے بال سلجھانے لگی تو وہ پلٹا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ایسے ہی رہنے دو۔۔۔ اسے بال باندھتے دیکھ اس نے کہا تو منت نے آگے کے بالوں کو ہلکا سا کیچر لگاتے باقی ایسے ہی چھوڑ دیے۔

اپنے فون پر کال موصول ہوتے ہی وہ آگے آتی لیکن انون نمبر دیکھ تبریز کی نظر اس کے فون پر گئی۔

اس نمبر کو تو وہ پہچان سکتا تھا۔۔۔ یعنی وہ بھاگنے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اب کیا ہونا تھا وہ جانتا تھا۔

منت نے آتے اپنا فون اٹھانا چاہا تو تبریز نے اس کا فون اٹھایا اور وہ نمبر بلاک لسٹ میں ڈالتے اسے دیکھا جو جاننے کی کوششوں میں تھی کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

تمہاری چائے کہاں ہے؟

کس کا فون تھا؟

رانگ نمبر تھا۔۔۔ اور میری بات کو جواب دو۔

میرا من نہیں تھا۔۔۔ اس نے سادگی سے کہا تو تبریز شاہ نے اس کا ہاتھ تھاما اور بالکونی میں لے گیا۔

جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ جھولے پر بٹھایا اور اپنا کپ اسے پکڑایا تو منت نے ایک گھونٹ لے کر اسے دے دیا۔

میرا زخم دینا تمہیں برا لگا ہے؟ اس نے اس کے زخم پر انگلی پھیرتے کہا۔

برا لگتا تو اسے ہٹانے کے سو جتن کرتی میں! وہ سادہ الفاظ میں اسے اس کے دیے زخم کی اہمیت بھی بتا گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

صبح اس کی آنکھ کھلی تو اس کے کمرے میں سے اس کا سارا سامان غائب تھا۔۔۔ حازق کی اور درید کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے وہ حواس باختہ ہوئی۔

گھڑی پر وقت دیکھا جو دوپہر کے دو بج رہی تھی۔۔۔ وہ اتنا کیسے سو سکتی تھی شاید دواؤں کا اثر تھا۔۔۔ اس کی طبیعت اب پہلے سے بہتر تھی۔

نرس کے اندر آنے پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ اور اسے دیکھنے لگی جو کچھ عجیب لگی تھی اسے۔۔۔

اس کی آنکھیں کسی سے مشابہت کھاتی تھیں لیکن کس سے؟

اب کیسی ہو رہا نشہ جان؟

اس نرس نے اپنا ماسک نیچے کیا تو رہا نشہ کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے بچی۔۔۔۔

وہ پروین تھی۔۔۔ اس کی سوتیلی ماں اس کے باپ کی قاتل۔۔۔۔ وہ درید کو بلانا چلاتی تھی لیکن آواز جیسے حلق میں ہی پھنس گئی۔ سنا ہے اولاد کو جنم دیا ہے تم نے۔۔۔ تو سوچو اگر تمہاری جگہ تمہارے بیٹے کو ہی مار۔۔۔۔۔

درید۔۔۔۔۔ وہ جتنی آواز سے چیخ سکتی تھی چیخی تھی۔۔۔۔ خود پر ہزار زخم اسے منظور تھے لیکن پہلے درید اور اب اپنے بیٹے کے لیے وہ حساس ہو گئی تھی۔ درید کے آنے سے پہلے سے ہی وہ عورت جاچکی تھی لیکن وہ مسلسل چلا رہی تھی۔

درید نے اندر آتے اسے ساتھ لگایا۔۔۔ جس کا حلق سوکھ گیا تھا اپنے ساتھ لگایا اور ایک ہاتھ سے اس کی پیٹھ سہلانی اب ان کا بیٹا بھی رونے لگا تھا۔

ڈاکٹر ز بھی اس کے چیخنے پر اندر آئے تھے۔۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ آئیں تھیں۔۔۔ وہ۔۔۔ رہا نشہ بے حد ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کون؟ درید نے اسے دیکھتے پوچھا۔۔۔

ماما۔۔۔۔۔ ما۔۔۔۔۔ وہ عورت۔۔ اس کا تنفس بگڑا تھا اس نے گھور کر نرسوں کی فوج کو دیکھا وہ حیران تھا اتنی جلدی وہ پہنچ گئی تھی اس تک۔

کوئی عورت کیسے اندر آ سکتی ہے جبکہ میں نے کسی کو بھی اجازت نہیں دی تھی وہ دھاڑا تھا سب خاموشی سے کھڑے تھے۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھ۔۔۔ گھر۔۔۔ جانا۔۔۔ رہائشہ نے کہا تو اس نے اسے پانی پلاتے بمشکل اٹھایا اور نرس کی مدد سے اسے گاڑی تک پہنچایا اور پھر گھر لے جاتے تک وہ خاموش رہی تھی۔

اندر لاتے اسے لٹایا اور حازق کو اسے پکڑایا جو پھر سے رونے لگا تھا۔۔۔ کتنا مشکل ہو گیا تھا سب اس کے لیے گھر میں ان دونوں کو سنبھالتا یا باہر کے معاملات کو؟

اس نے تبریز کو فون کر کے اپنے باپ کے بلڈ ٹیسٹ کی رپورٹ لانے کو کہا تھا۔

درید میرے پاس بیٹھیں۔۔۔ باہر نہیں جائیں۔۔۔ وہ گھر آکر کچھ حد تک پرسکون ہوئی تھی حازق کو سلاتے اس نے درید کا ہاتھ تھاماتھا۔ میں خانساں کو کھانے کا بتا دوں۔۔۔ اور لاک لگا آؤں سارے۔۔۔ اس نے کیمرہ اندر اور باہر لگوا دیے تھے اور گارڈ بھی ہائیر کیا تھا اور پھر سکیورٹی گھر کے آس پاس تھی۔

لیکن وہ عورت اگر ہسپتال پہنچ سکتی تھی تو بعید نہ تھا کہ وہ گھرتک بھی پہنچ جاتی۔۔۔ اس کے گھرتک پہنچنے سے پہلے وہ اسے پکڑنا چاہے تھا نہیں تو یقیناً کچھ برا ہوتا۔

سب کرتا وہ اندر آیا جہاں وہ عنودگی میں تھی۔۔۔ اس کے کپڑوں پر سوپ گرا تھا۔۔۔ درید نے اس کے کپڑے الماری سے نکالتے جتنی بچھائی۔

Posted on Kitab Nagri

اور پھر خود فریش ہو کر واپس آیا۔۔۔ اس کے اعصاب تھک چکے تھے اس وقت وہ بس سونا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ بھوک بھی لگی تھی لیکن ابھی وقت تھا کھانا بننے میں۔

وہ آکر لیٹا تو رہائشہ نے اس کے اوپر بازو رکھتے اس کی آنکھوں پر لب رکھے۔

وہ وہاں تک پہنچ گئیں تھی درید حازق کو مارنے۔۔۔۔

شششش۔۔۔؟۔۔؟ مجھ پر بھروسہ ہے؟

ہمم۔۔۔

بس سب مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔ درید نے کہا تو وہ درید کو دیکھنے لگی۔

چائے کا کہہ دوں؟ کھانے میں تو ابھی وقت ہو گا۔۔۔

نہیں اس وقت کچھ بھی نہیں چاہیے مجھے۔۔۔۔۔ درید نے اسے قریب کرتے کہا تو وہ چپ ہو گئی زہن ابھی تک وہیں ہسپتال کے کمرے کے منظر میں اٹکا تھا۔ اپنی گردن پر جاننا اسکا لمس محسوس کرتے اس نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلائی۔۔۔ اسے پر سکون تو کر سکتی تھی وہ۔

www.kitabnagri.com

صبح وہ اٹھا تو اب تک سو رہی تھی اس نے حیرت سے گھڑی کی طرف دیکھا جو نو بجارہی تھی ایسا ممکن نہ تھا وہ روز اسے آٹھ بجے جگا دیتی تھی۔

رباب؟

Posted on Kitab Nagri

باسط نے اسے پکارا۔۔۔ شاید وہ نیند میں تھی گہری۔۔۔ کل کی تھکی ہوگی یہ سوچتے وہ خود ہی اپنے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا۔

پھر باہر جا کر چائے بنائی اور پی کر واپس اندر آیا وہ اب تک سو رہی تھی۔۔۔

اپنا والٹ اٹھا کر جیب میں رکھا اور اس کی طرف آتے اس پر جھکا خدا حافظ بولنے کے ساتھ جب ماتھے پر لب رکھے تو اندازہ ہوا کہ اسے بخار ہے۔

اس نے اسے دیکھا۔۔۔ اچانک کیوں بخار ہو گیا تھا اسے۔

رباب؟ اس کے گال تھپتھپاتے اسے اٹھایا جس نے مندی مندی آنکھیں کھولیں تھی۔

اور پھر بند کر کے دوبارہ کھولی تو زہن کچھ بیدار ہوا اور احساس ہوا کہ وہ تیار کھڑا ہے اس کے سامنے۔

آہ!

آج میں لیٹ ہو گئی۔۔۔ ناشتہ نہیں کیا آپ نے؟ لیٹ ہو گئے ہیں وہ سر پر ہاتھ مارتی اٹھنے لگی تو باسط نے اسے سنجیدگی سے دیکھا۔ رباب بیوی ہو تم میری ملازمہ نہیں؟ میں خود بھی کر سکتا ہوں میرے ہاتھ ہیں۔۔۔ اور میں ان مردوں میں سے بالکل نہیں ہوں جن سے اپنے کام نہیں ہوتے اور ساری زندگی میں یہ سب خود کرتا آیا ہوں آج وہ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ تھا۔ باسط کیا ہو گیا ہے؟ اس نے اپنے ہلکے سے دکھتے سر کو نظر انداز کرتے کہا۔

اٹھو۔۔۔! آؤ میرے ساتھ۔۔۔ باسط نے اسے کھڑا کیا اور اپنے ساتھ باہر لایا اور ناشتے کی میز پر بٹھایا۔

فرتج سے دودھ نکال کر گرم کیا اور اسے ٹوسٹ کر کے دیے اور اس کے سامنے رکھے۔۔۔

اس نے خاموشی سے ناشتہ کیا اور باسط کے ہاتھ سے دوالی جو وہ ابھی لے کر آیا تھا۔۔۔

اٹھو اندر جا کر لیٹو۔۔ میں کھانا باہر سے لے آؤں گا اور جلدی آجاؤں گا۔۔ اس دوا میں نشہ ہے تم سو جاؤ گی فون تمہارے سر ہانے کے پاس رکھا ہے طبیعت نہ سنبھلے تو مجھے فون کر دینا وہ اسے سب سمجھا رہا تھا۔

رباب نے اس کی آنکھوں میں پہلی بار فکر دیکھی تھی اور وہ اس کے لیے تھی۔۔۔ اس نے اپنا بھار اس پر چھوڑا تو وہ لڑکھڑایا۔ پھر سنبھلا اور اسے باہوں میں اٹھاتے بستر پر لٹاتے کمفرٹر درست کیا اور اے سی اون کرنا چاہا۔

نہیں! اسے بند رہنے دیں رات کو بھی سردی لگ رہی تھی اس نے کہا تو باسط نے غصے سے اسے دیکھا۔

تو تم نے بند کیوں نہیں کیا؟

آپ جاگ جاتے ہیں پھر۔۔۔ گرمی سے۔۔۔ اس نے کہا تو باسط کا دل کیا اسے ایک جڑ دے بیوی اتنی بھی اچھی نہیں
 ہونی چاہیے اس نے دل میں سوچا۔

تمہارا دماغ خراب ہے۔۔۔۔۔ اتنی گرمی نہیں لگتی مجھے اور سردی لگ رہی تھی تو کمفرٹر اور نکال لیتی الماری سے۔۔۔۔۔ بخار اسی وجہ سے چڑھا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ بچی ہو چھوٹی سی؟

اچھا اب پلیز ڈانٹے تو نہیں۔۔۔۔۔ وہ بولی اور آنکھیں موند گئی۔

باسط کو اس کی فکر ہوئی۔۔۔ اگر وہ اس کی ہر چھوٹی بات کا خیال رکھتی تو وہ کیوں نہیں؟

اس کے پاس آتے اس کے ماتھے پر پیار دیتے وہ ہٹا اور دروازہ بند کر تا باہر چلا گیا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ گھر سے ہی کام کر لیتا۔۔۔ لیکن اگر اسے پتا چل جاتا تو وہ دماغ کھاتی کہ وہ کیوں اس کی وجہ سے نہیں گیا تھا۔

تبریز شاہ نے اس کا کیچر اتارا اور ہوا میں اچھال دیا۔۔۔

شاہ

جو میں کہوں وہ مانا کرو۔۔۔ تمہارے معاملے میں مجھے تمہارا کیا کچھ بھی منظور نہیں ہے سب میرے مطابق کیا کرو۔

اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ میرے مطابق کرتے ہیں کچھ؟ پہلے میں نے کہا کہ یہ منگنی ختم کریں آپ نے تب بھی میری نہیں مانی اب میں کہہ رہی ہوں کر لیں شادی آپ کو اب بھی یہ سب مزاق لگ رہا ہے۔

دوبارہ شادی کی کوئی چاہ نہیں جاگی ہے میرے دل میں، میرے باپ کی سیاست ہے یہ۔۔۔ کچھ وقت پہلے بول پڑتا تو شاید حالات اب بہتر ہوتے لیکن جلد ہی یہ سب ختم کر دوں گا میں۔

آپ مجھ سے سچ میں محبت نہیں کرتے؟ تھوڑی سی بھی نہیں؟

تمہیں کیا لگتا ہے چائے کا آخری سپ لیتے تبریز شاہ نے اسے دیکھا۔

میں نہیں مانتی کہ اس شخص کو مجھ سے محبت نہ ہو جو یونیورسٹی میں صرف میرے پیچھے تھا، جو مجھے زخم دے کر مسیحائی خود کرتا تھا، جس نے خود مجھ سے نکاح کیا تھا، جس نے دو سال مجھے پاگلوں کی طرح ڈھونڈا، جس نے مجھے ملتے ہی مجھ پر حق بتایا، جو میری ہر بات، ہر حرکت پر نظر رکھتا ہے، جس کو یہ پتا ہے کہ میں دن میں کپڑے کتنی بار بدلتی ہوں، جس کو یہ پتا ہے کہ میں دن میں چائے ایک ہی بار اس کے ساتھ پیتی ہوں، جس کو میرا نظر انداز کرنا بالکل پسند نہیں ہے، جو بنا مجھے اٹھائے اپنے دن کا آغاز نہیں کرتا ہے اور جو بنا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تبریز شاہ نے اس کی گردن کے زخم پر لب رکھے اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

تو اگلی بار مجھ سے سوال مت کرنا کہ مجھے تم سے محبت ہے یا نہیں سمجھ رہی ہو؟

کیوں نہ کروں یہ حق ہے میرا؟

پھر تو اور بھی بہت سے حق ہیں تمہارے۔۔۔

جیسا کہ؟

میری ہر ضد کو ماننا۔

جیسے میں نے کبھی منع کیا ہو۔۔۔ اس نے ہنکارا بھرا۔

میرے ایک بار بلانے پر آجانا۔

منت نے اسے گھورا۔

صرف مجھ پر دھیان دینا۔

اور تو جیسے آپ کہیں دینے دیتے ہیں مجھے دھیان۔

مجھے میری اولاد دینا۔

جواب میں اس کا گلابی چہرہ سامنے تھا۔

ہا ہا۔۔۔۔۔ لیکن تم تو مجھے خود کے قریب بھی نہیں بھٹکنے دیتی تو سوچ رہا ہوں یہ خواہش دوسری بیوی سے پوری کروا

لوں۔۔۔



www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

منت نے خالی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ تو وہ تھا۔۔۔ پھر اس کی آنکھیں چومی اور اسے اندر لا کر بالکلونی کا دروازہ بند کیا۔

تم پاگل کو پوری منت!

اب سر میں درد کیسا ہے وہ لیٹ گیا تو منت نے پوچھا؟

بڑی جلدی نہیں خیال آگیا؟

میرا تب سے دھیان آپ پر ہی ہے۔۔۔ تبریز آپ کو کیوں لگتا ہے میں آپ کے بغیر کچھ سوچتی ہوں۔۔۔۔ اس نے کہا تو تبریز شاہ دل میں مسکرایا۔

تمہیں کچھ سوچنے کی اجازت میں دیتا بھی نہیں ہوں منت تبریز شاہ۔۔۔ اور سر دبا دو۔۔۔

منت نے اس کا سر دبا نا شروع کیا تو وہ دوپہر والی سابقہ پوزیشن میں آتے اس کی قمر کے گرد حصار باندھتا اپنا سر اس کی گود میں چھپا گیا۔

کیوں پریشان ہو رہے ہیں؟ منع کر تو دیا ہے آپ نے۔۔۔۔

وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں منت تبریز شاہ۔۔۔ میری واحد کمزوری ہو تم۔۔۔ نہیں تو اس معاملے کو کب کا حل کر چکا ہوتا میں۔ منت نے تشکر سے آسمان کو دیکھا۔۔۔ اور پھر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

آپ حفاظت کر لیں گے میری مجھے یقین ہے۔۔۔۔ وہ مان سے بولی۔

تیل لگا دوں سر میں۔۔۔؟ وہ اس کی چھوٹی سی چھوٹی تکلیف ہر بوکھلا جایا کرتی تھی یہی چیز تھی جو تبریز شاہ کو پاگل کرتی تھی۔۔۔۔ وہ ضد کیا کرتا تھا اس سے وہ چاہتا تھا وہ اس کے بارے میں بس سوچے اس کی ذات میں مشغول رہے۔

Posted on Kitab Nagri

تم کافی ہو اس وقت۔۔۔ خاموش رہو۔۔۔

اچھا اپنے تکیے پر تو لیٹیں۔۔۔

کیوں تھک گئی ہو؟

نہیں! ایسے بے آرام ہوں گے تو نیند کیسے آئے گی۔

ایسے میں سب سے زیادہ آرام میں ہوں اور دوبارہ آواز نہ آئے تمہاری مجھے سونے دو مجھے۔۔۔۔۔ یہ تو طے تھا آج وہ ایسے ہی سونے والا تھا۔ اس کا سارا دھیان اپنے باپ پر اور منت کے فون پر آئی اس کال کی طرف تھا۔

منت نے تھک کر آنکھیں موند لیں اور بیڈ کی ٹیک سے سر جوڑا۔۔۔ وہ خود بے آرام ہو سکتی تھی لیکن اسے نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ یہ محبت تھی اس کی اپنے شوہر کے لیے۔۔۔ اس کے صبح جانے کے بعد وہ سارا دن سو کر اپنی نیند پوری کر سکتی تھی لیکن اس شخص کا سکون نہیں کھونے دے سکتی تھی جو اسی کی ذات میں تھا۔

وہ باہر بیٹھا ہی کام کر رہا تھا۔۔۔ گیارہ کے نزدیک وہ اٹھ کر ایک نظر اسے دیکھنے گیا تھا۔

وہ سو رہی تھی۔۔۔ اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا بخراب بھی ویسا ہی تھا۔۔۔ دوا وہ دے چکا تھا اسی لیے انتظار میں تھا کہ شاید اتر جائے نہیں تو اسے ہسپتال لے کر جاتا۔ وہ کمفرٹ میں دبی سو رہی تھی۔۔۔ چہرہ ہلکا سرخ تھا۔۔۔ باسٹ نے جھکتے اس کے بال اس کے چہرے سے ہٹائے اور بتی بجھاتے باہر نکل گیا۔ پھر کام کرتے اسے وقت کا اندازہ نہ ہوا۔۔۔ ڈھائی پر وہ اٹھ کر باہر آئی اسے وہیں بیٹھا کام کرتے دیکھ اس کے ساتھ صوفے پر آکر کر بیٹھی۔

تو وہ چونکا پھر کھینچ کر اسے ساتھ لگایا تو وہ اس کے کندھے پر سر رکھتے آنکھیں موند گئی۔

اب کیسی ہو؟ کیسا محسوس ہو رہا ہے؟

Posted on Kitab Nagri

اندر۔۔۔

پہلے تو تمہیں یہیں بیٹھنا تھا۔۔۔ اور دکھاؤ پاؤں کو۔۔۔ کیوں درد ہو رہا ہے باسط نے اسے ساتھ لگاتے اسکے پاؤں پر ہاتھ رکھا تو رباب اسے دیکھنے لگی۔

ہلکا ہلکا دباتا وہ شاید کوئی دعا پڑھ کر پھونک رہا تھا اس پر۔۔۔ اس کے بالوں کو دوسرے ہاتھ سے کان کے پیچھے اڑسا۔
رباب کو سب مکمل لگا تھا اس پل۔۔۔۔۔

کیا آپ میرے بالوں میں آئیلنگ کر دیں گے؟ وہ اچانک بولی۔۔۔ کافی دیر سے اس سے پاؤں دبوا رہی تھی۔
اس پر ترس بھی آیا۔۔۔ لیکن اسے اپنے کام کرتے دیکھ وہ اسے اپنے دل کے زیادہ قریب لگا تھا۔
باسط نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا اور پھر جا کر اس کی آئل کی بوتل لے کر آیا تب تک وہ نیچے بیٹھ گئی تھی۔
ہلکا ہلکا آئیل ڈالتے اس نے اچھی طریقے سے لگایا تھا۔۔۔ رباب من ہی من میں مسکرائی تھی۔
وہ اٹھ کر ہاتھ دھونے لگا تو وہ ہوش میں آئی۔

www.kitabnagri.com

بس؟

بس کی بچی آدھا گھنٹا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ باسط کو وہ دن یاد آیا جب اس نے بھی ایسے ہی کہا تھا اسے۔
بس ٹھیک ہی کی ہے۔۔۔ میں نے آپ کو کتنی اچھی کی تھی اس نے کہا تو باسط نے اسے گھور کر دیکھا جو پچھلے ایک گھنٹے سے اپنے کام کروا رہی تھی اس سے۔

Posted on Kitab Nagri

وہ دائیں طرف بنے کمرے میں گئی جو عموماً استعمال میں نہ آتا تھا۔۔۔ جہاں وہ واقعہ پیش آیا تھا۔۔ جہاں اس نے وہ کپڑے جو اس رات اس نے زیب تن کیے تھے دیکھتے وہ چیخی تھی۔

اس نے وہ کپڑے دوبارہ نکالے اور زہن میں دہرانے لگی کہ اس رات کیا ہوا تھا۔

اس رات اسے یاد ہے جب دریدرات کی ڈیوٹی پر تھا آدھی رات کو اسے اپنے کمرے میں بل چل محسوس ہوئی تو وہ خوف سے جاگ گئی تھی۔

کون ہے؟ جواب نالمتے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی لیکن مخالف نے اسے جھٹکے سے بیڈ پر دھکا دیا اور منہ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے اس کی آواز کو دبایا تھا۔ پھر اس کے دونوں ہاتھوں کو اسی کے دوپٹے سے باندھتے وہ شخص مسلسل اسے گرفت میں لینا چاہ رہا تھا جو مچل رہی تھی۔ اس شخص نے اس کی قمیض کو چاک کرتے اس کے بازو پر اپنی حوس مٹائی تھی۔۔۔۔ وہ منہ سے آوازیں نکالے سردائیں بائیں مارتی بے حال تھی۔۔۔ آواز اس شخص نے نکلنے نہیں دی تھی۔۔۔۔

آنسو زار و قطار نکل رہے تھے۔۔۔ اس نے چکراتے سر سے آخری بار رب کو یاد کیا تھا اور پھر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی کیونکہ وہ شخص اس کی مخصوص رگ دبا چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

اس کی قبر برے طریقے سے درد کر رہی تھی لیکن وہ کہہ ناپائی۔۔۔ تبریز شاہ کب کا سوچکا تھا۔۔۔ وہ نیند سے بند ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اسے یاد آیا کیسے وہ یونیورسٹی میں اسے زخم بھی خود دیتا تھا اور مسیحائی بھی خود کرتا تھا۔۔۔

اسے یاد آیا جب ان کا نکاح ہوا تھا۔۔۔ نکاح کے ساتھ اسے اپنے باپ کی موت بھی یاد آتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ماضی:

بابا۔۔۔۔!!

وہ ہسپتال کے کوریڈور میں بیٹھی چیخ رہی تھی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے، بال بکھرے تھے۔

تبریز شاہ بھاگتا اس کی طرف گیا تھا۔۔۔ جیسے ہی اسے پتا چلا تھا منت کے والد وقار پر جان لیوا حملہ ہوا ہے اور وہ اس وقت ہسپتال میں ہیں۔

منت۔۔۔۔! اسے جا کر اٹھایا۔۔۔ وہ چاہتا تھا اس کے آنسو صاف کرنا لیکن وہ یہ حق نہ رکھتا تھا۔۔۔

جانتا تھا اس کے باپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے اس کا۔۔۔ لیکن جہاں تک وہ مسٹر وقار کو جانتا تھا وہ تو کافی سلجھے ہوئے انسان تھے اپنے کام سے کام رکھنے والے، بنا کسی دشمنی کے۔

تو ان پر حملہ اور وہ بھی قاتلانہ کہ وہ اس حال میں تھے کہ ڈاکٹر نے جواب دے دیا تھا۔

اس نے روتی تڑپتی منت کو دیکھا اور پھر دل میں پختہ فیصلہ کرنا اٹھا اور ڈاکٹر سے ملنے گیا۔

ان کے پاس بہت کم وقت بچا ہے۔۔۔ ایسا تھا کہ ان کا بچ پانا مشکل ہے گولی ان کے سینے میں لگی

ہے جو نکال تولی گئی ہے لیکن ان کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔

ہم آخری بار ان سے مل سکتے ہیں؟ تبریز شاہ نے ضبط سے آنکھیں بھینچتے استفسار کیا تو اسے اجازت مل گئی۔

منت کو اٹھاتا وہ اندر لے کر گیا جو اپنے باپ کو نیم مردہ حالت میں دیکھتے ساکت رہ گئی تھی۔

شاہ۔۔۔!

Posted on Kitab Nagri

اس نے تبریز شاہ کے ہاتھ کو سختی سے تھام لیا تو تبریز شاہ نے اس کے ہاتھ پر اپنی پکڑ سخت کی جیسے خود سے وعدہ کر رہا ہو کہ وہ یہ ہاتھ کبھی چھوٹے نادے گا۔

وقار حسن نے بمشکل آنکھیں کھولیں اور اپنے سامنے ساکت کھڑی اپنی اکلوتی اولاد کو دیکھا تو آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔ بے بسی ہی بے بسی تھی۔۔۔ اپنا کانپتا ہاتھ اٹھا کر انہوں نے منت کو جیسے بلانا چاہا تھا منت نے پاس جاتے ان کا ہاتھ تھاما اور پھر برداشت کے سارے پل توڑتی رو پڑی۔

میر۔۔۔ میری۔۔۔ جا۔۔۔ ن۔۔۔ !

بابا۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔ وہ ان کے ہاتھ چومتی دیوانی ہی معلوم ہوتی تھی، اس بیٹی کے درد کا اندازہ کوئی لگا سکتا ہے جس کا واحد خونی رشتہ اسکی آنکھوں کے سامنے یوں بے دردی سے مار دیا جائے اور وہ اس وجود کو اپنے سامنے آخری سانسیں لیتا دیکھے۔
تبریز شاہ آگے بڑھا اور ان کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھا۔۔۔

یہ وقت شاید ٹھیک نہیں! لیکن اس کے بعد وقت نہیں ملے گا، میں آپ سے آپ کی بیٹی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں اس کی حفاظت کروں گا۔۔۔ اس نے تیزی سے کہا جیسے ہر حال میں وقار حسن کو یقین دلانا چاہتا ہو کہ وہ ایسا کرے گا۔ انہوں نے اس نوجوان کی بات سنتے ایک نظر منت کو دیکھ جو آنکھیں جھکائے ہوئی تھی۔

اس کے علاوہ۔۔۔ وہ می۔۔۔ رے پاس کو۔۔۔ فی راستہ نہیں۔۔۔ میں نے اپنی بیٹ۔۔۔ ٹی کو تمہیں دیار ب۔۔۔ کی امان میں وہ بولے تو منت نے انہیں نظریں اٹھا کر دیکھا۔

تبریز شاہ نے نکاح خواں کا انتظار کیا اور وقار حسین اپنی بیٹی کو قبول کرتے دیکھ وہ مسکرائے۔

رب کی۔۔۔ ا۔۔۔ اما۔۔۔ ن۔۔۔ میں۔۔۔ انہوں نے منت کو کہا اور آنکھیں موند گئے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے بعد منت کی دل دہلا دینے والی چیخیں تھیں۔۔۔۔۔

وہ اس صدمے سے نہیں نکل پار ہی تھی کہ اس کا باپ اس کا واحد رشتہ بھی اسے چھوڑ گیا ہے۔۔۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا ان پر جان لیوا حملہ ہوا ہے تاہم تیز شاہ نے اسے یہ جاننے دیا تھا وہ اس حالت میں نہ تھی کہ وہ سب جان پاتی۔
تیز شاہ نے اپنی طرف سے انکو اڑی کروائی تھی جس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ سامنے نہیں آیا تھا وہ ان سب میں مصروف تھا جب منت کو اس سے دور کرنے کا سامان تیار کیا گیا۔

یونیورسٹی میں بہت سے لوگ ان کے نکاح کے بارے میں جان گئے تھے یہ سب پھیلانے والا کوئی اور نہیں وہی تھی جسے حسد تھا منت سے۔ تیز شاہ کی جماعت میں لڑکا تھا عمر جس سے تیز شاہ اکثر کوئی نا کوئی کام لیتا تھا اور بدلے میں اسے قیمت ادا کرتا تھا۔ یہ وہی لڑکا تھا جسے منت کی بنائی ہوئی اسائنمنٹ دی تھی اس نے۔۔۔۔۔ عمر ایک نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والا انسان تھا جس کی دو بہنیں تھی ایک کا نکاح ہو چکا تھا اور ایک وہیں اس کے ساتھ پڑھتی تھی۔

وہ دونوں بہن بھائی اس بڑی یونیورسٹی میں اپنی قابلیت اور میرٹ پر آئے تھے۔

www.kitabnagri.com

اس کی بہن تاشہ کو منت سے حسد تھا، کہ تیز شاہ اس کے پیچھے کیوں تھا اگر اسے سادگی پسند تھی تو وہ اس کے پیچھے کیوں نہ تھا۔ یہ جلن، اور حسد اس حد تک بڑھ گیا تھا کہ وہ ان کو کسی بھی صورت علیحدہ کرنا چاہتی تھی اور جب اسے ان کے نکاح کا پتا چلا تو وہ اپنے آپ کو قابو میں نارکھ سکی۔ اس نے پلین تیار کیا اس کا مقصد صرف تیز شاہ کو اس حال تک پہنچانا تھا کہ وہ اسے قبول کر لے اور اس نے ویسا ہی کیا۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے تبریز شاہ کے آنے جانے پر نظر رکھی۔۔۔ منت آج کل یونیورسٹی نہیں آرہی تھی اور تبریز شاہ کے بس کچھ آخری دن تھے یونیورسٹی میں اسے سب ابھی ہی کرنا تھا۔

اس نے کیفے میں تبریز شاہ کو بیٹھے دیکھا تو مسکراتی اس کے پاس گئی اور ساتھ بیٹھنے کی اجازت مانگی۔

تبریز شاہ عمر کی کافی مدد کیا کرتا تھا مالی طور پر تو اس کی بہن کو بیٹھنے کی اجازت دے دی۔

اس کی بہن نے اس سے اپنے سبجیکٹ میں مدد مانگی تھی اس کے مطابق آج اس کا ٹیسٹ تھا اور اسے دو ٹوپکس نہیں آتے تھے جو تبریز شاہ نے اسے سمجھائے۔

بدلے میں وہ ضد کرنے لگی کہ وہ اس سے کافی پیسے کیونکہ اس نے اسے اتنا اچھا سمجھایا ہے۔۔۔ تیر ہر شاہ نے منع کیا لیکن وہ ڈٹی رہی تو اسے ماننا پڑا۔ تاشہ اپنے پلین میں کامیاب ہوتی اس کی کافی میں نشہ آوار گالیاں ملا کر اسے پلاچکی تھی اور چھپ کر اس کی گاڑی تک اس کے پیچھے آئی۔ رکشے میں اس کا پیچھا کیا اور اس کے فلیٹ میں پہنچی اندر جانا ایک مرحلہ تھا لیکن چونکہ تبریز شاہ خود بھی نشے میں تھا اس لیے دروازہ لاک نہ کیا تھا اس نے۔

وہ اندر گھسی اور چھپ گئی۔۔۔ تبریز شاہ بھاری ہوتے سر کو سنبھالتے حیران تھا اپنی حالت پر اور دروازے کا دھیان آتے ہی لاک لگا کر آیا اور بستر پر گر گیا اس کے بعد اسے کچھ بھی یاد نہ تھا۔

جب اسے ہوش آیا تب عمر اس کے گھر میں اس کے سامنے موجود تھا اور اسے دیکھ رہا تھا اس نے آنکھیں جھپکتے یہاں وہاں دیکھنے کی کوشش کی تو سامنے موجود اس لڑکی کو دیکھ کر ٹھٹکا۔

تم نے۔۔۔ عمر چلایا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اس کی بہن تاشہ تھی۔۔۔ جس کی مدد کی تھی اس نے لیکن وہ یہاں۔۔۔ اور پھر اس کا حلیہ۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہ آرہا تھا۔۔۔ وہ اس کی شرٹ میں موجود تھی سامنے ہی روتی بلکتی۔۔۔۔۔ وہ کئی لمحے کمرے کی چھت کو دیکھتا آنکھیں جھپکنے لگا جیسے یاد کر رہا ہو کہ اس نے کیا کیا تھا آخری بار۔

دوبارہ ہوش میں آنے پر اس نے دریدزدانی کو اپنے سامنے پایا تھا اور پھر ہچکی لیتے وہ دوبارہ بیہوش ہو گئی تھی۔
اس نے اس کمرے کی ساری چیزوں کو چھانا ایسے کرتی وہ ڈری تھی اگر حقیقت کچھ اور ہوئی تو۔۔؟
ڈائری۔۔۔ سامنے صندوق میں موجود ڈائری جس پر کافی گرد جمع تھی نکالا اور کھولا اندر جگہ جگہ پر کچھ لکھا تھا۔
یہ ڈائری دریدزدانی کی تھی۔۔۔۔۔ جہاں وقتاً فوقتاً کچھ ناکچھ لفظ لکھے گئے تھے جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہ باقاعدگی سے نہیں لکھتا صرف کبھی کبھی لکھتا تھا۔

وہ وہاں سے نکلتے دوسرے کمرے میں گئی اور جیسے جیسے پڑھتی گئی اس کے اوسان خطا ہوتے گئے۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ درید کی ڈائری تھی۔۔۔۔۔ جس میں حقیقت اس کے سامنے تھی۔۔۔۔۔
وہ بے قصور تھی تو دریدزدانی بھی بے قصور تھا وہ تو کسی اور لڑکی کی جگہ ماری گئی تھی بس۔۔۔
اس رات وہ حملہ رباب کے لیے تھا اس کے لیے نہیں اور پھر درید نے جو سب اس کے لیے کیا تھا۔
وہ ڈائری وہیں واپس رکھتی اس کمرے سے نکل گئی اور نیچے آکر وہیں بیٹھ گئی۔۔۔ خانسامان چلی گئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی مانند گرنے لگے۔۔۔۔۔ وہ سالوں اس شخص کو کوستی، باتیں سنائی آئی تھی جس نے اپنی ذات پر سب برداشت کیا تھا اپنی بہن کے لیے، اس کے لیے

وہ شخص اسے اپنا گیا تھا۔۔۔ کیا تھا کوئی مرد دریدیز دانی جیسا جس نے ایک لڑکی جو دنیا کی نظر میں مجرم تھی اپنے باپ کی قاتل اسے اپنایا تھا۔ اگر وہ ناہوتی اس رات تو اس کی جگہ رباب ہوتی۔۔۔ اپنی جگہ رباب کو سوچتے بھی وہ کانپتی تھی۔۔۔ حالات تب مختلف ہوتے۔ آج اس کے پاس دریدیز دانی نہ ہوتا۔۔۔ اس کی اولاد نہ ہوتی۔۔۔ اس پر قاتل کا لیل ہو تا وہ جیل میں کہیں ہوتی یا شاید مر گئی ہوتی۔۔۔۔۔

قصور کس کا تھا ان سب میں جس کی سزا ان سب نے کاٹی تھی۔۔۔؟؟؟

حالات جو بھی تھے اسے بدلے میں رب نے دریدیزدانی سے نوازا تھا۔۔۔ جس نے سالوں کی خواری سہی تھی اسے ڈھونڈ نکالا تھا اسے محبت، مان، عزت، اپنا نام سب دیا تھا۔

رب کوئی بھی قربانی رائگاں نہیں جانے دیتا۔۔۔۔۔ یہ بات درید اس پر واضح کر چکا تھا کہ وہ پاک تھی یعنی وہ وقت پر فرشتہ بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کی۔۔۔ رب نے اسے سب سے بچایا تھا اور وہ ناجانے کب سے دل میں یہ سب لیے بیٹھی تھی۔

www.kitabnagri.com

یانی۔۔۔۔۔

پانی پینا ہے۔۔۔!

باسط ہاتھ دھو کر آیا تو وہ صوفی پر ہی بیٹھی تھی اسے دیکھ کر بولی تو باسط یانی لینے چلا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

پانی اسے تھمایا۔۔۔ اور ساتھ بیٹھ گیا۔

کھانا نہیں کھائیں گے ہم؟ معصومیت ہی معصومیت تھی۔۔۔

رباب یہ اس وقت جتنی معصوم تم بن رہی ہونا کاش حقیقت میں بھی ایسی ہی ہوتی تو مجھے کس بات کا غم ہوتا۔۔۔ وہ آہ بھرتا بولا۔ توبہ کریں۔۔۔! آپ کو کون سا غم دیا ہے میں نے؟ وہ اس کے بال مٹھی میں دبوچے بولی۔

کوئی نہیں دیا۔۔۔ (تم کافی نہیں ہو) وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔۔ جو وہ نہ سن سکیں نہیں تو ابھی تک اس کے سر کے آدھے بال رباب کے ہاتھ میں ہوتے۔ باسٹ نے اس کے لیے سوپ آرڈر کیا اور اپنا کھانا اور اب وہ بیٹھانیوز سن رہا تھا جب کہ وہ دوبارہ اس کے ساتھ لگ کر بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

مجھے دیکھیں۔۔۔ وہ تھک کر بولی۔

بولو۔۔۔ باسٹ نے ٹی وی سے ایک نظر ہٹاتے اسے دیکھا اور واپس ٹی وی پر نظریں جمالیں۔

رباب نے اس کے ہاتھ سے ریموٹ لیتے ٹی وی بند کیا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

مجھے بھی وقت چاہیے ہوتا ہے آپ کا۔۔۔
www.kitabnagri.com

تمہیں ہی دیتا ہوں میں اپنا سارا وقت۔۔۔ باسٹ نے اس کے ہاتھ سے ریموٹ لینا چاہا۔

بالکل نہیں! آپ کی مصروفیت ہی بہت ہیں آپ مجھے نظر انداز کر جاتے ہیں۔۔۔ جیسے ابھی کر رہے ہیں رباب نے شکوہ کیا۔ حالانکہ ایسا کچھ نہ تھا۔۔۔ وہ اسے اس کا ٹائم ضرور دیا کرتا تھا۔۔۔ لیکن ہر بیوی کی طرح اسے بھی یہی غم لاحق تھا۔

بولو اب؟ باسٹ نے اپنا رخ اس کی طرف کرتے اسے اپنے نزدیک کھینچا جو ٹانگیں صوفے پر سمیٹے ہی بیٹھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اچھا! اب بتائیں کہ میں آپ کو کتنی اچھی لگتی ہوں؟ اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو یہ یہی پوچھ لیا۔

تھوڑی تھوڑی۔۔۔ وہ شرارت پر آمادہ تھا۔

ویسے آپ تو مجھے تھوڑے بھی پسند نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ پر آپ نے زبردستی شادی کی ہے نبھانی تو پڑے گی وہ پتھر کا جواب اینٹ سے دے گئی تھی۔ اچھا۔۔۔! میں نے زبردستی کی تھی۔۔۔ تو بچپن کی محبت تو تمہاری کوئی اور تھا ہے نا؟ باسٹ نے اسے گود میں بٹھاتے سختی سے پوچھا۔

آپ کو کیسے پتا چلا؟ رباب ہمیشہ سے یہ جواب جاننا چاہتی تھی۔

تمہاری آنکھیں تب بھی سب بتاتی تھیں اور اب بھی۔۔۔۔۔۔ مختصر یہ کہ تمہاری آنکھوں میں صاف لکھا ہے کہ تمہیں یعنی رباب باسٹ کو باسٹ ضیاء سے بے حد محبت ہے۔۔۔۔۔۔ وہ اسے تفصیل سے بتاتا اس کی لٹ کو اگلی پر گھماتا بولا۔
رباب کو اپنا ماضی یاد آیا کیسے وہ اسے پسند تھا بے حد۔۔۔ اس کی چھٹی کر لینے پر وہ کیسے اداس ہو جایا کرتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم نے میری بہن کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ عمر شدتِ غم سے چلا رہا تھا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور حالات سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔
اور جو اسے سمجھ آ رہا تھا وہ سمجھ کر بھی سمجھنا نہیں چاہتا تھا۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟

تم بتاؤ تم ساتھ لائے ہو۔۔۔ کیا تم اسی لیے ہماری مدد کرتے رہے کہ ہماری ہی بہن پر تم گندی نیت رکھتے اور اپنی حواس مٹاتے۔

Posted on Kitab Nagri

کیا بکواس ہے۔۔۔ مجھے بالکل نہیں اندازہ کہ یہ یہاں کیسے آئی۔۔۔ وہ چلایا۔

پھر تو تمہیں یہ بھی معلوم نہیں ہو گا کہ اس کی یہ حالت تم نے کی ہے عمر اپنی بہن کی حالت دیکھتا ٹرپ رہا تھا۔

لیکن تبریز شاہ انکاری تھا۔۔۔ ان سب سے۔۔۔ عمر اس کی حیثیت کا نہیں تھا اس لیے زیادہ کچھ نہ کر سکا لیکن وہ منت کو بتا کر سب انہیں علیحدہ کرنا چاہتا تھا۔

وہ جانتا تھا تبریز شاہ مانے نامانے اسے منت و قار سے محبت ہے اور وہ اس سے اس کی محبت کو دور کر دے گا بدلے میں۔

تبریز شاہ اب تک حیران تھا کہ وہ لڑکی اس کے گھر کے اندر کیسے پہنچی۔۔ وہ ان سب کی جانچ پڑتال کر رہا تھا جب عمر منت کے پاس گیا اور اسے اس کی حقیقت بتانے کی کوشش کرنے لگا۔

لیکن تبریز شاہ بروقت پہنچ گیا تھا اسی لیے وہ سب منت ناجان پائی لیکن اگلے روز یونیورسٹی میں سب کو پتا چل گیا تھا کہ تبریز شاہ نے منت وقار سے شادی اس کے باپ کی دولت کے لیے کی تھی۔ عمر نے اپنے ساتھ ہوئی تبریز شاہ کی فون کال کی ریکارڈنگ سب کو سنائی تھی جو تب کی تھی جب وہ منت وقار میں اس کے باپ کے بزنس ٹرسٹ کو جاننے کے لیے دلچسپی لے رہا تھا۔ اور اس نے منت کے باپ کی انفارمیشن نکالنے کو کہا تھا عمر کو۔۔۔ یہ بات کافی پرانی تھی لیکن عمر نے اسے ہتھیار بنا کر منت کو سنائی تھی جسے سنتے وہ ٹوٹ گئی تھی۔ اور پھر وہ سب چھوڑتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔ اسے عمر نے یہ بھی بتایا تھا کہ تبریز شاہ اس کی دولت کے لیے اس کے ساتھ تھا۔۔۔ اس کا باپ منت کے باپ کو بزنس میں ہرانا چاہتا تھا۔

اسے محبت ہونے لگی تھی تبریز شاہ سے۔۔۔۔ وہ بنا کچھ اس سے پوچھے اس کی صفائی سنے سب چھوڑتی وہاں سے دور چلی گئی تھی۔ اور آج تک اس نے تبریز شاہ سے اس بات کا ذکر نہیں کیا تھا۔۔ کیونکہ آہستہ آہستہ وہ جان گئی تھی کہ شاید یہ سب انہیں الگ کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

کیونکہ اب وہ خود بھی جانا مانا بزنس مین تھا۔۔۔ لیکن کافی حقیقتیں ابھی بھی کھلنا باقی تھیں۔ وہ تو یہ بھی نا جانتی تھی کہ اس کے باپ کا قتل ہوا تھا۔۔۔ اسے یہی بتایا گیا تھا کہ اچانک ہونے والے ہارٹ اٹیک سے ان کی موت ہوئی تھی۔

ابھی وہ اور آنسو بہاتی کہ نظریں اٹھائی تو وہ سامنے سنجیدہ سا کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

ربا نشہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی اور اس کے سینے سے لگی زار و قطار رونے لگی درید نے اسے رونے دیا تھا یقیناً وہ حقیقت سے آشنا ہو گئی تھی۔

اور شاید یہی صحیح وقت تھا۔۔۔ اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے درید نے اسے خاموش کروایا۔
میرے پاس لفظ۔۔۔ نہیں۔۔۔

میں نے تو کچھ پوچھا بھی نہیں آپ سے رہا نشہ۔۔۔ سالوں پہلا لہجہ۔۔۔ وہ ساکت رہ گئی۔

آپ مجھے معاف نہیں۔۔۔ کریں۔۔۔ میں معافی کی حقدار نہیں۔۔۔ وہ شرمندہ تھی پشیمیاں تھی۔۔۔ اس کے
جزبات اس وقت کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔
www.kitabnagri.com

کیا اس انسان کو کوئی سمجھ سکتا ہے جس نے محبت کرتے ہوئے بھی اس شخص کے لیے اپنے دل میں یہ بات چھپا رکھی
ہو۔۔۔۔۔ جس نے اسے مجرم مانا ہو سالوں اور وہ شخص آپ کا محسن نکل آئے۔۔۔۔۔

اس رات وہ سب رباب کے لیے تھا۔۔۔ آپ پھنس گئی۔۔۔ وہ کہہ کر خاموش ہوا۔۔۔۔۔

میں اسے کبھی۔۔۔ معاف۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے ربائشہ دریدیزدانی۔۔۔ درید نے اسے سامنے کرتے کہا جو حیرت سے اسے دیکھتی ششدد کھڑی رہی۔

کب۔۔۔۔ کی۔۔۔ کیسے؟

اس شخص کو اسی رات سے ڈھونڈنا شروع کر دیا تھا میں نے اور بس اپنی بیوی، اپنی بہن کے مجرم کو جہنم واصل کر کے میں نے وہ قصہ مٹا دیا۔

میں۔۔۔!

پشیمان ہیں؟

اس نے تیزی سے سر ہلایا۔۔۔۔

یاد ہے آپ نے پوچھا تھا کہ اب میں پہلے کی طرح آپ کو آپ کیوں نہیں بلاتا۔۔۔ اور میں نے کہا تھا ابھی کچھ ادھار ہیں آپ کی طرف بس آج اس ادھار کو چکا دیا آپ نے سب حقیقت جان کر مجھے بری الزمہ کر کے۔۔۔۔۔ درید نے اسے بتایا، وہ اس غم میں تھا کہ اس کی بیوی کے دل میں وہ واقعہ اب تک اپنے پنچے گاڑھے ہوئے ہے جس میں وہ بے قصور تھے۔

www.kitabnagri.com

جس روز آپ کی قربت ملی تھی۔۔۔۔۔ آپ کے لمس سے آشنا ہوئی تھی میں اسی دن جان گئی تھی کہ یہ لمس، یہ قربت، یہ سانسیں، یہ شخص وہ نہیں جس کی سزا میں نے اسے دی ہے۔۔۔۔۔ وہ بولی۔

کہنے کو بہت کچھ تھا لیکن الفاظ نہ ملے تھے اس اپنے احساسات کو دکھانے کے لیے، وہ لرزتے وجود کے ساتھ اس کے سامنے موجود تھی۔

اس دنیا میں دو بے قصور لوگوں نے بلا وجہ کی سزا اگر کاٹی تھی تو بدلے میں انہیں ایک دوسرے کا ساتھ ملا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

رات کے بعد سویرا۔۔۔۔۔

میں تھک گیا ہوں کھڑا رہ کر۔۔۔۔۔ درید نے کہا تو اس نے درید کو دیکھتے صوفے پر بیٹھنے کو کہا اور خود بھی بیٹھ گئی۔

لاونج میں اس وقت خاموشی تھی۔۔۔۔۔ جزبات جیسے سارے اس خاموشی میں تھے۔

آپ مجھے معاف۔۔۔۔۔ آپ کو معاف کیا میرے دل نے، آپ کے کیے ہر جرم کو معاف کیا میں نے رہائشہ۔۔۔۔۔ محبت میں محبوب سے غلطی کے اعتراف نہیں کروایا جاتا۔۔۔۔۔ بس خاموشی سے اپنا احساس دلا کر جتلا یا جاتا ہے کہ ضرورت کیا ہے۔۔۔۔۔ میں آپ کی ضرورت بننا چاہتا تھا۔

سالہ مرنا نہیں چاہیے اسے اتنے گھاؤ دو اس کی آپیں ساری رات یہاں گونجتی رہیں سامنے کرسی پر بیٹھے شخص نے کہا۔
تو ایسا نہیں کر سکتا تبریز۔۔۔۔۔ عمر چلایا۔۔۔۔۔ وہ اب پھر ان دونوں کے درمیان آنا چاہ رہا تھا جب سے اسے پتا چلا تھا کہ منت واپس آگئی ہے تبریز شاہ کے پاس وہ انہیں خوش نہیں دیکھنا چاہتا تھا اپنی بہن کا بدلہ لینا چاہتا تھا وہ جس نے اس کے بعد کبھی شادی کی ہی نہیں تھی اسے ان سب کا قصور وار تبریز شاہ لگتا تھا۔

میں کر سکتا نہیں کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ سگریٹ سلگاتے اس نے سامنے موجود شخص کو کہا۔

یاد رکھ میں جب بھی یہاں سے نکلا تیری بیوی کو وہ مواد دکھا دوں گا جو تو نے میری بہن۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

پے درپے اس پر لاتوں اور مکوں کی برسات کرتے تبریز شاہ پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تو بتائے گا میری بیوی کو۔۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا تھا۔۔ تیری بہن کے ساتھ۔۔۔۔

میری بہن جھوٹ نہیں بول سکتی مجھ سے۔۔۔ اور مت بھول اس کے بدن پر اس دن تیرا لباس اور تیرے دیے نشان تھے۔۔۔۔۔ وہ شخص چلایا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔ مجھے کچھ یاد نہیں۔۔۔۔۔ میں ایسا مر کر نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے نامیں سر ہلاتے کہا۔ تیری بیوی کے ساتھ بھی وہی ہو گا۔۔۔۔۔ جو تو نے میری بہن کے ساتھ کیا۔۔۔۔۔ اسی لیے میں نے تم لوگوں کو علیحدہ کر دیا۔۔۔۔۔ عمر نے قہقہہ لگایا۔

اس کے قہقہے تبریز شاہ کو ہر جگہ سنائی دے رہے تھے۔۔۔۔ وہ رات وہ کبھی نہیں یاد کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ جس کے بعد وہ ہر رات خود سے نظریں نہیں ملا پاتا تھا۔ جس دن میں یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا تبریز شاہ اس دن منت تبریز شاہ یہ سچ جان جائے گی کہ اس کا شوہر کسی دوسری عورت۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ اس پر پھر ہاتھ اٹھا چکا تھا۔۔۔۔۔ یہ سب سننا قیامت خیز تھا۔۔۔۔ اور یہ سب سننا وہ پاگل ہونے کو تھا۔۔۔۔

_____lll

تو صرف ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔۔۔ مجھے مار نہیں سکتا کیونکہ وی گریٹ مسٹر تبریز شاہ کسی بے قصور کو مار نہیں سکتا۔۔۔ وہ شخص چلا یا لیکن وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

وہاں سے نکلتے اس نے گاڑی میں بیٹھتے پانی پیا۔۔۔ اگر کسی دن منت کو سب پتا چل گیا تو۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

روز شام یا نچ بجے باسط اپنی مصروف زندگی سے وقت نکال کر رباب یزدانی کو پڑھانے آتا تھا۔

رباب کو پڑھانا اتنا آسان بھی نہ تھا۔۔۔ شروع شروع میں اس نے اسے کافی تنگ کیا تھا لیکن اب وہ اسے ہینڈل کرنا سیکھ گیا تھا۔ وہ اسے کافی سنجیدگی سے پڑھا رہا تھا۔۔۔ کیونکہ اس کے اکلوتے دوست نے اس پر یقین کر کے اس پر یہ بھاری ذمہ داری ڈالی تھی۔ آغاز میں رباب نے درید کی طرح اسے سمجھتے اس سے لاڈ اٹھوانے چاہے تھے۔۔۔۔۔ باسط نے ایسا کیا بھی تھا لیکن اب وہ کافی سنجیدہ تھا اس کے ساتھ۔ اس کے مطابق استاد اور شاگرد کا ایسا ہی تعلق ہونا چاہیے۔۔ یہی وجہ تھی رباب اس سے ڈرتی تھی تھوڑا سا۔۔ اس کی رعب دار شخصیت ہی ایسی تھی۔

وہ بنا کوئی فضول بات کیے اسے سنجیدگی سے ایک سے تین بار سوال کروا تا اور اگر وہ پھر بھی نہ کرتی تو اسے ڈانٹ دیا کرتا تھا اکثر۔۔۔ رباب اس کی ڈانٹ سن کر منہ بسوڑتی۔۔۔ ایک آد بار اس نے درید کو بتایا تھا لیکن اس نے باسط کو ہی صحیح کہا تھا۔

زندگی کی رفتار ایسے ہی چلتی گئی اور تین سے چار جماعتیں اس نے باسط سے پڑھیں۔۔۔۔۔

اب وہ بڑی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ ساتویں جماعت میں ہوئی تھی وہ اچھے نمبروں سے پاس ہو کر۔۔۔۔۔

اس کا دماغ اب نئی نئی شرارتیں سوچ کر اس پر عمل کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔ باسط کی شخصیت پہلے سے زیادہ رعب دار ہو چکی تھی۔ یہی وجہ تھی رہا بیزدانی ایک ہی شخصیت سے ڈرتی تھی اور وہ تھا باسط ضياء۔

ایسے ہی دن گزر رہے تھے۔۔۔۔۔ رباب یزدانی نئی نئی باتیں سیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے باسط اچھا لگتا تھا بیشک وہ ڈرتی تھی اس سے لیکن وہ اسے اپنی بھیو کے بعد بے حد پسند تھا۔

وہ آٹھویں جماعت میں تھی۔۔۔ جب اس کی دوست نے اس سے پوچھا تھا کہ اس کا کوئی بوائے فرینڈ ہے۔

اس نے جواب نفی میں دیا تھا۔۔۔ وہ شہر کے اچھے پرائیویٹ سکول میں جاتی تھی جہاں یہ سب باتیں عام تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

کیوں؟ بنالو تم بھی۔۔۔ دیکھواتنے اچھے لڑکے ہیں ہماری کلاس میں اس کی دوست نے کہا۔

نہیں مجھے بس اپنے سرپسند ہیں۔۔۔ اس نے اپنی دوست کو بتایا جس نے نفی میں سر ہلاتے اس کی عقل پر ماتم کیا تھا۔

اس نے واپسی گھر جاتے باسط کے لیے ایک چاکلیٹ خریدی تھی اور اسے بوائے فرینڈ بننے کو کہا تھا۔

جس کے بعد اسے باسط کے ساتھ درید کی بھی کافی ڈانٹ سننی پڑی تھی۔

لیکن اس کے دل و دماغ نے یہ بات طے کر لی تھی کہ اسے باسط ضیاء ہی چاہیے بس۔۔۔ وہ پڑھاتا تو وہ اسے دیکھتی رہتی تھی۔ وہ بچپن کی محبت تھا اس کی آج بھی آنکھوں میں اس کا عکس واضح تھا۔۔۔ وہ خوش نصیب تھی کہ اسے اپنی بچپن کی محبت مل گئی تھی۔۔۔ پھر اس کے پیچھے باسط کا بدلہ ہی کیوں نہ تھا۔

لیکن کالج میں اسے باسٹ نے پڑھانا چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس کی اپنی ڈگری کے اہم سال چل رہے تھے اور پھر یونیورسٹی اس نے سب خود کیا تھا کچھ درید کی مدد سے۔

پتا ہے کیوں؟

انسان اپنی ضرورتوں کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔ جیسے کھانا، پانی، چھت ضروری ہے ویسے ایک رشتے میں اعتبار، محبت، مان، عزت سب ضروری ہے۔

لوگ کہتے ہیں رشتے بنا محبت کے گزارے جاسکتے ہیں اگر صرف عزت ہو تو۔۔۔

اس عزت کا کیا کرنا جو دلوں کو نا جوڑیائے۔۔۔؟ بس آپ کا دل جوڑنا تھا میں نے جو مجھے لگتا ہے میں جوڑ چکا ہوں۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

آپ کا شوہر، آپ کا محافظ ہونے کی خاطر میں نے آپ کا انتقام لے لیا۔۔۔ آج اس رات کے بعد میں اس موضوع پر دوبارہ کبھی کوئی بات کوئی لفظ نہیں سنا چاہتا اس نے سنجیدگی سے اسے باور کروایا جو آنکھوں میں آنسو لیے اس کی باتیں سن رہی تھی۔

میرے بیٹے کو بھوکا سلا یا ہے آپ نے؟ اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو رہائشہ حیران ہوئی۔
نہیں!

وہ پورا انگوٹھا منہ میں لے کر چوس رہا تھا۔۔۔ اس کو بھوک لگی تھی وہ اسے اس موضوع سے ہٹا گیا تھا جو ان کی زندگی میں کانٹا اور دیوار بنا رہا تھا۔

کچھ باتیں کبھی بھی زیرِ بحث نہ لائیں جائیں تو بہتر ہیں، جو ہو گیا تھا وہ ماضی تھا اس نے اپنی بیوی کو انصاف دلایا تھا اس کی بیوی حقیقت سے آشنا ہو گئی تھی تو ان کی زندگیوں میں اس موضوع کی کوئی اہمیت نہ رہی تھی۔

درید نے اس کے باپ کے کیس میں اس کا نام ہٹوا دیا تھا اس کی بیوی کا نام کچھری، تھانوں اور وہاں موجود فانیلوں میں درج رہتا یہ اسے منظور نہ تھا۔

ایسا بچے کرتے ہیں درید۔۔۔ اس نے بیچارگی سے کہا جو اس پر الزام لگا رہا تھا۔

نہیں میں دوبارہ نہ دیکھو اسے ایسا کرتے۔۔۔۔۔ اسے بھوک نہ لگے دوبارہ وہ سنجیدہ تھا۔

رہائشہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

اب کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ رہائشہ نے اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہٹاتے ہو چھا۔

بڑی جلدی نہیں خیال آگیا تمہیں؟

Posted on Kitab Nagri

یہ تمہیں نہیں چلے گا اب۔۔۔ آپ کہا کریں اب سے مجھے۔۔۔۔

عادت ہو گئی ہے اب۔۔۔ درید نے لاپرواہی سے کہا۔

بالکل نہیں! آپ کہنے کی دوبارہ عادت ڈال لیں۔۔۔ یہ زیادہ اچھا لگتا ہے اس نے کہا تو درید نے سر جھکا یا جیسے کہہ رہا ہو جو حکم۔ مجھے کوئی تحفہ نہیں دیا آپ نے حالانکہ میں نے اپنی جان پر کھیل کر آپ کو اولاد دی ہے آپ کی وہ اس کے ساتھ لگ کر بیٹھتی ٹانگیں سمیٹتی اسے دیکھتی بولی۔

حال:

تاشہ کو اس نے دوبارہ ڈھونڈ نکالا تھا۔۔۔ تبریز شاہ ایک ساتھ کئی کاموں میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

درید نے اس سے اس کے باپ کے بلڈ ٹیسٹ کی رپورٹ لانے کا کہا تھا جو وہ دے چکا تھا اسے۔۔۔ اب ناجانے کون سی حقیقت کھلنے والی تھی۔ درید کے مطابق سب کڑیاں آپس میں جڑی تھی۔۔۔ لیکن یہ کیسے ممکن تھا یہ تو وقت بتاتا۔

ان سب میں عمر نکل گیا تھا اس کی وید سے اور اب وہ منت کو سب بتانے والا تھا۔۔۔ تبریز شاہ کے پاس سارے ثبوت تھے اپنی بے گناہی کے اب لیکن کیا منت اس پر یقین کرے گی یہ سوال وہ ہمیشہ سوچتا تھا۔

وہ اٹھا تو وہ بیڈ سے ٹیک لگائے ہوئے تھی۔۔۔ وہ مسکرایا۔۔۔ بیشک ساری رات ایسے بیٹھے وہ تھک گئی تھی لیکن تبریز شاہ کو مان بخشا تھا اس کی محبت نے۔ اس نے گھڑی پر وقت دیکھا جو صبح کے چار بج رہی تھی اس نے اٹھتے اسے صحیح سے لٹایا اور خود بھی لیٹا لیکن دھماں اس کی طرف تھا۔

منزل

Posted on Kitab Nagri

منت نے نیند سے بھری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

مجھ سے باتیں کرو مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔ وہ مطلبی ہوا تھا خود پر سکون نیند لے کر اب دوبارہ اسے اٹھا رہا تھا۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔ مجھے تم سے باتیں کرنی ہیں۔۔۔ وہ بضد ہوا تو منت نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر اسے پچکارا جیسے وہ کوئی بچہ ہو۔

سو جائیں!

منتت!! وہ سنجیدہ سا بولا۔

بیشک آپ ناراض ہو جائیں لیکن اس وقت مجھے سونا ہے کچھ بھی کر لیں وہ کہتی دوبارہ سو گئی تو وہ مسکرایا۔۔

یہ کہنا غلط نہ تھا کہ وہ اسے پاگل کر گئی تھی۔۔۔۔ اس کے علاوہ اسے کچھ سو جھتا ہی نہیں تھا۔

صبح اٹھتے منت نے یہاں وہاں دیکھا تو وہ نہیں تھا۔۔۔ شاید چلا گیا تھا وہ کسلمندی سے پڑی رہی۔۔۔ لیکن اس کا فون مسلسل بج رہا تھا۔ اس نے نمبر دیکھا جو ان نون تھا۔۔۔ اتنی صبح۔۔۔ وہ جب تک اٹھاتی کہ کال آنا بند ہو گئی تھی باہر سے کچھ گرنے کی آواز آئی تو باہر گئی۔ اور پکن میں جا کر دیکھا جہاں وہ ناشتہ بنا رہا تھا۔۔۔ پکن سارا بکھر اڑا تھا۔۔۔ اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔

گڈ مارنگ! تبریز شاہ نے اسے دیکھے بنا کہا تو وہ مزید حیران ہوئی۔

آپ کو کیسا پتا کہ میں کھڑی ہوں؟ وہ اندر داخل ہوئی۔

Posted on Kitab Nagri

مجھے تم محسوس ہو جاتی ہو۔۔۔ آ جاؤ آج میں ناشتہ بنا رہا ہوں۔۔۔ تبریز شاہ اس کے قریب آیا اور اس کا ہاتھ تھام کر اندر لے کر گیا اور اپنے پاس شلف پر جگہ بنا کر اسے بٹھایا۔

واہ! اتنی کرم نوازیاں خیر ہے؟ منت نے شرارتی انداز میں استفسار کیا۔۔۔ وہ خوش ہوئی تھی اسے ایسے دیکھ کر۔

روز تم میرے لیے بناتی ہو۔۔۔ آج میرا دل کیا کہ میں بناؤں تمہارے لیے وہ آج خوش تھا۔

کیا بنا رہے ہیں؟ منت نے اتنے بکھیرے کو دیکھتے پوچھا۔

تمہارے فیورٹ سینڈوچ بنا رہا ہوں۔۔۔ تبریز نے مصروف سے انداز میں بوائے انڈے کو کاٹتے کہا۔

واہ! منت نے کٹے کھیرے کو اٹھا کر کھایا تو تبریز شاہ نے اسے گھورا۔

منہ ہاتھ دھو کر آؤ پہلے۔۔۔ تب تک میں یہ سب سمیٹتا ہوں۔۔۔ اس نے اس کے سینڈوچ کو پلیٹ میں رکھتے چائے کو دیکھتے کہا۔ برتن بھی آپ دھوئیں گے آج۔۔۔ اس نے مسکراتے کہا تو تبریز شاہ نے اسے گھورا جو زیادہ پھیل رہی تھی۔

جی نہیں! اور جاؤ جلدی۔ آفس نہیں گئے آج؟ منت نے اس کے قریب آتے کہا۔۔۔ ہاتھ پیچھے باندھ رکھے تھے جس پر اس نے چپکے سے آٹا لگایا تھا۔

نہیں! آج شام میں میٹنگ ہے صرف ایک۔۔۔ اس نے مصروف سے انداز میں بتایا۔

شاہ۔۔۔ اس نے دھیمے لہجے میں کہا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

ہمم۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

منت نے اپنے ہاتھ اس کے گال پر رکھے اور اس کے ناک کو چومتے بھاگ گئی تو وہ حیران ہوا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

وہ جب آئی تو وہ میز پر اس کا ناشتہ لگا رہا تھا۔۔۔ منت کو حیرانی ہوئی اسے اپنا چہرہ اب بھی گندا محسوس نہیں ہوا تھا۔
میں فریش ہو کر آتا ہوں کھاؤ۔۔۔

نہیں آپ بھی ساتھ بیٹھیں منت نے کہا۔

نہیں! کپڑے دیکھو میرے کتنے گندے ہو گئے ہیں۔۔۔ اس نے بنا تو لیا تھا لیکن اس کی نفیس طبیعت کو اب گندے کپڑے بے حد برے لگ رہے تھے۔

نہیں ابھی کھائیں میری ساتھ وہ آج اسی کی طرح اس سے ضد کر رہی تھی۔

منت ضد مت کرو۔۔۔ یہ میں آپ کو روز کہتی ہوں۔۔۔ لیکن اس کے باوجود آپ مجھ سے اپنی ہی منواتے ہیں آج میری بھی مانیں اس نے کہا تو وہ گھور کر بیٹھ گیا تو وہ کھلکھائی۔

تمہاری تو جیسے میں نے کبھی کوئی بات مانی ہی نہیں ہے نا وہ اسے دیکھ کر رہ گیا لیکن وہ کھانے میں مصروف تھی۔

اور پھر اپنا کھایا سینڈویچ اس کے آگے کیا جو وہ کھا گیا تھا۔۔۔ وہ اسے دیکھ کر رہ گئی وہ کتنا بدل گیا تھا اس کے لیے۔

تھینک یو بہت اچھا تھا۔۔۔ وہ کہتی کھڑی ہوئی تو تبریز شاہ نے جھٹکے سے اسے میز پر بٹھایا اور اس کے آگے کھڑا ہوا۔

اچھے سے شکریہ بولو۔۔۔!

اچھے سے ہی بولا ہے۔۔۔ وہ جھجھکی تھی اس کی گہری نظروں کے حصار سے۔۔

Posted on Kitab Nagri

تبریز شاہ نے جھکتے اس کے بالوں پر بوسہ دیا تو اسے خود میں سکون اترتا محسوس کیا۔۔۔

شکریہ ہر چیز کے لیے مسٹر تبریز شاہ۔۔۔ اس نے تبریز کے بال بگاڑتے کھلکھاتے کہا تو وہ مطمئن تھا اسے یوں خوش دیکھ کر۔ کیا خیال ہے اب بھی قائم ہو اپنی دوسری شادی کی اجازت پر تبریز شاہ نے آنکھوں میں شرارت لیے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔ بالکل! میرے علاوہ کسی سے دل لگا سکتے ہیں تو اجازت ہی اجازت ہے وہ پر یقین لہجے میں بولی۔

اور پلیز اب یہ مت بولے گا کہ منت تمہیں کس نے کہا ہے مجھے تم سے محبت ہے وہ منہ بسوڑ کر اس کی نقل اتارنے لگی وہ کھڑا مسکراتا اسے دیکھتا رہا۔ کتنا خوش کن تھا اسے یوں اپنے ساتھ اپنے پاس دیکھنا جس کی چاہ دل نے سالوں سے کی تھی۔ اچھا یہاں آؤ۔۔۔

بالکل نہیں۔۔۔ منت نے کہتے برتن اٹھائے تو تبریز شاہ نے اس کے پاس جاتے پیچھے سے اسے حصار میں لیا اور اس کے دوسرے بال پر ہلکا سا کاٹا۔

شاہہہ۔۔۔ اس کی آواز پر تبریز شاہ کا دلکش قہقہہ گونجا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کے بدلے کتنی تکلیف اور زہنی پریشانی آپ نے مجھے دی ہے اس کا اندازہ ہے آپ کو۔۔۔

بات نہ پلٹیں۔۔۔ تحفہ نکالیں۔۔۔ آج تک کوئی تحفہ نہیں دیا آپ نے مجھے۔۔۔

تو تم نے کون سا دیا ہے؟ اور مت بھولو بیٹا وہ میرا بھی ہے میرا کنٹری بیوشن بھی تھا اس میں۔

Posted on Kitab Nagri

درید نے کہا تو رہائشہ نے توبہ کرتے کانوں کو ہاتھ لگایا تو لاؤنج میں درید یزدانی کا دلکش قہقہہ گونجا۔

کیا چاہیے ہے بولو؟ کیا ہی تھا اگر آپ ایک اچھے رومینٹک شوہر کی طرح آگے سے پوچھ لیتے لیکن نہیں آپ کو تو اپنی کوئٹریوشن گنوانے کی پڑی ہے وہ بولی۔

سب ہے آپ کے پاس۔۔۔ جب مجھے کچھ محسوس ہو گا کہ آپ کو اس چیز کی ضرورت ہے تب دلوادوں گا اور اچھے رومینٹک شوہر کی تعریف کیا ہے آپ کے نزدیک وہ اسے حصار میں لیتا سنجیدہ سا بولا۔

چھوڑیں آپ نے کون سا بن جانا ہے ویسا۔۔۔ رہائشہ نے ناک بسوڑا۔۔۔

آگے تو جیسے میں آپ پر ظلم کرتا ہوں۔۔۔ عورتیں ہوتی ہی ناشکری ہیں درید نے دہائی دی۔
ناشکری نہیں ہوں میں۔۔۔

میں نے عورت بھی کہا ہے آپ کو۔۔۔۔۔ درید نے اسے باور کروایا۔

عورت ہی ہوں میں۔۔۔۔۔ لیکن ناشکری نہیں ہوں سمجھے آپ۔۔۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

اچھا یار! مان لیا کہاں جارہی ہو یہیں بیٹھو۔۔۔۔۔ www.kitabnagri.com

کھانا لینے۔۔۔۔۔ کب کا کھایا ہوا ہے آپ نے۔۔۔۔۔ احساس ہے آپ کو۔۔۔ وہ غصہ ہوتی بولی اور کچن میں گھس گئی۔

وہ مطمئن تھا اس کی زندگی میں واحد خلش بھی آج دور ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

کھانے کھانے کے بعد۔۔۔۔۔ درید نے اسے ساتھ بٹھاتے ناجانے کیا کیا باتیں کی تھیں وہ تب چونکا جب حازق کے رونے کی آواز سنی۔

Posted on Kitab Nagri

اسے بھی ابھی رونا تھا۔۔۔ اس نے منہ بناتے کہا تو ربائشہ نے حیرت سے اسے دیکھا جہاں چند لمحے پہلے وہ اسے بھوکا رکھنے پر ڈنٹ رہا تھا اور اب کہاں اس کے رونے پر وہ بد مزہ ہوا تھا۔

خدا کا خوف کریں۔۔۔ دریدہ اس نے دہائی دی اور فوراً اپنی بیٹے کو گود میں لیا۔

یہ میرا وقت تھا بیوی۔۔۔ جو اس نے لے لیا ہے وہ کڑھتا مصنوعی ناراضگی سے اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔

توبہ ہے۔۔۔ آپ کو ہی تب سے وقت دے رہی تھی میں اور ابھی سو جائے گا میرا بیٹا۔۔۔ اور واقع وہ دس منٹ میں سو گیا تھا۔ دیکھو اسے بھوک لگی ہے وہ پھر سے انگوٹھا چوس رہا ہے دریدان کی طرف ہی متوجہ تھا۔

اس کی گود میں اپنے بیٹے کو دیکھتے اس نے یہ منظر دل میں قید کیا تھا۔۔۔ اس کی دنیا مکمل تھی۔

نہیں۔۔۔ عادت ہے چھوٹ جائے گی ربائشہ نے اس کا انگوٹھا منہ سے نکالا اور اگلے ہی لمحے حازق دریدیز دانی نے کمرے کو سر پر اٹھالیا تھا اپنے رونے سے۔ ربائشہ نے درید کو گھوراجو معصوم بنتا حازق کو اس سے تھام کر اب کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔

اس کے سونے پر اسے لٹاتے وہ اپنی جگہ پر آیا اور اسے دیکھا جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

تھک گئے ہیں؟ کچھ چھٹیاں لے لیں۔۔۔ رہائشہ نے اس کی شرٹ کے اوپری بٹن کو بند کرتے کہا۔

تھک تو گیا ہوں۔۔۔۔۔ اور یہ تھکاوٹ بس ایک ہی انسان اس دنیا میں اتار سکتا ہے اس نے کہتے رہا نشہ کو دیکھا اور اس کی گود میں سر رکھا۔

ربا نشتہ نے جھکتے اس کے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔۔۔

درید۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اس کی آواز گونجی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ۔۔۔۔۔ مام۔۔۔ عورت۔۔۔۔۔

جلد اپنے انجام کو پہنچ جائے گی وہ۔۔۔ آپ اپنے گھر پر، مجھ پر اور میرے بیٹے پر دھیان دیں بس۔۔۔ اس نے کہا تو رہائش
نے گہری سانس بھری۔

اگر وہ کہہ رہا تھا تو یعنی یہ اس کا مسئلہ نہیں تھا وہ خود ہی ہیڈل کر لیتا۔

اور وہ مجھے کہتا ہے کہ

اسے اس کے نام سے نہ پکاروں میں



www.kitabnagri.com

یعنی کہ اپنی جاں کو

جاناں بھی نہ پکاروں میں؟

ویسے تو مجھے حفظ ہے

اس کے چہرے کا ہر نقش مگر۔۔۔

کیا اسے دیکھنے کے

روز جتن بھی نہ پالوں میں؟

Posted on Kitab Nagri

اور اس کی تعریف میں

زمین آسمان کے قلابے ملائے ہیں میں نے۔۔

وہ پھر بھی اکثر پوچھتا ہے

کہ میں کیسا لگتا ہوں تمہیں؟

از قلم سُنہارِ وُف۔

شام کو وہ اپنی میٹنگ پر چلا گیا تو منت گھر میں یہاں وہاں چکر کاٹنے لگی۔

اپنے فون پر سکروولنگ کرنے لگی جب اسے ایک نمبر سے فون آنے لگا۔

اسلام علیکم! مسز تبریز شاہ! کسی لڑکی کی آواز تھی۔

www.kitabnagri.com

و علیکم السلام!

پہچانا نہیں مجھے؟

نہیں۔۔۔!

میرا نامی گرامہ سارا۔۔۔ اب پہچانا۔۔۔؟ شاید تمہیں علم نہیں تمہارے شوہر کی ہونے والی بیوی ہوں میں۔

Posted on Kitab Nagri

ہونے والی۔۔۔ ہو نہیں گئی۔۔۔ ناہوگی تم۔۔۔ منت نے اس کی بات پر مٹھیاں بھینچتے کہا۔

ہاہاہا۔۔۔ انسان ہار دیکھ کر ایسے ہی بوکھلا جاتا ہے۔

اچھا مزاق تھا مس سارا۔۔۔ لیکن یاد رکھیں آپ کیا آپ جیسی دس سارا کو بھی میرا شوہر دیکھنا پسند نہ کرے۔۔۔

سارا نے ہنکارا بھرا۔۔۔

منگنی کی ہے اس نے مجھ سے۔۔۔ تمسخرانہ انداز تھا۔

ٹھیک ہے ہمت ہے تو مسٹر تبریز شاہ کے سامنے جائیں، اور پوچھیں کہ تم یا منت شاہ۔۔۔ اس کا انداز چیلنج لیے ہوئے تھا۔

اور اگر اس نے مجھے چُنا تو؟

مر کر بھی نہیں! تبریز شاہ منت شاہ پر کسی کو فوقیت دے ہی نہیں سکتا۔۔۔ پُر یقین لہجہ تھا۔

تمہاری غلط فہمی ہے۔۔۔ سارا چیخی۔۔۔
www.kitabnagri.com

آواز آہستہ رکھو۔۔۔! رکھو لگتا ہے میرے شوہر گھر آگئے ہیں سننا ان کے الفاظ اور غیرت ہوئی نا تو دوبارہ مڑ کر ہمارے گھر پر نظر نا ڈالنا۔

اسلام علیکم! منت نے اس کے پاس جاتے کہا۔

و علیکم السلام! تبریز شاہ نے اسے ساتھ لگاتے اس کے بالوں پر بوسہ دیا۔

میں کیسی لگ رہی ہوں؟

Posted on Kitab Nagri

یہ پوچھنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی تمہیں؟ میری آنکھوں میں ستائش نہیں دکھی تمہیں؟ تبریز شاہ اس کال سے بالکل انجان تھا۔

شاہ۔۔۔

ہم۔۔۔

منت شاہ یا کوئی اور؟

کیا ہو گیا ہے منت؟

بتائیں تو؟

ہر بار منت تبریز شاہ تم ہی۔۔۔ بس خوش؟ کھانا لگاؤ میں آرہا ہوں۔۔۔ وہ کہتا اس کے بال بگاڑتے چلا گیا۔

منت نے فون دوبارہ کان سے لگایا۔۔۔ مجھے امید ہے تم سب سن چکی ہو۔۔۔ ویسے میں اپنی ذاتی زندگی کو لوگوں سے شنیر کرنا پسند نہیں کرتی لیکن یہ ضروری تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یونچ۔۔۔۔

زبان سنبھال کر۔۔۔ اور دوبارہ کال مت کرنا۔۔۔ منت نے کہتے کال کاٹ کر اس کا نمبر بلاک کر دیا اور اندر کی طرف بڑھی جہاں سے تبریز شاہ کی تیز آواز آنے لگی تھی۔

میں شادی نہیں کروں گا۔۔۔ نا آج ناکل۔۔۔ وہ دھاڑا۔۔۔ یقیناً فون کرنے والی ہستی اس کا باپ تھا۔

اس کا انجام جانتے ہو تم؟

Posted on Kitab Nagri

مجھے دھمکائیں مت۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔

منت کے آتے وہ خاموش ہوا لیکن منت پاس آکر کھڑی ہو گئی تو اسے حصار میں لیتا اپنا غصہ قابو کرنے لگا۔

نارکھیں کوئی رشتہ۔۔۔۔۔ وہ سرد انداز میں بولا تو منت نے اس کا ہاتھ تھاما جیسے اسے روکنا چاہا ہو۔

تمہارا تمہاری ماں سے بھی کوئی رابطہ نہیں رہے گا۔۔۔ شاہ نواز غلط انسان کو آزمانا چاہ رہے تھے۔

ماں۔۔۔ وہ ماں جس نے مجھے پیدا تو کیا لیکن کبھی مُڑ کر نہیں دیکھا، میرا حال نہیں پوچھا صرف آپ کے اور پیسے کے پیچھے رہیں وہ۔۔۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ دونوں سے۔۔۔ سمجھے آپ اور بچہ نہیں ہوں میں یہ دھمکیاں مجھے مت دیں یاد رکھیں اتنا بڑا ایمپائر خود کھڑا کیا ہے میں نے جس کا پروفٹ زکوٰۃ کی طرح ملتا رہا ہے آپ کو۔۔۔۔۔ اتنا میرے زور بازو میں دم ہے کہ میں آپ سے لڑ سکتا لیکن صرف لحاظ کیا لیکن آپ حد سے بڑھ رہے ہیں۔۔۔ جو کر سکتے ہیں کریں۔۔۔۔۔
فون کاٹ کر اس نے گہرا سانس بھرا۔

شاید اب وقت آگیا تھا خود کے لیے لڑنے کا۔۔۔ اگر وہ جو نام کے والدین تھے انہوں نے ساری زندگی اس کا ساتھ نہ دیا تھا تو آج وہ ان کی پرواہ کر کے اپنی ذاتی زندگی اور قلبی سکون کو کیونکر تباہ کرتا؟

www.kitabnagri.com

لیکن وہ باسط کے درید سے ملنے آنے کا انتظار کرتی تھی اور جب وہ آتا تو چمکتی یہاں سے وہاں پھرتی تھی یہ بات درید تو نہیں لیکن باسط ضیاء آہستہ آہستہ جاننے لگا تھا۔

تب ہی اسے ربائشہ کے ساتھ ہوئی انہونی کا پتا چلا اور اس نے رباب کو مہرہ بنایا۔۔۔۔۔

لیکن وہ خود بھی ان جذبوں سے واقف ہو گیا تھا جس میں رباب پور پور ڈوبی تھی لیکن یہ بات وہ نہیں مانتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اور پھر اس نے رباب کو رہائشہ کی وجہ سے نکاح میں لیا۔۔۔۔۔۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ سب بھول کر رباب میں کھو گیا تھا۔۔۔۔۔۔ اسی لیے اسے اس کی فاحشہ دوستی پسند نہیں تھی۔

سب یاد کرتے وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔۔ باسط اسے اس کی حرکتیں بتا رہا تھا جو وہ ماننے سے انکاری تھی لیکن اس کے گلال بکھیرتے گال اس بات کا ثبوت تھے کہ وہ یہ سب کر چکی ہے۔

باسط نے اس کے بالوں پر لب رکھے تو اس نے خود میں سکون اترتا محسوس کیا۔

کھانا کھاتے باسط نے اسے سونے کا کہا تھا اور خود کام کرنے لگا لیکن وہ وہیں بیٹھی تھی اس کے پاس کیونکہ اب نیند نہیں آرہی تھی۔

باسط۔۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔۔

چلیں باہر چلتے ہیں!

بالکل نہیں۔۔۔۔۔۔ تمہاری طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

اچھا چلیں پھر مجھے فرائز کھانی ہیں۔۔۔۔۔۔ اٹھیں۔۔۔۔۔۔

اب تم ٹھیک ہو جاؤ بنا لو۔۔۔۔۔۔ اس نے مصروف سے انداز میں کہا۔

رباب نے اسے دیکھا جو کچھ پل پہلے کتنی تیمارداری کر رہا تھا اور اب۔۔۔۔۔۔ وہ اٹھی اور کچن کی طرف جانے لگی پھر دماغ میں خیال آتے ہی اس پر عمل کیا۔

Posted on Kitab Nagri

اور لڑکھڑاتی نیچے گرنے لگی لیکن وہ اسے تھام گیا تھا۔۔۔۔۔

نظر نہیں آرہا ہے۔۔۔۔۔ کام کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ کیوں تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔ باسط نے سخت نگاہوں سے اسے گھورا۔

وہ جان گیا تھا اس کی ڈرامے بازی کو۔

فرائیز بنا لیتے ہیں۔۔۔۔۔ رباب نے آنکھیں پٹپٹاتے کہا۔۔۔۔۔ تو باسط اپنا لپ ٹاپ بند کر آیا۔۔۔۔۔ اس کی بیوی اس کا وقت چاہتی تھی۔

پھر وہ فرائی کرنے لگا۔۔۔۔۔ کاٹ کر رباب نے ہی دی تھی۔۔۔۔۔ اور پھر انہوں نے مووی دیکھی تھی اور باسط وہیں اس کے کندھے پر سر رکھے سو گیا تھا۔

رباب نے اسے دیکھا اور پھر مووی کو جو ابھی آدھی بچی تھی۔۔۔۔۔ اس نے منہ بسوڑا۔۔۔۔۔

پوری دیکھ کر سو جاتے۔۔۔۔۔ لیکن اب کل پر ڈالتے اس نے سب بند کیا کہ اس کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

باسط اٹھیں۔۔۔۔۔!

اندر چل کر سوئیں۔۔۔۔۔ اس نے باسط کو اٹھایا تو وہ اندر چلا گیا لیکن وہ وہیں بیٹھی فون پر لگ گئی۔

ربا سبب۔۔۔۔۔

وہ سوئی جاگی کیفیت میں بھی کتنی دیر اس کا انتظار کرتا رہا تھا لیکن وہ تھی کہ آہی نہیں رہی تھی۔

جی۔۔۔۔۔!

وہ اٹھ کر اندر گئی جو نیند سے بھری آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

چلو آؤ سو جاؤ۔۔۔

نہیں ابھی میں فون دیکھ رہی ہوں آپ سو جائیں۔۔۔ اس نے کہتے باہر جانا چاہا۔

رباب واپس آؤ یا۔۔۔ باسط نے زچ ہوتے کہا۔۔۔ وہ یہ بات کبھی کہتا نہیں تھا لیکن رباب کو خود سمجھنی چاہیے تھی کہ وہ اس کے بغیر نہیں سوتا۔

اففف۔۔۔ باسط۔۔۔!

رباب نے کہتے پیر پٹکے اور آکر لیٹ گئی۔۔۔ اور فون پر اسکرولنگ کرنے لگی لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ فون کی روشنی باسط کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

باسط نے اس کے ہاتھ سے فون پکڑا اور اپنے پیچھے رکھا اور اسے حصار میں لیا۔

مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔ اب کہ وہ تیز لہجے میں بولی۔۔۔

باسط نے اس کے گال پر لب رکھے اور اس کے بالوں میں چہرہ اچھپایا۔۔۔

میں سو جاؤں۔۔۔ پھر استعمال کر لینا۔۔۔ لیکن باہر جا کر نہیں۔۔۔ یہیں کرنا۔۔۔ باسط نے کہا تو وہ خاموش ہو گئی۔

اپنی گردن پر اس کی سانسوں کو محسوس کرتے وہ مسکرائی اور پھر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی اور اس کے سونے کے بعد بھی فون نا اٹھایا کہ اب سب بیکار تھا جب وہ سامنے تھا، پاس تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے رپورٹس اکٹھی کر لیں تھیں۔۔۔۔۔ تبریز کے باپ خالد شاہنواز کا نام سر فہرست تھا لیکن یہ کیسے ممکن تھا اس کی ماں کا تبریز کے باپ سے کیا تعلق؟

اور دوسرا پروین حق رہائشہ کی ماں کا بھی کوئی سراغ نہ تھا۔۔۔۔۔ اسے ڈھونڈا جا رہا تھا لیکن اب تک ناکامی ہی ملی تھی۔
اس نے رہائشہ کو تو تسلی دے کر مطمئن کر دیا تھا لیکن خود وہ حد درجہ متفکر تھا حالات کو لے کر۔

کیونکہ حالات تھے کہ سنبھلنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

سر اس عورت کی لوکیشن ہم ٹریس نہیں کر پا رہے۔۔۔۔۔

کیوں؟

کیا وجہ ہے ایک کام تم لوگوں سے ہو نہیں پارا ایک قیدی نہیں پکڑ پا رہے تم لوگ؟

سر ہمارے مطابق کوئی اس کا ساتھ دے رہا ہے اس کا بیک منبوط ہے اسی وجہ سے وہ اب تک چھپی بیٹھی ہے۔

اسے جہاں دیکھا جائے مار دیا جائے گا یہ میرا آرڈر ہے اور دو دن ہیں تم سب کے پاس نکالو اسے۔۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

جی سر۔۔۔!

تبریز کو فون کرتے اس نے تھانے آنے کا کہا تھا اب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔

وقار حسین کا قتل ہوا تھا۔۔۔۔۔

ہاں میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔ تبریز نے اسے دیکھا۔

کیا تم جانتے ہو ان کا قتل کس نے کیا تھا۔۔۔؟

Posted on Kitab Nagri

نہیں !

میں کیسے جان سکتا ہوں؟ حالانکہ میں نے بہت کوشش کی تھی لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا تھا اس لئے میں نے یہ کیس تمہیں ہینڈل کرنے کو کہا تھا۔

اور اگر میں کہوں کہ قاتل کا تم سے خاص رشتہ ہے پھر۔۔؟ درید نے اسے کریدا۔۔۔ نہیں تو اس کے باپ کے ساتھ اس کے کیسے تعلقات تھے وہ واقف تھا۔

درید سیدھے طریقے سے بتاؤ؟

تمہارا باپ۔۔۔ قاتل ہے وقار حسین کا۔۔۔ اس نے کہا تو تبریز شاہ پر سکتہ چھا گیا۔
یہ کیسے ممکن ہے؟

تم جانتے تھے وہ رائیول تھے ایک دوسرے کے بزنس میں۔۔۔؟

ہاں لیکن یہ یک طرفہ دشمنی ڈیڈ کی طرف سے تھی وہ تو جانتے بھی نا تھے کہ میرا باپ ان سے نفرت کرتا ہے۔

اس کے بعد ایک اور بُری خبر تمہاری منتظر ہے۔۔۔ اس نے کہا تو تبریز شاہ کا دل دھڑکا اس سے بُرا کیا ہو سکتا تھا کہ اس کا باپ قاتل نکلا تھا۔

میری ماں کو تمہارے باپ نے مارا تھا۔۔۔

درید۔۔۔۔۔

سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔!

Posted on Kitab Nagri

یہ کیسے ممکن ہے تمہاری والدہ کو کیسے جانتے تھے ڈیڈ؟

کالج کے زمانے سے۔۔۔۔۔

لیکن انہوں نے کبھی ذکر نہیں کیا۔۔۔ تبریز حد درجہ الجھ گیا تھا ان سب میں لیکن یہ کڑیاں درید سلجھا چکا تھا جس نے دن رات لگائے تھے ان کیسز پر۔ میری ماں کو تمہارا باپ پسند کرتا تھا لیکن بابا تمہارے ڈیڈ کی نیت کے بارے میں جان گئے تھے اس لیے انہوں نے میری ماما سے نکاح کیا۔ تمہارے باپ کو یہ ہار برداشت نہ ہوئی۔۔۔۔ انہوں نے کئی بار میری ماں کو دھمکایا کہ وہ بابا سے الگ ہو کر ان سے شادی کر لیں کیونکہ تمہارے ڈیڈ نہیں جانتے تھے کہ میرے بابا ان کے بارے میں جان گئے تھے۔ میری ماں نہیں مانی اور ایک دن جب تمہارا باپ میرے باپ سے ملنے کے بہانے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ کیس کے سلسلے میں یہاں نہیں۔۔۔

وہ آئے اور انہوں نے میری ماں کو اپنی۔۔۔۔۔ وہ کہہ ناسکا لیکن تبریز شاہ سمجھ گیا تھا۔

سب کو لگا کہ میری ماں نے خودکشی کی ہے لیکن یہ غلط ہے وہ وہاں سے نکلنا چاہتی تھی میرے بابا کو فون کر دیا تھا جب تمہارے ڈیڈ نے ان پر حملہ کیا۔

حملے کا مقصد انہیں فون سے ہٹانا تھا لیکن حملہ شدید تھا اسی لیے وہ سروائیو نہ کر پائیں۔۔۔ درید کی آواز ہلکی ہوئی تو تبریز شاہ نے سرخ ہوتی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

اس کا باپ۔۔۔۔۔ سو تیرا ہی سہی لیکن اسے کتنا شرمندہ کر گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ کیسے اب منت اور درید سے نظر ملا پاتا۔

اور منت کے ڈیڈ؟

تمہارا باپ کب سے جانتا ہے کہ منت تمہارے نکاح میں ہے ایک اور دھماکا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

سالے ویسے برا دوست بنتا ہے میرا بیٹا تک دیکھنے نہیں آیا تو؟ درید نے ماحول کو ہشاش بشاش کرنا چاہا۔

مت بھول ہسپتال موجود تھا میں۔۔۔ تبریز نے اسے گھورا۔

برا احسان عظیم کیا تو نے مجھ پر۔۔۔ اور منت کو کب لائے گا رہائشہ سے ملوانے۔۔

بھا بھی بول۔۔۔!

تبریز شاہ نے کہا تو درید کا قہقہہ گونجا۔۔۔

اپنی چھوٹی بہنوں کے نام ہی لیتا ہوں میں۔۔۔ درید نے کہتے اسے چھیڑا تو وہ مسکرا دیا۔

جلد ہی ملاقات ہوگی۔۔۔ جب ہم دونوں سب سیٹل کر چکے ہوں گے تبریز نے کہا تو درید نے اسے گلے لگایا۔

اور باسط کے ساتھ منہ سیدھا کر بہت ہو گیا تیرا۔۔۔

تو اس معاملے میں مت بول۔۔۔ تجھے نہیں پتا۔۔

سب معلوم ہے مجھے۔۔۔ اور جو کہہ رہا ہوں وہ کر۔۔۔ تبریز نے سنجیدگی سے کہا تو درید نے سر ہلایا۔

www.kitabnagri.com

آج درید سے میٹنگ کے بعد وہ الجھ گیا تھا۔۔۔ پریشان تھا بے حد اور اوپر سے شاہنواز کی کال۔

تیار کیوں ہوئی ہو؟ کچھ لمحوں تک خود پر قابو پانے کے بعد استسفار کیا گیا۔

میں نے سوچا تھا ہم باہر جائیں گے مجھے کچھ چیزیں بھی چاہیے تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

کیا چاہیے تھا۔۔۔ میرا کارڈ ہوتا تو ہے تمہارے پاس منگوا لیتی۔۔۔ اور جو۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔ مجھے یاد ہے ابھی کچھ دنوں پہلے ہی میں نے لاکھوں اڑایا ہے آپ کا۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ یہ میں نہیں کہنے والا تھا۔۔۔

لیکن ہم باہر پھر کبھی جائیں گے ابھی کھانا لگاؤ اور مووی دیکھتے ہیں۔۔۔ اس کا موڈ باہر جانے والا نہیں تھا وہ بھی سمجھ گئی تھی۔

لیکن میری اتنی تیاری کا کیا؟

پہلے بھی تم نے مجھے دکھانی تھی اب بھی۔۔۔ اور زر اکھانا کھالوں پھر فرصت سے آپ کے حسن کو سراہیں گے۔۔۔

اففف۔۔۔۔۔ شاہ۔۔۔۔۔ منت نے دھکتے گالوں سے کہا تو وہ اس کے گالوں پر جھکا۔

بالکل نہیں !

آپ نے میرے گالوں کو کاٹن کینڈی سمجھ لیا ہے ہر بار کھانے لگ جاتے ہیں وہ ہاتھ رکھتی بولی تو وہ سنجیدہ ہوا۔۔۔ آنکھیں

نثرارت سے بھری تھی جو وہ دیکھنا سکی۔

اس کو سنجیدہ ہوتے دیکھ فوراً سے ہاتھ ہٹائے اور ایڑھیاں اوپر کرتے اپنا گال اس کے سامنے کیا۔

اب مجھے یہ کاٹن کینڈی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔ اس نے کہتے اس کے بال گردن سے ہٹائے تو منت نے تھوک نگلا۔

پھر کیا چاہیے؟

تبریز شاہ نے جھک کر اس کی گردن پر اپنی ناک سہلائی اور گہرا سانس بھرتے پیچھے ہٹا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اس لمحے سب بھول گیا تھا، اس کی منت سے بے پناہ محبت کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کے قریب رہتے وہ ہر فکر سے آزاد رہتا تھا۔

تمہاری خوشبو۔۔۔۔۔

اچھی نہیں ہے۔۔۔ میں نے ابھی لگائی ہی نہیں لگا کر آتی ہوں۔۔۔ وہ جلدی سے بولی۔

تمہاری یہی خوشبو مجھے پسند ہے۔۔۔ وہ کہتا اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تو وہ مسکرائی۔

پریشان ہیں؟

ہاں تھوڑا سا۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟

تمہیں بہت کچھ جاننا ہے منت۔۔۔ لیکن میں چاہتا ہوں تم جب ان چیزوں کا سامنا کرو تو یاد رکھو تبریز شاہ کو تم سے محبت ہے بے پناہ محبت۔۔۔ میں نے اگر وہ سب تمہیں نہیں بتایا تو اس کے پیچھے کوئی وجہ ضرور رہی ہوگی۔

آپ کو مجھ سے سچ میں محبت ہے؟ وہ باقی سب فراموش کر گئی تھی شاید اس نے سنا بھی نہیں تھا باقی سب۔

تمہیں کیا لگتا ہے؟ ہر بار کا جملہ دہرایا گیا۔

اففف۔۔۔ شاہ پلیر۔۔۔ بتائیں تو؟

تم پاگل ہو کیا تمہیں یہ سب بتانا پڑے گا؟؟ اور مجھے نہیں لگتا تم اتنے عرصے میں جان نہیں پائی کہ تبریز شاہ تم پر جان کیون دیتا ہے۔۔۔ وہ اسے گھورنے لگا جو انجان بن رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اوکے اوکے! اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ میں تو آپ کو پہلے ہی کہتی تھی۔۔۔

کھانا لاؤں؟

بالکل! وہ جانے لگی تو تبریز شاہ نے اسے کھینچتے واپس اپنے سامنے کیا۔

کوئی بھی حالات ہوں تم مجھ پر یقین رکھو گی سمجھ رہی ہو؟

"تمہاری آنکھوں میں مجھے خود کے لیے اتنی سی بھی بے اعتباری دکھی تو جان سے مار دوں گا تمہیں اور میں سنجیدہ ہوں بے حد۔۔۔"

منت نے تیزی سے سرہاں میں ہلایا تو تبریز شاہ نے اس کے ماتھے کو چومتے اسے چھوڑا۔
سڑو۔۔۔ وہ کہتی بھاگ گئی تو وہ بھی نفی میں سر ہلاتے واش روم میں فریش ہونے چلا گیا۔

صبح وہ اٹھی اور فوراً اس کے لیے کھانا تیار کرنے لگی۔۔۔ طبیعت اسے اپنی پھر سے عجیب سی محسوس ہوئی لیکن اس نے زیادہ دھیان نہ دیا۔
www.kitabnagri.com

باسط بھی تیار ہو کر ناشتے کے لیے آیا۔۔ اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا بخار نہیں تھا اس لیے مطمئن ہوتا بیٹھ گیا۔

آج کیا بناؤں؟ رباب نے اپنے ہلکے چکراتے سر کو سنبھالتے پوچھا۔

کچھ بھی بنالینا۔۔۔ ہلکا سا۔۔۔ کھچری بنالینا تمہارا بخار ابھی اتر ہے میں بھی وہی کھالوں گا اس نے کہا تو اس نے سر ہلایا۔

چائے؟

Posted on Kitab Nagri

ہمم۔۔۔

باسط ناشتے کے بعد چائے پیتا تھا اس لیے وہ اٹھی اور لڑکھڑاتی لیکن باسط نے اسے گھور کر دیکھا۔

رباب نے اسے حیرانی سے دیکھا جسے اس کی مدد کرنی چاہیے تھی لیکن وہ اسے گھور رہا تھا۔

میں تمہاری ڈرامے بازی جانتا ہوں رباب۔۔ کل بھی تم نے ایسا میری توجہ کے لیے کیا تھا لیکن اس وقت مجھے آفس جانا ہے وہ مصروف سے انداز میں بولا۔

رباب کو بُرا لگا لیکن نظر انداز کر گئی کہ اس وقت اس کا چکراتا سر کچھ بھی اسے کرنے نادے رہا تھا۔

وہ چائے ڈال کر واپس لائی اور اپنے ٹوسٹ پر بٹر لگاتے کھانے لگی لیکن یک دم متلی آنے پر واش روم میں بھاگی۔

اب کی بار باسط بھی پریشان ہوتا اس کے پیچھے گیا تھا۔

کیا ہوا؟

بس دل خراب ہو گیا تھا اچانک۔۔۔

تو نہیں کھاؤنا بٹر۔۔۔ کچھ اور لکھا لو۔۔۔ باسط نے اس کے ہاتھ کو تھاما اور واپس لا کر بٹھایا۔

آج آپ چھٹی کر لیں۔۔۔

رباب کل بھی نہیں گیا تھا۔۔۔ تمہیں میں دوا دے دیتا ہوں آرام کرو۔۔۔

اور اگر طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو؟ رباب کو سب عجیب سا لگ رہا تھا۔

تو مجھے فون کر دینا میں فوراً آ جاؤں گا۔۔ اس نے کہا تو رباب نے حامی بھری۔

Posted on Kitab Nagri

مجھے بھوک لگی تھی لیکن کچھ بھی اس کے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا۔۔۔ وہ اپنی حالت کچھ سمجھ رہی تھی۔

آہ۔۔۔۔۔ اس نے ہانپتے اپنی جگہ پر بیٹھتے رہا تھا۔۔۔ وہ اپنی حالت کچھ سمجھ رہی تھی۔

بھابھی۔؟ کیسی ہیں؟ اس کی آواز دھیمی تھی۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ تم کیسی ہو۔۔۔۔۔؟

میں بس ٹھیک ہوں۔۔۔ شاید۔۔۔

حازق کیسا ہے؟ ٹھیک ہے سو یا ہے۔۔۔ تم آئی نہیں اپنی پچھو کا انتظار کر رہا تھا وہ۔۔۔ دبائش سب بھول گئی تھی۔۔۔ وہ

رشتوں میں ناراضگیوں کے حق میں نا تھی اور اس کا سننے کے بعد تو بالکل نہیں اگر وہ مجرم نہ تھی تو قصور وار رباب بھی نہ

تھی شاید اگر رباب کی جگہ وہ ہوتی تو وہ بھی اپنے بھائی پر ہی یقین رکھتی۔۔۔ ان دونوں بہن بھائیوں کی یہی محبت بھر انداز

تو اسے پسند تھا کیونکہ باسط بھی اسکا ایسے ہی دھیان دکھتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

درید گھر گیا تو حازق سو رہا تھا اور رہا نشہ کمرے میں نا تھی۔۔۔

رہا نشہ۔۔۔۔

رہا نشہ۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے درید۔۔۔۔ آہستہ بولیں اتنی مشکل سے سویا ہے وہ۔۔۔۔

کہاں تھی؟

کھانا دیکھنے گئی تھی بنا ہے یا نہیں؟ آپ کے آنے کا وقت ہو گیا تھا۔۔۔

تو میرے آنے پر آپ مجھے میرے لیے کھانا لینے نہیں میرے سامنے ملیں آئندہ سے وہ سنجیدگی سے بولا اور واش روم میں بند ہو گیا۔

رہا نشہ نے اس کا سنجیدہ انداز دیکھا اور اس کے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔۔

کھانا کھاتے بھی وہ خاموش رہا تھا۔۔۔ رہا نشہ نے اسے چھیڑا نہیں۔

اور پھر جب وہ جا کر لیٹ گیا تو رہا نشہ اسے دیکھتی وہیں کاؤچ پر بیٹھ کر رسالہ اٹھا گئی۔

سونا نہیں ہے؟

نہیں ابھی نیند نہیں آئی۔۔۔۔

لیٹو آ کر فوراً۔۔۔۔ آج اس کے ہر لفظ میں ہی سنجیدگی تھی۔

وہ فوراً آگئی۔۔۔ اس وقت وہ اسے غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کیا ہوا ہے؟ کچھ پل کی خاموشی کے بعد ربانثہ نے پوچھا۔

کچھ نہیں! درید نے کہتے دوسری طرف رخ کر لیا تو ربانثہ سمجھ گئی کہ وہ کچھ پریشان ہے۔

اٹھ کر بستر سے اس نے اس کی طرف جانے کا سوچا۔

ایک بار کی بات تمہیں سمجھ نہیں آرہی میں کہہ رہا ہوں سو جاؤ۔۔۔۔۔۔ حازق کو بھی ڈسٹرب کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

آپ کا بیٹا نہیں لیکن آپ ضرور ڈسٹرب ہیں۔۔۔۔۔۔ ربانثہ اس کی طرف آکر اس کے پاس لیٹتے اسے دیکھتے بولی۔

ربانثہ ابھی میرا بات کرنے کو بالکل دل نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

میں نے تو نہیں کہا کوئی بات کریں مجھ سے۔۔۔۔۔۔ دو بدو جواب آیا۔

تو یہاں کیا لینے آئی ہو؟

میرا بیڈ ہے مجھے یہیں سونا ہے اس نے کہا تو درید نے سخت نگاہوں سے اسے گھورا لیکن وہ آنکھیں موند گئی۔

کل آپ اور حازق یہاں سے چلے جائیں گے۔۔۔۔۔۔ کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ بولا تو اس نے حیران ہوتے آنکھیں

www.kitabnagri.com

کھولیں۔

کیوں؟

کیونکہ میں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

لیکن کہاں؟

رباب اور باسط کے پاس یا تبریز اور منت کے پاس۔۔۔۔۔۔ اس نے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

آپ ساتھ جائیں گے؟

واٹ آسلی کو سچن رہا نشہ درید۔۔۔ میں آغاز میں ہی واضح کر چکا ہوں کہ آپ اور حازق۔

میں نہیں جاؤں گی نامیرا بیٹا۔

مجھے اس بات پر کوئی بحث نہیں چاہیے۔۔۔ کل میں تھانے جب چلا جاؤں اس کے بعد ڈرائیور اتار آئے گا فپٹ کو بھی۔

میں بتا چکی ہوں آپ کو درید میں یا میرا بیٹا اس گھر سے نہیں جائیں گے۔

اس کا فیصلہ صرف میں کروں گا۔۔۔ سرد انداز تھا۔

مجھے وجہ بتائیں۔

"وقت آنے پر بتادوں گا اور یہ آپ لوگوں کی حفاظت کے لیے کر رہا ہوں میں یہ بات یاد رکھیں۔"

لیکن ہم اپنے گھر کے علاوہ کہیں بھی سیو نہیں ہیں آپ سے دور۔۔۔ رہا نشہ اپنی ضد پر اڑی تھی۔

Kitab Nagri

سو جاؤ۔۔۔

www.kitabnagri.com

اور یاد رکھنا تم دونوں کو کچھ ہوا تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں درید نے اسے ساتھ لگاتے اس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے کہا۔

پر۔۔۔

شش۔۔۔۔ آواز نہ آئے مجھے تمہاری۔

Posted on Kitab Nagri

وہ جو تھکا تھا سو گیا تھا لیکن رہائشہ کتنی ہی دیر اٹھی رہی تھی۔۔۔ انہیں خطرہ تھا لیکن کس سے؟ اس کی ماں اتنی سکیورٹی میں کیسے آ جاتی۔۔۔ کیا درید کو کسی اور سے خطرہ تھا؟ اگر ایسا تھا تو وہ اسے چھوڑ کر نہیں جائے گی۔۔۔ اس نے فیصلہ کیا جو اس کی زندگی پر بھاری پڑنے والا تھا یقیناً۔

وہ سو گیا تو منت کئی لمحے اسے دیکھتی رہی۔۔۔ وہ اس کے ساتھ خوش تھی بے حد خوش۔

تو مان لیا آپ نے آپ کو مجھ سے محبت ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ سب کیوں کہا؟

کیا کچھ ایسا ہے جو میرا جاننا ضروری ہے اور آپ نے مجھے اب تک نہیں بتایا وہ سوچنے لگی اور سوچتے سوچتے اس پر نیند مہربان ہو گئی۔ صبح معمول کے مطابق تھی۔۔۔ تبریز کو ناشتہ دے کر وہ اندر گئی جہاں سائینڈ میز پر پڑا اس کا فون بج رہا تھا۔
اُنف صبح صبح کس کو مصیبت پر گئی ہے۔

ہیلو!

منت تبریز شاہ؟

جی! آپ کون؟

عمر۔۔۔ بات کر رہا ہوں۔

کون عمر۔۔؟

آپ کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھا کرتا تھا یاد ہے جسے تبریز شاہ نے آپ کی بنی اسائنمنٹ بھی دے دی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اوو۔۔۔ جی مجھے یاد ہے۔۔۔ آپ کیسے ہیں؟ اور کیسے فون کیا؟ کیا آپ کے پاس شاہ کا نمبر نہیں؟ وہ کنفیوژ ہوتی ایک ساتھ سارے سوال کر گئی۔

تم شاہ کی بیوی ہو؟ مخالف کا انداز بدلاتھا۔

جی !

تم خوش ہو اس کے ساتھ؟

یہ کیسا سوال ہے؟ اور آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا؟ اب اسے غصہ آیا تھا، بنا جان پہچان کے وہ شخص عجیب گفتگو کر رہا تھا۔

جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔۔۔

آپ کا دماغ خراب ہے فون رکھ رہی ہوں میں۔۔۔

تمہارے شوہر پر ایک زندگی کا قرض ہے کیسے اتاروں گی۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟

تمہارے شوہر نے میری بہن کو دھوکا دیا تھا آج سے کئی سال پہلے اور۔۔۔

کیا بکو اس ہے یہ؟

بکو اس یہ نہیں ہے بکو اس وہ سب ہے جو تمہارا شوہر تمہیں آج تک کہتا آیا ہے وہ شاید تمہیں بھی استعمال کر رہا ہے۔۔۔۔۔

میری بہن تالیہ۔۔۔ اس کی زندگی تبریز شاہ نے خراب کر دی۔۔۔ اس کی عزت سے کھیلا تھا تمہارا شوہر۔۔۔۔

شٹ لپپ۔۔۔ وہ چیخی تو تبریز شاہ اس کی بات سننا اندر آیا۔

Posted on Kitab Nagri

تم بھی خوش نہیں رہو گی۔۔۔۔۔ تم سے بدلا لیا جائے گا تمہارے شوہر کے اس عمل کا۔۔۔ میں اتنی طاقت نہیں رکھتا تھا اور نا ہوں کہ تمہارے شوہر کو کوٹ میں گھسیٹو لیکن رب کی ذات بہت اونچی ہے۔۔۔ دیکھیں آپ جو کوئی بھی ہیں آپ ایسے میرے شوہر پر الزام نہیں لگا۔۔۔۔۔

تبریز شاہ نے اس سے فون کھینچنا چاہا تو وہ پیچھے ہوئی۔

ٹھیک ہے نہیں یقین تو کچھ بھیج رہا ہوں دیکھ لو۔۔۔ اور اپنے شوہر کو بتا دینا انصاف ضرور ہو گا۔

اس نے فون کاٹتے تبریز شاہ کو دیکھے بغیر اپنا فون کنگھالا۔

کون تھا۔۔؟

جواب نداد!

تم سے پوچھ رہا ہوں میں منت۔۔۔۔۔ وہ جان گیا تھا کہ دوسری طرف کون تھا۔۔۔ تو وقت آ گیا تھا۔

فون پر بیل بجتے ہی اس نے واٹس ایپ کھولا وہاں ایک پورا ڈاکیومنٹ تھا اور جیسے وہ اسے کھول کر دیکھتی اور پڑھتی گئی وہ ساکت رہ گئی۔

www.kitabnagri.com

میں نے باسط کو کہا تھا وہ کہہ رہے تھے چھوڑ جاؤں گا وہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔

رباب۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کیا ہوا ہے؟ طبیعت ٹھیک ہے اس کی دھیمی آواز پر دبائشہ کو فکر لاحق ہوئی۔

بھابھی جب آپ کو پتا چلا تھا کہ رب العالمین آپ کو حازق سے نوازنے والے ہیں تو آپ کو کیسا محسوس ہوتا تھا۔

ربائشہ نے گہری سانس بھری۔۔۔ وہ تو اس کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔

مشکل دن تھے بہت۔۔۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔؟

بھابھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ وہ نم آواز میں بولی۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔؟ کیا تم۔۔۔؟ ربائشہ نے پوچھا۔۔۔۔۔

مجھے کچھ اچھا محسوس نہیں ہو رہا۔۔۔ میرا سر گھوم رہا ہے۔۔۔ ابھی وہ کچھ اور کہتی کے حازق کے رونے کی آواز آنے لگی۔

بھابھی آپ دیکھ لیں حازق کو۔۔۔۔۔ میں بعد میں بات۔۔۔۔۔

نہیں تم بتاؤ۔۔۔ طبیعت نہیں ٹھیک تو بتاؤ۔۔۔۔۔ باسط کہاں ہے اسے بلواؤ۔۔۔۔۔

میں بلاتی ہوں انہیں۔۔۔ آپ سے بات ہوتی ہے بعد میں۔۔۔۔۔
www.kitabnagri.com

اوکے۔۔۔۔۔ کوئی پریشانی ہو تو مجھے فون کرنا۔۔۔۔۔ بلکہ میں حازق کو سلا کر فون کرتی ہوں۔

اوکے۔۔۔! رباب نے فون رکھا اور وہیں لیٹ کر گہرے سانس لینے لگی۔

ابھی وہ باہر جانے کا سوچتی کے فون بجنے لگا تو وہ متوجہ ہوئی باسط کا فون تھا اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔

کب سے فون کر رہا ہوں مسلسل مصروف جا رہا ہے۔۔۔ کہاں تھی؟ طبیعت کیسی ہے اب؟ وہ بے درپے سوال پوچھنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

ربا نشہ بھابھی سے بات کر رہی تھی۔۔۔ اور طبیعت اب بہتر ہے۔۔۔

اوکے! صرف فروٹس کھاؤ۔۔۔ کچھ ہیوی نا کھانا اور دوالی ہے ابھی وہ بات کر رہا تھا کہ رباب فون پھینکتی واپس واش روم میں گئی۔

رباب!

رباب!

اس نے فون کاٹا۔۔۔ اور انتظار کرنے لگا۔۔۔ اسے گھر جانا تھا۔

وہ تیزی سے ڈرائیو کرتا واپس آیا اور دروازہ بند کرتا تیزی سے اندر گیا جہاں وہ واش روم کے باہر پڑے کاؤچ پر بے حال پڑی تھی۔

گہری سانسیں لیتی۔۔۔۔۔ پسینے سے تر وہ ہانپ رہی تھی۔

باسط تیزی سے اس کے پاس آیا اور اس کا چہرہ تھپتھپا کر اسے بٹھاتے اپنے ساتھ لگایا۔

چلو چلیں ہسپتال۔۔۔۔

باسط۔۔۔۔

کیا ہوا ہے؟ کیسا محسوس کر رہی ہو۔۔۔؟

اسے بخار تو بالکل نہیں تھا شاید اس نے کچھ بُرا کھایا تھا جو یوں اسے متلی ہو رہی تھی باسط کے حساب سے۔

Posted on Kitab Nagri

میرا سر۔۔۔ اس نے سر پکڑتے کہا تو باسٹ نے فوراً الماری سے اس کی چادر نکالی اور پھر اسے گود میں اٹھاتے باہر گاڑی تک لایا اور گیٹ لاک کرتے ہسپتال کو نکلا۔

اگلی صبح درید ان کے اٹھنے سے پہلے چلا گیا تھا کیونکہ تھانے سے فون آیا تھا پروین کی لوکیشن ٹریس کر لی گئی تھی۔

لیکن حالات کچھ بھی ہو سکتے تھے اس لیے اس نے ربانہ کو اٹھا کر کہا تھا کہ وہ وقت سے چلی جائے اور ڈرائیور کو خاص تاکید کی تھی۔ ربانہ نے سنا تھا یا نہیں کیونکہ وہ عنودگی میں صرف سر ہاں میں ہلا گئی تھی۔

وہ جب اٹھی تو گیارہ بج رہے تھے وہ حیران ہوئی اتنا کیسے سو سکتی تھی۔۔۔

درید کے مطابق اسے دس بجے ہی چلے جانا چاہیے تھا لیکن وہ اب تک وہیں تھی کیونکہ اس نے جانا ہی نہیں تھا۔

میڈیم۔۔۔۔ ڈرائیور نے اندر آتے دروازہ نوک کیا۔

جی؟

سر کا حکم تھا دس بچے کا۔۔

ہم کہیں نہیں جا رہے چاچا۔۔۔ آپ پلیز درید کو فون کر کے مت بتائیے گا میں سب سنبھال لوں گی۔۔۔
لیکن میڈیم خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔

پلیز چاچا۔۔۔ میری درخواست ہے آپ سے۔۔۔ ددیکو میں خود سنبھال لوں گی آپ انہیں مت بتائے گا۔
اوکے۔۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتے چلے گئے۔

Posted on Kitab Nagri

حازق کے رونے پر وہ اس کا فیڈر بناتی اندر گئی اور اسے گود میں لیتے پلانے لگی۔

آلے میلا بے بی۔۔۔۔۔ جلدی سے پی لو۔۔۔۔۔ وہ ساتھ ساتھ اس سے باتوں میں مصروف تھی۔

پورے کا پورا باپ پر گیا ہے صرف یہ چھوٹی آنکھیں ہی مجھ سے چرائی ہے یہ بہت نا انصافی ہے وہ کڑھنے لگی۔

اس کے بیٹے کی ہنسی کی جلت رنگ کمرے میں بکھری جیسے اپنی ماں کا جلنا کڑھنا سے پسند آیا ہو۔

سچ میں باپ پر گیا ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کے کپڑے بدلنے لگی۔۔۔۔۔ اس کا گندا ڈاٹر پیر پھینکتی وہ اس کے گرد تکیے رکھ کر باورچی کھانے میں خانساں کو کھانے کا بتانے آئی تھی۔

جب اسے لاؤنج کی کھڑکیاں ٹوٹنے کی آواز آئی۔۔۔۔۔ ساتھ ہی اسے فائرنگ کی آواز سنائی دی۔

اس کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی۔۔۔۔۔ ڈر اس کے حواسوں پر چھا گیا تھا۔

خانساں فوراً کچن کی کھڑکی سے باہر لون میں کودی لیکن اس کی ہمت نہ ہوئی۔

وہ شل ہوتی ٹانگوں اور مفلوج ہوتے جسم سے وہیں کھڑی رہی۔۔۔۔۔ لیکن حازق کا خیال آتے ہی اس کی روح پرواز ہوئی ہو جیسے۔ وہ کچن سے دوڑتے باہر نکلی لیکن لاؤنج کے دروازے پر اس وجود کو دیکھتے تھمی۔

"یہ آپ لوگوں کی حفاظت کے لیے کر رہا ہوں میں یہ بات یاد رکھیں"

درید کا کہا جملہ یاد آتے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ برسنے لگے۔۔۔۔۔ شاید اپنے شوہر کی بات کی نفی کرنے والی بیویوں کا یہی انجام ہوتا ہے اس نے بند ہوتے دل کے ساتھ سوچا۔

Posted on Kitab Nagri

وہاں صاف صاف لکھا تھا۔۔۔ کہ اس لڑکی کے ساتھ ری**۔۔۔۔۔

وہ میڈیکل رپورٹس تھیں۔۔۔۔۔ اور ساتھ اس لڑکی کے کندھے کی تصویریں تھیں جہاں نشانات تھے۔

اس کی رپورٹس میں مجرم کا نام بڑے ہندسوں میں لکھا تھا۔

تبریز شاہ!

اس نے سر اٹھاتے سامنے دیکھا جہاں وہ سانس روکے کھڑا تھا۔

وہ قدم قدم چلتی اس کے پاس آئی اور اسے دیکھنے لگی آنکھیں جھپک کر آنسو روکنے چاہے تھے۔

کیوں؟؟؟

تبریز شاہ نے آنکھیں بند کر کے کھولیں؟

یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔!

وہ بس اتنا ہی کہہ پایا۔۔۔ کہاں اس نے سوچا تھا وہ سارے ثبوت دکھائے گا لیکن اس وقت وہ بلیнк تھا اس لڑکی کے سامنے جس سے اس نے عشق کیا تھا اور اس کی آنکھوں میں اس کے لیے سر دپن تھا۔

کیا میڈیکل رپورٹس اور ہسپتال والے جھوٹ بھی لکھتے ہیں۔۔۔۔۔؟

مجھے یقین ہی نہیں ہو رہا وہ شخص جسے میں نے سر آنکھوں پر بٹھا کر رکھا وہ کسی کے ساتھ۔۔۔۔۔

یہ بکو اس ہے۔۔۔۔۔ جھوٹ ہے سب۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

بس کریں۔۔۔۔۔ اگر جھوٹ ہے تو اتنا غصہ کیوں؟ وہ اس کے قریب آتی اس کا کار لر تھامتی بولی۔

اس کا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا منت تم کہیں غلطی نا کر دو۔۔۔ یہ وہ شخص ہے جس نے تم سے نکاح ہونے پر بھی تمہیں نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا لیکن اپنے سامنے موجود ثبوتوں کو وہ یوں نظر انداز نہیں کر سکتی تھی اور تبریز شاہ کا لہجہ۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا حالات کچھ بھی ہوں مجھ پر یقین رکھنا۔۔۔

اس لڑکی پر کیا بیتی ہوگی آپ نے سوچا ہے۔۔۔؟ آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگا۔

انفنف منتت۔۔۔۔۔ میں سب سمجھا دوں گا تمہیں!

اگر آپ کا بدلہ مجھ سے لیا گیا اور میری عزت۔۔۔۔۔!

منتت۔۔۔۔۔!

تبریز شاہ کا ہاتھ ایک بار آج پھر اٹھا تھا لیکن ہوا میں رہ گیا وہ عورت اس کا ضبط برے طریقے سے آزماتی تھی۔

منت نے سراٹھا کر اسے دیکھا بے یقینی ہی بے یقینی تھی پھر وہ مسکرا پڑی۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے مٹھایاں بھیج کر خود پر کنٹرول کیا۔
www.kitabnagri.com

مجھے صرف ایک بات کا جواب دیں۔۔۔۔۔ کون سا تبریز شاہ اصل تھا پہلے والا یا یہ؟ وہ جو مجھے ہر سرد و گرم سے بچاتا تھا یا یہ جو مجھ پر ہاتھ اٹھاتا ہے۔

ہاتھ اٹھایا نہیں ہے میں نے۔۔۔۔۔ اپنے لفظوں پر غور کرو۔۔۔۔۔ اور خاموش ہو جاؤ۔۔۔۔۔

کیوں ہو جاؤں میں خاموش؟

Posted on Kitab Nagri

منتنت۔۔۔ میں بتا دوں گا سب میں کہہ رہا ہوں۔۔۔ اس سے زیادہ میرا ضبط مت آزماؤ۔۔۔ میں صبر کے آخری مراحل پر ہوں۔

آپ نے مجھے سے نکاح کیوں کیا تھا؟

میں ایک بات بار بار نہیں بتا سکتا۔۔۔

شاید تب بھی وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔ وہ یہاں وہاں دیکھتی بولی تو تبریز شاہ کے تاثرات سخت ہوئے۔

تم مجھ پر اس شخص کو فوقیت دے رہی ہو جسے جانتی تک نہیں۔۔۔ زبردست۔۔۔ اور پھر کمرے میں شور برپا ہوا تھا کیونکہ وہ آگے بڑھتا کمرے کا حال بگاڑ چکا تھا۔

ہسپتال کے باہر گاڑی روکتے اس کی طرف کا دروازہ کھولا اور اپنے ساتھ لگاتے وہ اندر لایا۔

اور بنا انتظار کیے وہ اندر لے گیا کیونکہ وہ اپنا نمٹنٹ آفس سے نکلتے ہی لے چکا تھا۔

آپ باہر رکیں میں چیک اپ کر لیتی ہوں۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا تو اس نے رباب کو دیکھا جو اس کا ہاتھ سختی سے تھامے ہوئی تھی۔ رباب میں باہر ہی ہوں۔۔۔

اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتے باسط نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور باہر نکل گیا۔

اب وہ باہر اضطرابی کیفیت میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔ اس نے درید کو فون ملا یا ناچاہتے ہوئے بھی۔

بولو! درید نے فون اٹھاتے ہی سنجیدگی سے پوچھا۔

Posted on Kitab Nagri

کچھ نہیں! اس کے انداز پر باسط نے غصے سے فون کاٹ دیا اور انتظار کرنے لگا۔

اب وہ ڈاکٹر کے سامنے اس کے ساتھ بیٹھا تھا اس کا ہاتھ تھامے۔۔۔

آپ کی وائف ٹوویکس پر یگنٹ ہے سر۔۔۔ لیکن کافی کمزوری ہے انہیں جن کے لیے میں کچھ دوائیں دے رہی ہوں اور آپ نے باقاعدگی سے چیک اپ کرواتے رہنا ہے اس نے کہا تو باسط نے اسے دیکھا جو سنجیدگی سے اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔ وہ اسے ساتھ لیتا دوائیں لے کر گھر لایا۔۔۔ راستے میں بھی وہ کچھ نہیں بولی تو وہ خاموش رہا۔

اسے بیڈ پر بٹھاتے وہ اس کے سامنے بیٹھا اور اس کے ہاتھوں کو تھاما اور اسے دیکھا جو ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

کیا ہوا؟ خوش نہیں ہو؟

رباب نے نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی۔۔۔

کیا؟ باسط کو اس کا رویہ سمجھ نہ آیا تھا۔

میں کیسے یہ ذمہ دادی۔۔۔ اور پھر اس کی بات سنتے وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

تم خوش قسمت ہو رباب رب العالمین ہمیں ہماری اولاد سے نواز رہا ہے۔۔۔ لوگ ترستے ہیں اس نعمت کے لیے۔۔۔ اور

ہمت رب خود ہی پیدا کر دیتا ہے۔۔۔

ربا نشہ کو نہیں دیکھا اس نے اکیلے خود کو سنبھالا تھا سب کیا تھا تم بھی کر سکتی ہو اور میں ساتھ تو ہوں تمہارے۔۔۔

آپ خوش ہیں؟

Posted on Kitab Nagri

تمہیں کیا لگتا ہے باسٹ نے کھینچ کر اسے قریب کیا اور حصار میں لیا۔

میں نہیں جانتی۔۔۔ وہ دھیمے سے بولی اور اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپایا۔

میں بہت خوش ہوں۔۔۔ تم نے میری خواہش کو پورا کیا ہے اور اس نعمت پر کون ہے جو خوش نہیں ہوتا ہم بھی مکمل ہو جائیں گے۔۔۔ اور تم مکمل کرو گی مجھے اس نے کہتے رباب کے بالوں پر بوسہ دیا۔

میں بھی بہت خوش ہوں۔۔۔ بس ڈری ہوں تھوڑا سا۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ ریلیکس رہو اپنا دھیان رکھو۔۔۔

مجھے یاد آیا۔۔۔! وہ جو اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا اسے ایسے اچھل کر چیختے دیکھ چو نکا۔
کیا؟

آپ نے کہا تھا جب میں آپ کی یہ خواہش پوری کروں گی آپ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنی محبت کا اظہار کریں گے مجھ سے۔۔۔ اس نے چہکتے کہا۔

بیوی شاید تم بھول رہی ہو۔۔۔ میں نے کہا تھا میری اولاد میرے ہاتھ میں ہو گی تب۔۔۔

باسط۔۔۔ یہ آپ نے نہیں کہا تھا۔۔۔ وہ چیخی تو اس کا قہقہہ گونجا۔

رباب واپس اس کے ساتھ لگتی بیٹھ گئی تو وہ اسے ہاتھوں میں اپنی انگلیاں الجھاتا اسے پرسکون کرنے لگا۔

بھیو کو بھی بتانا ہے۔۔۔ یاد آنے پر وہ بولی۔۔۔

تو بتا دو فون کر کے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تم سے تھوڑے مگر تمہارے شوہر سے بہت حساب نکلتے ہیں۔۔۔ اس*** کی وجہ سے میں نے کافی عرصہ جیل میں گزارا ہے یہ بھی تیرے تائے کا دوست جس کے ساتھ اچھا وقت گزرا ہے مدد نہ کرتا تو میں وہیں سر کر مر جاتی۔۔۔

ربائشہ نے آنکھیں میچی۔۔۔ اچھے وقت کا مطلب وہ اچھے سے سمجھتی تھی اس کی سوتیلی ماں کا کردار کتنا گندا تھا یہ تو وہ جان گئی تھی۔ اس کے بیٹے کو لے کر آؤ۔۔۔ وہ منہ میں سپاری ڈالتی اپنے ساتھ کھڑے بندے سے بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ ہمت نہ کرنا۔۔۔ میں مار دوں۔۔۔ گی سب کو۔۔۔ وہ آگے بڑھتی چیخی۔

ماننا۔۔۔۔۔ پڑے گا اے ایس پی کی بیوی اس کے جیسی ہے۔۔۔۔۔

منہ کیا دیکھ رہے ہو پکڑو اسے اور اس کے بیٹے کو لے کر آؤ۔۔۔ اس نے اپنے آدمیوں کو کہا۔۔۔ باہر موجود سکیورٹی کے لوگوں کو مارا گیا تھا اور جو باہر کچھ دور موجود تھے وہ اندر ہوئی کاروائی سے لاعلم تھے کیونکہ گارڈ اور ڈرائیور دوپہر کا کھانا کھانے گئے تھے۔

اس کے آدمیوں نے ربايشہ کو پکڑا۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرا بیٹا۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔ وہ روتے نڈھال ہو گئی۔۔۔ لیکن ماں تھی ہار نہیں مان سکتی تھی۔۔۔

درید۔۔۔۔۔

درید درید۔۔۔۔۔

لیکن وہ نہیں موجود تھا نہیں تو اس کی بیوی اور بیٹے کو ہاتھ لگانے والوں کے ہاتھ اس وقت ان کے تن سے لٹک رہے ہوتے۔

Posted on Kitab Nagri

میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔

دنیا یا محبت؟ اس کے دل سے آواز آئی۔۔۔

لیکن وہ ایک لڑکی ہو کر کیسے کسی لڑکی کے ساتھ برا کرنے والے کو۔۔۔۔۔

"دنیا یا محبت؟"

پھر سے سوال اٹھا تھا اس نے نظر اٹھا کر اس شخص کو دیکھا جو بے حال سا وہاں کرسی پر بیٹھا تھا۔

وہ قدم قدم چلتی اس کی طرف گئی یعنی اس کے دل نے چُن لیا تھا دنیا یا محبت میں سے عشق کو جو تبریز شاہ سے تھا۔

وہ اس کے پاس جاتی دوزانوں بیٹھی اور اسکے ہاتھ کو تھامنا چاہا جہاں جا بجا زخم تھے۔

دور رہو۔۔۔!

اس کی آواز سنتے اس کے دل رک گیا۔

شاہ! اس کے لبوں سے ایک ہی لفظ آزاد ہوا۔

www.kitabnagri.com

شاہ نہیں اب سے تبریز شاہ! اس نے سفاکیت سے کہا اور کھڑا ہو گیا۔

میں نے تمہیں کہا تھا منت وقار کہ مجھ پر بھروسہ رکھنا حالات کچھ بھی ہوں۔۔۔۔۔ تم نے کسی غیر کو مجھ پر فوقیت دی مجھ پر

بھروسہ نہیں دکھایا۔۔۔ میں نے کہا تھا مجھے تمہاری آنکھوں میں بے یقینی دکھی تو جان سے مار دوں گا لیکن تم نے اس سے

پہلے مجھے مار دیا۔۔۔ منت وقار مجھے مار دیا وہ دھاڑا تو اس کی ہچکی بندھ گئی۔

تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں کبھی کیوں نہیں بتایا کہ مجھے تم سے محبت ہے، عشق ہے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کیونکہ ہر چیز اپنی قیمت کھودیتی ہے اور میری محبت نے بھی قیمت کھودی اقرار کے بعد۔۔۔۔۔

مجھے۔۔۔ مجھے کسی عورت پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے تھا یہ میری غلطی ہے لیکن تم سے محبت ہوئی یہ تمہاری غلطی ہے تم نے مجھے مجبور کیا تھا۔۔۔ اس کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی۔

اس کے یقین، اس کے مان کو توڑا گیا تھا۔

میں۔۔۔

ششش!

تم اپنے حصے کا بول چکی منت وقار۔۔۔ وہ کہتا باہر نکل گیا تو وہ اس کے پیچھے گئی۔

آپ نے مجھے نہیں بتایا تھا کچھ۔۔۔ کیوں؟ کیا میں اتنی بھی قابل نہیں یا میری اتنی حیثیت نہیں تھی کہ آپ مجھے بتا سکتے کچھ، اپنے ماضی کے مطابق۔

اندر جاؤ۔۔۔ اسے گیٹ سے نکلتے دیکھ وہ غرایا تھا۔

مجھے جواب چاہیے۔۔۔

اب کسی بھی جواب اور صفائی کا حق کھو چکی ہو تم۔۔۔ میں مجرم ہوں۔۔۔ بس یہ جان لو۔۔۔

جاؤ اندر۔۔۔۔۔

شاہ۔۔۔۔۔! میں اتنی بے وقعت نہیں ہوں مجھے اتنا مت گرائیں۔۔۔ اس کا وجود ہلکا ہلکا لرز رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

جلد سچ تمہارے سامنے ہو گا۔۔۔ لیکن یاد رکھنا تبریز شاہ کو کھو دیا تم نے منت وقار۔۔۔

وہ اس کے نام کے آگے سے اپنا نام ہٹا گیا تھا۔۔۔ اس کے پاؤں پر نظر ڈالتے اس نے لب بھینچے جو گرم سڑک پر بنا جوتے کے کھڑی تھی۔

اسے کھینچتے اپنے ساتھ دروازے تک لایا اور وہاں پڑے جوتوں کے سٹینڈ سے اس کے سلیپرز لیتے اس کے قدموں میں پھینکے۔

پہنو!

اور اگر میں آپ کی بات نہ۔۔۔۔۔

صرف اتنا کرو جتنا بعد میں سہہ سکو۔۔۔ کیونکہ تمہاری نازک جان میرا تمہیں نظر انداز کرنا زیادہ دیر نہیں برداشت کر سکے گی۔

منت نے جوتے پہنتے اس کا کالر تھاما اور اس کی آنکھوں میں اپنی سرخ سوچی آنکھیں ڈالی۔

اور اگر قصور وار تم ہوئے تبریز شاہ تو؟

www.kitabnagri.com

تم مجھے سزا دے چکی ہو اپنے لہجے سے۔۔۔۔۔ اب کچھ بچا نہیں ہے۔۔۔۔۔

تم مجھے علیحدہ۔۔۔۔۔

وہ شخص اس کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے اس پر جھکا "نوبت آگئی تو یہ بھی کر گزروں گا" اسے دروازے کے اندر دھکا دیتے دروازہ بند کیا اور باہر نکل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ وہیں دروازے کے پاس بیٹھ گئی۔

"کیا یہ سفر بس اتنا ہی تھا؟"

اس شخص سے دوری یعنی موت۔۔۔۔۔ اس کا بھاری ہوتا سر نفی میں ہل رہا تھا اور پھر اس نے چھت کے دروازے کے لاک پر شور سنا تھا۔ اس کی روح فنا ہوئی تھی لیکن وجود اس بات کی اجازت نہ دیتا تھا کہ وہ اپنے بچاؤ کے لیے بھاگتی۔

بند ہوتی آنکھوں سے اس نے کچھ آدمیوں کو سیڑھیوں سے نیچے اترتا لاونچ میں اس کے سامنے کھڑا ہوتا محسوس کیا تھا۔

پھر اس گھر "منت اور تبریز شاہ" کی جنت کا نقشہ بدل دیا گیا تھا ہر چیز کو توڑ دیا گیا تھا اور وہ لفظ تک نابول پائی۔

آخری بار اس کے اپنے بال کسی کی گرفت میں محسوس کیے تھے جو اسے ناجانے کیا کیا بک رہا تھا۔

یہ وہ گرفت نہ تھی جو تبریز شاہ کی غصے میں بھی ہوتی تھی یہ سخت تھی بے حد سخت۔

شاید تمہاری غلطی کی سزا اب تمہاری بیوی بھرے، ہماری جنت بکھر گئی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر دامن پر گرا اور اس کا سانس اکھڑنے لگا۔

"شاہ! میں منت وقار نہیں منت تبریز شاہ ہوں سب بکھر گیا تم بکھر گئے، ہمارا گھر بکھر گیا اور منت۔۔۔ منت بکھر کر ٹوٹ گئی"

جانتی ہوں وہ اے ایس پی دریدزدانی ہے آج نہیں تو کل مجھے ڈھونڈ نکالے گا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن میرا بدلہ تم دونوں سے پورا ہوا۔۔۔ کیونکہ جب تک وہ مجھے پکڑ سکے گا تب تک تیرا بیٹا جانے کس کے پاس ہو گا۔۔۔ زندہ بھی ہو گا یا نہیں وہ قہقہہ لگانے لگی۔

اللہ۔۔۔۔۔ وہ پکارتی زمین پر گر پڑی۔۔۔۔۔

ایسے نہیں۔۔۔ پروین نے اپنے خاص بندے کو اشارہ کیا تو وہ آگے بڑھا اور ڈنڈا ہاتھ میں گھماتے اس کے زمین پر پڑے نیم بیوہش وجود کو دیکھنے لگا۔

میں کیا کہتا ہوں اس پر ہاتھ اگر صاف۔۔۔۔۔

بکو اس نہ کر۔۔۔۔۔!

وہ آتا ہی ہو گا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے اسے ایسا زخم دے کہ جو زخم یہ اور اس کا شوہر کبھی نہ بھول پائیں۔۔۔ جلدی کرو چچی کیونکہ اب حازق بھی رونے لگا تھا نیند سے جاگ کر اپنی ماں کو ناپاتے۔

وہ آدمی آگے بڑھا اور ڈنڈا گھماتے اس کی قمر میں مارا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔ ربانہ کی چیخ اس گھر میں گونج کر رہ گئی۔۔۔ یہ قیامت خیز منظر تھا اسے لگا وہ مر جائے گی۔

دوسری ٹھوکر اسے لگی تھی اور اسے سیدھا کیا اور ایک ڈنڈا اس کے پیٹ میں مارا گیا تھا۔

درید دد دد۔۔۔۔۔

حازق۔۔۔۔۔

اس کے منہ سے خون نکلا اور اس کا وجود وہیں بے جان ہوتا ایک طرف کو لڑھک گیا۔

Posted on Kitab Nagri

نکلو فوراً۔۔۔۔۔۔ ۱

پروین نے کہا تو اس کے سارے آدمی سب کو چھوڑتے باہر نکلے جہاں گارڈ اور ڈرائیور اب اندر کو ہی بھاگے آرہے تھے۔
ان پر بھی ہاتھ صاف کرو سالو۔۔۔ پیسہ کس چیز کا لیا ہے پروین کہتی خود گاڑی میں بیٹھتی نکل گئی۔
ڈیمنم۔۔۔۔۔۔! وہ تقریباً بھاگتا وہاں سے نکلا کیونکہ اس کی ابھی ڈرائیور سے بات ہوئی تھی جس نے بتایا تھا کہ رہائشہ نے
اسے جانے سے انکار کر دیا تھا۔

اس کا مطلب وہ گھر تھی اب تک۔۔۔۔۔۔ رہائشہ دریدیزدانی تم دونوں کو کوئی نقصان پہنچا تو میں تمہیں جان سے مار دوں گا"
وہ سو کی اسپید میں گاڑی بھاگتا گھر کی طرف آیا۔
پولیس کا ایک ڈالہ اسکے پیچھے تھا۔۔۔ وہ اندر داخل ہوا گیٹ کھلا تھا اور اب آس پاس کے گھر والے بھی باہر نکل کر آنے
لگے تھے۔

یہ سوسائٹی تھی جہاں ایک گھر میں کیا ہو رہا تھا کسی دوسرے کو نہیں پتا ہوتا تھا کیونکہ سب اندر اے سی میں بیٹھے تھے ایک
دوسرے سے لاپرواہ۔

www.kitabnagri.com
سوسائٹیز میں بیشک بہت سی سہولیات تھی لیکن زندگی سے دور تھے یہ لوگ۔۔۔ کسی کے گھر کوئی مر بھی جائے تو ساتھ
والے کو خبر نہیں ہوتی۔

گارڈ اور ڈرائیور کو باہر ہی بری حالت میں دیکھ اس کا دل انجانے اندیشوں سے لرزاتا تھا۔

وہ اندر کی طرف بھاگا اور کچن کی دہلیز پر اسے بے حس و حرکت پڑے دیکھ زندگی میں پہلی بار اس کے قدم لڑکھڑائے
تھے۔

Posted on Kitab Nagri

وہ وہیں ساکت سا کھڑا رہا۔۔۔۔۔

وہ حازق بابا کو لے گئی۔۔۔۔۔ گارڈ کے منہ سے یہ سنا تھا اس نے اور پھر قدم بڑھاتا وہ رہا نشہ کے پاس نیچے زمین پر بیٹھا۔

اس کے ہونٹوں سے خون سڑک کر اسکی گردن پر آگیا تھا۔۔۔

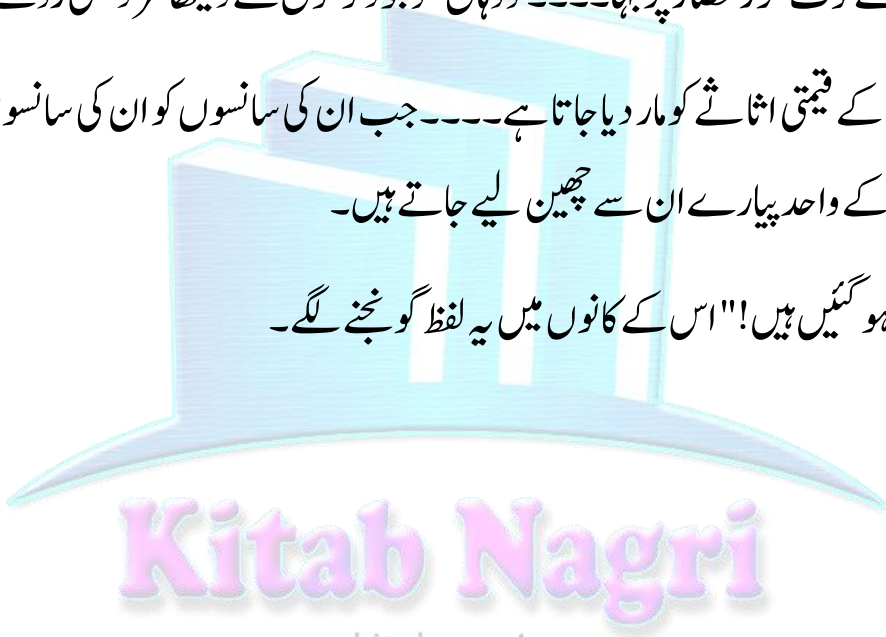
درید نے ہاتھ آگے بڑھاتے اس کے خون پر انگلی پھیری اور خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر رخصار پر بہا۔۔۔۔۔ تو وہاں موجود لوگوں نے دیکھا مرد بھی روتے ہیں۔

مرد روتے ہیں جب ان کے قیمتی اثاثے کو مار دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ جب ان کی سانسوں کو ان کی سانسوں سے دور کیا جاتا ہے،

جب دنیا میں موجود ان کے واحد پیارے ان سے چھین لیے جاتے ہیں۔

"سر ان کی سانسیں ختم ہو گئیں ہیں!" اس کے کانوں میں یہ لفظ گونجنے لگے۔



تصورات کا تسلسل

تو برقرار ہی رہا

اس کا آنا ہونا

آنا ہوا بھی برابر ہی ہوا

اور کیا بات ہے کہ آج ہوائیں

بھی تباہی مچائے ہوئے ہیں

Posted on Kitab Nagri

لگتا ہے اب خوابوں میں

اُس کا آنا جانا ممکن نہیں رہا

از قلم سُنہارِ وُف۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟ زمین پر گرتے ہی اس نے چلا کر پوچھا۔

اے لڑکی آواز کم رکھ۔۔۔ جس نے اس دھکادے کر گرایا تھا وہ بولا۔۔

مجھے لگتا ہے تبریز شاہ سے واقف نہیں ہیں آپ سب۔۔۔ وہ اندر سے ڈری تھی بے حد لیکن ظاہر نہ ہونے دیا۔

اے چیپ چیپ۔۔!!

اُس سالے کو بھی دیکھ لیں گے کیا چیز ہے۔۔ پہلے تجھے تو فرصت سے دیکھ لیں اب کہ دوسرے والا بولا۔

دور۔۔۔ دور۔۔۔ دور۔۔۔ دور۔۔۔!

انہیں اپنے قریب آتا دیکھ اب صحیح معنوں میں اس کا سانس سوکھا تھا۔

www.kitabnagri.com

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ بس نکل گئی ہوا؟؟ وہ خباثت سے مسکرانے لگے۔

ابھی وہ اسے ہاتھ لگاتے جب دروازہ کھلا اور کوئی اور اندر داخل ہوا۔

کیا ہو رہا ہے یہ؟

سر لے آئیں ہیں اسے۔۔۔۔۔ کب لے جانا ہے اسے؟

Posted on Kitab Nagri

بس کچھ وقت میں۔۔۔ میرا آدمی تمہیں یہاں یہ نکال دے گا اور اسے جا کر بیچ دینا۔۔۔

بیچ دینا۔۔۔

بیچ دینا۔۔۔

یہ لفظ اس کے کانوں میں پڑے تو اس نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔

ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن آپ کے بیٹے کی بیوی ہے بہت کمال۔۔۔ مجھے لگتا ہے آپ کو بھی دیکھنی چاہیے ان میں سے ایک نے کہا۔

آہاں۔۔۔ تو چلو یہ کام بھی کر لیتے ہیں۔۔۔ وہ شخص اب دروازے کے آگے سے ہٹا آگے بڑھا اور کمرے میں موجود تمام بیویوں کو روشن کر ڈالا۔

اچانک آنکھوں میں روشنی پڑنے سے اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

دل میں خدا کے ورد کے بعد صرف تبریز شاہ کا نام چل رہا تھا۔۔۔

تو تم ہو وہ۔۔۔ جس نے میرے بیٹے کو پاگل کر رکھا ہے۔۔۔ وہ تقریباً چھیالیس سالہ مرد تھا جو کہیں سے تبریز شاہ جیسا نہیں تھا سو تیلا تھا شاید اسی لیے۔

آپ۔۔؟

تمہارے بیٹے کا سو تیلا پاپ۔۔۔ جس کے دم پر آج وہ تبریز شاہ ہے۔۔۔ میں نے، میں نے پہنچایا ہے اسے یہاں تک وہ کروفر سے کہتا ہنسنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

آپ نے۔۔۔؟

آپ وہ شخص ہو ہی نہیں سکتے آج یہاں اس شہر میں جتنے بھی لوگ تبریز شاہ کو جانتے ہیں وہ اسے اس کی قابلیت کی بنا پر جانتے ہیں۔۔۔ انہیں تو آپ کا نام تک نہیں پتا ہو گا اور۔۔۔

چٹاخ۔۔۔!

زبان دراز عورتیں مجھے زہر لگتی ہیں۔۔۔ شاہ نواز نے آگے بڑھتے اس کے چہرے پر ہاتھ اٹھایا۔
اپنے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ سے اس کے ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا اور دماغ کی نسیں سنسنائیں۔
کچھ بھی کہہ لو۔۔۔ میری زبان بند نہیں کرو پاؤ گے۔۔۔ وہ حلق کے بل چلائی۔
اور اگر یہ زبان ہی میں نارہنے دوں تو؟ شاہ نواز نے آگے بڑھتے اس کا جڑہ تھاما اور جیب سے کٹر نکالا۔
مقصد صرف ڈرانا تھا لیکن سامنے موجود شخصیت سچ میں تبریز شاہ کی بیوی تھی نڈر۔

شاہ نواز نے اسے جھکتے نادیکھ۔۔۔ اس کے بائیں گال پر کٹر پھیرا یہ لمحے کا منظر تھا۔

www.kitabnagri.com

منت کی آنکھیں پھیلنے کے در پر تھی۔

یا الہی! اسکی چیخ چاروں دیواروں سے لگ کر واپس آگئی۔

سر چھوڑیں اسے۔۔۔ ایسے اسے کیسے بیچیں گیں ہم۔۔۔

اس **** کو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ وہ آگے خطرناک ارادوں سے بڑھا تھا۔

منت نے آنکھیں بند کر لیں اس سے زیادہ کا حوصلہ نہیں تھا اس میں۔

Posted on Kitab Nagri

اور پھر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے بھی تبریز شاہ کو پکار رہی تھی۔

ڈاکٹر کو بلا کر پیٹی کرواؤ اور لے کر نکلو اسے۔۔۔ وہ کہتا باہر نکل گیا۔

منت کو آگواہ کرنے کا پلین نہیں تھا۔۔۔ لیکن سارا کے باپ نے کیس کر دیا تھا اس پر فراڈ کا۔۔ اس کا مقصد اب صرف تبریز شاہ سے اس کا سب چھین لینا تھا جس کی وجہ سے یہ سب ہوا تھا۔

وہ اسے چھوڑ کر باہر نکل گیا اور وہ دو آدمی اب ڈاکٹر کا انتظار کر رہے تھے۔

ڈاکٹر نے جو بتایا تھا وہ خبر انہوں نے شاہ نواز تک پہنچادی تھی جس کی بنا پر اس نے منت کو وہاں سے فلحال نکالنے پر منع کر دیا تھا۔

"سر ان کی سانسیں ختم ہو گئیں ہیں!" اس کے کانوں میں یہ لفظ گونجنے لگے۔

وہ خاموشی سے کھڑا ہوا اور اسے جھٹکے سے باہوں میں اٹھایا اور تھکے قدموں سے باہر نکل گیا۔

یہ پاگل ہیں۔۔۔ بکو اس کر رہے ہیں مجھے پتا ہے تم مجھے ایسے نہیں چھوڑ سکتی۔ ابھی ابھی۔۔۔ تو ہم ملے تھے اور۔۔۔

تم نے میری بات نہیں مانی راہی۔۔۔ سب۔۔۔ سب تباہ کر دیا تم نے۔۔۔۔۔ اسے ہسپتال پہنچاتے وہ اس کے ساتھ گزارے ماہ و سال کی روداد اسے بتانے لگا تھا جس کا خون اب جم گیا تھا۔

اسے آئی سی یو میں شفٹ کیا گیا تو وہ رکائیں وہاں سے نکل آیا۔۔۔ بنایہ سُنے اور جانے کے وہ زندہ بھی ہے یا نہیں۔

ہاں وہ زندہ تھی۔۔۔ اس کی سانسیں خود محسوس کی تھی اس نے۔

Posted on Kitab Nagri

اسے اپنے بیٹے کو بچانا تھا اب۔۔۔۔۔۔ کیسا قیامت خیز عالم تھا اس شخص کے لیے جس کی من چاہی بیوی اس وقت ہسپتال کے بستر پر بے دم پڑی تھی اور بیٹا۔۔۔۔۔۔ جو مہینے بھر کا نہیں تھا وہ اگواہ ہو گیا تھا۔

اس نے آسمان کو دیکھا۔۔۔۔۔۔ "میں نے امید نہیں کھوئی یارب" وہ کہتا وہاں سے نکل گیا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا باسط اور رباب پہنچ گئے ہوں گے اور تبریز شاہ۔۔۔۔۔۔؟

وہ پولیس اسٹیشن پہنچا۔۔۔۔۔۔ اس کے تاثرات سخت تھے لیکن ساکن سے۔

لوکیشن ٹریس کرو اس کی دوبارہ سے۔۔۔۔۔۔ اس نے حکم جاری کیا۔

گاڑیاں تیار کرواؤ۔۔۔۔۔۔ اور وہ جہاں بھی ملے اسے مارنا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن سران کا تو انکاؤنٹر۔۔۔۔۔۔؟

جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔۔ وہ خشک لہجے میں کہتا آگے بڑھا۔

سر ہم بہت دیر سے لوکیشن ٹریس کر رہے ہیں لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا، اس عورت نے فون اپنا کہیں پھینک دیا تھا جہاں تک ہم پہنچے۔

www.kitabnagri.com

وہ جگہ کون سی تھی؟

سر لاہور سے باہر۔۔۔۔۔۔

تو چلو پھر۔۔۔۔۔۔ جس ہسپتال سے دروازے کالا کھولا گیا اس کی معلومات؟

جی سر۔۔۔۔۔۔ کوئی شہر و زنا می بندہ ہے اس کی لوکیشن ٹریس کریں؟

Posted on Kitab Nagri

بدلے میں دریدیزدانی نے اسے اس نظر سے دیکھا کہ وہ شرمندہ ہو گیا۔

سریہ لوکیشن ملتان کی طرف کی ہے لیکن ابھی بالکل درست جگہ کا نام نہیں بتا سکتے کیونکہ وہ سفر میں ہیں۔

اوکے چلو نکلتا ہے ہمیں۔۔۔۔۔ اس نے کہتے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود میں اٹھتے ہزاروں دوسو سو کو دل میں دبایا۔

اس سے پہلے ایک بار وہ رہائشہ کو دیکھ لیتا۔

فون بجنے پر وہ باہر نکلا۔۔۔

بولو؟

کہاں ہو؟ تمہارا دماغ درست ہے۔۔۔۔۔ تمہاری بیوی کتنی تکلیف میں ہے وہ آخری بار تم سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔ اور حازق کو کہاں چھوڑا ہے؟ ایک ساتھ کئی سوال باسط نے کیے تھے۔

آ رہا ہوں۔۔۔۔۔ وہ کہتا وہاں دوبارہ پہنچا۔۔۔۔۔ منجھلا ساحلیہ، سخت آنکھیں اور بھیجنے ہونٹ۔۔۔۔۔ وہ ضبط کے آخری مراحل پر تھا۔ باسط اور رباب کو لگا وہ کسی بھی پل پھوٹ پھوٹ کر رو دے گا۔۔۔۔۔ یا شاید اسے رونا ہی چاہیے تھا جس کی بیوی اس حال میں تھی اور بیٹا۔ وہ اندر داخل ہوا تو اس کی آنکھیں بند تھی وہ خاموشی سے جا کر وہاں بیٹھ گیا۔۔۔

دل میں ہزار چیزیں ایک ساتھ چل رہی تھیں۔۔۔۔۔ اسے اسی وقت ملتان کے لیے نکلتا تھا۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔

بستر پر پڑا وہ وجود۔۔۔۔۔!

Posted on Kitab Nagri

اس کے بالوں پر بوسہ دیتا وہ جانے لگا جب وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

آکسیجن ماسک کو ہٹایا اس کے آدھے جسم پر پٹیاں بندھی تھی جہاں تشدد کیا گیا تھا۔

در۔۔۔۔۔ در۔۔۔۔۔ در۔۔۔۔۔ در۔۔۔۔۔ آخری۔۔۔

یہاں سب کام چھوڑ کر میں تمہاری یہ فضول بکواس سننے نہیں آیا رہا تشدد دریدیز دانی۔۔۔۔۔ وہ خشک لہجے میں دھیمے سے بولا تو اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔

مجھ سے محب۔۔۔۔۔ محبت۔۔۔۔۔

اپنی محبتوں کے واسطے مجھے مت دو۔۔۔ کیونکہ تم محبت کیے جانے کے قابل ہو یا نہیں یہ خود سے پوچھو۔۔۔

میرے بیٹے کو اس حال میں تم نے پہنچایا اور میری بیوی کو یہاں لانے والی بھی تم ہو۔۔۔۔۔ وہ سفاک بنا تھا بنا اس کی حالت کی پرواہ کیے۔ میں مر۔۔۔۔۔ مرنا نہیں ہے تمہیں ابھی۔۔۔۔۔ اپنے بیٹے کی حالت کو دیکھ لینا۔۔۔۔۔ تم پر بہت سے ادھار ہیں میرے وہ اتار دینا پھر میری بلا سے۔۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔ اس کا تنفس بگڑنے لگا لیکن سامنے والا ظالموں کی طرح بیٹھا رہا۔
www.kitabnagri.com

"اگر کبھی مجھ سے ایک پل کے لیے بھی محبت کی ہے نادریدیز دانی تو مجھے میرا بیٹا چاہیے اگلے چوبیس گھنٹوں میں" وہ اپنا سارا زور لگاتی چیخی تھی۔

درید کھڑا ہوا اور اسے دیکھتا باہر نکل گیا ڈاکٹر زبیری سے آگے بڑھے تھے۔

باسط ضیاء آگے بڑھا اور اسے گلے لگایا تو درید بھی آنکھیں بند کر گیا۔

Posted on Kitab Nagri

جاؤ میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اس نے کہا۔

درید نے سرہاں میں ہلایا۔۔۔ اور باہر نکل گیا۔

کیا کچھ بچا تھا۔۔۔ نہیں! کچھ نہیں بچا تھا۔۔۔ کہنے کو۔۔۔ اس سب حالات میں وہ لڑکی خود کو خود لے کر گئی تھی۔

تم یہاں؟ وہ اسے دیکھتے بوکھلا گئے۔

آپ کو واقع لگتا ہے کہ تبریز شاہ جس کی دنیا ایک ہی شخصیت پر محیط ہے وہ اس سے اتنا بے خبر رہ سکتا ہے؟

کیا مطلب ہے اس بات کا؟ وہ دھاڑا۔

آواز آہستہ خالد شاہ نواز صاحب۔۔۔ آواز میں بھی اونچی کر سکتا ہوں لیکن نہیں۔۔۔ میں سامنے والے جتنا گرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔

وہ میرے پاس نہیں ہے جاسکتے ہو! **Kitab Nagri**

اچھا!! تو پھر تلاشی لے لینے دیں مجھے۔۔۔ وہ جتنا بوکھلائے ہوئے تھے وہ اتنا ہی پرسکون تھا۔

ناممکن! یہ الیگل ہے تم ایسا نہیں کر سکتے شاہ نواز نے منہ پر ہاتھ پھیرا۔

الیگل کے مطلب آپ مجھے مت سمجھائیں مسٹر شاہ نواز۔۔۔ کتنے الیگل کاموں کو آپ نے لیگی کیا ہے میں سب جانتا ہوں۔

کیا بکواس ہے؟ وہ دھاڑا۔

Posted on Kitab Nagri

میری بیوی کہاں ہے؟ تبریز شاہ نے سنجیدگی سے کہا۔

اتنی جلدی کیا ہے؟ جب تمہیں معلوم ہو ہی گیا ہے تو تھوڑا صبر کرو۔۔۔

ابھی پولیس کو کال کر کے بلا سکتا ہوں۔۔۔ لیکن اپنی بیوی کو ان سب میں ملوث نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

ٹھیک ہے! بلا لو پولیس۔۔!

پولیس آئی تو یاد رکھیں اور بھی بہت سے سچ کھلیں گے۔

کیا مطلب؟

مطلب کو چھوڑیں۔۔۔ میرا کافی وقت آپ برباد کر چکیں ہیں۔۔۔ میری بیوی میرے حوالے کریں۔

بیوی۔۔۔ ہاں۔۔۔ یار کیا بیوی ہے قسم سے تمہاری اور۔۔۔

وہ آگے بڑھتا ان کا کالر تھام کر ان پر حملہ کرتا اسکی ماں نے اسے دھکے سے پیچھے کیا۔

تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟ یہ کیا حرکت ہے؟ باپ ہے وہ تمہارا۔

www.kitabnagri.com

میرا باپ مر گیا بہت سال پہلے۔۔۔ یہ صرف آپ کا شوہر ہے۔۔۔

یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو؟

ابھی تو لہجہ اور آواز اونچی کی ہی نہیں میں نے اُمی۔۔۔ یہ شخص میری بیوی کو اٹھالایا ہے۔۔۔ اسے بولیں میری بیوی

میرے حوالے کرے نہیں تو اس سمیت اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا میں۔

شرم آرہی ہے ماں کے سامنے کھڑے ہو؟ وہ نک سک سی تیار ہوئی عورت بولی۔

Posted on Kitab Nagri

ماں۔۔۔۔!

سچ میں؟

آپ کو لگتا ہے آپ میری ماں کہلانے کے لائق ہیں۔؟

تبریز!

آپ کو یاد ہے میری عمر کیا ہے؟ میری پسند کیا ہے؟ آخری بار کب بات کی تھی مجھ سے یاد ہے؟ ہم کب ملیں تھے یاد ہے؟
میں کتنی راتیں باہر گزارتا تھا یاد ہے؟ مجھے کھانے میں کیا پسند ہے معلوم ہے؟ میرا گھر کہاں ہے یاد ہے؟ یاد ہے ان میں
سے کچھ تو بولیں۔۔۔۔

بولیں۔۔۔۔

میں ابھی سب آپ کے قدموں میں ڈھیر کر دوں گا۔۔۔۔

وہ عورت لا جواب ہوئی۔۔۔۔

یہ دولت کا نشہ ہے جس نے آپ کو دوسری شادی کے لیے اکسایا۔۔۔ یہی دولت ہے جس کے پیچھے آپ کو یادنا رہا کہ پہلے
شوہر سے بھی آپ کی ایک اولاد ہے۔۔۔۔ یہ آسائشیں، یہ سہولیات یہ رہن سہن۔۔۔۔ سب ہے آپ کے
پاس۔۔۔۔۔

لیکن میرے پاس کیا تھا؟

میں نے ہر پل ہر مشکل میں اپنے دائیں بائیں دیکھا اور پتا ہے مجھے وہاں میرے دوستوں کے علاوہ کوئی نہیں دکھا۔

Posted on Kitab Nagri

میرا اس دنیا میں کوئی خونی رشتہ نہیں؟

میں کب کیا کر رہا ہوں کہاں جا رہا ہوں کب بیمار ہوا؟ آپ نے پوچھا اور آج آپ جتلا رہی ہیں کہ آپ ماں ہیں۔۔۔ اس کا لہجہ بکھرا تھا۔ وہ عورت لا جواب تھی۔۔۔ پشیمانی تھی یا نہیں لیکن سچ سامنے تھا جو کافی کڑوا تھا اور وہ جانتی تھی ان کے بیٹے کا بولا حرف حرف ٹھیک ہے۔

اور۔۔۔ اور۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ شخص۔۔۔

یہ شخص آج مجھ سے میرا سب لے آیا ہے۔۔۔

باسط نے اپنا سارا وقت رباب کو دیا تھا۔۔۔ اس کی فکر کرنا اس کے ساتھ رہنا وہ جتنا کر پارہا تھا کر رہا تھا۔ وہ ہر وقت یہاں سے وہاں گھومتی رہتی تھی۔

کیا ہوا ہے کیوں گھوم رہی کو میرے سر میں درد ہونے لگ گیا ہے۔

نہیں کچھ نہیں وہ آکر خاموشی سے بیٹھ گئی۔
www.kitabnagri.com

مجھے باہر جانا ہے۔۔۔

کہاں؟؟ وہ ٹی وی پر سے نظر ہٹاتا بولا۔

بس باہر کہیں بھی۔۔۔ ابی دیر ہو گئی ہم باہر نہیں گئے۔

تو اس میں یوں پریشان ہونے کی یا زیادہ سوچنے کی کیا بات ہے جاؤ تیار ہو کر آؤ چلے جاتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

گاڑی کو سڑک پر ڈالتے اس نے ایک نظر رباب کو دیکھا جو بے حد خوش تھی۔

ڈنر کا آرڈر دیتے وہ ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے جب فادی رباب کا دوست انہیں دیکھ کر چلا آیا۔

روبی۔۔۔۔۔ تم؟ کیسی ہو؟

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟ رباب اس سے اچھے سے ملی تھی۔

آپ کیسے ہیں؟ فاحد نے سنجیدہ سے بیٹھے باسط کو دیکھتے کہا۔

رب کا شکر ہے۔۔۔ اور پھر فاحد رباب سے باتیں کرنے لگا تو باسط نے ان دونوں کو بیزاری سے دیکھا۔

میں نے زیادہ وقت تو نہیں لیا؟ وہ باسط کا چہرہ دیکھ کر نخل سا ہوتا پوچھنے لگا۔

میری منت۔۔۔۔۔

منت تبریز شاہ!

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جس کے بغیر مجھے سانس نہیں آتا۔۔۔ جس نے مجھے محبت دی حد سے زیادہ۔۔۔ جس نے بتایا کہ میرا وجود اہم ہے

۔۔۔ جس نے مجھے سکھایا کہ خونی رشتے کتنی اہمیت رکھتے ہیں ان کا ساتھ رہنا کیا معنی رکھتا ہے۔۔۔۔

مجھے آپ سے ہزار شکوے سہی امی لیکن آپ کا مقام بہت اونچا ہے۔۔۔ میں مزید کچھ نہیں کہوں گا سوائے اس کے۔۔۔

کہ۔۔۔

اس شخص کو بولیں میری بیوی ابھی میری سامنے لائے نہیں تو۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

نہیں تو؟ کیا؟ شاہ نواز جوان کے میلوڈرامے سے تھک گیا تھا تیزی سے چلتا آگے آیا۔

شاہ اس کی بیوی کو بلاؤ۔۔۔ وہ عورت تھل سے بولی۔

اس معاملے سے دور رہو تم۔۔۔

جو کہہ رہی ہو وہ کرو۔۔۔ اس کی بیوی کو بلاؤ۔۔۔

بکو اس نہ کرو اندر جاؤ۔۔۔ یا باہر کسی پارٹی میں جو تمہارا کام ہے شاہ نواز بولا۔

اس عورت نے اپنے بیٹے کو دیکھا جس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔

اس کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں جاسمائے۔۔۔ کیا حیثیت رہ گئی تھی اسکی۔۔۔

وہ نہ ایک اچھی بیوی تھی اور ماں۔۔۔ وہ تو شاید کہلوانے کی بھی لائق نہ تھی۔

تمہاری بیوی۔۔۔

Kitab Nagri

امی مجھے میری بیوی چاہیے؟۔۔۔

اتنی محبت ہے اس سے؟ ان کی آواز میں حشر تھی۔۔۔ کبھی وہ بھی چاہتی تھی کہ انہیں کوئی محبت کرے لیکن پھر انہوں نے دولت کو محبت پر ترجیح دے دی تھی۔

محبت لفظ کا نہیں پتا مجھے۔۔۔ اس سے دلی وابستگی ہے میری۔۔۔ میری زندگی نامکمل ہے۔۔۔

"منت تبریز شاہ میرا حاصل ہے"

Posted on Kitab Nagri

میں کچھ نہیں کر سکتی میری بیٹے۔۔۔ تمہیں اپنی بیوی کو خود ڈھونڈ نکالنا ہے لیکن میری دعا ہے وہ تمہیں مل جائے وہ کہہ کر چکی گئی۔

شاید پشیمانی کا دور شروع ہو چکا تھا۔۔ انہیں احساس ہو گیا تھا۔

وہ چلی گئی تو وہ قدم قدم چلتا شاہ نواز کے پاس آیا۔

چلو!

کہاں؟

میری بیوی۔۔۔

پہلے میرا کام!

کونسا کام۔۔۔



ایک ڈیل کرتے ہیں تمہاری بیوی کے بدلے۔۔۔
یہ تمہاری خوش فہمی ہے تبریز شاہ اتنا کمزور نہیں ہوا کہ اپنی بیوی پر ڈیل کرتا پھرے۔
تو ٹھیک ہے پھر بھول جاؤ اسے۔۔۔۔

یہ بات تم بھول جاؤ شاہ نواز۔۔۔ میں اب تک تحمل مزاجی سے کام لے رہا تھا لیکن نہیں تم وہ انسان ہی نہیں ہو۔۔۔۔

کیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہاری بیوی کے پاس میری دو آدمی اس وقت موجود ہیں۔

دو کیا ہزار ہوں۔۔۔ ان کی اتنی ہمت نہیں ہے میری بیوی کو ہاتھ لگائیں۔

Posted on Kitab Nagri

ہاں۔۔۔ شاہ نواز نے ہنکارا بھرا۔

کیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہاری بیوی ماں بننے والی ہے اور اسے کافی زخم۔۔۔۔

وہ جو تب سے پرسکون تھا۔۔۔ جھٹکے سے کھڑا ہوا۔۔۔ اس کا دل پہلی بار اس صورتحال میں دھڑکا تھا۔

مجھے میری بیوی چاہیے اسی وقت۔۔۔۔۔ اس نے فون نکالا اور کان سے لگایا۔

شاید اس نے ایک روز رباب کو ٹھیک کہا تھا۔

اس کی قسمت اتنی اچھی نہ تھی۔۔۔ اس کی قسمت میں محدود مدت کے لیے خوشیوں کو لکھا گیا تھا۔۔۔

اور۔۔۔! اور جب۔۔۔۔۔ جب اسے لگتا تھا اب سہی ہے تب سب پہلے سے زیادہ بکھر کر رہ جاتا تھا۔

اور آج رباب نے اس کی بات مان لی تھی۔۔۔۔۔ وہ صحیح کہتی تھی۔۔۔ آج اس کا آشیانہ بکھر گیا تھا اور ایسا بکھرا تھا کہ وہ

سب ٹوٹ کر بکھر گئے تھے۔ وہ ملتان کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے فلائیٹ لی تھی۔۔۔۔۔ بائے روڈ جانے کی غلطی

نہیں کر سکتا تھا ان کے پہنچنے سے پہلے اسے وہاں موجود ہونا تھا۔

اس نے وہاں پہنچتے ناکہ بندی کروائی تھی ہر جگہ پر جس سے کافی مشکل صورتحال کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

لیکن اس نے ایک بھاری قیمت دی تھی وہاں کے پولیس افسروں کو اور آئی جی سے اجازت کے لیے الگ مشکلات کا سامنا کیا

تھا اس نے۔

شام سے اگلی صبح ہو گئی تھی اسے سڑکوں پر خوار ہوتے ناباسط کا فون آیا تھا اور ناان لوگوں کا کچھ پتا چلا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا لیکن وہ ایک منٹ کے لیے نہیں بیٹھا تھا۔

تم لوگوں نے کہا تھا یہاں کی لوکیشن ہے تو وہ اب تک پہنچے کیوں نہیں؟

سر یہی کی لوکیشن تھی۔۔۔ یہاں ایک ہوٹل بُک کیا تھا اس نے لیکن اب تک نہیں آئی۔۔۔

ڈیم۔۔۔ اس نے سامنے پڑے میز کو دور اچھال دیا۔

اسے لگ رہا تھا کہ اس دنیا میں اس وقت سب سے بے بس شخص اگر کوئی ہے تو وہ ہے وہ خود دریدرز دانی۔

فون بجتے اس نے اٹھایا تو باسط کا تھا دھڑکتے دل سے کان کو لگایا اور جو سنا اس سے اس کا دل بند ہوا۔

وہ لڑکھتے کر سی پر بیٹھ گیا۔۔۔ اتنا کمزور تو نہ تھا وہ لیکن سچ ہے اپنے پیاروں کی موت انسان کو بھی مار دیتی ہے۔

"اگر کبھی مجھ سے ایک پل کے لیے بھی محبت کی ہے نادریدرز دانی تو مجھے میرا بیٹا چاہیے اگلے چوبیس گھنٹوں میں"

ربائشہ کے الفاظ اس کے کان میں گونجنے لگے تو وہ کھڑا ہوا، دکھتے دل اور سر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا۔

سر ہم یہ جگہ کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔؟ لیکن بدلے میں اس کی نگاہ کافی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ ملتان سے واپسی کے راستے پر گامزن تھے۔

سر نے ہار مان لی؟

اپنے بیٹے کو نہیں ڈھونڈے گے؟

ان کی بیوی کو کیا ہوا؟

Posted on Kitab Nagri

پانچ منٹ میں وہ ہاٹل کی انتظامیہ سے تلاشی کی اجازت لے چکے تھے۔

درید نے اس عورت کی تصویر دکھائی جس پر اس شخص نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ اس کے ماتھے پر بکھرا جال یک دم زیادہ ہوا اور پھر ختم ہو گیا۔

ربائشہ دریدیزدانی۔۔۔ چوبیس گھنٹے نا سہی لیکن چھیالیس گھنٹوں بعد ہمارا بیٹا میرے ہاتھوں میں ہو گا۔

باری باری انہوں نے چیکنگ شروع کی اور آخر کار اسے جالیا۔۔۔۔

اس کے تمام آدمیوں کو پکڑا جا چکا تھا۔۔۔

درید اس کے سامنے کھڑا ہوا تو وہ گھبرا گئی۔۔۔

تو بتاؤ؟ کیسی موت چاہو گی؟

تمہارا بیٹا میں نے بچ دیا۔۔۔۔۔ اس عورت نے کہتے قہقہہ لگایا۔

درید نے پیچھے والے کو اشارہ کیا جس نے سارا کمرہ پھولنا شروع کیا تھا۔

چلو میں ڈھونڈ لوں گا تم فکر نہ کرو۔۔۔۔۔ بس اپنی موت کو قریب سے دیکھنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔

پروین حق نے گن اس پر تانی تو وہ مسکرایا۔۔۔۔۔ اور قدم قدم آگے بڑھانے لگا۔

صبر کرو۔۔۔۔۔ شاہ نواز نے اس کا فون کھینچ لیا۔

اپنی کمپنی میرے نام کرو۔۔۔۔۔ اور اپنی بیوی کو لے جاؤ۔۔۔ پھر تمہارا میرا کوئی واسطہ نہیں۔

Posted on Kitab Nagri

بس؟

ہاں بس۔۔

تبریز شاہ نے اپنے فون کی طرف اشارہ کیا تو شاہ نواز نے اسے پکڑا دیا۔۔۔

تو کیا سچ میں؟ اتنی جلدی وہ مان گیا؟ شاہ نواز دل ہی دل میں خوش ہوا۔

وکیل صاحب۔۔۔ میری کمپنی کے کاغذات کسی اور کے نام کروانے ہیں میں نے۔۔۔ جی آج ہی۔۔۔ راجنٹ۔۔۔ رات تک کا وقت نہیں ہے۔۔۔ اوکے میں ملتا ہوں۔۔۔ اس نے کال کاٹا۔

کام ہو جائے گا۔۔۔ اب میری بیوی کو بلاؤ۔۔۔ وہ زبردستی یا توڑ پھوڑ اس لیے نہیں کر رہا تھا کہ اس وقت منت کے ساتھ اس کے آدمی تھے اس کے کسی قدم پر بھی اس کی بیوی کو نقصان پہنچایا جاسکتا تھا۔ اتنی جلدی کیا ہے؟؟ جب کام ہو گیا تمہیں تمہاری بیوی مل جائے گی۔

تبریز شاہ نے ساتھ پڑے میز کو ہاتھ مار کر نیچے گرایا۔۔۔ میرا ضبط مت آزماؤ شاہ نواز۔

تم دیکھ سکتے ہو اسے بس؟ وہ اندر سے ڈر گیا اس لیے فوراً حامی بھری۔

اسے امی کے پاس بھیجو اور رات تک وہ وہیں رہے گی۔۔۔ فوراً کرو۔۔۔

شاہ نواز نے اپنی ملازمہ کو حکم دیا جس نے فوراً یہ کام انجام دیا تھا۔

اپنی ماں کو دورازے سے نکلتا دیکھ اس نے انہیں دیکھا۔

میری زندگی میں نے آپ کو سوئی ہے۔۔۔ تبریز شاہ نے کہا تو انہوں نے سے ہلایا اور وہ باہر نکل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اسے وہاں سے فوراً لے جاسکتا تھا اتنا سب کرنے کی اسے ضرورت نہیں تھی وہ اس کی بیوی تھی لیکن وہ بہت کچھ سوچ کر کر رہا تھا۔

وہ سیدھا وکیل کے پاس گیا تھا۔

کاغزات نقلی بنانے ہیں۔۔۔ وہ پرسکون لہجے میں بولا۔

کیا مطلب شاہ صاحب؟

اس نے صورتحال بتائی تو وکیل نے سر ہلایا۔۔۔

کام ہو جائے گا سر۔۔۔ آپ نے اتنا کچھ کیا ہے میرے لیے اب میری باری۔۔۔

جتنی جلدی ہو سکیں بنا دیں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ بس کچھ دیر میں ملتا ہوں آپ سے۔

اس نے درید کو فون کر کے حالات بتائے تھے ساتھ جس نے اسے سب دھیان سے کرنے کو کہا تھا۔۔۔ اس نے پولیس کو

ملوث کرنے کا کہا تھا لیکن شاہ نے انکار کر دیا تھا وہ یہ سب ذاتی طور پر کرنا چاہتا تھا۔

کاغزات تیار کرواتے ہی وہ فوراً اپنے وکیل کے ساتھ وہاں پہنچا جہاں شاہ نواز کا وکیل بھی موجود تھا۔

اس کھیل کا پرانا کھلاڑی تھا اس لیے اس نے بھی اپنی پوری تیاری کر رکھی تھی۔

میرا وکیل پہلے کاغزات کی جان پڑتا ل کرے گا۔۔۔ اس نے کہا تو تبریز شاہ نے کندھے اچکا دیے اور ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر

بیٹھ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے وکیل نے اسے ہاں میں جواب دیا تو وہ خوشی سے نہال ہوتا کھڑا ہو گیا۔

تبریز شاہ کے وکیل نے کاغز ایسے بنائے تھے کہ ان کا نقلی لگنے کا امکان تھا ہی نہیں۔۔۔ یا شاید جب تک دوسرا وکیل زیادہ جان پڑتا کہ یہ سب جانتا تب تک وہ سب اپنے ہاتھ میں لے چکا ہوتا۔

دستخط کر دیں یہاں۔۔۔۔۔ تبریز شاہ کے وکیل نے کہا تو اس نے کھڑے ہوتے شاہ نواز کو دیکھا۔

منت کو بلاؤ۔

یہ کام پہلے۔۔۔۔۔

میری بیوی اسی وقت میری سامنے موجود ہو۔۔۔۔۔ وہ حتمی لہجے میں بولا تو اس نے ملازمہ کو اشارہ کیا۔

اس کی ماں نے باہر آتے اس کے عنودگی میں ہونے کا بتایا تو وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

پھر دستخط کرتے شاہ نواز کے منہ پر کاغذات مارے اور اندر کمرے کی طرف بڑھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آخر کار سب میرا ہوا۔۔۔۔۔

میں جیت گیا۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔

وہ جو خوشی سے دستخط کر کے اپنی خوشی کا جشن منارہا تھا منہ پر پڑنے والے پنچ سے زمین پر گرا۔

کیا تکلیف ہے خبیث انسان۔۔۔۔۔

میری بیوی کو ہاتھ کس نے لگایا۔۔۔۔۔؟

میں نے نہیں۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ہاتھ کیسے لگایا۔۔۔۔۔ اسے۔۔۔۔۔ وہ اسے پکڑتا اٹھاتا بولا۔۔

میرے آدمی۔۔ مجھے نہیں معلوم۔۔ شاہ نواز نے اپنا آپ اس سے چھڑواتے کہا۔

تبریز شاہ نے پل میں اس کا حلیہ بگاڑ دیا تھا۔۔ شاہ نواز کے گارڈ نے اسے علیحدہ کیا نہیں تو عین ممکن تھا کہ وہ اپنے سوتیلے باپ کا قاتل ٹھہرایا جاتا۔

ان دونوں کو ڈھونڈو۔۔ اس نے اپنے آدمی کو کہا تو وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

تبریز شاہ آگے بڑھا اور زمین پر پڑے اپنے سوتیلے باپ کے پاس بیٹھا اور دھیرے سے جیب میں ہاتھ ڈالا۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔ شاہ نواز چیخا۔

اتنی جلدی کیا ہے ڈیڈ۔۔ اپنی خوشی کا جشن نہیں منائیں گے۔۔ اگلے لمحے اس کے محل میں اس کی دردناک چیخیں تھیں کیونکہ تبریز شاہ اپنے کٹر سے اس کے گالوں کو کاٹ چکا تھا۔

منت کا کٹ اس کے آگے کچھ بھی نہ تھا۔۔ شاہ نواز کے چہرے سے خون بھر بھر گرنے لگا تھا وہ چیختا رونے لگا تھا۔

www.kitabnagri.com

***** تجھے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔

تبریز شاہ نے اسے آخری ٹھوکرماری۔۔۔

تجھے معاف اب بھی نہیں کیا۔۔ وہ کیا ہے نامیری بیوی گھر جا کر ناراض نہ ہو جائے اسی لیے کچھ بدلہ ابھی لے لیا ہے باقی کا ادھار کر لیتے ہیں بعد کے لیے۔

شاہ نواز کا سانس سوکھا کیا ابھی کچھ بچا تھا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اور ہاں مجھے یاد آیا! وہ دروازے سے مرتا واپس آیا۔۔۔۔۔۔ چہرے پر سکون سا تھا۔

میری کمپنی نے کافی زکوٰۃ دی تھی تمہیں لیکن اب نہیں وہ کاغز نقلی تھے۔

تبریز شاہ آگے بڑھا اور منت کو گود میں اٹھاتا وہاں سے نکل گیا۔

اریسٹ ہم۔۔۔ باہر نکلتے اس نے پولیس آفیسر کو کہا جو سر ہاں میں ہلاتا اندر چلا گیا۔۔۔۔۔۔ خود کے پیچھے اس نے اس کی ہزاروں گالیاں سنی تھی لیکن کان نہ دھرا۔

منت کا چیک اپ کروا کر وہ گھر لے آیا تھا کٹ گہرانا تھا صرف اوپری سطح کو نقصان پہنچا تھا۔

زخم جلدی بھر جاتا۔۔۔ اس کا ہونٹ بھی پھٹا تھا یعنی اس پر ہاتھ اٹھایا گیا تھا اس نے اپنے اشتعال کو قابو میں کیا۔

اس کا بھی بدلہ بعد میں۔۔۔

منت کو ساتھ لگاتے اس نے اپنے گھر کو دیکھا جسے چند گھنٹوں میں اس نے واپس پہلے جیسا کروا لیا تھا۔

چیزیں کافی کم تھی کیونکہ کافی کچھ ٹور دیا گیا تھا، لیکن تھا سب صاف۔

شا۔۔۔

شاہ۔۔۔

شاہ!!

منت کو کہتے دیکھ وہ فوراً اسے ساتھ لگا گیا۔۔۔ بتانے کا ایک طریقہ تھا کہ اب وہ اس کے پاس ہے۔

Posted on Kitab Nagri

منت نے آنکھیں کھولتے اسے اپنے پاس محسوس کیا تو فوراً اٹھی اور اس کے گلے لگتے اونچی آواز میں رونے لگی۔

۱. بت۔۔۔

منزلت۔۔۔ سٹاپ۔۔۔

میں مر گیا ہوں جو یوں رو رہی ہو۔۔۔؟؟

اسے اور زور سے روتے دیکھ وہ دھاڑا تو وہ یک دم اس سے دور ہوتی سمے انداز میں دیکھنے لگی۔

تبریز شاہ نے آنکھیں بند کرتے خود کو نارمل کرنا چاہا۔۔۔

کیسی ہوزندگی؟

منت نے آنکھوں میں آنسو لیے اس سنگ دل کو دیکھا اور پھر واپس لیٹ گئی۔

تم سے مخاطب ہوں۔۔۔ تبریز شاہ نے جھک کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے اس کے کان میں کہا۔

ٹھیک ہوں۔۔۔ دو لفظی جواب۔

www.kitabnagri.com

مجھے سونا ہے۔۔

سو جانا لیکن ابھی کھانا کھاؤ اٹھ کر۔

منت نے نم ہوتی آنکھوں کو جھپکا۔۔ جیسے آنسو اندر لے جانا چاہ رہی ہو۔

مجھے آپ بالکل پسند نہیں ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

جانتا ہوں زندگی۔۔۔

تبریز شاہ نے کہا اور باہر نکل گیا تو وہ روتی تکیے میں منہ دینے لگی لیکن پھر تکلیف محسوس کرتی اٹھ کر بیٹھ گئی۔
تبریز شاہ نے اس کے آگے ٹرے رکھی اور چھوٹے چھوٹے لقمے اسے کھلانے لگا جو وہ خاموشی سے کھانے لگی۔
کھا کر دوبارہ لیٹ گئی تو تبریز شاہ نے گہری سانس بھری۔

مجھے ابھی تم چاہیے ہو۔۔۔ منت نے جب دوبارہ اسے باہر جاتے محسوس کیا تو بولی۔
تبریز شاہ نے جھٹکے سے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔ آیا اسے ہی مخاطب کیا گیا ہے اس لہجے میں۔
ایکسیوزمی؟ مجھ سے مخاطب ہو؟
جی!

واپس آؤ۔۔۔

تبریز شاہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس کے نزدیک آیا اور جگہ بناتا بیٹھ گیا۔
www.kitabnagri.com
یہ مخاطب کس انداز میں ہو مجھ سے؟

خاموش رہیں!

اس وقت مجھے غصہ مت دلاؤ۔۔۔ کچھ دیر پہلے تمہیں سونا تھا سو جاؤ۔۔۔ میں کچھ کام نیٹالوں۔
مجھ سے ضروری ہو گیا ہے اب سب۔۔۔ اس کی آواز سنتے تبریز شاہ کے قدم رکے۔

Posted on Kitab Nagri

پھر جوتے اتار تا وہ اپنی جگہ پر آیا اور اس کے ساتھ لیٹ کر اسے حصار میں لیا۔

دوبارہ یہ تم مت کہنا مجھے۔

ہمم۔۔۔۔

سن رہی ہو میری بات؟

جی!

گڈ!

درد تو نہیں ہو رہا کہیں؟

ہاں لیکن جو درد دل میں ہے ان زخموں کا درد ان سے کئی کم ہے۔

ششش! اس وقت پر سکون رہو۔۔۔ میں سب سنبھال لوں گا سب صحیح کر دوں گا۔۔۔ وہ سب بھولتا اس کی طرف رخ موڑ کر بولا۔

اس کی ایسی حالت نہ تھی کہ وہ اس پر غصہ ہوتا یا کچھ کہتا۔۔۔ وہ اس وقت اسے یہ اچھی خبر بھی نہیں سنانا چاہتا تھا۔

وہ سب پنپا کر پھر اچھے سے اسے یہ خبر دیتا جو ان کی زندگی میں بیشک نعمت تھی۔

کیا آپ کو مجھ سے علیحدہ نہیں ہونا تھا۔۔۔ مجھے واپس کیوں لائے؟

تبریز شاہ نے اس کی قمر پر اپنی گرفت سخت کی لیکن منت شاہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں مزید گاڑھی۔

تمہیں تو مر کر بھی نہیں چھوڑوں گا یہ اپنے چھوٹے سے زہن میں کہیں بٹھالو۔

Posted on Kitab Nagri

منت کے دل پر ان لفظوں نے ٹھنڈی پھوار سا کام کیا تھا لیکن اس نے ظاہر نہ ہونے دیا۔

مجھے کچھ چاہیے اس وقت۔

کیا چاہیے ہے زندگی؟

آپ کا لمس اپنے گالوں پر۔۔۔ بہت جلن ہے اس نے آنکھوں کے پانی پر قابو رکھنا چاہا۔

تبریز شاہ نے جھک کر اس کے زخموں پر دھیرے سے مرہم رکھا تھا۔

میری کاٹن کینڈیز تو زخمی ہو گئیں ہیں کیسے کھاؤں؟ وہ بولا تو وہ مسکرائی۔۔۔۔

تبریز شاہ نے یہ منظر آنکھوں میں قید کیا اور اس کے بال کان کے پیچھے اڑے۔

بالوں کو ڈائی کر لو۔۔۔ وہ اس کا دھیان بھٹکانا چاہتا تھا۔

کیوں؟ یہ اچھے نہیں ہیں۔۔۔ وہ بھی کچھ دیر کے لیے سب بھولنا چاہتی تھی۔

اچھے ہیں۔۔۔ لیکن لُک چینیج ہو جائے گی اچھے بھی لگیں گے۔

www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے۔۔۔! وہ مان گئی اگر وہ کہہ رہا تھا تو وہ ایسا کرے گی۔

تم اتنی خوبصورت کیوں ہو زندگی؟

کیونکہ میں زندگی ہوں اس لیے۔۔۔ وہ اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتی اسے دیکھنے میں مصروف تھی۔

تم میری ہو زندگی بس میری وہ اسے خود میں بھیج گیا جیسے دنیا سے چھپانا چاہتا ہو۔

Posted on Kitab Nagri

تبریز وہ سب؟

اسوقت نہیں۔۔۔ سو جاؤ کل سے بات کریں گے اس موضوع پر۔

اوکے! آپ کہیں مت جانا۔

ٹھیک ہے پہلے سوری کرو مجھ سے۔

کس لیے؟

تم کہنے پر۔۔

تو بہ اس میں کون سا گناہ ہو گیا۔۔۔ بس میں جب بھی آپ سے ناراض ہو گی آپ کو تم کہوں گی۔

خبردار!

منت نے آئبر و اچکائی جیسے کہنا چاہ رہی ہو کچھ بھی کر لو ایسا ہی ہو گا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب تم مجھ سے ڈرتی کیوں نہیں ہو؟

سو جائیں! منت نے اس کی گردن میں اپنے بازو ڈالتے کہا تو اس نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اس کی پیٹھ سہلانے لگا۔

تم میرا قیمتی اثاثہ ہو زندگی! تمہارے دور جانے پر جانا ہے کہ تم نہیں تو میں بھی نہیں۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔

نہیں نہیں۔۔۔ اکیلے آئے ہو؟

Posted on Kitab Nagri

ہاں! دوست کے ساتھ آیا تھا لیکن اسے جانا پڑا۔۔۔

اوو۔ اچھا تم بھی بیٹھ جاؤ ساتھ ڈنر کر لیتے ہیں اکیلے بیٹھ کر کرتے اچھے نہیں لگو گے رباب نے اچھے دوست کی حیثیت سے اسے دعوت دی۔

وہ اس کا اچھا دوست رہا تھا ویسے بھی جیسے اس نے آخری بار اس سے بات کی تھی وہ کافی شرمندہ تھی۔
باسط نے حیرت سے رباب کو دیکھا جس نے بنا اس سے پوچھے اسے بیٹھنے کی اور ڈنر کی دعوت دے ڈالی تھی۔
وہ تھکا ہوا تھا لیکن اس کے ایک بار کہنے پر آیا تھا کہ اچھا وقت اس کے ساتھ گزارے گا اور یہاں میڈیم۔۔۔
تم پیاری ہو گئی ہو کافی! فاحد کے اس کو مپلیمنٹ پر باسط ضیاء نے مٹھیاں بھینچی۔
رباب اسے کترائی اور کن اکھیوں سے باسط کو دیکھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا۔
تم شادی کب کر رہے ہو؟

تم نے تو کر لی نہیں تو تم سے کر لیتا اب کوئی اور ڈھونڈنی پڑے گی۔
انفنف۔۔۔ مسٹر فاحد۔۔۔ باسط کی برداشت یہیں تک تھی یک دم گلاس میز پر رکھتا وہ کھڑا ہوا۔
لوگ اب انہیں کی طرف متوجہ تھے۔

میں بس مزاق۔۔۔

میری بیوی سے اس حد تک فری ہونے کی اجازت نہیں دیتا میں کسی کو۔

باسط۔۔۔ سب دیکھ۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن بدلے میں باسط نے اسے جن نظروں سے دیکھا وہ خاموش ہو گئی۔

ایکسیوز می!

تم نے آنا ہوا تو آجانا وہ کہتا بل پے کرتا باہر نکل گیا۔

یار میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔ فاحد نے اس کے ہاتھ تھامتے کہا تو رباب نے فوراً اپنے ہاتھ ہٹائے۔

صد شکر کہ باسط چلا گیا تھا نہیں تو اس حرکت پر وہ اس کے جبرے توڑ دیتا اور ایک نیا ہنگامہ۔

رباب۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ وہ جو جانے لگی تھی مڑی۔

تمہارا شوہر بہت تنگ سوچ کا مالک ہے۔۔۔ تم چاہو تو چھوڑ دو اسے میں تمہیں اپنا۔۔۔

رباب نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور پھر اسے دھکا دیتی باہر نکل گئی۔

باسط شاید اس کی ذہنیت کو سمجھ گیا تھا۔۔۔ وہ تو اچھا دوست تھا لیکن۔۔۔

www.kitabnagri.com

کیا اس وقت میں اچھے دوست ملنا بھی مشکل تھا؟

وہ خاموشی سے جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی تو باسط نے گاڑی چلاتے گھر کے راستے پر ڈالی۔

آہستہ چلائیں۔۔۔ اس کی اسپیڈ دیکھتے اسے کہنا پڑا۔

جواب نداد!

Posted on Kitab Nagri

اگر تمہارا اپنے دوست کے ساتھ پلین تھا تو مجھے بتا دیتی میں ڈراپ کر کے چلا جاتا۔

نہیں وہ تو اچانک ملا تھا۔۔۔ رباب نے حیرت سے کہا اسے کوئی غلط فہمی ہوئی تھی۔

کھانا بھی نہیں کھایا آپ نے! ابھی کھانا سرو ہی ہوا تھا جب یہ سب ہو گیا تھا۔

بھوک مر گئی میری! باسط نے کہا تو گاڑی میں خاموشی چھا گئی۔

گھر جا کر بھی اس نے کوئی بات نہیں کہ تھی نارباب نے اسے چھیرا تھا۔۔۔ شاید باسط نے جب اسے پہلے فاحد کو چھوڑنے کا کہا تھا وہ تب ہی اس کی ذہنیت اور بری سوچ کو بھانپ گیا تھا۔

نہیں تو باسط نے اس پر کبھی کوئی پابندی نہیں لگائی تھی اس بات کے بعد۔۔۔ وہ اپنی مرضی سے کپڑے پہنتی تھی اپنی مرضی سے جایا جاتا تھا۔

وہ ایک آد بار تبریز شاہ سے بھی ملی تھی وہ باسط سے ملنے گھر آیا تھا۔

تب بھی اس نے رباب کو خاص تاکید کی تھی کہ اس کے دوست کو اچھے سے ویلکم کیا جائے۔

سب کڑیاں حل ہو گئیں تھی اور وہ اب تک سوچتی رہی تھی کہ ناجانے باسط کو فاحد سے کیا مسئلہ ہے۔

رک جاؤ۔۔۔۔

میں چلا دوں گی گولی۔۔۔۔

رکو۔۔

Posted on Kitab Nagri

اسے باقی قیدیوں کے ساتھ مت رکھو علیحدہ رکھو اور لیڈی کا انسٹیبل کو بولو جتنا غصہ ہے سب نکال دے آج لیکن وہ مرنی نہیں چاہیے۔

اب آپ گھر جائیں گے؟

ہاں۔۔! ایک لفظی جواب دیتا وہ اپنے گھر نہیں باسط ضیاء کے گھر آیا تھا۔

اندر داخل ہوا تو رباب نے فوراً حازق کو تھاما اور اسے چومنے لگی جو سو گیا تھا لیکن اب پھر جاگتارونے لگا تھا۔

حاز---

حازق۔۔۔۔ اس کے پیڑی زدہ ہونٹوں سے ایک ہی نام برآمد ہوا تھا۔۔۔۔

رہی کو پکراؤ جا کر۔۔۔ وہ پاگل ہونے کو ہے۔۔۔ اسے سنبھالو درید باسط نے رباب سے حازق کو لیتے درید کو دیا اور اسے جانے کا کہا تو وہ چلا گیا۔

دروازہ کھولتا وہ اندر داخل ہوا جو بمشکل تھوڑا سا اٹھ کر بیٹھی تھی۔

بکھر اُلیہ۔۔۔ پیٹ پر پٹی، سرخ آنکھیں جو دن جگے کی گواہ تھیں، بکھرے بال اور پیڑی زدہ ہونٹ۔

درید قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا اور حازق کو ایک نظر دیکھا وہ دونوں ماں بیٹا ایک دوسرے کے لیے تڑپ رہے تھے۔

حازق کو اس کی گود میں دیا تو اس کے منہ سے سسکی برآمد ہوئی لیکن ساری درد کو پس پشت ڈالے وہ اسے اپنے ساتھ لپٹا کر چوم رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

درید نے نم ہوتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا اور واش روم میں بند ہو گیا۔

واپس آیا تو وہ اس کے کپڑے اتار رہی تھی جس میں خاصی مشکل ہو رہی تھی۔

آس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے۔۔۔ حازق کو ریشمر ہوئے تھے اس کا جسم ہلکا سرخ تھا۔

رباب اندر آئی۔۔۔ اس کے کپڑے جو اس نے نئے خریدے تھے حازق کے لیے وہ دیے اور چلی گئی۔

ربائشہ نے اسے اچھے سے صاف کیا، بنا ڈا پیر لگائے اس کے کپڑے بدلے اور اسے لپٹائے رکھا۔

دیر کر دی آپ نے؟ حال دیکھا ہے میرے بیٹے کا آپ نے۔۔۔؟ چند لمحوں بعد اسکی آواز درید کے کانوں میں پڑی۔

درید نے اسے جس نگاہوں سے دیکھا وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

رباب ان کا کھانا لیے اندر ہی آگئی، اب وہ سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔۔۔ ربائشہ نے کھایا کم تھا اور اپنے بیٹے کو

زیادہ دیکھا تھا۔

باسط نے اپنے کپڑے اسے دیے جسے بنا کچھ کہے وہ تھام گیا اس وقت لفظ معنی نہیں رکھتے تھے۔

وہ چیخ کر کے آکر اپنے بیٹے کو ساتھ لٹا لٹا لیت گیا۔۔۔ اور آنکھیں موند لیں۔

ربائشہ کئی لمحوں ان دو لوگوں کو دیکھتی رہی جس میں اس کی جان بستی تھی۔

درید نے صبح بھی اس سے کوئی بات نہ کی تھی۔۔۔ اس کی دوا اسے دیتے اس نے حازق کو چوما اور نکل گیا۔

آج چھٹی کر لیتے۔۔۔۔۔ باسط نے کہا۔

نہیں! کام بہت ہے۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اس کا کیا کرنا ہے اب؟

بس موت کے بدلے موت ہوتی ہے۔۔۔۔۔ وہ سخت لہجے میں کہتا رہا کہ ساتھ لگاتا نکل گیا۔

وہاں جا کر اس نے ساری صورتِ حال کو دیکھا اور اس عورت کے پاس گیا۔

پروین حق کا نقشہ بگاڑ دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ سامنے کرسی پر بیٹھا اور اسے دیکھنے لگا۔

مجھے معاف۔۔۔

خاموشش۔۔۔ ایک لفظ نہیں!

مرنے والے موت سے پہلے رب کو یاد کیا کرتے ہیں تم بھی کر لو!

میر۔۔۔ میری۔۔۔ با۔۔۔ بات۔۔۔

درید نے اپنے پیچھے کھڑی لیڈی کا نسیل کو بلایا۔۔۔ ایک ڈنڈا چاہیے۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کے سونے کے بعد وہ آہستہ سے اٹھا اور الماری سے لفافہ نکال کر اس کے بستر کے قریب رکھا اور باہر نکل گیا۔

میں تمہاری نظروں کی وہ بے یقینی بھولا نہیں ہوں منت شاہ لیکن تمہیں سزا دینے کا جب بھی سوچتا ہوں میرا دل مجھے دغا دے جاتا ہے۔

اس گھر کے قریب گاڑی روکتے وہ اندر داخل ہوا جہاں عمر اور تاشہ موجود تھے۔

وہ جا کر بیٹھ گیا عمر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

میں نے اس سے اپنے سبجیکٹ میں مدد مانگی تھی اس کے مطابق اس دن میرا ٹیسٹ تھا اور مجھے دو ٹاپکس نہیں آتے تھے جو تبریز شاہ نے مجھے سمجھائے۔

بدلے میں میں نے ضد کی کہ وہ مجھ سے کافی پیسے کیونکہ اس نے اسے اتنا اچھا سمجھایا ہے۔۔۔ تبریز شاہ نے منع کیا لیکن میں ڈٹی رہی تو اسے ماننا پڑا۔

میں اپنے پلین میں کامیاب ہوتی اس کی کافی میں نشہ آوار گولیاں ملا کر اسے پلا چکی تھی اور چھپ کر اس کی گاڑی تک اس کے پیچھے آئی۔

رکشتے میں اس کا پیچھا کیا اور اس کے فلیٹ میں پہنچی اندر جانا ایک مرحلہ تھا لیکن چونکہ تبریز شاہ خود بھی نشے میں تھا اس لیے دروازہ لاک نہ کیا تھا اس نے۔

میں اندر گھسی اور چھپ گئی۔۔۔۔۔ تبریز شاہ بھاری ہوتے سر کو سنبھالتے حیران تھا اپنی حالت پر اور دروازے کا دھیان آتے ہی لاک لگا کر آیا اور بستر پر گر گیا اس کے بعد اسے کچھ بھی یاد نہ تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں نے۔۔۔۔۔ وہ کہتے خاموش ہوئی اور جھکا سر مزید جھکا دیا۔
پھر۔۔؟ عمر کی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

میں نے اس کی شرٹ اتار کر خود پہنی اور پھر اپنے آپ کی حالت خراب کر کے آپ کو وہاں بلایا اور آگے آپ سب جانتے ہیں۔

وہاں کئی لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔

تبریز شاہ کھڑا ہوا تو عمر ہوش میں آیا۔۔۔۔۔ دونوں بہن بھائیوں کے سر آج جھکے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

عمر قدم قدم چلتا تاشہ کے قریب گیا اور چٹا خ۔۔۔۔۔ پے در پے کئی تھپڑا سے دے مارے۔

مجھے شرم آتی ہے یہ کہتے ہوئے کہ تم میری بہن ہو تاشو۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔ مجھے میری سزا مل گئی۔۔۔ میں نے اس شخص کو پاگلوں کی طرح چاہا ہے۔۔۔۔۔ پاگلوں کی طرح۔۔۔ میری محبت عشق میں کب بدلی مجھے اندازہ نہ ہوا وہ روتی اپنے بال نوچتی کہنے لگی۔

عمر کو اپنی بہن پر ترس آیا۔۔۔ تو اسے گلے لگا لیا۔۔۔ اب وہ سمجھا تھا اس کے شادی نہ کرنے کا مقصد۔۔۔ قسمت نے اس سے بدلہ لے لیا تھا اسی شخص سے محبت کروا کر جس کی وہ گناہگار تھی۔

بھائی۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔ اسے بولیں مجھ سے۔۔۔

مجھ سے شادی کر لے۔۔۔

مجھے اپنا نام دے دے پھر چاہے کبھی میرا منہ تک نہ دیکھے۔۔۔ بھائی اسے بولیں مجھ پر ترس کھائے۔

تبریز شاہ اٹھ کھڑا ہوا۔ آج کے بعد میں تم دونوں سے کبھی نہیں ملنا چاہوں گا اور یقین کرتا ہوں مجھ سے میری زندگی سے اور میری بیوی سے تم دونوں دور رہو گے، میں چاہتا تو کوئی ایکشن لے سکتا تھا لیکن اسے اس کی سزا مل گئی اور جو شخص یک طرفہ محبت کا مارا ہو اس کے لیے کوئی سزا اس سے بُری نہیں ہو سکتی کہ اس کا محبوب اس سے محبت نہ کرتا ہو۔

میں معافی۔۔۔ میں بھول جاؤں گا سب اس گھر سے قدم باہر نکالتے ہی۔۔۔ خدا حافظ۔

بھائی۔۔۔ بھائی۔۔۔ اسے بولیں مجھ پر ترس کھائے۔۔۔ میری محبت کو یوں رسوا نہ کرے۔۔۔ وہ چیخنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

شاہ۔۔۔ عمر کی آواز پر اس کے قدم رکے لیکن اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔

بولو! ایک آخری بار۔

کیا تم۔۔۔۔؟ آگے کہنے کی ہمت نہ ہوئی۔۔۔ اکلوتی بہن یوں ترپ رہی تھی وہ ایک بار بھیک مانگنا چاہتا تھا اس کے لیے۔
یہیں رک جاؤ۔۔۔! آگے ایک لفظ نہیں! میری بیوی سے آگے مجھے کچھ نہیں اور اس سے بے وفائی تو مر بھی نہیں منظور
مجھے۔۔۔ اس کی وجہ سے اسے تکلیف پہنچی ہے میں نے اس کی آنکھوں میں خود کے لیے بے یقینی دیکھی ہے جو مجھے قطعاً
برداشت نہیں۔ میں نے اسے معاف کیا۔۔۔ لیکن اتنی حیثیت کوئی عورت نہیں رکھتی اس دنیا میں جو منت شاہ کی برابری کر
سکے وہ کہتا باہر نکل گیا۔

او کے سر!

ایسا ہو کہ جب اس کو یہ لگے تو اس کی چیخیں باقی تمام قیدیوں تک جانی چاہیے۔
اس نے کہا تو پروین حق کا سانس سوکھا۔۔۔ اس نے آگے بڑھتے اس کے پاؤں پکڑنا چاہے وہ کھڑا ہو تا یک دم دو قدم دور ہو
گیا جب لیڈی کا نسیبل واپس آئی۔

چلو شروع ہو جاؤ! پہلے قمر پر۔۔۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹے ٹوٹے بچنی چاہیے۔۔۔ اس نے کہا تو لیڈی کا نسیبل نے ایسا
ہی کیا۔

اس کی چیخ یقیناً اس تھانے میں موجود تمام قیدیوں نے تو سنی ہی ہو گی۔

اب تک آواز نہیں گئی۔۔۔ اب پیٹ میں مارو۔۔۔ اس نے نیا حکم جاری کیا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے پیٹ میں مارتے ہی اس کی ایک چیخ برآمد ہوئی۔۔۔

چیخ۔۔۔ اس کے منہ سے خون نہیں نکلا۔۔۔ اس نے کہا۔۔۔ اس وقت اس کی نظر میں ربانثہ دریدزدانی کی وہ حالت تھی جو اس عورت نے کی تھی۔

لیڈی کانسٹیبل نے پھر سے وار کیا لیکن اب کی بار وہ بے دم ہوئی تھی لیکن خون نہیں نکلا تھا اب بھی۔

دم نہیں ہے تم میں؟

اچھا چلو اب سر پر مارو۔۔۔ وہاں نشان پڑنا چاہیے ہے۔۔۔ حاشق کے سر کے نشان کو یاد کرتے وہ بولا۔

سریہ مرجائیں گی۔۔۔ اچھا۔۔۔ لیکن اس کے منہ سے جب تک خون نکل کر اس کی گردن پر نابہہ جائے اس پر وار کرتی رہو۔۔۔ ہاتھ رکے تو تمہیں اس حالت میں پہنچا دوں گا۔

وہاں موجود لوگوں نے اس کا یہ وحشت زدہ روپ پہلی بار دیکھا تھا۔

وہ تو ایک سلجھا ہوا شخص تھا۔۔۔ لیکن شاید ہر مرد اپنے پیار کے لیے ایسا ہی ہوتا ہے۔

اس کے منہ سے خون نکلتے ہی اس لیڈی کانسٹیبل نے اسے چھوڑا تھا اور اس کے مرنے کی خبر دی تھی اسے۔۔۔ جسے سنتے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا گھر جانے کی لیے۔

ان آدمیوں جو اس کے ساتھ تھے۔۔۔ ان نے ساتھ بھی یہی سلوک کیا تھا اس نے۔۔۔ اس آدمی کو تو سخت سزا دی تھی جس نے وار کیا تھا ربانثہ پر۔

شام کے سات وہ گھر میں داخل ہوا۔۔۔ اور سیدھا اپنے کمرے میں گیا۔

Posted on Kitab Nagri

چینچ کرنے کے بعد وہ باہر آگیا کھانا کھایا اور پھر آرام کرنے چلا گیا۔

ان سب میں اس نے ربائشہ کو بلانا تو دور دیکھنا بھی گوارا نہ کیا تھا۔

درید؟ ربائشہ نے اسے لپٹتے دیکھ پکارا لیکن جواب نہ داد۔

اس کا دل کئی ٹکروں میں تقسیم ہوا۔۔۔ اس نے حازق کو بے بی کوٹ میں ڈالا اور اس کے پاس ہوئی۔

مجھے سونا ہے۔۔۔ اور تم بھی سو جاؤ! اسکی سنجیدہ آواز پر وہ تھکی۔

درید۔۔۔ پلیزز۔۔۔۔۔

آپ مجھے ازیت دے رہے ہیں۔۔۔

اچھا۔۔ اور اس ازیت کا کیا جو تمہاری وجہ سے میں نے اور میری اولاد نے اٹھائی۔

وہ میرا بھی بیٹا ہے۔۔۔ وہ احتجاجاً بولی۔

www.kitabnagri.com

اوو۔۔ یاد ہے تمہیں کہ وہ تمہاری بھی اولاد ہے یا یہ یاد ہے کہ تک شادی شدہ ہو اور ایک عدد شوہر بھی ہے تمہارا جس نے

کچھ کہا تھا تم سے۔۔۔۔

میں۔۔۔!

تمہاری کوئی بھی بات اور صفائی اس وقت فضول ہے۔۔۔۔

میں پشیمان ہوں۔۔۔ وہ دھیمے سے بولی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اٹھی اور اپنے آس پاس دیکھا جہاں کوئی نہ تھا۔۔۔ ساتھ پڑی میز پر لفافہ دیکھا تو اسے چاک کیا۔

اندر یو ایس بی تھی اسے چلایا جس پر تاشہ عمر کی بہن کا بیان تھا۔۔۔ سب سنتے اس نے خاموشی سے وہ یو ایس بی اتاری اور توڑ کر پھینک دی۔ پھر گہری سانس بھری اور نیوز دیکھنے لگی کہ وہ اب تک نہ آیا تھا۔

خالد شاہنواز کو پاگل خانے منتقل کیا جا رہا تھا۔۔۔ اس خبر نے اسے دھچکا پہنچایا تھا۔

وہ پاگل نہیں تھا یہ بات تو یقیناً سچ تھی لیکن کیوں؟

اس نے تبریز شاہ کا نمبر ملا یا جو اٹھایا نہیں گیا تھا اور پھر دوپہر سے شام اور پھر رات ہو گئی لیکن اس کا کچھ پتا نہ تھا۔

رات کے دس بجے وہ گھر داخل ہوا تو منت نے سکون کا سانس لیا۔۔۔ اس کے کپڑے نکال کر رکھے اور کچن میں کھانا گرم کرنے لگی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا تو منت بھی ساتھ بیٹھی۔

آپ اپنی امی کو معاف کر دیں۔
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میں نے تم سے مشورہ مانگا ہے سر دلہجہ۔

لیکن۔۔۔

خاموش رہو۔۔۔

وہ خاموش ہو گئی۔۔۔ ابھی صبح کو اس نے پوچھا تھا کہ وہ اس سے ڈرتی کیوں نہیں ہے اب اور اسی لمحے وہ ڈر گئی تھی۔

آپ کے ڈیڈ۔۔۔ کیا وہ سچ میں پاگل ہو گئے ہیں؟

Posted on Kitab Nagri

کل انہیں پھانسی دی جائے گی لہجے میں کوئی لچک نہ تھی۔

ان کا جرم اتنا بڑا تھا؟؟۔۔۔ حیرت ہی حیرت تھی۔

وہ قاتل تھا۔۔۔ دید کی ماں کا اور۔۔۔۔۔

اور؟

وقار حسین کا۔۔۔ بالآخر اس نے کہہ دیا کبھی تو کہنا ہی تھا، لیکن اس کی طبیعت اگر خراب ہو جاتی تو؟

کون؟ وہ جان کر بھی نہیں جانا چاہتی تھی۔

تمہارے بابا!

ان کو تو ہارٹ اٹیک۔۔۔۔۔ پھر خاموشی چھا گئی۔۔۔ یعنی تبریز شاہ نے اس سے یہ بات چھپائی تھی۔

وہ اٹھی اور چند قدم دور ہوئی۔۔۔۔۔

تمہاری طبیعت خراب نہیں ہونی چاہیے ہے۔۔۔ اسی لیے نہیں بتایا۔۔۔ تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ تمہارے بابا کا قاتل اپنے

www.kitabnagri.com

انجام کو پہنچ جائے گا کل۔

آپ نے جھوٹ۔۔۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر گرنے لگے۔

تب ٹھیک وقت نہیں تھا۔۔۔ اور تب نام مجھے قاتل کا پتا تھا۔۔۔ اب جب پتا تھا تو سب ختم کر دیا۔۔۔ ہر کوئی اپنے انجام کو

پہنچ گیا۔

رونا بند کرو فوراً منت شاہ۔

Posted on Kitab Nagri

منت نے اس کے قریب جاتے اسے دیکھا تو شاہ نے لیپ ٹاپ چھوڑتے اسے گود میں بٹھاتے حصار میں لیا۔

کچھ دیر رونے کے بعد وہ نارمل ہو گئی تھی۔۔۔ اس کے بابا کا قاتل اپنے انجام کو پہنچ گیا تھا۔۔۔ وہ تبریز شاہ سے ناراض کیوں ہوتی۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تو اس آدمی کو کبھی سزا نہ ملتی وہ اس کے شرٹ کے بٹنوں سے کھیلتی سوچنے لگی۔

اب ٹھیک ہو زندگی؟ یہ نیا نام منت کو پسند آیا تھا دل و جان سے۔

میری طبیعت۔۔۔!

کیا ہوا ہے؟ وہ بوکھلا گیا۔

پتا نہیں مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

اب کیسا لگ رہا ہے؟

ابھی ٹھیک ہے لیکن مجھے کھانا کھانا ہے۔

ابھی تو کھایا تھا میرے ساتھ۔۔۔ حیرانی ہی حیرانی تھی۔

www.kitabnagri.com

باہر سے کھانا ہے انڈے والا برگر۔۔۔

سیر سیلی! تبریز شاہ نے آبرو اچکاتے اسے دیکھا جو ہونٹوں پر زبان پھیرتی اسے آنکھیں پٹپٹاتے دیکھ رہی تھی۔

کچھ اور کھا لو! کوشش کی گئی۔

نہیں وہی کھانا ہے۔۔۔ وہ بضد تھی۔۔۔ وہ اٹھا اور باہر نکل گیا۔۔۔ اس کی بات کو رد نہیں کر سکتا تھا ویسے بھی اسکا موڈ ٹھیک

کرنا چاہتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے آگے اس کا انڈے والا برگر رکھا تو وہ فوراً اسے کیچپ میں ڈبو کر کھانے لگی۔

کھائیں گے؟

نہیں مجھے یہ سب اول فول کھانے کا شوق نہیں۔۔۔ وہ کہتا اسے دیکھنے لگا جو اسپیڈ سے ایسے کھا رہی تھی جیسے کوئی لے لے گا۔

کوک بھی پینی ہے۔۔۔ بالکل نہیں! یہ بھی واپس لے لوں گا۔۔۔ کھاؤ۔۔۔ پھر دو لینا اور سو جانا کیونکہ آنے والے دن تمہارے مشکل ہونے والے ہیں۔۔

کیوں؟ وہ سب بعد میں۔۔۔ اس کا چہرہ آہستگی سے ٹشو سے صاف کیا اور ٹیوب لگاتے اسے دس منٹ بعد دوا دی اسے لٹا کر پھر سے کام میں لگ گیا۔

شاہ۔۔۔

ہمممم۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آئیم سوری۔۔۔۔۔ وہ لڑکی جھوٹ۔۔۔

نومورڈ سکشن۔۔۔ اس نے کہا تو وہ سو گئی۔

دوا دے دیں۔۔۔ صبح اٹھ کر شاہ کو کہا اس نے۔

تمہارے ساتھ والے میز پر پری ہے لے لو۔۔۔ تبریز شاہ نے اسے بنا دیکھے کہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

منت کو اس کا لہجہ بدلا بدلا سا لگا تھا لیکن اس کی غلط فہمی بھی ہو سکتی تھی۔

مجھے بھی دیں۔۔۔ اسے جو سہ پتا دیکھ اس نے کہا تو تبریز شاہ نے اسے نئے گلاس میں جو س نکال کر دیا تھا اپنا گلاس نہیں۔

منت نے اسے پھر سے دیکھا۔

مجھے شاپنگ کرنی ہے، کچھ کپڑے لینے ہیں۔

کارڈ لے لو جو پسند آئے لے لینا اب بھی اسے نہیں دیکھ کر جواب دیا گیا تھا۔

شاہ۔۔۔۔

مجھے دیکھ کر جواب دیں۔۔ اور آپ کے گلاس میں پینا ہے میں لے۔

مجھے جو ٹھاپنا پسند نہیں۔۔۔ منت نے حیرت سے اسے دیکھا اور اپنی کرسی کو اس کے ساتھ رکھتے بالکل اس کا ہاتھ تھاما۔

کیا ہوا؟ پریشان ہیں؟

نہیں!

تو پھر؟

کیا پھر؟

یہ لہجہ، یہ سب؟ کیوں؟

مجھ سے پوچھ رہی ہو کیوں؟

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

شاید میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا تو چلو اب سن لو مجھے مجھ پر شک و شبہات کرنے والے لوگ نہیں چاہیے، تم واحد عورت، واحد شخصیت ہو میری زندگی کی جسے میں نے سب مانا اور تم نے مجھ پر یقین نہیں کیا مجھ پر کسی اور کو فوقیت دی۔

شاہ۔۔۔۔

تم محبت کے بہت دعوے کرتی رہی ہو ماضی میں مسز شاہ لیکن ان پر پورا نہیں اتر پائی۔۔۔ محبت میں محبوب پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کیا جاتا ہے لیکن تم نے۔۔۔۔ تم نے مجھے گناہگار ثابت کرنا چاہا۔

میں غلطی پر تھی۔۔۔ میں معافی۔۔۔

بس کرو۔۔۔۔ معافی جیسے لفظ ناجانے کس بیوقوف نے بنائے ہیں۔۔۔ تم نے، تمہارے لہجے نے مجھے ازیت دی ہے۔

تم سے بہتر کون جانتا ہے زندگی کہ تم میرے لیے کیا ہو۔۔۔۔ تبریز شاہ کی زندگی کا واحد اثاثہ ہو تم اور تم نے مجھے نہیں چنا۔۔۔ ایک شخص جسے میرے دل نے چنا اس نے مجھے نہیں چنا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

شاہ پلیز زز۔۔۔۔

رونامت۔۔۔ کیونکہ تمہارے آنسو کسی طور تمہاری سزا کو کم نہیں کریں گے۔
www.kitabnagri.com

ٹھیک ہے میری سزا بتائیں۔! ہاں اس سے غلطی ہوئی تھی وہ سزا کی حقدار تھی۔

تم پورے دو ہفتے مجھ سے بات نہیں کرو گی میرے قریب نہیں آؤ گی، میرا کوئی کام نہیں کرو گی۔۔۔ سمجھ لینا اس گھر میں تم اکیلی ہو۔

شاہ۔۔۔۔۔!

Posted on Kitab Nagri

اس نے اس کے قریب جاتے اس کے کار لڑ کو تھا۔۔۔ بے یقینی ہی بے یقینی تھی وہ ششدرہ گئی تھی اس کی اس سزا پر۔
آپ ایسا نہیں کر سکتے ٹوٹا لہجہ تھا۔

"میں ایسا ہی کروں گا۔۔۔ یہ سزا ہے تمہاری۔۔۔ اس بے یقینی کی جو تم نے مجھے دکھائی۔۔۔ تمہادی سزا موت تھی یاد ہو تو۔۔۔ اور تمہاری موت یہی ہے مسز شاہ کے تمہیں میں میسر نہ ہوں" وہ کہتا اپنا کوٹ اٹھاتا باہر نکل گیا۔
وہ وہیں کرسی پر بیٹھ گئی اور سر میز پر ٹکا کر زار و قطار رونے لگی۔

مجھے تم سے محبت نہیں ہے! اس کی سسکیوں کی آواز چاروں طرف گونجنے لگی۔

مجھے واپس ہمارے گھر جانا ہے۔۔۔ صبح رہا ہشہ کی آنکھ کھلی تو وہ تیار ہو رہا تھا۔

اب ہم اس گھر میں کبھی واپس نہیں جائیں گے میں نے بیچ دیا ہے وہ۔

لیکن کیوں؟ وہ حیران تھی بے حد۔
www.kitabnagri.com

اس گھر نے مجھ سے بہت کچھ چھینا ہے میں وہاں نہیں جانا چاہتا۔۔۔ ہم واپس بابا والے گھر جائیں گے جہاں میری اچھی یادیں ہیں۔

او کے !

ربا نشہ نے خاموشی سے سر ہلایا کہ اب وہ اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

درید اسے اختیاط سے لے کر گیا اور واپس آنے تک وہیں کھڑا رہا۔

رباب آئمنٹ لگا دیتی ہے ابھی اچھا محسوس کرو گی دو الینا ناشتہ کر کے۔۔۔

نہیں اس کی طبیعت آج کچھ ٹھیک نہیں۔۔۔ میں صبح باہر گئی تھی باسط دوا دے رہے تھے اسے۔

میں لگا دیتا ہوں۔۔۔ درید نے اسے دیکھا۔۔۔ دونوں کی نظروں کا زبردست تصادم ہوا تھا۔۔۔ جسے درید ہٹا گیا تھا۔

اسے لٹاتے اس کی قمر پر ہلکے سے لگائی تھی اس نے۔۔۔ اس کے لمس پر ربائشہ نے سانس روکا تھا۔

کچھ دیر ایسے ہی لیٹو۔

درید۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔؟

ہم اپنے گھر کب جائیں گے۔۔۔ رباب کی اپنی بھی طبیعت خراب ہے ہم کیسے ان پر۔۔۔

میں سمجھ رہا ہوں۔۔۔ لیکن ابھی تم وہاں اکیلی نہیں رہ سکتی حازق کو نہیں سنبھال سکتی اس حالت میں اس نے کہا تو وہ رونے لگی۔

www.kitabnagri.com

میں نے رونے کا نہیں کہا ہے تمہیں ربائشہ۔۔۔

میرا دل کر رہا ہے۔۔۔ اب اس پر بھی پابندی ہے۔۔۔

ہاں ہے۔۔۔ رونے پر پابندی ہے۔۔۔ تمہارے۔۔۔ تم دوبارہ مجھے روتی نظر نہ آؤ۔۔۔ اس نے سختی سے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

لیکن مسلسل اسے روتا دیکھ اس کے پاس آیا لیکن خود کو کچھ شدید کرنے سے روکا کہ اس وقت مخالف کچھ بھی سہنے کی حالت میں نہ تھا۔

کیا مسئلہ ہے؟ کیا چاہتی ہو؟

آپ۔ آپ

آنسو صاف کرو۔۔

رہائشہ کچھ کہہ رہا ہوں میں سمجھ آرہی ہے۔۔۔۔

آپ آج نہ جائیں۔۔۔۔

کیوں؟ کیوں نا جاؤں۔۔۔

مجھے درد۔۔۔۔۔

شام کو ملتے ہیں وہ کہتا اٹھ گیا۔۔۔ لیکن دروازے کی طرف جاتے اس کے قدم رہائش کی سسکیوں سے رکے تھے۔

لمبی سانس خارج کرتے اس نے خود کو نارمل کیا اور واپس لیٹ کر آتے اسے سیدھا کر کے بٹھایا۔

اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے اپنی انگلیوں سے صاف کیا۔

ہزار شکوے اور ناراضگی سہی لیکن اس کا یوں رونا اسے قطعاً منظور نہ تھا۔

Posted on Kitab Nagri

رابی کیا ہو گیا ہے۔۔۔ حازق بھی رونے لگا ہے اب۔۔۔ حازق کو اٹھاتے اس نے ساتھ لگایا۔

پکڑو اسے۔۔۔۔۔ چپ کرواؤ۔

میں نہیں پکڑوں گی۔۔۔ وہ سوں سوں کرتی بولی۔۔۔

تم میری برداشت کو آزمارہی ہو رہا تھے۔۔۔ حازق کو مسلسل روتے دیکھا وہ بولا لیکن اس پر بالکل اثر نہ ہوا تو باہر نکل گیا۔

کیا ہوا بھيو؟

کچھ نہیں چپ نہیں ہو رہا۔۔۔

مجھے دیں۔۔۔ رباب نے فوراً اس سے پکڑا تو وہ کچھ لمحے وہاں رک کر اس کے خاموش ہونے کا انتظار کرنے کے بعد واپس اندر آیا۔

اگر یہ سب کر کے تم سمجھتی ہو کہ میں معاف کر دوں گا تمہیں تو تمہاری غلط فہمی ہے۔۔

وہ اس کے قریب آیا جو رو کر سو گئی تھی۔۔۔۔

دریذ دانی کے دل نے یک دم شور کیا تو وہ جھکا اور اس کے چہرے سے بال ہٹائے اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

ابھی وہ اسے معاف نہ کرنے کے دعوے کر رہا تھا۔۔۔ وہ مان گیا تھا آج سے نہیں سالوں پہلے سے کہ وہ اسے پاگل کرنے کا ہنر رکھتی ہے۔

اسے شکوے تھے اس سے۔۔۔ اس کی ایک غلطی نے کیا کر ڈالا تھا اگر وہ اپنے بیٹے تک پہنچنے میں ناکام رہتا تو؟

اب کیا لینے آئے ہیں؟ اس نے نیند سے بھری آنکھیں کھولتے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

ربا نشہ نے مسکراتے انہیں دیکھا سب ٹھیک تھا بظاہر تو۔۔ لیکن ان دو لوگوں کے دل کی دنیا نہیں۔

پھر مزید ایک ہفتہ وہاں رہتے ان کی روٹین نہیں بدلی تھی یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ درید کی روٹین نہیں بدلی تھی۔

اس شخص نے چُن کر سزا دی تھی اسے۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ اس کے بغیر چند لمحے نہیں گزار سکتی دو ہفتے تو دو سال کی مانند تھے۔

اور پھر وہ اس سے سچ میں لا تعلق ہو گیا تھا وہ جو سمجھتی تھی وہ ان سب سے پیچھے ہٹ جائے گا تو ایسا نہیں ہوا تھا۔

وہ صبح اس کی دوار کھ جاتا تھا بس یہ ایک کام تھا جو وہ کرتا تھا۔۔۔ منت اگر غلطی سے بات کر بھی لیتی تو وہ جواب نہیں دیتا تھا۔ وہ اس گھر میں اکیلی یا گل ہونے کے در پر تھی۔۔۔ اور پھر اس نے ربائشہ کو فون کیا۔

راہی؟

کیا ہوا میری جان؟ کیسی ہو؟

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو حازق کیسا ہے منت نے بے قراری سے پوچھا۔

ہم دونوں ٹھیک ہیں لیکن میرے بیٹے کی اکلوتی خالہ کافی سنگ دل ہے جو اسے دیکھنے تک نہیں آئی۔۔۔ شکوہ کیا گیا تھا۔

منت نے اسے اپنے ساتھ ہونے والا سب بتایا۔۔۔ رہائشہ نے اپنی زندگی اس کے سامنے کھول کر رکھ دی۔

وہ ایک دوسرے کی تکلیف کو اچھے سے محسوس کر سکتی تھیں اسی لیے دور بیٹھے بھی دونوں کی آنکھیں نم تھیں۔

میں ضرور آؤں گی تم سے ملنے۔۔۔

تم اس حالت میں مت نکلتا میں درید کو بولوں گی میری جان حازق خود آئے گا اپنی خالہ کو ملنے۔

Posted on Kitab Nagri

مطلب کس حالت میں؟

یعنی وہ جوان دنوں محسوس کر رہی تھی وہ سب ٹھیک تھا؟ وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

ارے میری جان ماں کے رتنے پر فائز ہو جاؤ گی جلد ہی۔۔۔ تبریز بھائی نے ہی بتایا تھا مجھے وہ بے حد خوش تھے۔

کب بتایا تھا؟ یہی کوئی تین چار روز پہلے۔۔۔ رہائشہ نے بتایا تو منت کی آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں اسے کیوں نہیں بتایا گیا تھا۔

میں تمہیں بہت مس کرتی ہوں راہی۔۔۔

میں بھی میری جان۔۔۔ !

جلد ملاقات ہو گی اور پھر خدا حافظ کہتے وہ اندر گئی جہاں وہ لیپ ٹاپ تھا مے کچھ کام کر رہا تھا۔

آج پانچواں روز تھا جو اس نے اس کی آواز تک نہ سنی تھی۔۔۔ رات کو نیند میں بے چینی رہتی تھی کیونکہ اب وہ حصار میں نہیں لیتا تھا۔

وہ اس کے پاس جا کر بیٹھی تو تبریز شاہ نے نظر اٹھا کر دیکھا اس کے چہرے پر پھسلتے آنسو دیکھ کر تھا۔

کیا ہوا؟

طبیعت ٹھیک ہے؟ لہجے میں تڑپ شامل تھی۔

اور چانچ روز میں منت شاہ کے کانوں نے اس کی آواز پہلی بار سنی تھی۔

آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ کیوں چھپایا مجھ سے وہ اس کے سینے پر ہاتھ کے مکے مارتی بولی۔

Posted on Kitab Nagri

تم محسوس کر چکی تھی میرے بتانے سے کیا ہوتا؟ وہ فوراً اس کی بات سمجھ کر لا تعلق سا بن گیا۔

مجھے تم سے نفرت ہے وہ کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں سمجھا چکا ہوں تمہیں اس سے قبل بھی کہ یہ تو ترا کے بات کرنا مجھے نہیں پسند۔

آپ کو تو کچھ بھی نہیں پسند نا میں پسند ہوں نامیری اولاد، نامیرا یہاں رہنا، نہ میرا آپ کے قریب آنا، نہ آپ کے کام کرنا، نہ آپ سے مخاطب ہونا۔

وہ جو پانچ دنوں سے بھری پڑی تھی پھٹ پڑی۔

جاؤ یہاں سے!

جار ہی ہوں وہ کہتی نکل گئی تو تبریز شاہ نے گہرا سانس بھرا۔

بیشک یہ سزا اس نے اسے دی تھی لیکن وہ زیادہ ازیت میں تھا۔۔۔۔۔ سب ٹھیک ہوتے ہوئے بھی ٹھیک نہیں تھا۔

اس کا باپ اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا اپنی ماں سے وہ کبھی کبھار مل لیتا تھا سارا اور تاشہ سے جان چھوٹ گئی تھی لیکن پھر بھی سب نارمل نہیں تھا۔

وہ کل کی بیچی کھچری ڈال کر لائی اور اس کے آگے رکھی۔

کھالیں!

نہیں کھانی تم کھاؤ اور دوا لے لینا۔۔۔ وہ آہستہ سے بولا اور فون استعمال کرنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

ناراض تو نہ ہوں۔۔۔ میں دوبارہ اس سے نہیں ملوں گی کبھی اتفاقاً ملوں گی تو بھی نہیں۔

کپڑے تبدیل کرو۔۔ اس شخص کی اپنی بیوی پر سہراہتی آنکھیں وہ اب بھی اس پر محسوس کر سکتا تھا۔

یہ سوٹ کسی کو دے دو دوبارہ مت پہننا۔۔ اس نے حتمی لہجے میں کہا تو رباب کو غصہ آیا۔

کیا ہو گیا ہے باسط۔۔ ابی بڑی بات تو نہیں تھی۔۔ کھائیں یہ اور سوٹ میں کسی کو نہیں دے رہی بس جو ہوا وہ بھول جائیں۔

باسط نے اس کی آگے کی پلیٹ کو دور دھکیلا تو وہ زمین پر گری اور باہر نکل گیا۔

رباب نے غصے سے اس کی پشت کو دیکھا۔۔ چاول زمین سے اٹھائے جو اس نے اپنے غصے میں ضائع کیے تھے ہر گز اسے یہ حرکت پسند نہ آئی تھی اس کی۔

وہ دوسرے کمرے میں ہی سویا تھا رباب نے بھی اسے بلانے کی دوبارہ ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔

صبح وہ آیا تو وہ اس کے کپڑے نکال رہی تھی اپنے کپڑے لیتا واش روم میں گیا۔

آج مارنگ و ش بھی نہیں کیا تھا دونوں میں سے کسی نے۔

ناشتہ بنا کر اس کے سامنے رکھا اور خود اندر بند ہو گئی۔

رباب؟

رباب۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ سن سکتی ہے اس لیے تن فن کرتا اندر گیا۔

Posted on Kitab Nagri

ناشتہ کرو باہر آکر۔۔۔

مجھے نہیں کرنا بھی۔۔۔

اٹھو فوراً۔۔۔

کیا ہے۔۔۔ سب آپ کی مرضی سے نہیں ہو گا باسط۔۔۔ میں سانس بھی آپ کی مرضی سے لوں کھاؤں بھی۔

باسط نے اس کے لب و لہجے پر لب بھینے لیکن اس نے رات کو بھی دو تین لقمے ہی وہاں لیے تھے اور اب بھی وہ نہیں کھا رہی تھی۔ باسط نے اسے دیکھا اور اس کا ہاتھ پکڑتا زبردستی اپنے ساتھ باہر لے کر آگیا اور اپنے ساتھ بٹھاتے اس کے گلاس میں شیک نکال کر اسے پکڑا یا۔

ختم کرو اسے فوراً۔ رباب نے منہ بسوڑتے اس دیکھا۔

جلدی کرو رباب۔۔۔ اب کے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے دھیمے سے کہا تو وہ گلاس لبوں سے لگا گئی۔

رباب کو کافی پیار سے ڈیل کرنا پڑتا تھا وہ جانتا تھا وہ جس ماحول سے آئی ہے وہاں یہ سب نہیں تھا اس نے سب اس کے لیے بدلا تھا۔ اگر اس کی بیوی سب کر سکتی تھی تو وہ کیوں نہیں۔۔۔ اکیلا رہتے رہتے اس میں غصہ کچھ بڑھ گیا تھا اور وہ جلدی چڑچڑاہن جاتا تھا۔

شیک پینے کے بعد اسے دوا دی اور نکل گیا جو آج اسے دروازے پر بھی چھوڑنے نہیں آئی تھی۔

باسط نے تاسف سے بند دروازے کو دیکھا اور کچھ سوچتا نکل گیا۔

Posted on Kitab Nagri

باہر کا میں گیٹ کھیلنے کی آواز پر وہ سوچوں کے گرداب سے باہر آیا اور پھر لمحے میں بنا جوتے پہنے باہر بھاگا تھا۔

کیا ہوا ہے ایسے کیوں بھاگ کر آرہے ہیں جیسے میں کہیں بھاگ رہی ہوں؟ منت نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

گیٹ کیوں کھولا ہے اور کہاں جا رہی ہو؟

کہیں نہیں کھلی ہوا لے رہی ہوں۔۔۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا وہ اس شخص کو زچ کر دے گی۔

کھلی ہوا چھت پر بھی میسر ہے گیٹ کھول کر کھڑے ہونے کا کوئی مقصد نہیں اس نے آگے بڑھتے گیٹ بند کیا تو منت کندھے اچکا تکی اندر چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو میڈیم رات کا کھانا نوش فرما رہی تھی بنا اسے بلائے یا بتائے۔

مجھے کیوں نہیں بلایا؟

وہ جو اس سے بات نہ کرنے کی قسم کھا چکا تھا اب اتنے ہی سوال جواب کر رہا تھا۔

مجھے لگا آپ کو بھوک نہیں۔۔۔۔۔ پر سکون لہجہ جو مخالف کو آگ لگا گیا تھا۔

وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگا پھر رات کو بھی وہ لیٹ ہی اندر آئی تھی باہر نجانے کون کون سے پینڈنگ پر پڑے ڈراموں کی قسطیں دیکھتی رہی تھی وہ۔

صبح ناشتے کی میز پر تبریز شاہ نے اس کے جو س کا گلاس اٹھایا اور باقی بچا جو س ہمیشہ کی طرح پی لیا۔

منت نے اسے منہ کھولے دیکھا اور پھر گلاس اس کے رکھتے ہی اٹھایا اور زمین پر پھینک دیا جو چھنا کے کی آواز سے ٹوٹ گیا۔

منت؟

Posted on Kitab Nagri

یہ کیا بد تمیزی ہے؟

آپ کو تو جو ٹھا نہیں پسند آج کیسے پی لیا؟

تم میرے ضبط کو آزما رہی ہو۔۔۔ مجھے غصہ مت دلاؤ میں برے طریقے سے پیش آؤں گا۔

اچھا اس سے بھی بُرا ہو سکتے ہیں آپ وہ ہونٹوں پر انگلی رکھتے پُر سوچ انداز میں بولی تو تن فن کر تا گھر سے نکل گیا۔

منت نے مسکراتے اس کی پشت کو دیکھا۔

منت شاہ ہوں میں آپ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہ کر دیا تو کہنا۔۔ بڑے آئے تھے مجھے سزا دینے۔

چلو منت آج کیل کانٹوں سے لیس ہو کر اس شخص کو تڑپانا ہے وہ سب صاف کرتی اندر کمرے میں چلی گئی۔

شاہ لے کر اپنا مہرون سوٹ پہنا اور پھر سے ٹی وی کے آگے بیٹھ گئی۔

اس کے آنے کے وقت پر مسکراتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ سٹیٹ بالوں کو ڈیڈ سٹریٹ کیا، کانوں میں جھمکے پہنے ہلکی سے

لپسٹک لگائی اور پھر مکسرا ئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مزہ آئے گا یقیناً۔

پھر باہر راستہ بنانے چکی گئی آج اس نے مٹن پلاؤ بنایا تھا اس کے لیے۔

دروازے پر گھنٹی کو نے پر کھڑے ہوئی بالوں کو جھٹکا اور مکسراتی دروازے کی طرف سڑھی۔

اسلام علیکم !

وہ جو اپنے دھیان جوتے اتار رہا تھا اس کے سلام کا جواب دینے کے لیے اس کی طرف دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

مہرون سلک کا سوٹ پہنے دوپٹے سے بے نیاز بال بکھیرے وہ لپسٹک لگائے اس کے چودہ طبقے تو روشن کر ہی گئی تھی۔
کوئی آیا ہے؟ اس نے خود کو سنبھالتے پوچھا۔

نہیں! کھانا تیار ہے آجائیں چینیج کر کے۔۔۔ وہ بنا اسے بھاؤ دیتی دوبارہ کچن میں جا کر برتن لگانے لگی۔
وہ واپس آ کر بیٹھا اور اس کی تیاری پر بھرپور نگاہ ڈالی۔۔۔ وہ تو بنانا سب کے اسے مدہوش کیے رکھتی تھی آج تو پھر میڈیم
پور پور تیار تھی۔

وہ جانتا تھا یہ تیاری اسی کے لیے ہے۔۔۔ وہ کیا کرنا چاہ رہی تھی وہ جانتا تھا۔۔۔ لیکن ناچاہتے ہوئے بھی اپنے آپ کو قابو میں
نہیں رکھ پارہا تھا۔

نظریں بات بار بھٹک کر اس کا طواف کر رہی تھیں جو بال منہ سے اٹھاتی اب طرح طرح کی شکلیں بنا رہی تھی۔
اس نے دل میں مسکراتے اسے دیکھتے ماشاء اللہ کہا اور اپنی پلیٹ پر جھکا۔

پھر کچھ سوچتے اپنی کرسی کھسکا کر اس کے ساتھ کی۔
منت نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن نظر انداز کر دیا۔
www.kitabnagri.com

ٹھکی تو تب جب اس نے اپنے لٹے ہاتھ سے اس کے بال پیچھے کرتے پکڑ لیے اور سیدھے ہاتھ سے اسی کی پلیٹ سے چاول
کھانے لگا۔

میرے بال چھوڑیں۔

کیوں؟

Posted on Kitab Nagri

کیوں کیا چھوڑیں کیوں پکڑیں ہیں۔

کھانا کھاؤ زندگی۔۔۔ تب سے دوہی نوالے لیے ہیں تم نے گنتی کے۔۔۔ اور اگر میرے لیے ہی سب کرنا تھا تو اندر بیڈ روم میں بال کھول لیتی ابھی سے کھولنے کی کیا ضرورت تھی اب دیکھا منہ پر آرہے ہیں۔

آپ۔۔۔۔۔ وہ چوری پکڑے جانے پر وہ نجل سے ہو گئی لیکن اتنی جلدی ہار کیسے مان لیتی۔

آپ کی خوش فہمی ہے مسٹر شاہ کہ یہ تیاری آپ کے لیے ہے اور میری پلیٹ چھوڑیں آپ تو جو ٹھا نہیں کھاتے۔

تبریز شاہ نے اسے گھورا اور پھر اپنے ہی چچ سے اس کے آگے نوالہ کیا تو اس نے پہلے اسے گھورا پھر کھالیا۔

اب وہ اپنے ساتھ اسے بھی کھلا رہا تھا۔

بس؟ نہیں اور کھانے ہیں۔۔۔۔۔ اس کے کہنے پر تبریز شاہ نے چاول دوبارہ ڈالے اور اس کے آگے گرتے اٹھ کر سوس پین میں اپنی چائے رکھنے لگا۔

مڑ کر اسے دیکھا جس کی پلیٹ اب بھی ویسے ہی رکھی تھی۔

ٹھنڈی آہ بھرتے واپس بیٹھا اور اسے گھور کر کھلانے لگا۔

اچھی لگ رہی ہو۔

ہاں مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔ وہ شانِ بے نیازی سے بولی تھی وہ عیش عیش کر اٹھا۔

باہر چلیں؟

Posted on Kitab Nagri

انمنم۔۔۔۔۔ جہاں تک مجھے یاد ہے سزا کے ابھی چار ساڑھے چار دن تو اور بھی رہتے ہیں تو اتنی جلدی۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ۔۔۔ بیٹھی رہو عزت راس نہیں ہے تمہیں وہ کہتا اپنی چائے ڈالتا اندر چلا گیا تو وہ کھل کر مسکرائی۔

اس نے ربانثہ کو مخاطب تک نہ کیا تھا۔۔۔ ربانثہ کی ہر محنت ناکام گئی تھی۔

آج وہ اسے واپس لے کر جا رہا تھا کیونکہ اس کی پٹیاں کھل گئی تھی اور وہ کافی بہتر تھی۔

بھیو تھوڑے دن اور رک جاتے۔۔۔

نہیں! یہ مناسب نہیں! مجبوری نہ ہوتی تو اتنے دن بھی نہ رکتا گڑیا۔۔۔ بہنوں کے گھر کہاں رکا جاتا ہے۔

باسط نے اسے ہلکا سا پنچ مارا جیسے اس کی یہ بات پسند نہ آئی ہو۔

تمہارا گھر ہے یہ۔۔۔۔۔ ہفتہ چھوڑ کر مہینوں سال رہو۔۔۔۔۔

ہمارے ماتھے پر ایک بھی شکن نہیں پاؤ گے تم۔۔۔

اور اچھا تھا دل لگا تھا حازق کے ساتھ میں تمہاری بہن کی چپڑ چپڑ سے بچ جاتا تھا۔۔۔

رباب نے اس کے کندھے پر ہاتھ جڑا تو سب مسکرا دیے۔

درید نے آگے بڑھتے باسط کو گلے لگایا تو باسط نے مسکراتے اسے دیکھا۔

میں۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

معافی مت مانگ۔۔ میں سب بھول گیا ہوں۔۔ درید نے اسے کچھ کہنے سے روکا۔۔ اسے کیسے نامعاف کرتا وہ بچپن کا
یار تھا ہر سرد و گرم میں ساتھ دیا تھا اس نے۔

پھر سب سے ملتے وہ نکل آئے۔

ربائشہ کی سیٹ پیچھے کرتے اس نے کافی احتیاط برتی تھی اور گاڑی بھی سلو ڈرائیو کی تھی۔

ربائشہ اس پر نظر ٹکائے ہوئی تھی۔۔

درید۔۔۔

بولو۔۔

آپ نے باسط کو سچے دل سے معاف کر دیا؟

بالکل۔۔!

اور مجھے؟



www.kitabnagri.com

تم نے معافی مانگی ہی کب ہے ربا نشہ دریدیزدانی؟

یعنی آپ چاہتے ہیں کہ میں گڑ کڑا کر آپ سے معافی مانگو۔۔؟

نہیں! میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔ اور نہ میں تمہیں ایسا کرتا دیکھتا چاہتا ہوں۔۔۔ مجھے دھیان سے ڈرائیو کرنے دو۔

وہ لاجواب ہو گئی۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ گھر پہنچ گئے تو وہ سامان لیتا اندر گیا جہاں ربا نشہ جا چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے خود کے لیے اوپر والا پورشن چنا تھا نیچے والا وہ کرایہ پر دینا چاہتا تھا ربائشہ اور حازق کو اپنی غیر موجودگی میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا وہ۔

وہ جان گیا تھا کہ آپ کی تعینات کی نفری اور گارڈز بھی کام نہیں آتے اگر رب نے کچھ کرنے کا سوچ لیا ہو تو۔۔۔۔۔

اسی لیے اس نے یہ فیصلہ کیا تھا۔۔۔ لیکن اپنے پورشن کا دروازہ اس نے پیچھے کے لان میں اتارا تھا۔

نیچے موجود لوگوں کو دیکھتے وہ تھمی۔

یہ ہمارے کرایہ دار ہیں۔۔۔۔۔ تم ان سے بات چیت کرو گی یقیناً تمہیں اچھا لگے گا درید نے کہا تو اس نے سر ہلایا اور سب سے ملتی اوپر چلی گئی۔

آپ سب کو کوئی مسئلہ تو نہیں پیش آیا؟

نہیں! میرے بچوں کو گھر کافی پسند آیا ہے۔۔۔ اس آدمی نے بتایا جس کے تین بچے تھے۔

گڈ۔۔۔ وہ کہتا سامان لیتا اوپر چلا گیا۔۔۔۔۔ ربائشہ کمرے دیکھ رہی تھی سامان شفٹ تھا سب۔۔۔ اچھے سے صفائی ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس ملازمہ کے دھوکے کے بعد میں نہیں چاہتا کہ ہم کوئی کام والی رکھیں رابی۔۔۔۔۔ تم اور میں مل کر کر لیں گے کہ اب میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا کبھی۔

میں بھی یہی چاہتی ہوں ربائشہ نے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔

ربائشہ نے دل میں شکر کیا کہ وہ شخص مسکرایا تو تھا۔

Posted on Kitab Nagri

کھانا میں باہر سے لے آتا ہوں۔۔

نہیں! دل نہیں ہے آپ بنا دیں کچھ۔۔ اس نے سوچ کر کہا۔

کیا کھانا ہے؟

بریڈ انڈا ہی بنا دیں۔۔۔۔

اوکے۔۔۔

وہ جا کر حازق کو سلا نے لگی جو ایک مشکل کام تھا کیونکہ نئے ماحول میں جاتے وہ بہت تنگ کرتا تھا۔

سلا تے باہر آئی جہاں وہ بریڈ انڈا نہیں سیلڈ بنا رہا تھا۔

ربائشہ پاس آئی اور میز سے کرسی کھینچتے بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی۔

وہ اس کی پلیٹ لیتا اس کے سامنے سیلڈ نکالنے لگا۔

www.kitabnagri.com
میرے ہاتھ میں درد ہے اس نے کہا تو درید نے اسے گھورا اور پھر اسے کھلانے لگا۔

ہم حازق کی ون منتھ کی سیلبریشن کریں گے۔۔۔

ٹھیک ہے سامان بتا دینا میں لے آؤں گا۔۔

مجھے اپنی بھی کئی چیزیں لینی ہے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

لسٹ بنا دینا لے آؤں گا۔۔۔

نہیں! مجھے اپنے لیے ایک سوٹ چاہیے۔۔۔

کیوں؟ اتنے نئے تو دلوائے تھے حازق کی بار میں تم نے وہ پہنے تک نہیں ہیں۔۔۔

لیکن اور چاہیے نا۔۔۔

ٹھیک ہے پسند کر کے آرڈر کر لو۔۔۔

کارڈ؟ اس نے ہتھیلی آگے کی تو درید نے اس کے ہاتھ پر اپنا کارڈ رکھا۔

ربائشہ نے کارڈ پکڑتے جھک کر اس کی ہتھیلی کو چوما اور کھلکھائی۔

دریدیزدانی کے دل نے دہائی دی کہ اس دنیا میں اس کے نزدیک اس سے خوبصورت منظر کوئی نہیں ہوگا۔

زیادہ مت ہنسا کرو۔۔۔ وہ سنجیدگی سے بولا تو رباائشہ کی آنکھیں حیرت سے کھل گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیوں؟

نظر لگ جاتی ہے۔۔۔

لیکن میں تو آپ کے سامنے ہنستی ہوں بس ایسے۔۔۔

وہ اسے کیا کہتا کہ اس کی نظر بھی لگ سکتی ہے۔۔۔

اسی لیے بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

اگلے دن وہ سب تیاریاں کر چکی تھی اس نے کسی کو بھی نہیں بلایا تھا بس نیچے کرایہ داروں کے بچوں کو بلایا تھا۔
درید کیک لے کر آیا۔۔۔ کیک کھانے میں مصروف تھے لیکن ان کا چھوٹا بیٹا ربائشہ کے ساتھ چپک کر بیٹھا تھا۔
اسے کیا ہوا؟

اس کی والدہ بتا رہی تھیں یہ بہت گم سم رہتا ہے بس پھر میں نے اسے اپنے ساتھ لگا کر اپنا دیوانہ بنا دیا۔۔۔

درید نے اسے گھورا اور بچے کو جواب درید کی گھوری پر اسے مزید گھور رہا تھا۔

آپ میری عاشہ کو ایسے کیوں گھور رہے ہیں؟ اس نے کہا جو لگ بھگ آٹھ سال کا تھا۔

عاشہ۔۔؟

کون عاشہ؟

یہ۔۔۔ اس نے ربائشہ کو دیکھتے کہا تو ربائشہ مسکرائی۔

اس بچے نے ربائشہ کے گال پر بوسہ دیا تو درید نے لب بھینچتے ان دونوں کو دیکھا اور اندر چلا گیا پھر وہ باہر نہیں آیا تھا۔

www.kitabnagri.com

وہ سب کام نیٹاتی اندر گئی۔۔۔ اور وہ بچہ اب بھی ساتھ تھا۔

اسے بھجو۔۔۔

کیا ہو گیا ہے درید۔۔۔؟ بچہ ہے۔۔۔

نہیں ابھی مجھے تم چاہیے ہو لہذا اسے چلتا کرو۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ربائشہ اس کی سنگ دلی دیکھ کر رہ گئی اور پھر بچے کے کان میں کچھ کہنے لگی جس کے بدلے میں وہ اس کے گالوں کو چومتا بھاگ گیا۔

جی بولیں اب؟

سب سے پہلے تو تم اپنے گال دھو کر آؤ۔۔۔۔۔

ربائشہ کا منہ حیرت سے پھر کھلا۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔

جراثیم لگ جاتے ہیں ایسے۔۔۔۔۔

تو آپ کے نہیں لگتے کیا مجھے۔۔۔؟ وہ کہتی ہونٹ دانوں میں دبا گئی۔

درید نے لائٹ بند کی اور کمفرٹر اور ہتالیٹ گیا حازق بھی سو گیا تھا۔

وہ بنا چیخ کیے منہ ہاتھ دھو کر اس کے پاس آکر لیتی اور اس کے نزدیک ہوئی۔

www.kitabnagri.com

پیچھے ہو کر لیٹو۔۔۔۔۔

گال دھولے ہیں میں نے۔۔۔۔۔

اچھی بات ہے اب سو جاؤ۔۔۔۔۔

درید دد دد دد۔۔۔۔۔ وہ زچ کرنے میں ماہر تھا وہ جان گئی تھی۔

اس کے باپ کو میں کل کہتا ہوں۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

کیا کہیں گے یہ کہ وہ چھوٹا سا بچہ آپ کی بیوی کو پیار کر رہا تھا جو آپ کو پسند نہیں آیا۔

بحث نہیں کرو۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ اوکے۔۔۔ اس نے کہتے اس کے گالوں پر اپنے ٹھنڈے ہاتھ رکھے تو اس نے اسے گھورا۔

میں کیسی لگ رہی تھی آج؟

جیسی روز لگتی ہو۔۔۔۔

توبہ کریں۔۔۔ اتنا میک اپ کیا تھا میں نے۔

تمہیں ان سب کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ یہ تم جانتی ہو۔

اچھا۔۔! تو پھر میں کتنی پیاری لگتی ہوں آپ کو وہ کہتی مزید قریب ہوئی۔

بہت۔۔۔ اتنی کہ مجھے لفظ نہیں مل پاتے کہ میرے دل کو تم کتنی پسند ہو۔۔۔ وہ جذبات کی رو میں بہتا کہہ گیا۔

Kitab Nagri

پہلے کیوں نہیں کہا کبھی۔۔۔

www.kitabnagri.com
کیونکہ یہ جھوٹ مجھے ابھی بولنا تھا۔۔ اس نے کہا تو رہا نشہ اس سے دور کر کر لیٹ گئی۔

درید نے اسے کھینچ کر حصار میں لیا۔۔۔ اور اس کے گرد حصار باندھا۔

غالباً کسی نے مجھ سے معافی مانگنی تھی۔۔۔۔

نہیں کسی نے نہیں مانگنی تھی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

میں بے حد سنجیدہ ہوں۔۔۔

ہاں میں بھی۔۔۔

تبریز شاہ اپنے فون پر لگ گیا اور وہ اپنے۔۔۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اسے بھی دیکھ لیتی جو مصروف دکھتا تھا۔

مجھے آنسکریم کھانی ہے۔

جواب نداد۔

شاہ مجھے آنسکریم کھانی ہے۔

کچھ لمحوں پہلے تمہیں آفر کی تھی میں نے لیکن تم نے جھٹلا دی تھی اب خاموشی سے بیٹھی رہو۔

پلیز نامیرا بہت دل کر رہا ہے وہ التجائی لہجے میں بولی تو تبریز شاہ اسے منع نہ کر پایا۔

میں لا دیتا ہوں۔

www.kitabnagri.com
میں ساتھ جاؤں گی۔۔۔ وہ فوراً سے پہلے بیڈ سے اتری اور اپنا دوپٹہ نکال کر اس کے سامنے جاکھڑی ہوئی۔

کس خوشی میں؟

میں بھی جاؤں گی اپنی پسند سے لوں گی دو تین چار پانچ۔۔۔

اور تمہیں لگتا ہے میں اتنی تمہیں دلوں گا؟ آہیر و اچکا کر اسے دیکھا وہ حسین ہو گئی تھی مزید۔

Posted on Kitab Nagri

تو زیادہ لے لیں گے نابعد کے لیے بھی وہ اس کا بازو تھامتے بولی۔

ٹھیک ہے بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟ وہ فوراً اپنے مطلب پر آیا تھا۔

کیا ملے گا آپ بھی اپنی لے لینا ایک دو۔۔۔۔۔ منت نے کندھے اچکائے۔

نہیں تم کیا دو گی وہ بتاؤ۔۔۔۔۔ آخر تمہیں اسپیشل لے کر جا رہا ہوں۔

اُمم۔۔۔۔۔ کیا چاہیے؟

قریب آؤ۔۔۔

منت نے قریب جاتے اسے دیکھا اب؟

کس می!

اُمم۔۔۔۔۔ ویسے تو ابھی ہماری ناراضگی چل رہی ہے لیکن کوئی بات نہیں وہ کہتی اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔

Kitab Nagri

ہاتھ ہٹاؤ مجھے دیکھنے تو دو۔

www.kitabnagri.com

لو اس میں دیکھنا کیا ہے بھلا۔۔۔۔۔ ایڑھیاں اوپر کرتے اس کے گال چومے اور ہٹی۔

تبریز شاہ نے اسے گھورا۔۔۔۔۔ میں آکر بتاؤ گا تمہیں۔۔۔۔۔ چلو ابھی وہ گاڑی کی چابی لیتا اس کا ہاتھ تھامتا باہر نکل گیا۔

میری بات سنیں شاہ معافی شافی مجھ سے مانگنی ہیں تو ابھی مانگ لیں مجھے نیند آئی ہے میں نے گھر جا کر سونا ہے۔

آہاں۔۔۔۔۔ تبریز شاہ نے اسے شوخ نگاہوں سے دیکھا جیسے اس کی بات نے لطف دیا ہو۔

Posted on Kitab Nagri

منت اٹھو کپڑے بدلو۔۔۔! اسے نیند میں جاتا دیکھ وہ بولا۔

نہیں! مجھے سونا ہے! یہ چبیں گے تمہیں تنگ ہوگی ساری رات۔۔۔ اٹھو جلدی کرو۔۔۔ ہں ریز شاہ نے زبردستی اسے اٹھا کر بھیجا تھا اور پھر اس کا انتظار کرتا اپنا تکیہ اس کے تکیہ کے ساتھ رکھتا لیٹ گیا۔

درید۔۔۔۔

میں سن رہا ہوں۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ راتوں کو کروٹیں بدلتی رہی ہے بے چینی سے صرف اس کے نظر انداز کرنے پر۔

میں جانتی ہوں میں نے غلط کیا۔۔۔ مجھے آپ کی بات ماننی چاہیے تھی۔۔۔

اچھا اور؟

اور یہ کہ سب میری وجہ سے ہوا۔۔۔

اور؟

اور حازق کی جان بھی میں نے اپنے ساتھ خطرے میں ڈالی۔۔۔

اور؟

اور یہ کہ حالات اس سے بھی برے ہو سکتے تھے۔۔۔

آپ کو لگتا ہے اس سے بڑا کچھ ہو سکتا تھا۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ مجھے وہ بات نہیں پتا تو تم غلطی پر ہو۔۔۔

ربائشہ نے نگاہیں چرائی۔۔۔ معافی مانگنا مشکل نہ تھا۔۔۔ اس بات کا سامنا کرنا مشکل تھا جس پر وہ باز پرس کرنے لگا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

میں۔۔۔۔۔

کیا وضاحت دو گی؟

اتنا بڑا نقصان۔۔۔۔۔ وہ نقصان جس کی بھرپائی ہم کبھی نہیں کر پائیں گے رہائشہ یزدانی۔۔۔ وہ دھاڑا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

لیٹو واپس۔۔۔۔۔!

مجھے افسوس۔۔۔۔۔

بس افسوس ہے۔۔۔۔۔ میں اس رات سے سو نہیں پایا یہ جانتے ہوئے کہ میری بیوی اب کبھی دوبارہ ماں نہیں بن سکتی۔۔۔۔۔

یہ خبر اسے باسط نے دی تھی جب وہ ملتان میں تھا۔۔۔۔۔ یہ سنتے وہ مزید ٹوٹ گیا تھا۔

میں درد میں رہی ہوں درید۔۔۔۔۔ وہ کہتی رونے لگی تو وہ خاموش ہو گیا۔

اگر میں سب غلطیوں پر تمہیں معاف کر بھی دوں تو اس بات پر نہیں کہ اس دن تم نے میری بات کے خلاف جانے کی ہمت کی تھی۔
www.kitabnagri.com

میں پشیمان ہوں بے حد۔۔۔۔۔

کیا تم وہ از جوڑ پائی تھی؟

نہیں میں نے کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

تو میں تمہیں کیسے معاف کر دوں؟ درید نے کہا تو وہ یک دم دور ہوتی بستر سے اتر کر دور کھڑی ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

ہاں ہاں۔۔!

میں ربانِشہ دریدِزدانی اس بات کا اعتراف کرتی ہوں کہ مجھ سے غلطی نہیں گناہ ہوا ہے میں نے اپنے مجازی خدا کی نافرمانی کی تھی اس کی کہی بات ٹھکرائی۔۔۔۔۔ جس کی۔۔۔ جس کی سزا مجھے مل گئی۔۔۔۔۔ میں نے اپنی جان اپنے بیٹے کو خطرے میں ڈال دیا۔۔۔ میں دوبارہ ماں نہیں بن سکتی۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔

لیکن۔۔۔ کیا آپ میری تکلیف کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔۔۔۔۔ میرا دل اس دن سے میرا ساتھ نہیں دے رہا۔۔۔ میری دھڑکنیں کبھی بڑھتی ہیں کبھی گھٹتی ہے یہ سوچتے کہ اگر سب کھودیتی تو؟؟

اگر میرا بیٹا نہ مل پاتا تو۔۔۔؟ میں اپنی غلطی مانتی ہوں لیکن رب العالمین نے ایک اولاد دی ہے جس میں خوش ہوں۔۔۔۔۔ بس اس بات کا دکھ اور افسوس میرے ساتھ قبر تک جائے گا کہ میں نے۔۔۔۔۔

ربانِشہ دریدِزدانی نے دریدِزدانی کی بات ٹھکرائی۔۔۔۔۔ وہ کہتے باہر نکل گئی۔

وہ وہیں بیٹھا رہا۔۔۔۔۔ وہ اپنے دکھ میں کیسے بھول گیا تھا کہ جو اصل دکھ تھا وہ اسی کی ذات کو تھا۔

www.kitabnagri.com

جس نے وہ سب برداشت کیا جو بستر پر زندگی اور موت کی لڑائی لڑتی رہی، جواب دوبارہ کبھی ماں جیسے رتنے پر فائز نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔۔ وہ ازیت میں تھی۔

وہ آدھے گھنٹے بعد سب سوچیں جھٹکتا باہر گیا جہاں وہ صوفے پر لیٹی تھی۔

درید اندر سے کمفر ٹرلا یا اے سی سلو کیا اور اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

میں آگئی ہوں۔۔۔۔۔ وہ لیٹتے اسے بتاگئی تو اس نے سر ہلایا۔

منت نے اس کا ہاتھ اپنے پیٹ پر سے گزارتے پیچھے رکھا اور روشن آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

ایک دوسرے کو دیکھتے کئی لمحے سرک گئے پھر ہوش میں آتے تبریز شاہ پیچھے ہٹا اور سر پر بازو رکھتا آنکھیں موند گیا۔

وہ چاہتا تھا وہ اسے منائے۔۔۔۔۔ یہ کام ہمیشہ اس نے کیا تھا۔۔۔ وہ اس سے معافی نہیں چاہتا تھا لیکن وہ اسے منا تو سکتی تھی۔

اسکے دور جانے پر منت نے اسے حیرانی سے دیکھا۔۔۔ آنکھوں کی چمک پل میں ماند پڑی تھی۔۔۔ شاید اسنے اسے معاف نہیں کیا تھا۔

وہ بجھے دل سے کروٹ بدلتی یہی سوچتی سو گئی۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کا انتظار کیے کہ پہل کون کرے الگ سوچوں میں ڈوبے تھے۔

رات ڈیڑھ کے قریب اپنے نزدیک سسکیوں کو محسوس کرتے اس نے فوراً اٹھتے ساتھ لیمپ چلایا۔

زندگی؟ کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے وہ اسے یوں روتا دیکھ پاگل ہونے کے در پر تھا۔

www.kitabnagri.com

تم۔۔۔

تم۔۔۔

مجھے بالکل پسند نہیں ہو۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے۔۔۔ وقت دیکھو۔۔۔ بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے وہ پریشان ہوتا اٹھ بیٹھا اور اسے بھی بٹھایا۔

مجھے تم سے محبت نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور تم سب سے بُرے شخص ہو۔

Posted on Kitab Nagri

منت میں اس وقت مزاق کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوں سمجھ رہی ہو اور بار بار رو کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔

منت نے جھٹکے سے سر اٹھاتے اسے دیکھا۔۔۔ اس کا رونا اسے ڈرامہ لگ رہا تھا۔

سو جاؤ! منت نے کہتے آنسو صاف کیے، وہ بدل گیا تھا اب اسے دیکھ کر اس کی دلی کیفیت کو نہیں سمجھتا تھا وہ۔

کچھ چاہیے ہے؟ تبریز شاہ نے اس پر کمفرٹ درست کرتے کہا۔

نہیں! اور پھر صبح جب وہ جاگا تو وہ کمرے میں نہیں تھی۔۔۔ وہ تیار ہو کر باہر گیا جہاں وہ ناشتے کی میز پر بیٹھی جو س پی رہی تھی۔

وہ بھی خاموشی سے بیٹھ گیا لیکن وہ کچھ بھی نہیں بولی۔

بریڈ لے لو ساتھ۔۔۔ پھر دوا بھی لینی ہے۔

کھا چکی ہوں وہ کہتی اٹھ کر جا کر صوفے پر بیٹھ گئی تبریز شاہ نے اسے دیکھا وہ ناراض کیوں تھی اب۔

وہ ناشتہ کر کے اس کے پاس آیا اور ٹائی اس کے سامنے کی۔

www.kitabnagri.com

باندھ دو۔

مجھے نہیں آتی۔۔۔ وہ منہ بنا کر اسے نظر انداز کرتی بولی۔

تبریز شاہ نے اس کے ساتھ بیٹھتے جھٹکے سے اسے اپنی گود میں بٹھایا۔

ان سب کی وجہ جان سکتا ہوں؟

کن سب کی؟

Posted on Kitab Nagri

مجھے نظر انداز کر کے اگر تم سمجھتی ہوں کہ میں سمجھوں گا نہیں تو غلط ہو۔

جانا نہیں ہے آپ نے؟

میری بات کا جواب دو۔

مجھے نہیں دینا۔۔۔ اس نے ہٹ دھرمی سے کہا۔

تبریز شاہ نے کچھ لمحے اس دیکھا اور پھر کچھ سوچتے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں تھاما اور اس کو لب کو اپنوں لبوں میں دبایا۔ یہ وہ قربت تھی جو اسے نئی زندگی بخشی تھی اور وہ نجانے کتنے دن منت شاہ کے بغیر گزار چکا تھا۔

یہی بے کلی ان دونوں کو بے قرار کیے ہوئے تھی وہ پیچھے ہٹا تو وہ چہرہ جھکائے ہوئے تھی۔
تبریز شاہ نے پاؤں سامنے میز پر رکھے اور فرصت سے اسے دیکھنے لگا جواب کنفیوژسی تھی۔

آفس سے جلدی چھٹی لیتے اس نے آج سر پر انز پلین کیا تھا باب کے لیے۔
پھولوں کا گلہ سستہ لیتے ہاٹل میں بنگ کروائی۔۔۔ اس کے لیے نیا جوڑا لیا۔۔۔ اور گھر گیا اسے لینے۔
اٹھو ہم جارہے ہیں۔

کہاں؟

بس چلو تو۔۔۔

نہیں میری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اٹھو تیار۔۔۔ باسط اس کے بہانے میں آکر اپنا پلین نہیں برباد کرنا چاہتا تھا اس لیے فوراً اٹھایا۔

یہ پکڑ و بدل کر آؤ فوراً۔۔۔

سوٹ اسے پکڑاتے کہا جو وہ حیرانی سے تھامتی واش روم میں بند ہو گئی۔

وہ بھی سفید رنگ کا ہی باری فراک تھا۔۔۔۔۔ لیکن زیادہ ہیوی نا تھا اس کا دوپٹہ اور گینز کا تھا سرخ رنگ کا۔

وہ پہن کر آئی تو باسط نے آگے بڑھتے اس کا جائزہ لیا پھر اسے لپسٹک تھمائی جو وہ حیرانی سے دیکھنے لگی۔

باسط نے دیر ہونے کے باعث خود ہی اسکے ہونٹوں پر لگائی اور پیچھے ہٹا۔

وہ والا سوٹ دے دینا اب یہ نیا دلوادیا ہے۔۔۔۔۔ باسط نے کہا تو رباب نے اسے گھورا۔

اس کی سوئی وہیں اڑی تھی وہ جانتی تھی وہ سوٹ اب وہ دوبارہ نہیں پہن سکتی تھی کبھی۔

تیار ہو کر وہ اسے ہوٹل روم میں لایا جہاں ساری تیاری کروائی گئی تھی۔

بالکونی میں ڈیکوریشن کروائی تھی۔۔۔۔۔ آج اس کی بیوی کی سالگرہ تھی اور وہ ہر سال سالگرہ بہت اچھے سے مناتی تھی وہ جانتا

www.kitabnagri.com

تھا۔ آپ کو یاد تھا۔۔۔۔۔ کیک دیکھتے وہ چہکی۔

بالکل! بھول سکتا ہوں میں؟

تمہارا وہ بھائی بھی آنا چاہ رہا تھا میں نے منع کر دیا اچھا کیا اس کا سر پر انز خراب کر کے باسط نے مزے سے کہا تو رباب نے

اسے گھورا۔ ان کے ساتھ کل کر لوں گی۔۔۔۔۔ ابھی چلیں کیک کھانا ہے میں نے۔

اوکے بھوکی لڑکی جو حکم۔۔۔۔۔ باسط اس کا دن اچھا کرنا چاہتا تھا بس۔

Posted on Kitab Nagri

کل کے لیے معافی بھی مانگ لیں اب۔۔۔

کھانے کے بعد وہ دونوں وہیں پڑے جھولے پر بیٹھے تھے باسط اندر سے کمفر ٹرلا کر ان دونوں پر ڈال چکا تھا۔

میری غلطی نہیں تھی۔ مرد اپنی غلطی کیوں نہیں مانتے وہ غصے میں معلوم ہوتی تھی۔

ٹھیک ہے میں نے مان لی۔۔۔ معذرت۔۔۔ لیکن اب وہ کبھی باہر بھی ملے تو۔۔۔

میں سمجھ گئی ہوں۔۔۔ دوبارہ ایسا نہیں ہو گا رباب نے کہتے اسے اس موضوع سے ہٹانا چاہا۔

باسط نے اسے جھولے سے نیچے اتارا اور اس کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔

رباب نے آئبر واپچائی۔۔۔ پوچھنا چاہا کہ کیا ہوا؟

وہ گہرا سانس بھرتا گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا۔۔۔ اور بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

رباب باسط ضیاء کا دلکش قہقہہ فضا میں گونجا۔

Kitab Nagri

آؤ مائی گا اڈوڈوڈو۔۔۔۔۔!!

www.kitabnagri.com

مجھے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا۔۔۔ اس ریاست کے بادشاہ محترم اس معمولی کنیز کے لیے زمین پر گھٹنوں کے بل

بیٹھے ہیں جنہیں یہ سب پسند نہیں۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ بیشک یہ میری زندگی کا بہترین دن اور بہترین تحفہ ہے۔

تمہیں عزت راس ہی نہیں ہے۔۔۔ وہ کہتا فوراً کھڑا ہوا۔

معافی چاہتی ہوں بادشاہ محترم۔۔۔ آج جاری رکھیں۔

بالکل نہیں وہ کہتا جھولے پر بیٹھ گیا تو رباب بھی مسکراتی بیٹھ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

جو اس نے کر دیا تھا وہ کافی تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی وہ کتنا سادہ انسان تھا اس نے یہ سب رباب کی خوشی کے لیے کیا تھا۔

"ہر عام لڑکی کی طرح اس کے بھی کچھ خواب تھے۔۔۔ لڑکی امیر ہو یا غریب، عام ہو یا خاص اپنی شادی کے خواب ہر کوئی دیکھتا ہے، ایک بہترین شخص ہر کوئی چاہتا ہے اور بس پھر آگے سب قسمتوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

اس نے بھی ڈراموں فلموں میں یہ سب ہوتا دیکھا تھا اس لیے یہ ڈیمانڈ کی تھی اس نے۔

وہ جانتی تھی حقیقی زندگی میں یہ سب نہیں ہوتا لیکن اس نے ایسے ہی اپنی خواہش کا اظہار کر دیا تھا۔

جو اس کے شوہر نے پورا کیا تھا پھر بیشک کسی سین کی طرح کئی عہد یا لمبی تقریر نہیں کی تھی۔

لیکن وہ ایک لمحے میں اسے معتبر کر گیا تھا، اس کی خوشی کے لیے۔

ایک مرد اگر جھکانا جانتا ہے تو اسے اپنی بیوی کے آگے جھکنا بھی آنا چاہیے۔۔۔ اگر ایک عورت اپنے آپ کو اپنے شوہر کی پسند کے مطابق ڈھال سکتی ہے تو مرد بھی بدلے میں یہ سب کر سکتا ہے۔

جیسے میں ہمیشہ کہتی ہوں یہ رشتہ برابری کا قائل ہے۔"

ٹھیک ہے آئی لو یو رباب نے اس کے آگے جھکتے کہا اور پھر اس کے دونوں گالوں پر بوسہ دیا تو وہ مسکرا پڑا۔

شکریہ!

کس لیے؟

سب کے لیے جو آج تک کیا تم نے میرے لیے۔۔۔ میں اپنی زندگی میں خوش اور مطمئن ہوں سب ہے میرے پاس اور معلوم ہے وہ سب تم نے دیا ہے مجھے۔

Posted on Kitab Nagri

ربانثہ کئی لمحے اسے دیکھتی رہی پھر اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے اس کی بیڑڈ کو چھوتی اس کی ناک کو چھونے لگی پھر جھک کر اس کی آنکھوں کو چوم لیا۔

میرے سوتے ہوئے کافائیدہ اٹھا رہی ہو بیوی؟

ربانثہ اس کے یک دم بولنے سے ڈر گئی اور اٹھنے لگی لیکن وہ جھٹکے سے اپنے اوپر کرتے اپنے ہاتھ اس کی قمر پر باندھ گیا۔
میری بات سنو صرف۔۔۔۔۔ جو ہو گیا وہ بدلا نہیں جاسکتا۔۔۔۔۔ مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں۔۔۔ میں نے سب معاف کر دیا۔۔۔ آج سے ہم ایک نئی زندگی کا آغاز کریں گے اپنے بیٹے کے ساتھ۔

اور وہ عورت؟ وہ مر گئی۔۔۔ اور جان لو تمہارے شوہر نے تمہاری ہر آہ، ہر چیخ اور ہر آنسو کی سزا دی ہے ان سب کو۔۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ یہ تو محض لفظ ہیں۔۔۔ اور میں کوئی ٹین ایجرز لڑکا نہیں ہوں بیوی محترم جنہیں آپ ان لفظوں پر ٹر خا رہی ہیں۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو پھر۔۔؟

پھر یہ کہ قریب آؤ۔۔۔ اتنی قریب کہ اپنی سانسوں میں میں تمہاری سانسیں سن سکوں۔۔۔ اپنی خوشبو میں تمہاری مہک کو محسوس کر سکوں۔۔۔۔

اففف! آپ جانتے ہیں میں یعنی ربانثہ دریدیزدانی سوبار مر کر بھی زندہ ہو جائے تو یہ کام نہیں کر سکتی۔۔۔

کیوں؟ بیوی ہو میری۔۔۔۔

اور جان لو کہ تم میرا کوئی حکم نہیں ٹال سکتی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

نہیں اس طرح کے ٹال سکتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے تو مجھے موقع دو۔۔۔۔۔

نہیں! حازق اٹھنے والا ہے مجھے ناپاتے رونے لگے گا وہ اٹھنے لگی تو درید نے اسے اپنے ساتھ کرتے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

تم ہر بار مجھ سے ایسے کیوں شرماتی ہو بیوی۔۔۔۔

درید دد۔۔۔۔۔

آہستہ بولو یار۔۔۔۔۔ اب ہم اکیلے نہیں ہیں کرا یہ دار کیا سوچیں گے؟

ناشتہ کریں گے؟ اس کی بیر ڈپر ہاتھ پھیرتی وہ بولی۔

نہیں آج بس تمہیں کھانے کا ارادہ ہے وہ کہتا جھکا اور اس کے لبوں سے خود کو سیراب کرنے لگا۔

پیچھے ہوا تو وہ سرخ گلابی ہوتی نظریں جھکائے ہوئے اپنا تنفس برقرار رکھنا چاہ رہی تھی۔

ابھی وہ پہلے وار سے نانکلی تھی کہ وہ اسکے بال گردن سے ہٹاتے اس کی گردن پر جھکا اور وہاں اپنے لب رکھنے لگا۔

www.kitabnagri.com

درید۔۔۔۔۔

شششش۔۔۔!

درید دد۔۔۔۔۔ اس کا لمس اپنے اوپر بکھرتے دیکھ وہ اسے پھر سے پکار گئی۔

اگر مزید میری ناراضگی اور نظر انداز کرنے کو برداشت کر سکتی ہو تو بولو ابھی پیچھے ہٹ جاؤ گا۔۔۔ یہ میری سزا ہے اسے میں

ایسے ہی دوں گا تمہیں۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

اور پھر وہ اس کی ذات کو خود میں مشغول کرتا چلا گیا۔۔۔۔۔ اپنے چہرے پر درید کی محبت بھری پھوار وہ ہر سیکنڈ بڑھتی محسوس کر سکتی تھی۔

وہ ناشتے کی میز پر آیا تو اسی بچے کو رہائشہ کے ساتھ بیٹھے دیکھ اس کا موڈ بدلا۔

ربا نشہ نے اسے گھور اور اس کی پلیٹ تیار کرتی اسے پکڑنے لگی۔

حازق کو بھوک لگی ہے۔۔۔

وہ ابھی فیڈرلی کر دوبارہ سویا ہے انگوٹھے والی عادت اس کی نہیں جا رہی۔

عاشہ۔۔۔۔۔ جوس تودو۔۔۔۔۔

دریدنے اسے گھور کر دیکھا بدلے میں رہائشہ کا تہقہہ گونجا۔

بیٹا یہ آپ سے بڑی ہیں۔۔۔ عاشہ نہیں آپی کہو۔۔۔

نہیں! یہ میری عاشہ ہیں۔۔۔۔۔ وہ کافی ضدی معلوم ہوتا تھا۔

عاشہ تھینک یو۔۔۔ کھانے پر بھی آؤں گا جو سب بھی پیوں گا۔۔۔ وہ کہتا کھڑا ہوا۔

ہاں اب ہمارے گھر کا آدھا راشن تو یہ کھا جائے گا وہ بڑبڑایا۔

عاشہ۔۔۔ اپنی کسی تو لے لو۔۔۔ وہ اسے جھکنے کا کہہ رہا تھا۔

رانی ڈونٹ۔۔۔ درید نے تنبیہ کی۔۔۔ رہائشہ نے دونوں کو دیکھا کہاں پھنس گئی تھی وہ۔

Posted on Kitab Nagri

کھانے پر آؤں گے ناتب دے دینا یہ انکل نہیں ہوں گے تب۔۔۔۔۔ اس نے جھک کر اس کے کان میں کہا جو درید نے باخوبی سنا تھا۔۔۔

وہ بھاگ گیا تو ربانثہ نے اسے دیکھا جو اسے گھورتا پاگل ہو رہا تھا۔

ہاہاہاہ۔۔۔ وہ ایک بار پھر کھٹکھا کر ہنسی۔۔۔ درید نے آج ہی اس کا صدقہ دینے کا سوچا۔۔۔

کس بات کی ہنسی آرہی ہے اتنی؟

بس دیکھ رہی ہوں یہ مرد جو ٹین ایجرز نہیں ہے لیکن ان کی طرح حرکتیں کرتا ایک بچے سے جل رہا ہے۔

ہاہاہاہ۔۔۔ ویری فنی۔۔۔ جارہا ہوں میں۔

وہ سامان لے کر دروازے تک پہنچا۔۔۔ لیکن وہ اندر کمرے میں ہی رہی۔

ربانثہ۔۔۔۔۔

رابی۔۔۔۔۔

بیوی۔۔۔۔۔

کیا ہوا گیا ہے۔؟ وہ دوڑ کر اس کی طرف آئی۔

میری کسی بھی دواب؟ کیونکہ میں کھانے پر نہیں آؤں گا۔۔۔

اففف۔۔۔۔۔ اس لیے بلایا ہے اندر آپ کا نواب زادہ اٹھ گیا ہے۔۔۔۔۔ اب رو رو کر گلہ سکھالے گا۔

ہاں تو دو میری مارنگ کس اور جاؤ۔۔۔



Posted on Kitab Nagri

خدا حافظ! وہ کہتی جانے لگی جب وہ اسے کھینچ کر اس کے گال پر بوسہ دیتا پیچھے ہٹا۔
خدا حافظ! وہ کہتا نکل گیا تو رہا نشہ مسکراتی دروازہ بند کرتی اندر چلی گئی۔
یہی زندگی تھی جس کا خواب اس نے سالوں سے دیکھا تھا وہ خوش تھی بے حد۔۔۔
شکریہ اس زندگی کا میرے رب!

اس کے ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی اور اسے دیکھا۔
کیا چاہ رہی ہو؟
کچھ نہیں!

میری طرف دیکھ کر بات کیا کرو! یہ میں آج آخری بار سمجھا رہا ہوں تمہیں۔

مجھ پر زیادہ رعب مت ڈالا کریں۔۔۔ چوبیس گھنٹے مجھ پر غصہ کرتے ہیں آپ۔

اچھا! کب کیا ہے میں نے تم پر غصہ مجھے تو یاد نہیں پڑتا اور رعب تم ڈالتی ہو میری کیا مجال وہ ہاتھ کھڑا کر تا بری الزمہ ہوا۔

آپ مجھے بالکل پسند نہ۔۔۔

ابھی وہ بات مکمل کرتی کہ وہ اسے پھر سے خود پر جھکا گیا۔ دوبارہ یہ میں تمہارے منہ سے ناسنوں۔۔۔ ہر بار معاف نہیں کروں گا میں وہ سختی سے کہنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

اففف۔۔۔۔۔ منت نے چہرے سے بال ہٹاتے اسے گھورا۔۔۔۔۔ رات تک وہ اسے دیکھ کر سو گیا تھا اور اب اس کی جان نہیں بخش رہا تھا۔ جانا نہیں ہے آپ نے؟ نہیں! آج نہیں جا رہا۔۔۔ اور یہ کیا حلیہ بنایا ہے کل کی طرح تیار رہا کرو اس کے بال کال کے پیچھے اڑتے وہ بولا تو منت نے سر ہلایا۔

منت نے اس کے سینے پر سر رکھا تو وہ اسے حصار میں لے گیا۔

بولو میں سن رہا ہوں۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ اس سے بہت سی باتیں کرنا چاہتی ہے اسی لیے سب چھوڑ کر آج وہ اسے وقت دینے کا سوچ چکا تھا۔

آپ مجھ پر دھیان کیوں نہیں دیتے اب؟ وہ لہجے میں حسرت لیے بولی۔

تم کب کیا کھا رہی ہو؟ کیا کر رہی ہو دن میں کتنی بار کپڑے بدلتی ہو کتنی بار جو س پیتی ہو دو اکھائی یا نہیں کھائی سب جانتا ہوں اور تمہیں لگتا ہے میں تم پر دھیان نہیں دے رہا اسے تو صدمہ ہی لگا تھا یہ شکوہ سن کر۔

نہیں! آپ میری طرف دیکھا کریں مجھے سنا کریں بس! وہ اس کی بیروں پر ہاتھ رکھتی شدت سے بولی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تمہاری ہی سنتا ہوں زندگی کیا ہو گیا ہے؟

میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔ بلاخر اس نے بتایا۔

اور میں بھی۔۔۔ آپ مجھ سے ناراض نہیں ہو سکتے۔۔۔ مردوں پر یہ کام اچھے نہیں لگتے صرف میں آپ سے ناراض ہوں گی اور آپ مجھے منائیں گے ہر بار۔

اوکے اوکے۔۔۔ جو حکم اور کچھ۔۔۔ اسے سامنے کرتے اس کے گالوں پر ہاتھ پھیرنے لگا جہاں سے زخم اب ختم ہو گئے تھے بس ہلکے نشان تھے۔

Posted on Kitab Nagri

وہ لڑکی اب پھر سے تو نہیں آئے گی نا؟

ہاں بس تمہارے شوہر کو شادی کے پروپوزل ملے ہیں دو۔۔۔ ایک تاشہ کی طرف سے اور دوسرا سارا کی طرف سے تو ایسا کرو کہ ان دونوں کو دیکھو اور ایک کو چُن لو تمہارا کام بھی آسان ہو جائے گا اور ابھی ایک ہی شادی افورڈ کر پاؤں گا تمہارے خرچے ہی بڑے ہیں پھر اس کے بھی ہو جائیں گے تیسری کا پھر کبھی۔۔۔

منت جو اسے سن رہی تھی فوراً اٹھی اور دور کھڑی ہوئی۔

میں سہی کہتی ہوں آئی ہیٹ یو۔۔۔ تم جاؤ شادی کرو ایک نہیں دو تین کرو۔۔۔ میں تمہیں کبھی نہیں ملوں گی وہ اپنی بات پر زور دیتی بولی۔ تبریز شاہ فوراً کھڑا ہوتا اس کے پاس گیا جو اندر کمرے میں چلی گئی تھی اس کے پیچھے۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ بند کر کے لاک کرتی وہ اندر آتا اسے لے کر بیڈ پر گرا۔

اب وہ نیچے اور منت اوپر تھی۔ تبریز شاہ نے اسے ساتھ لٹایا اور اس کی طرف رخ موڑتا اسے دیکھنے لگا۔

شکریہ میری زندگی کو مکمل کرنے کا۔۔۔ بہترین تحفے سے نوازنے کا۔۔۔ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا وہ اسے معتبر کر گیا۔

منت نے اسے دیکھا جو آنکھوں میں ٹھٹھے مارتا سمندر لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

آپ خوش ہیں؟

بہت خوش! خوش لفظ بھی چھوٹا ہے زندگی اس پر جھکتے وہ اس کی خوشبو کو محسوس کرنے لگا۔

آپ نے مجھے نظر انداز کیا تھا پانچ دن مجھ سے بات نہیں کی میری طرف نہیں دیکھا۔

میں معافی مانگتا ہوں وہ کہتا اس کے چہرے پر جھکا اور اپنا لمس بکھیرنے لگا اس کے چہرے پر محبت کی بارشیں کرنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

شاہ۔۔

ہمممم۔۔

"میں نے زندگی میں صرف ایک ہی شخص کو چاہا اور بے پناہ چاہا ہے مجھے لگتا ہے اگر کوئی آپ کی مسکراہٹ اور آپ کی خاطر مجھ سے جان بھی مانگ لے تو مجھے فرق نہیں پڑے گا، میرے دل، میری روح پر آپ طاری ہیں مجھے اس دنیا میں آپ کے علاوہ کچھ نہیں سوجتا۔۔ میں نے ساری زندگی صرف اپنے لیے ایک دعا مانگی ہے ایک بہترین شخص کی اور وہ قبول ہو گئی مجھے آپ دیے گئے۔۔۔ میں جب بھی سجدے میں جھکتی ہوں میرا دل مطمئن رہتا ہے مجھے رب العالمین سے ہر روز اور محبت ہو جاتی ہے جب میں ان نعمتوں کو دیکھتی ہوں جو اس نے آپ کی صورت میں مجھے دی ہیں۔۔ مجھے لگتا ہے رب نے سب سے خوبصورت قسمت میری لکھی ہے آپ کو مجھے دے کر"

تبریز شاہ سانس رو کے اس کے لفظ سن رہا تھا جو اسے معتبر کر گئے تھے وہ عموماً لفظوں کا سہارا نہیں لیا کرتی تھی لیکن آج وہ ظاہر کر گئی تھی کہ تبریز شاہ اس کے لیے کیا معنی رکھتا ہے۔

زندگی! تبریز شاہ نے اس کے بالوں کو چومتے اس کی آنکھیں چومی۔

www.kitabnagri.com

وہ سب اپنی زندگیوں میں خوش اور مطمئن تھے۔۔ آج کے دن حازق کا پہلا سا لگرہ تھا جو سب ساتھ کرنے والے تھے۔

رباب اور منت دونوں خوبصورت بیٹیوں کو جنم دے چکی تھیں۔۔۔ باسط اور تبریز شاہ بے حد خوش تھے۔

ربانثہ دریدیزدانی دوبارہ ماں کے درجے پر فائز نہ ہو پائی تھی لیکن وہ اپنی زندگی سے مطمئن تھی جو اس کے شوہر اور بیٹے کے گرد گھومتی تھی ان سب نے اگر بہت کچھ کھویا تھا تو بدلے میں ایک دوسرے کا کبھی ناچھوٹنے والا ساتھ پایا تھا ان میں

Posted on Kitab Nagri

سے ہر کوئی اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ رات کے اندھیرے کے بعد دن کا سویرا ہوتا ہے آزمائشیں شرط ہیں یہاں ان کی کہانی کی پیپی اینڈنگ سہی لیکن ہلکی پھلکی نوک جھوک تو ہر رشتے میں چلتی ہے۔

خالد شاہ نواز اور پروین حق اپنے اختتام کو پہنچ چکے تھے۔۔۔ شاید کہانیوں میں بُرائی کا انجام آسانی سے ہو جاتا ہے حقیقی زندگی کے برعکس۔۔۔ لیکن حقیقی زندگی میں بُرائی اگر ختم نہ بھی ہو تو دل مطمئن رہتا ہے کہ قیامت کا روز تو ہے۔

تاشہ اپنی یک طرفہ محبت کے ساتھ اپنے گناہ پر پشیمان ہی رہی اور سارا جیسی لڑکیاں آج کسی کے پیچھے توکل کسی کے پیچھے۔۔۔ تبریز شاہ کی ماں نے اپنے بیٹے کو پالیا تھا ہاں اولاد کے فرائض ناسہی لیکن اولاد نے اپنے حقوق ضرور پورے کیے تھے جس کے لیے وہ جواب دہ تھا۔

اس کہانی کا اختتام یہیں ہوا۔۔ امید کرتی ہوں سب کو یہ کام بھی پسند آیا ہو گا جیسے باقی سب آئیں ہیں۔۔۔ میں بس یہی دعا کرتی ہوں کہ آپ سب کی زندگی کی اینڈنگ نہیں سب ہیپی ہو اور یقین رکھیں ہر رات کے بعد صبح کا سویرا ہوتا ہے۔۔۔ اپنی زندگیوں میں خوش رہنے سے زیادہ مطمئن رہنا سیکھیں اور لوگوں کی پرواہ کرنا چھوڑ دیں کچھ خود کے لیے سوچیں۔

رب العالمین آپ سب کو خوش رکھے دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔

رب نگهبان۔

سُنہیا رُوف۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Posted on Kitab Nagri

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

whatsapp _ 0335 7500595

www.kitabnagri.com

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔